بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جُزْءُ الثَّالِثِ مِنْ كِتَابِ سُنَنِ النَّسَائِيِّ

كِتَابُ النَّحْلِ

کتاب عطیہ کے بیان میں

ذِكْرُ اخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ فِي النَّحْلِ

"راویان کرام نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی خبر میں جو اختلاف کیا ہے اس باب میں اس کا بیان ہے"

۳۶۰۵ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ نَحَلَهُ غُلَامًا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهُ فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ۔

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ کے والد گرامی نے آپ کو ایک نوکر عطیہ کے طور پر دیا۔ بعدازاں حضرت نعمان بن بشیر کے والد حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تاکہ آپ کو اس عطیہ پر گواہ کریں۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تم نے سب بچوں کو بخشش کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں (میں نے سب کے لیے تو بخشش نہیں کی) حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بخشش کو واپس کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ اور حدیث پاک کے متن کے الفاظ جناب محمد کے ہیں۔

نوٹ: مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے دو اساتذہ ہیں جن سے آپ نے یہ حدیث پاک روایت فرمائی اسی لیے بیان فرماتے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

کہ حدیث ہذا میں الفاظ محمد کے ہیں قتیبہ کے نہیں۔

۳۷۰۶ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي غُلَامًا كَانَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ قَالَ لَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْجِعْهُ

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ کے والد ماجد مجھے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گئے۔ اور آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میں نے اپنا غلام اپنے بیٹے کو عطیہ کے طور پر دے دیا ہے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا آپ نے یہ بخشش سب بیٹوں کو کی ہے؟ (یا صرف ایک کو؟) انہوں نے عرض کیا کہ (میں نے اپنے سب بیٹوں کو تو نہیں دیا) تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اپنے عطیہ کو واپس لے لیجئے!

۳۷۰۷ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ بَشِيرَ ابْنَ سَعْدٍ جَاءَ بِابْنِهِ النُّعْمَانِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا كَانَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلَّ بَنِيكَ نَحَلْتَ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ۔

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ کے والد ان کو حضور کی خدمت میں لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنا غلام اس بیٹے کو بخش دیا۔ آپ نے پوچھا کیا تم نے دوسرے بیٹوں کو بھی کچھ دیا؟ انہوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا۔ اسے واپس کر لو۔

۳۷۰۸ عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُنْفِذَهُ أَنْفَذْتَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلَّ بَنِيكَ نَحَلْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ۔

سیدنا حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو لائے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے بیٹے کو غلام بخش دیا۔ اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں اس بخشش کو برقرار رکھوں! آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا آپ نے سب بیٹوں کو عطیہ دیا ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو پھر اس غلام کو واپس لے لیجئے (یعنی عطیہ واپس لیجئے)

۳۷۰۹ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَهُ نُحْلًا فَقَالَتْ لَهُ أُمُّهُ اشْهِدِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا نَحَلْتَ ابْنِي فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْهَدَ لَهُ۔

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کے والد نے آپ کو بخشش کے طور پر کچھ دیا۔ حضرت نعمان بن بشیر کی والدہ نے نعمان کے والد کو ان کے اس دیئے گئے عطیہ پر فرمایا۔ کہ آپ نے جو عطیہ دیا ہے۔ اس پر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ کیجئے! وہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے اس پر گواہ بننے کو ناپسند فرمایا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۷۱۰ عَنْ بَشِيرٍ أَنَّهُ نَحَلَ ابْنَهُ غُلَامًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَادَ أَنْ يُشْهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ۔

سیدنا حضرت بشیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے اپنے بیٹے کو بطور عطیہ ایک نوکر دیا۔ پھر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس ارادے سے حاضر ہوئے کہ آپ کو اس پر گواہ فرمائیں! آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا آپ نے یہ عطیہ سب بیٹوں کو اس طرح دیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں! آپ نے ارشاد فرمایا اسے واپس لے لیجیے۔

۳۷۱۱ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ بَشِيرًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ نِحْلَةً قَالَ أَعْطَيْتَ لِإِخْوَتِهِ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ۔

سیدنا حضرت عروہ اپنے والد گرامی سے راوی ہیں کہ جناب بشیر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے حضرت نعمان کو عطیہ اور بخشش کے بطور کچھ دیا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تم نے ان کے بھائیوں کو بھی کچھ دیا ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اسے واپس لے لیجیے!

۳۷۱۲ عَنِ النُّعْمَانِ قَالَ انْطَلَقَ بِهِ أَبُوهُ يَحْمِلُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْهَدْ إِنِّي قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ مِنْ مَالِي كَذَا وَكَذَا قَالَ كُلَّ بَنِيكَ نَحَلْتَ مِثْلَ الَّذِي نَحَلْتَ النُّعْمَانَ۔

سیدنا حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپ کو ان کے والد حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گئے! تو آپ کے والد نے عرض کیا کہ میں نعمان کو اپنے مال و دولت میں سے فلاں فلاں چیز بخشش دیتا ہوں اور آپ کو اس پر گواہ کرتا ہوں آپ نے دریافت فرمایا کیا آپ نے اپنے تمام بیٹوں کو اسی طرح دیا ہے! جیسے کہ نعمان کو عطیہ دیا ہے؟

۳۷۱۳ عَنِ النُّعْمَانِ أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ عَلَى نَحْلٍ نَحَلَهُ إِيَّاهُ فَقَالَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَ الَّذِي نَحَلْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَا أَشْهَدُ عَلَى شَيْءٍ أَلَيْسَ يَسُرُّكَ أَنْ يَكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلَى قَالَ فَلَا إِذًا۔

سیدنا حضرت نعمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ کو آپ کے والد گرامی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لائے تاکہ وہ آپ کو اس عطیہ پر گواہ کرلیں جو حضرت نعمان کو دیا تھا! آپ نے دریافت فرمایا کیا آپ نے دوسرے بیٹوں کو بھی اسی طرح عطیہ دیا ہے جیسے اس کو دیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا میں اس پر گواہ نہیں بنتا۔ آپ نے حضرت نعمان کے والد سے دریافت فرمایا۔ کیا آپ اس بات سے خوش نہیں ہوتے کہ سب لوگ آپ کے ساتھ احسان کریں؟ آپ نے عرض کیا کیوں نہیں تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ایسا کام نہ کیجیے!

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۷۱۴ عَنْ نُعْمَانَ اَنَّ اُمَّهُ اَبْنَةَ رَوَاحَةَ سَاَلَتْ اَبَاهُ بَعْضَ الْمَوْهَبَةِ مِنْ مَالِهٖ لِاِبْنِهَا فَالْتَوٰى بِهَا سَنَةً ثُمَّ بَدَا لَهٗ فَوَهَبَهَا لَهٗ فَقَالَتْ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ هٰذَا ابْنَةَ رَوَاحَةَ قَاتَلَتْنِيْ عَلَى الَّذِيْ وَهَبْتُ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَشِيْرُ اَلَكَ وَلَدٌ سِوٰى هٰذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَكُلَّهُمْ وَهَبْتَ لَهُمْ مِثْلَ الَّذِيْ وَهَبْتَ لِاِبْنِكَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تُشْهِدْنِيْ اِذًا فَاِنِّيْ لَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ ۔

سیدنا حضرت نعمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نعمان کی والدہ رواحہ کی بیٹی نے حضرت نعمان سے کہا کہ اپنے مال میں سے اس کے فرزند نعمان کو کچھ دو! حضرت نعمانؓ کے والد نے کم و بیش ایک سال تک اس عطیہ کو ٹال مٹول میں رکھا! بعد ازاں ان کے دل میں کچھ آیا تو عطیہ کی وہ چیز نعمان کو دینے لگے! نعمان کی والدہ نے کہا کہ میں نہیں مانتی جب تک کہ وہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ کریں تو نعمان کے والد نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس لڑکے کی والدہ یعنی رواحہ کی بیٹی مجھ سے اس بات میں جھگڑا کرتی ہیں۔ اور مجھ سے اس لڑکے کے لیے کچھ بخشش کرانا چاہتی ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ اے بشیر کیا آپ کے پاس کوئی اور لڑکا بھی ہے؟ جو اس کے علاوہ ہو۔ انہوں نے عرض کیا ہاں ہے! آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا آپ نے اسے بھی اسی طرح بخشش میں دیا ہے۔ جیسے کہ اس فرزند کو ہبہ کرتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا۔ تم اس بات پر مجھے گواہ نہ کرو کیونکہ میں زیادتی اور ظلم پر گواہ نہیں ہوتا۔

۲۷۱۵ عَنِ النُّعْمَانِ قَالَ سَاَلَتْ اُمِّيْ اَبِيْ بَعْضَ الْمَوْهَبَةِ فَوَهَبَهَا لِيْ فَقَالَتْ لَا اَرْضٰى حَتّٰى اُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخَذَ اَبِيْ بِيَدِيْ وَاَنَا غُلَامٌ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ هٰذَا ابْنَةَ رَوَاحَةَ طَلَبَتْ بَعْضَ مَوْهَبَةٍ وَقَدْ اَعْجَبَهَا اَنْ اُشْهِدَكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ يَا بَشِيْرُ اَلَكَ ابْنٌ غَيْرُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَهَبْتَ لَهٗ مِثْلَ

سیدنا حضرت نعمان سے مروی ہے۔ کہ میری والدہ نے میرے والد سے بطور بخشش کے کچھ طلب کیا۔ اور اس نے مجھے دینا چاہا اس وقت میری والدہ نے کہا جب تک حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم گواہ نہ ہوں گے میں خوش نہیں ہوں گی! حضرت نعمان فرماتے ہیں کہ میرے والد نے میرا ہاتھ پکڑ کر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملایا۔ اور میں اس وقت لڑکا تھا! اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آکر عرض کیا کہ اس لڑکے کی والدہ یعنی رواحہ کی بیٹی کچھ بخشش کے طور پر مانگتی ہیں۔ اور ان کی خوشی اس بات میں ہے کہ میرے دینے پر آپ گواہ بن جائیں۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ اے بشیر کیا اس کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَا وَهَبْتَ لِهٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدْنِي إِذًا فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ.

سوا بھی تمہارا بیٹا ہے؟ بشیر نے عرض کیا ہاں ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا آپ نے اس کو بھی اسی طرح دیا ہے! جسطرح اس کو دیا ہے بشیر نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اگر ایسا ہے تو آپ مجھے گواہ نہ کریں کیونکہ میں ظلم کی بات پر گواہ نہیں بنتا!

۳۷۱۶ عَنْ عَامِرٍ قَالَ إِنَّ بَشِيرَ بْنَ سَعْدٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ امْرَأَتِي عَمْرَةَ بِنْتَ رَوَاحَةَ أَمَرَتْنِي أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلَى ابْنِهَا نُعْمَانَ بِصَدَقَةٍ وَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ عَلَى ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ بَنُونَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَعْطَيْتَهُمْ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَ بِهٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرٍ.

سیدنا حضرت عامر رضی اللہ عنہ، راوی ہیں۔ کہ حضرت بشیر بن سعد رضی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیوی عمرہ نامی رواحہ کی بیٹی کہتی ہیں کہ صدقہ کرو اور میرے بیٹے نعمان کو دیجئے! اور کہتی ہے کہ اس پر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ کیجئے! آپ نے بشیر سے دریافت فرمایا۔ کیا آپ کے کوئی اور بیٹے بھی ہیں اس کے علاوہ ہیں۔ انہوں نے عرض کیا ہاں ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تم نے انہیں بھی اتنا ہی دیا ہے کہ نہیں اس نے عرض کیا نہیں تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا۔ کہ تم مجھے ظلم پر گواہ نہ بناؤ!

۳۷۱۷ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى ابْنِي بِصَدَقَةٍ فَاشْهَدْ فَقَالَ هَلْ لَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَعْطَيْتَهُمْ كَمَا أَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور مصنف کے استاد محمد کی روایت میں "جاء" کا لفظ نہیں۔ بلکہ "اتی" کا لفظ ہے۔ اور دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔ اور اس نے آکر عرض کیا۔ کہ میں نے اپنے بیٹے کو کچھ دیا ہے اس پر آپ گواہ رہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے اور بچے بھی ہیں اس کے علاوہ ہیں؟ اس نے عرض کیا ہاں ہیں۔ آپ نے ان سے دریافت فرمایا۔ کیا تم نے ان کو بھی اسی طرح دیا ہے جس طرح اس کو دیا ہے! اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ میں ظلم پر گواہ نہیں ہوتا۔

۳۷۱۸ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يَقُولُ ذَهَبَ بِي أَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ عَلَى شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ فَقَالَ أَلَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ قَالَ نَعَمْ وَصَفَّ بِيَدِهِ هٰكَذَا أَجْمَعَ كَذَا أَلَسْتَ

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد مجھے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گئے۔ تاکہ وہ آپ کو اس کا گواہ کریں جو آپ مجھے عنایت فرمانا چاہتے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تمہارا اس کے سوا بھی کوئی لڑکا ہے؟ انہوں نے عرض کیا

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَيْنَهُمْ۔

نوٹ:۔ ایک کو دینا اور دوسرے کو محروم کر دینا ظلم ہے۔

۲۷۱۹ عَنِ النُّعْمَانِ يَقُوْلُ وَهُوَ يَخْطُبُ انْطَلَقَ بِيْ أَبِيْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ عَلٰى عَطِيَّةٍ أَعْطَانِيْهَا فَقَالَ هَلْ لَكَ بَنُوْنَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَوِّ بَيْنَهُمْ.

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اور آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ نے یہ حدیث پاک بیان فرمائی کہ مجھے میرے والد حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ تاکہ آپ کو اس عطیہ پر گواہ کریں جو آپ نے مجھے دیا تھا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آپ نے اس سے پوچھا کیا تمہارے اس کے سوا اور بھی بیٹے ہیں اس نے عرض کیا ہاں ہیں۔ آپ نے فرمایا ان کے درمیان مساوات پیدا کیجئے!

۲۷۲۰ عَنْ جَابِرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ الْمُهَلَّبِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَخْطُبُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْدِلُوْا بَيْنَ أَبْنَائِكُمْ اِعْدِلُوْا بَيْنَ أَبْنَائِكُمْ.

سیدنا حضرت جابر بن مفضل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے بچوں میں مساوات اور عدل کرو۔ اپنی اولاد کے درمیان مساوات اور عدل کرو۔

كِتَابُ الْهِبَةِ

ہبہ کے بارے میں کتاب

۲۷۲۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَتْهُ وَفْدُ هَوَازِنَ فَقَالُوْا يَا مُحَمَّدُ إِنَّا أَصْلٌ وَعَشِيْرَةٌ وَقَدْ نَزَلَ بِنَا مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ فَامْنُنْ عَلَيْنَا مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ فَقَالَ اخْتَارُوْا مِنْ أَمْوَالِكُمْ أَوْ نِسَائِكُمْ قَالُوْا خَيَّرْتَنَا بَيْنَ أَحْسَابِنَا وَأَمْوَالِنَا بَلْ نَخْتَارُ نِسَاءَنَا وَأَبْنَائَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا

سیدنا حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں آپ نے اپنے والد ماجد سے سنا آپ نے اپنے دادا سے سنا ان کے دادا فرماتے ہیں کہ ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے جب قبیلہ ہوازن کے ایلچی آئے۔ اور کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ سب ایک اصل اور ایک ہی قبیلہ سے متعلق ہیں اور جو مصیبت ہم پر ٹوٹی وہ آپ سے پوشیدہ نہیں۔ لہٰذا ہم پر نظر کرم فرمایئے۔ اللہ رب العزت نے آپ پر کرم فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ دو چیزوں میں سے ایک چیز اختیار کر لو یا تو اپنا مال و دولت لے جاؤ یا اپنی عورتیں آزاد کرا لو۔ انہوں نے کہا کہ ہم آپ نے ہم کو اپنی حسب خواہش یعنی عورتوں اور مال و دولت

www.sirat-e-mustaqeem.com

لَمَّا كَانَ لِي وَلِبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكُمْ فَإِذَا صَلَّيْتُ الظُّهْرَ فَقُومُوا فَقُولُوا إِنَّا نَسْتَعِينُ بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَوِ الْمُسْلِمِينَ فِي نِسَائِنَا وَأَمْوَالِنَا فَلَمَّا صَلَّوُا الظُّهْرَ قَامُوا فَقَالُوا ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَ لِي وَلِبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكُمْ فَقَالَ الْمُهَاجِرُونَ وَمَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتِ الْأَنْصَارُ مَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ أَمَّا أَنَا وَبَنُو تَمِيمٍ فَلَا وَقَالَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ أَمَّا أَنَا وَبَنُو فَزَارَةَ فَلَا وَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ أَمَّا أَنَا وَبَنُو سُلَيْمٍ فَلَا فَقَامَتْ بَنُو سُلَيْمٍ فَقَالُوا كَذَبْتَ مَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ رُدُّوا عَلَيْهِمْ نِسَاءَهُمْ وَأَبْنَاءَهُمْ فَمَنْ تَمَسَّكَ مِنْ هَذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ فَلَهُ سِتُّ فَرَائِضَ مِنْ أَوَّلِ شَيْءٍ يُفِيئُهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَرَاكِبَ رَاحِلَتَهُ وَرَاكِبَهُ النَّاسُ أَقْسِمُ عَلَيْنَا فَيْئَنَا

میں اختیار دیا ہے۔ اور ہم دونوں میں سے عورتوں اور بچوں کو اختیار کرتے ہیں۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جس قدر میرا اور حضرت عبدالمطلب کی اولاد کا (مال غنیمت میں) حصہ ہے۔ میں وہ تم کو دے چکا لیکن جب میں ظہر کی نماز پڑھوں تو تم سب کھڑے ہو اور یوں کہو۔ کہ ہم حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے مسلمانوں سے اپنی عورتوں اور مالوں میں مدد چاہتے ہیں راوی کا بیان ہے۔ کہ جب لوگ نماز ظہر سے فارغ ہو چکے تو وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے ایسے ہی کہا۔ تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو کچھ میرا اور عبدالمطلب کی اولاد کا حصہ ہے وہ تمہارے لیے ہے۔ یہ بات سن کر مہاجرین نے بھی کہا کہ جو کچھ ہمارا حصہ ہے۔ وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے۔ اور پھر انصار نے بھی یہی کہا۔ اقرع بن حابس نے کہا کہ میں اور بنی تمیم اس میں شریک نہیں ہیں۔ اور عیینہ بن حصین نے کہا کہ میں اور بنو فزارہ بھی اس میں شامل نہیں۔ یونہی عباس بن مرداس نے کہا کہ میں اور بنو سلیم اس میں شریک نہیں ہیں اس پر بنو سلیم اٹھ کھڑے ہوئے اور اسے جھٹلا دیا اور کہا کہ تو نے جھوٹ بولا ہے۔ ہمارا جو کچھ بھی ہے۔ وہ حضور علیہ السلام کے لیے ہے۔ پھر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اے لوگو ان کی عورتیں اور بچے واپس کر دو اور جو کوئی مفت نہ دینا چاہتا ہو میں وعدہ کرتا ہوں کہ اسے چھ اونٹ دوں گا۔ اس مال میں سے جو پہلے عطا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں۔

یہ ارشاد فرما کر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار ہو گئے۔ لیکن لوگ آپ کے پیچھے ہو گئے اور کہنے لگے واہ وا! ہمارا مال غنیمت ہمیں تقسیم کر دیجئے اور لوگ آپ کو گھیر کر ایک درخت کی جانب لے گئے۔ وہاں آپ کی ردائے مبارک درخت سے لگ کر جدا ہو گئی آپ نے فرمایا اے لوگو! میری چادر مجھے اٹھا دو خدا کی قسم اگر تہامہ کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَالْجُوْءُ إِلٰى شَجَرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَآءَهُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ رُدُّوا عَلَيَّ رِدَآئِيْ فَوَاللّٰهِ لَوْ أَنَّ لَكُمْ شَجَرَ تِهَامَةَ نَعَمًا قَسَمْتُهُ عَلَيْكُمْ ثُمَّ لَمْ تَلْقُوْنِيْ بَخِيْلًا وَلَا جَبَانًا وَلَا كَذُوْبًا ثُمَّ أَتٰى بَعِيْرًا فَأَخَذَ مِنْ سَنَامِهِ وَبَرَةً بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ هَا إِنَّهُ لَيْسَ لِيْ مِنَ الْفَيْءِ شَيْءٌ وَلَا هٰذِهِ إِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ بِكُبَّةٍ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخَذْتُ هٰذِهِ لِأُصْلِحَ بِهَا بَرْدَعَةَ بَعِيْرٍ لِيْ فَقَالَ مَا كَانَ لِيْ وَلِبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ أَمَّا إِذْ بَلَغَتْ هٰذِهِ فَلَا أَرَبَ لِيْ فِيْهَا فَنَبَذَهَا وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ فَإِنَّ الْغُلُوْلَ يَكُوْنُ عَلٰى أَهْلِهِ عَارًا وَشَنَارًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

درختوں کے برابر بھی جانور میرے پاس ہوں تو میں انہیں تقسیم کر دوں پھر تم مجھے بخیل اور بزدل نہ پاؤ گے۔ اور نہ جھوٹا بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس تشریف لائے اور آپ نے اپنی چٹکی میں اس کی کوہان کے بال پکڑ لیے بعد ازاں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سنو میں تمہاری اس فئی سے کچھ بھی نہیں لیتا۔ اور صرف خمس ہی لینا چاہتا ہوں۔ یعنی پانچواں حصہ۔! اور وہ خمس بھی واپس تمہارے خرچ میں آتا ہے۔ یہ سن کر ایک شخص حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں آکر کھڑا ہوا اور اس کے پاس بالوں کا ایک گچھا تھا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے یہ چیز اس لیے لی ہے کہ اس سے میں اپنے اونٹ کی کملی درست کروں! آپ نے اس سے ارشاد فرمایا۔ کہ جو چیز میرے لیے اور حضرت عبد المطلب کی اولاد کے لیے ہے۔ بس وہ آپ کی ہے! اس شخص نے عرض کیا کہ جب یہ معاملہ اس حد کو پہنچا تو اب مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ اور بالوں کا وہ گچھا پھینک دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ بعد ازاں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سوئی اور دھاگہ تک اس مال غنیمت میں داخل کرنے کا حکم فرمایا۔ کیونکہ مال غنیمت میں چوری چوری کرنے والے کے لیے قیامت کے روز باعث ننگ و عار ہوگا!

نوٹ:۔ ہبہ مشاع کی تعریف یہ ہے۔ کہ ایک چیز کئی آدمیوں کے درمیان مشترک ہو۔ اور کوئی شخص تقسیم ہونے سے قبل اپنا حصہ کسی کو بخش دے اس حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اور حضرت عبد المطلب کا حصہ بنو ہوازن کو دے دیا۔

نوٹ:۔ اس حدیث پاک میں ہے کہ ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے مدد چاہتے ہیں۔ اور یہ جواز وسیلہ کی بین دلیل ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

رُجُوعُ الْوَالِدِ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ

۳۷۲۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْجِعُ أَحَدٌ فِي هِبَتِهِ إِلَّا وَالِدٌ مِنْ وَلَدِهِ وَالْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ .

۳۷۲۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُعْطِي عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ وَمَثَلُ الَّذِي يُعْطِي عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ .

۳۷۲۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ

۳۷۲۵ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَهَبَ هِبَةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا إِلَّا مِنْ وَلَدِهِ قَالَ طَاوُسٌ كُنْتُ أَسْمَعُ وَأَنَا صَغِيرٌ عَائِدٌ فِي قَيْئِهِ فَلَمْ نَدْرِ أَنَّهُ ضَرَبَ لَهُ مَثَلًا قَالَ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَأْكُلُ ثُمَّ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ .

والد اپنے بیٹے کو دے کر واپس لے تو کیسا ہے؟

سیدنا حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کوئی شخص کسی کو کوئی چیز دے کر واپس نہ لے۔ مگر خود اپنے بیٹے کو دے کر واپس لے تو کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ کسی شخص کو ہبہ کر کے واپس لینے والا قے کر کے چاٹ لینے والے کی طرح ہے۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی شخص کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی کو کوئی چیز بخش دے اور پھر اس سے وہ چیز واپس لے سوائے والد کے جو کچھ وہ اپنے بیٹے کو عطا کرتا ہے (اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) دے کر واپس لینے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کتا مسلسل کھاتا چلا جاتا ہے۔ جب اس کا پیٹ بھر جاتا ہے تو وہ قے کر دیتا ہے۔ اور بعد ازاں وہ اپنی قے کو کھا لیتا ہے۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ہبہ کو واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر اسے کھا لیتا ہے۔

سیدنا حضرت طاؤس سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ کسی شخص کے لیے یہ درست نہیں کہ وہ عطا کرے اور پھر اسے لے لے سوائے والد کے کہ وہ اپنے بیٹے سے واپس لے سکتا ہے۔

اور طاؤس بیان فرماتے ہیں کہ میں نے چھوٹی عمر میں اپنی قے چاٹنے والا سنا تھا۔ یہ معلوم نہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے لیے یہ مثال بیان فرمائی یا نہیں۔ اور وہ یہ کہ پھر جو شخص اس طرح کرے وہ کتے کی طرح ہے۔ وہ کھاتا ہے پھر قے کر دیتا ہے اور بعد ازاں پھر اس قے کو کھا لیتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ لِخَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے اختلاف کا بیان

۲۷۲۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِيْ يَرْجِعُ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَرْجِعُ فِيْ قَيْئِهٖ فَيَاْكُلُهٗ.

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صدقہ دے کر واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو اپنے کھائے ہوئے کو اگل دیتا ہے۔ اور بعد ازاں اسے پھر کھا لیتا ہے۔

۲۷۲۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يَتَصَدَّقُ بِالصَّدَقَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِيْ قَيْئِهٖ فَاَكَلَهٗ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو شخص صدقہ دے کر واپس لیتا ہے۔ اس کی مثال کتے کی سی ہے جو قے کرتا ہے اور خود اپنی قے کو کھا لیتا ہے۔

۲۷۲۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يَرْجِعُ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اور صدقہ دے کر واپس لینے والا کتے کی طرح ہے (اور کتے کا کام یہ ہے) کہ وہ قے کرتا اور پھر اسے کھا لیتا ہے۔

۲۷۲۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنی دی ہوئی چیز کو واپس لینے والا اپنی قے چاٹنے والے کی طرح ہے۔

۲۷۳۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنی دی ہوئی چیز کو واپس لینے والا قے چاٹنے والے کی طرح ہے۔

۲۷۳۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہمارے لیے بری مثال نہیں چاہیئے اپنی چیز دے کر واپس لینے والا اپنی ہی قے کو کھا لینے والا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

نوٹ:۔ یعنی مسلمان کو چاہیئے کہ وہ بُری شے سے اپنی مشابہت پیدا نہ کرے!

۲۴۳۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السُّوْءِ الْعَائِدِ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہمارے لیے بُری مثال نہیں چاہیے، اپنی دی ہوئی چیز کو واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کھا لیتا ہے۔

۲۴۳۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السُّوْءِ الرَّاجِعِ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ فِيْ قَيْئِهٖ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہمارے لیے بُری مشابہت نہیں چاہیئے! کوئی چیز دے کر واپس لینے والا کتے کی طرح ہے۔ جو قے کھاتا ہے (یعنی جیسے کتا اپنی ہوئی چیز کو کھا جاتا ہے۔ ایسے ہی دے کر واپس لینے والا بھی ہے۔)

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى طَاوُسٍ فِي الرَّاجِعِ فِيْ هِبَتِهٖ

اس اختلاف کا ذکر جو راویانِ کرام نے جناب طاؤس کی روایت میں بیان کیا ہے!

۲۴۳۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے مال کو دے کر واپس کرنے والا اپنی قے چاٹنے والے کی طرح ہے۔

۲۴۳۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے مال کو دے کر واپس کرنے والا کتے کی طرح ہے جیسے کتا قے کر کے پھر اسے کھا لیتا ہے۔

۲۴۳۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُّعْطِيَ الْعَطِيَّةَ فَيَرْجِعَ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهٗ وَمَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي الْعَطِيَّةَ فَيَرْجِعُ فِيْهَا كَالْكَلْبِ يَاْكُلُ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِيْ قَيْئِهٖ۔

سیدنا حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم ہر دو راوی ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کسی شخص کے لیے دے کر واپس لے لینا حلال نہیں ہاں مگر باپ اپنے بیٹے کو کوئی چیز دے کر واپس لے لے (تو کوئی حرج نہیں بلکہ اس کے لیے درست ہے)۔ اور ایسا شخص جو دے کر واپس لے لیتا ہے کتے کی مثال ہے۔ وہ کھاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ سیر ہو جاتا ہے۔ تو قے کر دیتا ہے۔ پھر قے کو چاٹ لیتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۷۴۷ عَنْ طَاوُسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يَهَبُ هِبَةً ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْهَا اِلَّا وَالِدٌ قَالَ طَاوُسٌ كُنْتُ اَسْمَعُ الصِّبْيَانَ يَقُوْلُوْنَ يَا عَآئِدًا فِيْ قَيْئِهٖ وَلَمْ اَشْعُرْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ ذٰلِكَ مَثَلًا حَتّٰى بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَثَلُ الَّذِيْ يَهَبُ الْهِبَةَ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْهَا وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَاْكُلُ قَيْئَهٗ۔

سیدنا حضرت طاؤس راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی کو کوئی چیز بخش دے اور پھر اسے واپس لے لے مگر والد کے لیے (یہ امر جائز ہے کہ وہ اسے اپنے بیٹے سے واپس لے لے)۔ جناب طاؤس بیان فرماتے ہیں کہ میں لڑکوں سے یہ بات سنتا تھا جو کہتے تھے اے قے چاٹنے والے لیکن مجھے معلوم نہ تھا کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مثال کے طور پر بیان فرمایا۔ آخر مجھے معلوم ہوا کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم دے کر پھیر لینے والے کو بطور مثال بیان فرماتے تھے۔ یہ دے کر پھیر لینے والے کے لیے ایک مثال ہے۔ جس کے معنی اس طرح تھے۔ یعنی وہ دے کر واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو کھاتا ہے۔

نوٹ:۔ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ضرب المثل ہو گیا یہاں تک کہ لڑکے کسی کو برا کہتے وقت اس طرح کہہ کر پکارتے طاؤسؒ کو اس کلمے کی حقیقت معلوم نہ تھی۔ آخر معلوم ہوا کہ یہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ کا لفظ ہے۔ یعنی حریص، لالچی اور کتے کی ایک عادت ہے۔ کہ اسے اپنی چیز ملے تب بھی وہ صبر نہیں کرتا۔ اور نہ ملے تب بھی صبر نہیں کرتا۔ پہلے وہ بادل نخواستہ بخش دیتا ہے۔ پھر پچھتاتا ہے۔ اور اسے لالچ دامن گیر ہوتی ہے۔ دوبارہ مانگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایسی عادات بد سے بچائے! (آمین)

۳۷۴۸ عَنْ حَنْظَلَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ اَخْبَرَنَا بَعْضُ مَنْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَثَلُ الَّذِيْ يَهَبُ الْهِبَةَ فَيَرْجِعُ فِيْ هِبَتِهٖ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَاْكُلُ فَيَقِيْئُ ثُمَّ يَاْكُلُ قَيْئَهٗ

سیدنا حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ نے یہ حدیث مبارکہ جناب طاؤس سے سنی اور حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ میں نے یہ خبر ایسے شخص سے سنی جنہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی تھی اور وہ خبر اور حدیث یہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اس شخص کی مثال جو دے کر واپس لے لے اس طرح ہے۔ جیسے کتے کی مثال ہے۔ کتا کھاتا ہے اور قے کرتا ہے۔ اور پھر اس قے کو دوبارہ کھا لیتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

كِتَابُ الرُّقْبٰى

"کتاب رقبیٰ کے بارے میں"

۲۷۳۹ عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّقْبٰى جَائِزَةٌ .

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رقبیٰ جائز ہے۔

رُقْبٰى

کسی شخص کا دوسرے شخص کو اپنا مکان یا زمین دے دینا۔ اور شرط یہ رکھنا کہ اگر پہلے میں فوت ہو جاؤں تو تم میرا مکان لے لینا۔ اور اگر تم پہلے فوت ہو گئے تو پھر میں اپنا مکان واپس لے لوں گا!

۲۷۴۰ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الرُّقْبٰى لِلَّذِيْ اُرْقِبَهَا .

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبیٰ کا مالک اس شخص کو کیا۔ جسے مالک نے وہ چیز عنایت فرمائی تھی۔

نوٹ: کیونکہ یہ ہبہ تھا اور ہبہ میں رجوع کرنا منع ہے۔

۲۷۴۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَا تُرْقِبُوْا فَمَنْ اُرْقِبَ شَيْئًا فَهُوَ سَبِيْلُ الْمِيْرَاثِ .

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ رقبیٰ نہیں کرنا چاہیئے پھر جس شخص نے رقبیٰ کیا اس کا راستہ میراث کا ہے۔

نوٹ: یعنی رقبیٰ لینے والوں کے وارثوں کو میراث میں دیا جائے گا!

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى اَبِي الزُّبَيْرِ

حدیث ہذا میں ابوالزبیر پر اختلاف کا تذکرہ !!

۲۷۴۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُرْقِبُوْا اَمْوَالَكُمْ فَمَنْ اُرْقِبَ شَيْئًا فَهُوَ لِمَنْ اُرْقِبَهُ .

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اپنے مالوں کا رقبیٰ نہ کیا کرو پھر کوئی شخص اگر کسی چیز کا رقبیٰ کرے تو وہ چیز جس کا رقبیٰ کیا گیا اسی کی ہو گئی۔

۲۷۴۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِمَنْ اُعْمِرَهَا وَالرُّقْبٰى جَائِزَةٌ لِمَنْ اُرْقِبَهَا وَالْعَائِدُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی شخص کو تمام عمر کے لیے کوئی چیز دینا جائز ہے (اور یہ اسی کے لیے ہو جاتا ہے۔ جسے دیا جاتا ہے) اور رقبیٰ اس شخص کے لیے ہو جاتا ہے۔ جس کے واسطے کیا گیا اور دی ہوئی

www.sirat-e-mustaqeem.com

فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ.

چیز کو واپس لینے والا اس طرح ہے جیسے قے کر کے کھا لینے والا!

نوٹ:۔ کسی کو یہ کہہ کر مکان زمین یا جائداد وغیرہ دے دینا کہ میں نے تمہیں یہ تمام عمر کے لیے دیا عمریٰ کہلاتا ہے۔

۳۷۴۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى سَوَاءٌ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عمریٰ اور رقبیٰ دونوں برابر ہیں۔

نوٹ:۔ بعض لوگوں کے نزدیک عمریٰ اور رقبیٰ میں فرق ہے اور وہ یہ کہ کسی گھر یا زمین کا عمریٰ کر دینا کسی کو مالک کر دینا ہے اور رقبیٰ کرنا ایسا ہے جیسے کسی کو کوئی چیز مانگی ہوئی دے دینا اور وہ مانگ کرے جانے والا اس سے اپنا کام نکال لیتا ہے حالانکہ وہ چیز دینے والے کی ہوتی ہے۔ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک یہ دونوں برابر ہیں۔

۳۷۴۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَحِلُّ الرُّقْبٰى وَلَا الْعُمْرٰى فَمَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ وَمَنْ أُرْقِبَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ نے فرمایا۔ کہ رقبیٰ درست نہیں اور اسی طرح عمریٰ بھی درست نہیں۔ پھر فرمایا جو کوئی کسی کو کوئی چیز عمریٰ کے طور دے پس وہ چیز اس شخص کی ہے۔ اور جس شخص نے رقبیٰ میں کوئی چیز لی تو وہ اسی کی ہے۔

نوٹ:۔ رقبیٰ۔ کسی شخص کو کوئی چیز اس شرط پر دینا کہ اگر دینے والا پہلے فوت ہو جائے تو وہ چیز اس دوسرے کی ملک ہو جائے گی۔ اور اگر لینے والا پہلے فوت ہو جائے تو دینے والا اسے واپس لے لے گا۔ اس کو رقبیٰ اس لیے کہتے ہیں کہ ان میں سے ہر شخص دوسرے کی موت کا خواہاں اور منتظر ہوتا ہے۔ اسی طرح عمرے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص دوسرے سے یہ کہہ دے کہ میں نے اپنی چیز تمہیں ساری عمر کے لیے دی۔ حدیث ہذا سے مراد یہ ہے کہ رقبیٰ اور عمریٰ کرنا مصلحت کے خلاف ہے لیکن جب ایک دفعہ کر دیا تو پھر واپس لینا درست اور جائز نہیں کیونکہ دینے کے بعد یہ چیز اس شخص کی ہو گی جسے دے دی گئی۔

۳۷۴۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَصْلُحُ الْعُمْرٰى وَلَا الرُّقْبٰى فَمَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا أَوْ أُرْقِبَهٗ فَإِنَّهٗ لِمَنْ أُعْمِرَهٗ وَأُرْقِبَهٗ حَيَاتَهٗ وَمَوْتَهٗ أَرْسَلَهٗ حَنْظَلَةُ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ عمریٰ کرنا اور رقبیٰ کرنا مصلحت کی بات نہیں۔ پھر جس شخص کو عمریٰ یا رقبیٰ میں کوئی چیز دی گئی وہ زندگی اور موت میں اسی کی ہو گئی! حنظلہ نے حدیث ہذا کو مرسل کیا ہے۔

نوٹ:۔ حدیث کی سند کے آخر میں اگر کوئی راوی گم ہو جائے تو اس حدیث کو مرسل کہتے ہیں۔

۳۷۴۷ عَنْ حَنْظَلَةَ أَنَّهٗ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الرُّقْبٰى فَمَنْ أُرْقِبَ بِرُقْبٰى فَهُوَ سَبِيْلُ الْمِيْرَاثِ.

سیدنا حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب طاؤس رضی اللہ عنہ فرماتے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ رقبیٰ کرنا جائز نہیں پھر اگر کسی شخص کو رقبیٰ کے طور کوئی چیز دی گئی اس کا راستہ میراث کا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

نوٹ:۔ یعنی دینے والے کا اس میں کوئی حق نہیں۔ بلکہ یہ لینے والے کے وارثوں کو دیا جائے گا!

۲۷۴۸ عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى مِيرَاثٌ

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ زمین گھر یا جائداد لینے والے کے وارثوں کی میراث قرار پاتا ہے

۲۷۴۹ عَنْ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمری وارثوں کی میراث ہے۔

۲۷۵۰ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمری کرنا جائز ہے۔

۲۷۵۱ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ۔

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمری وارثوں کی میراث ہے۔

۲۷۵۲ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ۔

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمری وارثوں کی میراث ہے۔

كِتَابُ الْعُمْرٰى

عمری کرنے کے بیان میں

۲۷۵۳ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى هِيَ لِلْوَارِثِ

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عمری وارث کا حق ہے۔

۲۷۵۴ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ۔

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمری وارث کی ملک ہے۔

۲۷۵۵ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ۔

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وارث کے لیے عمری کا حکم فرمایا۔

۲۷۵۶ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لِعُمْرِهِ مَحْيَاهُ وَمَمَاتَهُ وَلَا تُرْقِبُوا فَمَنْ أُرْقِبَ شَيْئًا فَهُوَ لِسَبِيْلِهِ۔

کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کسی چیز کو عمریٰ قرار دیا۔ تو وہ چیز اس کے لیے ہوگی جس کے لیے عمریٰ کیا۔ اور یہ عمریٰ زندگی اور موت دونوں میں ہوگا (اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔) رقبیٰ نہ کیا کرو اور جس شخص نے کسی چیز میں رقبیٰ کیا تو وہ اپنے راستے میں جائے گی (اور رقبیٰ کے حکم کے مطابق عمل ہوگا۔ اور وہ چیز جسے رقبیٰ دیا ہے۔ اس کی ہو جائے گی اور شرط پر عمل نہ ہوگا۔)

۳۷۵۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رقبیٰ درست اور جائز ہے۔

نوٹ:۔ یعنی اگر کسی شخص نے عمریٰ ادا کیا تو وہ جائز ہو جائے گا اور عطا کردہ چیز دوسرے شخص کی ملک میں چلی جائے گی۔

۳۷۵۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رقبیٰ درست اور جائز ہے۔

۳۷۵۹ عَنْ مَكْحُوْلٍ بَتَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى۔

سیدنا حضرت مکحول سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ اور رقبیٰ کو ثابت رکھا۔

نوٹ:۔ یعنی عطا فرمانے کے بعد اس کے واپس کرنے کا حکم نہ فرمایا بلکہ اس بخشش کو قائم اور برقرار رکھا۔

ذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ جَابِرٍ فِي الْعُمْرٰى

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جو خبر عمریٰ کے بارے میں ذکر کی ہے۔ اور ناقلین نے اس میں اختلاف کیا ہے اس کا بیان

۳۷۶۰ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ فَقَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ

سیدنا حضرت عطا نے جناب حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت فرمائی ہے کہ خطبہ کے وقت حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے ارشاد فرمایا۔ کہ عمریٰ جائز اور درست ہے۔ یعنی کرنے کے بعد درست اور جائز ہو جاتا ہے۔

۳۷۶۱ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ

سیدنا حضرت عطا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ اور رقبیٰ کرنے سے منع فرمایا۔ (راوی نے اپنے استاد حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى قُلْتُ وَ مَا الرُّقْبٰى قَالَ يَقُوْلُ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ هِيَ لَكَ حَيَاتَكَ فَإِنْ فَعَلْتُمْ فَهِيَ جَائِزَةٌ۔

کیا اگر رقبیٰ کیا چیز ہے؟ اور کس کا نام ہے۔ آپ نے بتایا کہ رقبیٰ یہ ہے کہ کوئی شخص دوسرے شخص سے یہ کہے کہ یہ چیز تمہاری زندگی تک تمہاری ہے اور تم ہی اس کے مالک ہو۔ اسی طرح دینے کو منع فرمایا۔ پھر اگر کسی کو اس طرح کہہ دیا تو وہ چیز اس کی ہو جاتی ہے۔ (جیسے اس نے اس طرح کہا)

۲۷۶۲ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

سیدنا حضرت عطاء حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ درست اور جائز ہے۔

۲۷۶۳ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْطٰى شَيْئًا حَيَاتَهُ فَهُوَ لَهُ حَيٰوتَهُ وَ مَوْتَهُ

سیدنا حضرت عطاء سے راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص نے کوئی چیز کسی کو زندہ رہنے تک دی (تاکہ وہ اس کو برت لے) تو وہ چیز زندگی اور موت کے بعد بھی اسی کی ہوگی!

نوٹ:۔ یعنی مرنے کے بعد وہ لینے والوں کے وارثوں کی ہو جائے گی اور وہ چیز لوٹا کر دینے والوں کو نہ پہنچائی جائے گی۔

۲۷۶۴ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُرْقِبُوْا وَلَا تُعْمِرُوْا فَمَنْ أُرْقِبَ أَوْ أُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ۔

جناب عطاء نے سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت فرمائی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رقبیٰ نہ کیا کرو اور عمریٰ کرنا اچھا نہیں پھر جس شخص کو رقبیٰ یا عمریٰ کسی چیز میں دیا جائے گا تو وہ چیز اس کے وارثوں کی ہو جائے گی۔

نوٹ:۔ یعنی پہلے اس چیز کا مالک وہ شخص ہو جاتا ہے جس کو دی جاتی ہے۔ اور اس چیز کے مالک اس کے وارث ہیں۔ الغرض عمریٰ اور رقبیٰ میں دی ہوئی چیز واپس نہیں ہو سکتی اور یہ ہمیشہ لینے والے کی ملکیت ہو جاتی ہے۔

۲۷۶۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عُمْرٰى وَلَا رُقْبٰى فَمَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا أَوْ أُرْقِبَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَمَاتَهُ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نہ ہی عمریٰ کرنا چاہئے اور نہ رقبیٰ کرنا اچھا ہے۔ پھر جس شخص نے عمریٰ اور رقبیٰ کیا۔ تو وہ چیز ہمیشہ ہمیشہ اس شخص کی ہو گئی خواہ لینے والا شخص فوت ہو جائے یا زندہ رہے!

۲۷۶۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عُمْرٰى وَلَا رُقْبٰى فَمَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا أَوْ أُرْقِبَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کسی چیز میں رقبیٰ اور عمریٰ نہیں۔ پھر کسی شخص نے اگر کسی چیز میں عمریٰ یا رقبیٰ کیا تو وہ چیز زندگی اور موت دونوں میں اس کی ہو گئی۔ جس

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَمَاتِهٖ۔

۲۷۶۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقْبٰى وَقَالَ مَنْ اُرْقِبَ رُقْبٰى فَهُوَ لَهٗ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبیٰ کرنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی کو رقبیٰ میں کوئی چیز دے تو وہ چیز اسی شخص کی ہو جاتی ہے جسے وہ دی گئی!

۲۷۶۸ عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ حَيَاتَهٗ وَمَمَاتَهٗ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی چیز میں عمری کرے تو وہ چیز زندگی اور موت میں اس کی ہے۔

۲۷۶۹ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ لَا تُعْمِرُوْهَا فَاِنَّهٗ مَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا فَاِنَّهٗ لِمَنْ اَعْمَرَهٗ حَيَاتَهٗ وَمَمَاتَهٗ۔

سیدنا حضرت جابر رضی عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے انصاری لوگو اپنے مال و دولت کو اپنے پاس رکھو۔ اور اپنے مال میں عمری نہ کرو۔ پھر جو شخص کسی چیز میں عمری کرے گا۔ تو وہ چیز زندگی اور موت دونوں میں اس کی ہو جائے گی!!

۲۷۷۰ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ اَمْوَالَكُمْ وَلَا تُعْمِرُوْهَا فَمَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا حَيَوَتَهٗ فَهُوَ لَهٗ حَيَاتَهٗ وَبَعْدَ مَمَاتِهٖ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! اپنے مال و دولت کی حفاظت کرو اور ان اموال میں عمری نہ کیا کرو۔ پھر جو شخص کسی چیز میں دوسرے کے لیے عمری کرے گا۔ تو وہ چیز زندگی بھر اس کی ہو جائے گی، جب تک وہ زندہ ہے۔ اور وفات کے بعد بھی وہ چیز اسی کی ہے۔

نوٹ: حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پاک سے غرض یہ ہے کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ عمری ایک ہبہ اور بخشش ہے ..... اور جس شخص کو بخشش کی گئی وہ مکمل طور پر اس چیز کا مالک ہے۔ اور بخشش کرنے والے کو وہ چیز دوبارہ نہیں مل سکتی۔ جب یہ بات لوگوں کو معلوم کرا دی تو اب جس شخص کا جی چاہے وہ عمری کرے اور جس کا جی چاہے وہ نہ کرے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ بات اس لیے ارشاد فرما دی تاکہ وہ ایسا کرنے میں عار نہ سمجھیں۔

۲۷۷۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّقْبٰى لِمَنْ اُرْقِبَهَا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ رقبیٰ اس شخص کا ہے جس شخص کے لیے رقبیٰ کیا گیا۔

۲۷۷۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا وَالرُّقْبٰى جَائِزَةٌ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عمری اس کا ہو جاتا ہے۔ جسے دیا گیا۔ اور رقبیٰ

www.sirat-e-mustaqeem.com

لِاَهْلِهَا ۔ اس کے اہل کے لیے جائز ہو جاتا ہے۔

نوٹ :۔ اس حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ دینے والا اور اس کے مالک زندگی میں اس کو نہیں لے سکتے اور یہ اس کے قبضہ میں رہے گی۔ جیسے اس نے بخش دی تھی۔ اور اس کے مرنے کے بعد اسے اس کے وارث لے لیں گے! پھر دینے والا اسے کس طرح لے سکتا ہے ؟ اور عمریٰ کی تین اقسام ہیں۔ پہلی یہ کہ کہنے والا یہ کہے کہ میں نے یہ چیز تجھے دی۔ اور یہ تمہارے پاس تمہاری زندگی تک ہے۔ اور تمہاری وفات کے بعد یہ تمہارے وارثوں کے سپرد ہے۔ اس میں بالاجماع اس کے وارث مالک ہو جاتے ہیں۔ اور اگر اس کا کوئی وارث نہ ہوگا۔ تو وہ مال بیت المال میں داخل ہوگا۔ اور اگر دینے والے نے یہ کہہ دیا۔ کہ میں یہ تمہیں تمہاری زندگی تک دیتا ہوں (مثلاً مکان) تو اس کا حکم بھی پہلے حکم کی طرح ہے۔ تاہم بعض علماء کے نزدیک یہ حکم پہلے حکم کی طرح نہیں۔ بلکہ دینے والا دوبارہ اس گھر کو واپس لے سکتا ہے۔ لیکن یہ قول زیادہ معتبر نہیں اور تیسرا یہ کہ دینے والا جس کو دیا جانا اور بخشش کرنا مقصود ہے یہ کہہ کر دے کہ میں نے تمہیں یہ گھر تمہاری زندگی بھر کے لیے دے دیا اور تمہاری وفات کے بعد یہ گھر میرا ہو جائے گا اور اگر میں فوت ہو گیا تو میرے وارثوں کا ہو جائیگا۔ راجح اور درست قول یہ ہے کہ یہ بھی پہلے قول کی طرح ہے۔ یعنی مال دینے والے شخص کی طرف نہیں لوٹایا جا سکتا۔ بلکہ وہ لینے والے کا ہو گیا۔ یا اس کے وارثوں کا ہوگا اور یہ اس کے مرنے کے بعد اور عطا کرنے والے نے زندگی کی جو شرط لگائی ہے۔ وہ فاسد ہے۔ اور قابلِ اعتبار نہیں۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِيْهِ

اس حدیث پاک میں زہری پر بیان کیے گئے اختلاف کا بیان

۲۷۷۳ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اُعْمِرَ عُمْرٰى فَهِيَ لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ يَرِثُهَا لِمَنْ بَقِيَ بَعْدَهٗ ۔

جناب حضرت زہری نے عروہ سے اور عروہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کسی کے لیے عمریٰ کیا وہ چیز اسی کی ہو گئی اور بعد ازاں وہ اس کے وارثوں کی ہے جو اس کے پیچھے رہ گئے ہیں۔

۲۷۷۴ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعُمْرٰى لِمَنْ اُعْمِرَهَا هِيَ لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ يَرِثُهَا مَنْ يَرِثُهٗ مِنْ عَقِبِهٖ ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمریٰ اس شخص کا ہے جس کے لیے عمریٰ کیا گیا۔ اور اس کے وارثوں کے لیے اس عمریٰ کا وارث وہ شخص ہے۔ جو اس کے بعد اس کے مال کا وارث ہوگا۔

۲۷۷۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى لِمَنْ اُعْمِرَهَا هِيَ لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ يَرِثُهَا مَنْ يَّرِثُهٗ مِنْ عَقِبِهٖ

عمریٰ اس شخص کے لیے ہے۔ جس کے لیے عمریٰ کیا گیا ہے اور جو چیز اسے عمریٰ میں موصول ہوئی ہو۔ وہ اس کی ہے۔ اور اس کے بعد اس شخص کی ہے۔ جو وارث پیچھے رہ جائے گا اور جو کوئی اس کے مال کا وارث ہوگا وہی اس کے عمریٰ کا بھی وارث ہے۔

۳۷۷۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ اَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَهِيَ لَهٗ وَلِمَنْ يَّرِثُهٗ مِنْ عَقِبِهٖ مُوْمَا وُرِثَهٗ

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص کسی شخص کو عمریٰ میں کوئی چیز دے اور اس کے پیچھے رہ جانے والے کو تو بخشش میں آئی ہوئی وہ چیز اس کی ملک ہے جس کو اس کے مالک نے دی۔ اور پھر اس شخص کی ہے۔ جو اس بخشش لینے والے کا وارث ہوگا۔

۳۷۷۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَقَدْ قَطَعَ مِنْ قَوْلِهٖ حَقَّهٗ وَهِيَ لِمَنْ اُعْمِرَ وَلِعَقِبِهٖ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اپنی چیز دوسرے شخص اور اس کے وارثوں کو دی تو اس نے اپنے قول سے اپنے حق کو مٹایا۔ اور اس کے کہنے سے وہ چیز اسی کی اور اس کے وارثوں کی ہوگئی۔ جس کو اس نے دی ہے۔

۳۷۷۸ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ اَعْمَرَ عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِيْ يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ اِلَى الَّذِيْ اَعْطَاهَا لِاَنَّهٗ اَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی کے لیے اور اس کے پیچھے رہنے والوں کے لیے عمریٰ کرے۔ یعنی اس کے ورثار کے لیے تو وہ اس کی عطا کردہ چیز کا وارث ہو جاتا ہے اور وہ چیز واپس نہیں ہو سکتی۔ دینے والے کی طرف کیونکہ اس نے اعلیٰ بخشش کی ہے۔ کہ اس میں لینے والے کے وارثوں کی میراث ہوگئی ہے۔

۳۷۷۹ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّهٗ مَنْ اَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِيْ اُعْمِرَهَا يَرِثُهَا مِنْ صَاحِبِهَا الَّذِيْ اَعْطَاهَا مَا وَقَعَ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ وَحَقِّهٖ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس شخص نے کچھ بطور عمریٰ دیا اور اسے مالک کیا اور اس کے پچھلے وارثوں کو مالک کر دیا۔ تو وہ اس چیز کا مالک ہوگیا۔ اور اللہ رب العزت کے مقرر کیے ہوئے حقوق کے مطابق اس کے وارث اس کے عمریٰ کو لیں گے۔ اور دینے والے کو کچھ نہ ملے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۷۸۰ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيْ مَنْ اُعْمِرَ عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَهِيَ لَهٗ هِبَةٌ لَا يَجُوْزُ لِلْمُعْطِيْ مِنْهَا شَرْطٌ وَلَا ثُنْيَا قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ لِاَنَّهٗ اَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ فَقَطَعَتِ الْمَوَارِيْثُ شَرْطَهٗ .

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کے مقدمے میں حکم فرمایا جس نے اپنی چیز دوسرے آدمی کو عمریٰ میں دی اور اس آدمی کے وارثوں کو جو اس کی وفات کے بعد باقی رہ جائیں اور اس حکم کی تفصیل یہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ وہ ہبہ ہے۔ یعنی وہ ایسی بخشش اور عطیہ ہے۔ جو دینے والے کو نہیں مل سکتی اور دینے والے شخص کے لیے درست نہیں کہ وہ اس میں کوئی شرط لگائے! اور نہ یہ کہ وہ اس میں استثنیٰ کرے۔

حضرت ابوسلمہؒ فرماتے ہیں کہ وہ عطیہ اس لیے واپس نہیں کیا جاسکتا کہ اس دینے والے نے اس طرح بخشش اور عطیہ کیا ہے۔ کہ اس میں لینے والے کے وارثوں کی میراث ثابت ہو گئی ہے۔ اور وارثوں نے اس شرط کو قطع کر دیا۔

نوٹ:۔ اگر بخشش یا عطیہ کرنے والا کوئی شرط لگائے۔ کہ میں بعد ازاں یہ چیز واپس لے سکتا ہوں تو وہ شرط لغو ہے۔ کیونکہ اس نے خود کہہ دیا کہ یہ تمہارے لیے اور تمہارے وارثوں کے لیے عمریٰ ہے۔

۳۷۸۱ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ اَعْمَرَ رَجُلًا لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ قَالَ قَدْ اَعْطَيْتُكَهَا وَعَقِبَكَ مَا بَقِيَ مِنْكُمْ اَحَدٌ فَاِنَّهَا لِمَنْ اُعْطِيَهَا وَاِنَّهَا لَا تَرْجِعُ اِلٰى صَاحِبِهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ اَعْطَاهَا عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ .

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کسی شخص اور اس کے وارثوں کے لیے عمریٰ کیا۔ اور اس دینے والے نے دوسرے شخص کو یہ کہا کہ میں نے تمہیں اپنا گھر بخش دیا اور تمہارے وارثوں کے لیے جب تک ان میں سے کوئی ایک باقی اور زندہ رہے گا۔ تو وہ گھر اس کا ہو جائے گا جس کو اس دینے والے نے دیا۔ اور وہ واپس نہیں ہو سکتا۔ اس شخص کی طرف جس نے پہلے عطا اور بخشش کی ہے۔ کیونکہ اس دینے والے نے اس طرح پر بخشش کی کہ ان میں میراثیں واقع ہو گئیں۔

نوٹ:۔ یعنی ترکے میں وارثوں کو مل گیا۔ اور اب اس کا واپس کرنا عطا کرنے والے کے لیے نادرست ہے۔

۳۷۸۲ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْعُمْرٰى اَنْ تُهَبَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ الْهِبَةَ وَلِعَقِبِهٖ الْهِبَةَ وَلَيَسْتَثْنِيْ اِنْ حَدَثَ بِكَ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ کے متعلق حکم فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی کو کوئی چیز بخش دے اور اس آدمی کو اس چیز کا مالک کرے اور وارثوں کو بھی اور یہ کہہ کر استثنا کرے کہ اگر آپ پر کوئی حادثہ آئے یا تمہارے وارثوں پر حادثہ آئے تو وہ چیز میری

www.sirat-e-mustaqeem.com

حَدُثٌ وَبِعَقِبِكَ فَهُوَ إِلَيَّ وَ إِلَى عَقِبِي إِنَّهَا لِمَنْ أُعْطِيهَا وَ لِعَقِبِهِ.

اور میرے ورثاء کی ہوگی یہ کہنے کے باوجود بھی وہ چیز حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کے مطابق اس شخص کی ہوگی جسے وہ شے بخشش میں دی گئی اور اس چیز کے اس دوسرے آدمی کے جو وارث ہیں مالک ہو گئے۔

نوٹ: یعنی استثناء کرنے اور شرط لگانے کے باوجود بھی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ وہ چیز مالک کو واپس نہیں دی جا سکتی!

۲۷۸۴ عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عمریٰ اس شخص کا ہو جاتا ہے جس کو بخشش کیا گیا۔

۲۷۸۴ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمریٰ اس شخص کا ہو جاتا ہے جس کو بخشش کیا گیا۔

۲۷۸۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عُمْرَى فَمَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عمریٰ کرنا اچھا نہیں لیکن جس شخص نے کوئی چیز عمریٰ میں دے دی وہ اس کی ہو جائے گی جس کو دی گئی!

۲۷۸۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کسی چیز میں عمریٰ کیا۔ وہ چیز اس کی ہوگی جس کو مالک نے دی۔

۲۷۸۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ.

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمریٰ کرنا جائز ہے۔

۲۷۸۸ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ قَضَى نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ.

حضرت شریح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمریٰ کرنا جائز ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ.

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمریٰ کرنا جائز ہے۔

قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ

سیدنا حضرت قتادہ راوی ہیں۔ کہ حسن فرماتے تھے۔ کہ عمریٰ جائز ہے (یعنی جس شخص کے لیے عمریٰ کیا جاتا ہے۔ وہ چیز اس شخص کے لیے درست اور جائز ہو جاتی ہے۔)

قَالَ قَتَادَةُ قَالَ الزُّهْرِيُّ إِنَّمَا الْعُمْرَى إِذَا أُعْمِرَ

سیدنا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب زہری نے فرمایا۔ جب کسی شخص کو اس کی زندگی بھر عمریٰ دیا جائے

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَ عَقِبِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ فَاِذَا لَمْ يَجْعَلْ عَقِبَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ كَانَ لِلَّذِيْ يَجْعَلُ شَرْطُهٗ۔

اور اس کے بعد بھی اس کے وارثوں کو عطیہ کیا جائے تو پھر وہ عمریٰ اپنے دینے والوں کی طرف نہ لوٹے گا اور جو شخص اس کے ورثار کے لیے نہ کہے تو شرط کے مطابق عمل کیا جائے گا یعنی دینے والے کو مل سکتا ہے۔

قَالَ قَتَادَةُ سُئِلَ عَطَآءٌ ابْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَآئِزَةٌ قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ كَانَ الْخُلَفَآءُ لَا يَقْضُوْنَ بِهَا قَالَ عَطَآءٌ وَقَضٰى بِهَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ مَرْوَانَ۔

سیدنا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ کسی شخص نے عطا بن ابی رباح سے دریافت کیا آپ نے بیان فرمایا کہ جناب جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث سنائی کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عمریٰ کرنا جائز ہے۔ جناب قتادہ زہریؒ سے سن کر بیان فرماتے ہیں۔ کہ خلفاء نے اس کے مطابق عمل نہیں کیا (یعنی جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عمریٰ کے جواز کا حکم نہیں دیا) مگر جناب عطاءؒ فرماتے ہیں کہ عبدالملک بن بن مروان نے اس کے مطابق حکم دیا۔

عَطِيَّةُ الْمَرْاَةِ بِغَيْرِ اِذْنِ زَوْجِهَا

اگر عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر کچھ دے تو اس کا بیان

۲۷۸۹ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوْزُ لِاِمْرَاَةٍ هِبَةٌ فِيْ مَالِهَا اِذَا مَلَكَ زَوْجُهَا عِصْمَتَهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ یہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عورت کو اپنے مال سے ہبہ اور بخشش کرنا جائز نہیں اس وقت جبکہ مرد اس کی عصمت کا مالک ہو گیا کو ہبہ

۲۷۹۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ جَدِّهٖ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ لَا يَجُوْزُ لِاِمْرَاَةٍ عَطِيَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے راوی ہیں کہ جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کو فتح فرمایا تو آپ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ نے خطبہ میں بیان فرمایا کہ کسی عورت کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے خاوند کے حکم کے بغیر کوئی چیز بخشش کرے۔

۲۷۹۱ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ

سیدنا حضرت عبدالرحمان بن علقمہ رضی اللہ عنہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

الثَّقَفِيِّ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ ثَقِيفٍ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُمْ هَدِيَّةٌ فَقَالَ اَهَدِيَّةٌ اَمْ صَدَقَةٌ فَاِنْ كَانَتْ هَدِيَّةً اِنَّمَا يُبْتَغٰى بِهَا وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَاءُ الْحَاجَةِ وَاِنْ كَانَ صَدَقَةً فَاِنَّمَا يُبْتَغٰى بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالُوْا لَا بَلْ هَدِيَّةٌ فَقَبِلَهَا مِنْهُمْ وَقَعَدَ مَعَهُمْ يُسَائِلُهُمْ وَيَسْئَلُوْنَهٗ حَتّٰى صَلَّى الظُّهْرَ مَعَ الْعَصْرِ۔

راوی ہیں، کہ قبیلہ بنو ثقیف کے ایلچی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور ان کے پاس کچھ تحفہ بھی تھا۔ آپ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ یہ تحفہ ہے یا صدقہ اگر یہ تحفہ ہے تو اس میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی ہے۔ اور یہ حاجت روائی کی چیز ہے۔ اور اگر یہ صدقہ یا خیرات ہے۔ تو اس میں اللہ رب العزت کی خوشنودی ہے۔ ان ایلچیوں نے یہ سن کر عرض کیا کہ یہ صدقہ نہیں بلکہ ہدیہ اور تحفہ ہے۔ آپ نے اس وقت اسے قبول فرمایا۔ اور آپ اس وقت ان کے پاس تشریف فرما ہو کر گفتگو فرمانے لگے اور وہ لوگ آپ سے سوال کرنے لگے! یہاں تک کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی نماز ملا کر پڑھی

نوٹ:۔ حدیث ہذا سے معلوم ہوا کہ ہدیے اور صدقے میں یہ فرق ہے۔ جو کچھ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یعنی ہدیہ اور تحفہ انسان کی خوشی اور اپنی کارروائی کے لیے ہوتا ہے۔ اور صدقہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے ہوتا ہے!

۳۷۹۲ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَقْبَلَ هَدِيَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْ اَنْصَارِيٍّ اَوْ ثَقَفِيٍّ اَوْ دَوْسِيٍّ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں چاہتا ہوں کہ کسی شخص کا تحفہ اور ہدیہ قبول نہ کروں ہاں مگر قریشی، انصاری ثقفی یا دوسی کا ہدیہ قبول کروں۔

نوٹ:۔ کیونکہ یہ لوگ عالی ہمت ہوتے ہیں۔ ایک اعرابی نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹ تحفہ دیا۔ آپ نے اسے چھ اونٹ دیے۔ مگر پھر بھی وہ ناخوش رہا۔

۳۷۹۳ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلَحْمٍ فَقَالَ مَا هٰذَا؟ فَقِيْلَ نَصَّدَّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دن گوشت پیش کیا گیا آپ نے فرمایا۔ یہ گوشت کیسا ہے؟ گھر کے لوگوں نے عرض کیا کہ یہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو کسی شخص نے صدقہ دیا تھا اس پر حضور نے فرمایا کہ یہ بریرہ کے لیے تو صدقہ ہے مگر ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

نوٹ:۔ عمری اور رقبیٰ کی کتاب ختم ہوئی!

www.sirat-e-mustaqeem.com

كِتَابُ الْاَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ

"کتاب قسموں اور نذروں کے بارے میں"

۳۷۹۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَتْ يَمِيْنُ يَحْلِفُ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ کے ساتھ قسم فرماتے۔ یعنی مجھے اس ذات کی قسم جو دلوں کو پھیرنے والی ہے۔

اَلْحَلْفُ بِمُصَرِّفِ الْقُلُوْبِ

مصرف القلوب کے لفظ کیساتھ قسم کھانے کا بیان

۳۷۹۵ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَتْ يَمِيْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ بِهَا وَلَا مُصَرِّفِ الْقُلُوْبِ ۔

سیدنا حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم لَا وَمُصَرِّفِ الْقُلُوْبِ کے نام کے ساتھ قسم کھاتے تھے۔

نوٹ:۔ دلوں کا پھیرنے والا اللہ تعالےٰ رب العزت ہے!

اَلْحَلْفُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اللہ جل شانہٗ کی عزت کی قسم کھانے کا بیان!

۳۷۹۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَاَرْسَلَ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ انْظُرْ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِيْهَا فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَرَجَعَ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ اذْهَبْ اِلَيْهَا فَانْظُرْ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِيْهَا فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَاِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَّا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ قَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَى النَّارِ وَاِلٰى مَا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب اللہ رب العزت نے جنت اور آگ کو پیدا فرمایا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بہشت کی طرف بھیجا۔ اور ارشاد فرمایا کہ جنت کو دیکھئے کہ اس میں میں نے جنت والوں کے لیے کیا تیار کیا ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اسے اگر ملاحظہ فرمایا۔ اور پھر واپس جاکر باری تعالےٰ عزاسمہ کی بارگاہ میں عرض کی اے اللہ مجھے تیری عزت اور جلال کی قسم وہ چیز ایسی ہے کہ جو کوئی اس کو سنے گا۔ اس میں داخل ہوئے بغیر نہ رہ سکے گا (یعنی اس میں ہر کوئی داخل ہوگا) اس کے بعد اسے ڈھانپنے کا حکم فرمایا گیا تو وہ مشکل اور ناپسند باتوں سے ڈھانپ دی گئی بعد ازاں پھر جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ اب جنت کو جاکر دوبارہ دیکھو اور اس چیز کو بھی جو جنت میں جنتیوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ اس میں پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بہشت میں جاکر دیکھا تو بہشت کو مکروہ اور ناپسند اشیاء سے ڈھانپا ہوا پایا جناب جبرئیل علیہ السلام نے دوبارہ آکر اللہ تعالےٰ کی خدمت میں عرض کی اے اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا يَدْخُلُهَا أَحَدٌ فَأَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَقَالَ ارْجِعْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَرَجَعَ وَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَنْجُوَ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا.

مجھے تیری عظمت وجلال کی قسم! اب تو اس کا یہ حال ہے کہ مجھے اس بات کا خدشہ لاحق ہو گیا کہ شاید اس میں کوئی بھی داخل نہ ہوگا! اس کے بعد حکم ہوا کہ جاؤ اور آگ کو دیکھو جو دوزخیوں کے لیے تیار کی گئی ہے وہاں اگر جناب جبرئیل علیہ السلام نے ملاحظہ فرمایا۔ کہ ایک پر دوسری چڑھی جاتی ہے۔ جناب جبرئیل علیہ السلام نے واپس آکر عرض کی اے اللہ تیری عزت کی قسم اس میں کوئی بھی داخل نہ ہوگا۔ پھر اللہ رب العزت کا حکم ہوا تو یہ دل لگی کی اشیاء سے فوراً ڈھانپ دی گئی۔ پھر حکم ہوا جاؤ اور اس کی طرف دیکھو۔ جناب جبرئیل علیہ السلام نے واپس جا کر پھر اسے ملاحظہ فرمایا۔ اور عرض کیا۔ اے رب العزت مجھے تیری عزت اور جلال کی قسم اب اس کے یہ حالت دیکھ کر مجھے یہ خدشہ لاحق ہوا کہ اس میں سبھی جائیں گے۔

نوٹ:۔ مکروہ اور ناپسند اشیاء سے مراد بدیاں اور اعمالِ صالحہ ہیں۔ جن کا کرنا نفس کو نہایت ناگوار اور مشکل ہوتا ہے جب تک عاجزی انکساری محنت، ریاضت اور عبادت نہ کی جائے جنت ملنا دشوار اور محال ہے۔ دنیا داروں اور لالچی لوگوں کو اہل جنت کے افعال بُرے معلوم ہوتے ہیں۔ اور یہ لوگ بہشتیوں کی وضع سے ڈرتے ہیں خصوصاً اس چودھویں صدی میں جب کہ مسلمانوں پر فاسقوں اور کافروں کا غلبہ ہے۔ اللہ رب العزت پناہ دے۔ ہزاروں اہل علم بھی کافروں کی چال پسند کرتے ہوئے علم کو رسوا کرتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی اپنے ساتھ لپیٹے لیے جاتے ہیں جناب جبرائیل علیہ السلام نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی کہ دوزخ کا ایک حصہ دوسرے پر لپٹا اور چڑھا جاتا ہے یعنی اس میں انتہائی شدت، حدت اور گرمی ہے۔

حدیث پاک کے آخر میں دوزخ کے متعلق حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ مجھے تیری جلالت وعظمت کی قسم اس میں سب لوگ جائیں گے! کیونکہ دوزخ میں جانے کا کام نفس کو نہایت بھلا اور لذیذ معلوم ہوتا ہے۔ پھر ہر شخص ان کاموں میں پھنس جاتا ہے۔ ہاں وہ شخص جسے اللہ رب العزت بچائے!

حدیث ہذا کے یہاں لانے کا مقصود یہ ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اللہ رب العزت کی جلالت وعظمت کی قسم کھائی جس سے معلوم ہوا کہ یہ قسم کھانا درست اور جائز ہے۔

اَلتَّشْدِيْدُ فِي الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى

"اللہ تعالیٰ کے سوا کی قسم کھانے کا بیان"

۲۷۹۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفُ إِلَّا بِاللّٰهِ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص قسم کھائے تو اللہ کے نام کے سوا کسی کی قسم نہ کھائے۔ اور قریش کی یہ عادت تھی کہ وہ اپنے باپ کے نام کی قسم کھاتے آپ نے باپوں کی قسمیں کھانے سے منع فرمایا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۷۹۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِكُمْ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں آباء و اجداد کی قسمیں کھانے سے منع فرماتا ہے۔

نوٹ:۔ یعنی قسم کھانے میں غیر اللہ کے نام کی بزرگی ہے۔ اور کسی غیر کے نام کی بزرگی خدا کے نام کے برابر کرنا کفر ہے۔ اسی لیے علماء کرام نے ارشاد فرمایا۔ کہ غیر کی قسم کھانا کفر ہے۔

اَلْحَلْفُ بِالْاٰبَاءِ

باپوں کی قسم کھانے کا بیان

۲۷۹۹ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ مَرَّةً وَّهُوَ يَقُوْلُ وَاَبِيْ وَاَبِيْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدَ ذَاكِرًا وَّلَا اٰثِرًا.

سیدنا حضرت سالم اپنے والد گرامی سے راوی ہیں انہوں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ایک دفعہ حضور علیہ السلام نے یہ کلمہ سنا کہ وَاَبِيْ وَاَبِيْ یعنی مجھے اپنے باپ کی قسم، مجھے اپنے باپ کی قسم۔ آپ نے انہیں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں باپ کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے یہ مسئلہ سننے کے بعد پھر کبھی اپنے والد کی قسم نہیں کھائی! نہ خود اور نہ کسی دوسرے شخص کی نقل کر کے!

۲۸۰۰ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدَ ذَاكِرًا وَّلَا اٰثِرًا.

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہٗ تمہیں اپنے باپوں کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب سے میں نے یہ جملہ سنا تو پھر میں نے کبھی بھی نہ تو اپنی طرف سے اور نہ کسی دوسرے شخص سے نقل کر کے باپ کی قسم کھائی۔

۲۸۰۱ عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدَ ذَاكِرًا وَّلَا اٰثِرًا.

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہٗ تمہیں اپنے باپوں کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے حضرت عمر فرماتے ہیں جب سے میں نے یہ جملہ سنا تو پھر میں نے کبھی نہ تو اپنی طرف سے اور نہ کسی دوسرے شخص سے نقل کر کے باپ کی قسم کھائی۔

اَلْحَلْفُ بِالْاُمَّهَاتِ

ماؤں کی قسمیں کھانے کا بیان

۲۸۰۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِكُمْ وَلَا بِاُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْاَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوْا اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اپنے باپوں، ماؤں اور خدا کے شریک بتوں کی قسمیں نہ کھایا کرو اور اگر تم اللہ رب العزت کی قسم

www.sirat-e-mustaqeem.com

تَحْلِفُوْا اِلَّا وَاَنْتُمْ صَادِقُوْنَ .

بھی کھاؤ تو سچی کھاؤ۔

اَلْحَلْفُ بِمِلَّةٍ سِوَى الْاِسْلَامِ

اسلام کے سوا کسی دوسری ملت اور دین کی قسم کھانے کے بیان میں

۳۸۰۳ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ قَالَ قُتَيْبَةُ فِيْ حَدِيْثِهٖ مُتَعَمِّدًا وَقَالَ يَزِيْدُ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ .

سیدنا حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دین اسلام کے سوا کسی دیگر ملت اور دین کی قسم کھائے تو وہ وہ شخص ویسے ہوگا جیسے اس نے جھوٹی قسم کھائی۔ اور قتیبہ نے (جو مصنف کے حدیث شریف میں استاد ہیں) کاذباً کی جگہ متعمداً کہا اور متعمداً کے معنی ہیں۔ قصداً اور جان کر اپنی قسم کے خلاف کیا اور مصنف کے دوسرے استاد یزید کی سند میں ان کی حدیث شریف میں کاذباً کا لفظ ہے یعنی اسلام کے سوا کسی چیز کی قسم کھائی۔ اور پھر قسم میں جھوٹا ہو گیا علماء کا کہنا ہے کہ تہدید کے طور پر کافر نہ ہوگا بلکہ جھوٹ بولنے کا کفارہ دے۔

اگر کسی شخص نے خودکشی کی کسی چیز سے تو اس کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ عذاب دے گا۔ دوزخ میں ڈال کر اس چیز سے جس سے اس نے اپنے آپ کو ہلاک کیا۔

۳۸۰۴ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ .

سیدنا حضرت ثابت بن ضحاک سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اسلام کے سوا کسی دین یا مذہب کی قسم کھائے درآں حالیکہ اس قسم میں جھوٹا ہو تو پھر وہ وہی ہے جو اس نے اپنی قسم میں ٹھہرایا۔

اَلْحَلْفُ بِالْبَرَاءَةِ مِنَ الْاِسْلَامِ

اسلام سے بیزار ہونے کیلئے قسم کھانا

۳۸۰۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اَنِّيْ بَرِيْءٌ مِنَ الْاِسْلَامِ فَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَاِنْ كَانَ صَادِقًا لَمْ يَعُدْ اِلَى الْاِسْلَامِ سَالِمًا

سیدنا حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص یہ کہے کہ میں اسلام سے بری ہوں اگر وہ جھوٹا ہے تو ایسا ہی ہے جیسے کہ اس نے اپنے آپ کو کہا۔ اور اگر وہ سچا ہے تو بھی اسلام کی جانب سلامت نہ پھرے گا!

نوٹ:۔ یعنی گناہ سے تب بھی خالی نہیں۔ کیونکہ اسلام سے بیزار ہونا اس نے اپنی زبان سے قبول کیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلْحَلْفُ بِالْكَعْبَةِ

۳۸۰۶ عَنِ امْرَأَةٍ جُهَيْنَةَ اَنَّ يَهُوْدِيًّا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّكُمْ تُنَدِّدُوْنَ وَاِنَّكُمْ تُشْرِكُوْنَ تَقُوْلُوْنَ مَاشَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ وَتَقُوْلُوْنَ وَالْكَعْبَةِ فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادُوْا اَنْ يَّحْلِفُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَيَقُوْلُ اَحَدُهُمْ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شِئْتَ.

کعبہ معظمہ کی قسم کھانے کا بیان

قبیلہ جہینہ کی ایک خاتون سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک یہودی آیا اور کہنے لگا کہ آپ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں اور شرک کرتے ہیں۔ اور یوں کہتے ہو کہ جو کچھ اللہ نے چاہا اور جو کچھ تم چاہو۔ اور تم یہ کہتے ہو۔ کعبہ کی قسم! اس حکم کو تبدیل فرماتے ہوئے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم قسم کھانے کا ارادہ کرو تو یوں کہا کرو۔ وَرَبِّ الکعبۃ (کعبہ کے رب کی قسم) اور اگر کوئی کہنا چاہے ماشاء اللہ اس کے بعد ثم شئت کہا کرے۔

اَلْحَلْفُ بِالطَّوَاغِيْتِ

۳۸۰۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ وَلَا بِالطَّوَاغِيْتِ.

جھوٹے معبودوں کی قسم کھانے کے بیان

سیدنا حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اپنے آباء و اجداد اور جھوٹے معبودوں کی قسمیں نہ کھایا کرو۔

اَلْحَلْفُ بِاللَّاتِ

۳۸۰۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ.

لات کی قسم کھانے کا بیان

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی لات کی قسم کھائے اسے چاہیے کہ کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور جو شخص اپنے ساتھی کو کہے کہ آؤ جوا کھیلیں اسے چاہیے کہ وہ کچھ صدقہ کرے۔

اَلْحَلْفُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى

۳۸۰۹ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نَذْكُرُ بَعْضَ الْاَمْرِ وَاَنَا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَحَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَقَالَ

لات اور عزیٰ کی قسمیں کھانے کا بیان

سیدنا حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ان کے والد نے بیان کیا کہ ہم لوگوں میں بات چیت کر رہے تھے اور ان دنوں میں نے ابتداء میں اسلام قبول کیا تھا۔ میرے منہ سے نکل گیا۔ باللات والعزیٰ یعنی مجھے لات اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

لِيْ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا قُلْتُ اِئْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ فَاَتَيْنَاهُ فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ لَا اِنَّكَ قَدْ كَفَرْتَ فَاَتَيْتُهُ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِيْ قُلْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّ تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ اتْفُلْ عَنْ شِمَالِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَلَا تَعُدْ لَهٗ

عزیٰ کی قسم ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے فرمایا۔ کہ تم نے بہت بری بات کہی آیئے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر یہ بات کہیں اور اس نے یہ کہا کہ ہمارے نزدیک تو آپ نے یہ کفر کی بات کی۔ مصعب رضی اللہ عنہ کے والد فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور آپ سے اس کے متعلق عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم تین دفعہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہو اور تین دفعہ اعوذ باللہ کہو اور جب یہ پڑھ چکو تو تین دفعہ بائیں طرف تھوک دو۔ اور بعد ازاں کبھی ایسی قسم نہ کھاؤ۔

۳۸۱۰ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَقَالَ لِيْ اَصْحَابِيْ بِئْسَ مَا قُلْتَ هُجْرًا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ قُلْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاتْفُلْ عَنْ يَّسَارِكَ ثَلَاثًا وَّ تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ ثُمَّ لَا تَعُدْ.

سیدنا حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے لات اور عزیٰ کی قسم کھائی میرے ساتھی نے یہ سن کر کہا کہ آپ نے بہت بری بات کہی اور یہ فحش کلام ہے۔ بعد ازاں میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور میں نے یہ صورت حال آپ کی خدمت میں عرض کی آپ نے ارشاد فرمایا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھ کر اپنی بائیں طرف تین بار تھوکو۔ اور اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھو اور پھر ایسی قسم نہ کھانا اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا مطلب یہ ہے۔ اللہ رب العزت کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہو سکتا ہے اور اس کے مساوی کوئی نہیں اور سب جگہ اسی کی بادشاہت ہے۔ اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس کی حمد و تعریف ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت اور حکومت رکھتا ہے!

اِبْرَارُ الْقَسَمِ

قسموں کے پورا کرنے کے بیان میں

۳۸۱۱ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ اَمَرَنَا

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم فرمایا۔ اول جنازوں کے ساتھ چلنا۔ بیمار شخص کی عیادت

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَإِبْرَادِ الْقَسَمِ وَرَدِّ السَّلَامِ۔

کے لیے جانا چھینک کا جواب دینا یعنی جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اس وقت یَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَيَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ کہنا۔ اگر کوئی شخص دعوت کرے تو قبول کرنا۔ اور جس شخص پر ظلم ہو یا ہو رہا ہو اس کی مدد کرنا جس طرح سے ہو سکے۔ قسموں کو سچا کرنا اور سلام کا جواب دینا۔

مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا

کسی شخص نے کسی چیز کو کرنے یا نہ کرنے کی قسم کے بعد دوسری چیز کو خوب اور بہتر پایا۔ تو وہ شخص کیا کرے؟

۲۸۱۲ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْاَرْضِ يَمِيْنٌ اَحْلِفُ عَلَيْهَا فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَيْتُهُ

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ روئے زمین پر کوئی قسم ایسی نہیں اگر میں اس پر قسم کھاؤں اور بعد میں مجھے کوئی دوسری چیز اس سے بہتر لگے تو میں وہی کام کروں گا جو بہتر ہو۔

نوٹ:۔ یعنی قسم کا کفارہ دے کر وہ کام کرونگا تاکہ اچھی بات سے انکار کرنا لازم نہ آئے!

اَلْكَفَّارَةُ قَبْلَ الْحِنْثِ

قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینے کا بیان!

۲۸۱۳ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ نَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِيْ مَا اَحْمِلُكُمْ ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَآءَ اللّٰهُ فَاُتِيَ بِاِبِلٍ فَاَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَةِ ذَوْدٍ فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَا يُبَارِكُ اللّٰهُ لَنَا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهٗ فَحَلَفَ اَنْ لَّا يَحْمِلَنَا قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ

سیدنا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا یعنی میں اکیلا نہیں بلکہ اپنی قوم کی جماعت میں مل کر آیا تھا۔ اور ہم سب اس لیے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری طلب کریں۔ آپؐ نے ہم لوگوں سے ارشاد فرمایا واللہ میں تمہیں سواری نہ دوں گا اور تمہارے لیے میرے پاس سواری کی کوئی چیز نہیں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک اللہ جلالہٗ وعم نوالہٗ کو منظور ہوا ہم اتنی دیر ٹھہرے رہے اسی دوران کچھ اونٹ حاضر خدمت ہوئے اور بعد ازاں حکم ہوا کہ ہمیں تین اونٹ دیئے جائیں! جب ہم وہاں سے روانہ ہو گئے تو لوگ آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ یہ سواریاں ہمیں ہمارے لیے بابرکت نہ ہوں گی۔ کیونکہ جب ہم نے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سواریاں طلب کی تھیں۔ تو

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا اَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللّٰهُ حَمَلَكُمْ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَاَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ۔

آپ نے قسم کھائی اور فرمایا کہ ہم تم کو سواری نہ دیں گے! ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور اس امر کے متعلق آپ کی خدمت میں تذکرہ کیا جو ہم آپس میں کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے تمہیں سواری نہیں دی بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی ہے اور یہ ارشاد فرمایا کہ میں جو قسم کھاتا ہوں اور اس کے بعد کسی دوسرے امر کو اچھا دیکھتا ہوں تو اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔ اور وہ کام کرتا ہوں جو اس سے بہتر ہوتا ہے۔

نوٹ: پہلے کفارہ دینا اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے فرمایا کہ میں کفارہ دیتا ہوں اور پھر وہ کام کرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے!

۳۸۱۴ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَاْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ۔

سیدنا حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ آپ نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے اپنے دادا سے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص کسی چیز کی قسم کھائے اور اس کے بعد کسی دوسری چیز میں بہتری اور بھلائی دیکھے تو پہلے اپنی قسم کا کفارہ دے دے اور بعد ازاں وہ اس کام کی طرف رجوع کرے جو اسے اس چیز سے بہتر اور افضل معلوم ہو جس پر اس نے قسم کھائی تھی!

نوٹ: یعنی وہ اپنی قسم پر اڑا اور ڈٹا نہ رہے۔ بلکہ قسم کا کفارہ دے اور اس کا کفارہ دینے کہ وہ کام کرے!

۳۸۱۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَلَفَ اَحَدُكُمْ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَنْظُرِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ فَلْيَاْتِهٖ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص کسی بات کی قسم کھائے اور بعد ازاں اس کے خلاف کرنے میں بھلائی سمجھے تو اسے اپنی قسم کا کفارہ دینا چاہیئے اور اس کام کی طرف آئے جو بہتر ہو۔

۳۸۱۶ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ ثُمَّ ائْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا جب تو کسی چیز کی قسم کھائے تو پہلے اپنی قسم کا کفارہ دے پھر اس کو کر جو اس چیز سے بہتر ہو، جس چیز پر تو نے قسم کھائی تھی۔

۳۸۱۸ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَاْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تو کسی چیز کی قسم کھائے تو پہلے اپنی قسم کا کفارہ دے پھر اس کو جو اس چیز سے بہتر ہو جس چیز پر تو نے قسم کھائی تھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلْكَفَّارَةُ بَعْدَ الْحِنْثِ

قسم توڑنے کے بعد کفارہ دینے کا بیان

۲۸۱۸ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيَاْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّلْيُكَفِّرْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ.

جناب حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی چیز پر قسم کھائے اور بعدازاں اس کے غیر میں بھلائی سمجھے تو پہلے وہ کام کرے جو بہتر ہو۔ بعدازاں اپنی قسم کا کفارہ دے۔

۲۸۱۹ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيَدَعْ يَمِيْنَهٗ وَلْيَاْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّلْيُكَفِّرْهَا.

جناب حضرت عدی بن حاتم رحمۃ اللہ علیہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی چیز پر کھائے اور بعدازاں اس کے غیر میں بھلائی سمجھے تو پہلے وہ کام کرے جو بہتر ہو۔ بعدازاں اپنی قسم کا کفارہ دے۔

۲۸۲۰ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيَاْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّلْيَتْرُكْ يَمِيْنَهٗ.

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص کسی بات کی قسم کھائے بعدازاں اس کے سوا کسی چیز میں بہتری اور بھلائی دیکھے۔ تو اس کام کو کرے جو بہترین ہے اور اپنی قسم کو چھوڑ دے۔

۲۸۲۱ عَنْ اَبِي الزَّعْرَآءِ عَنْ عَمِّهٖ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ ابْنَ عَمٍّ لِيْ اَتَيْتُهٗ اَسْاَلُهٗ فَلَا يُعْطِيْنِيْ وَلَا يَصِلُنِيْ ثُمَّ يَحْتَاجُ اِلَيَّ فَيَاْتِيْنِيْ فَيَسْاَلُنِيْ وَقَدْ حَلَفْتُ اِلَّا اُعْطِيَهٗ وَلَا اَصِلَهٗ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰتِيَ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّاُكَفِّرَ عَنْ يَمِيْنِيْ.

سیدنا حضرت ابوالزعراء رضی اللہ عنہ اپنے چچا ابوالاحوص سے اور وہ اپنے باپ سے راوی ہیں آپ نے فرمایا کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کیا آپ نے میرے چچا کے بیٹے کو دیکھا میں اس کے پاس اگر کچھ طلب کرتا ہوں تو وہ مجھے نہیں دیتے۔ اور رشتہ داری کا سلوک بھی نہیں برتتے اور کچھ ضرورت ہوتی ہے تو میرے پاس اگر مانگتے ہیں۔ اسی وجہ سے میں نے بھی قسم کھائی کہ میں بھی انہیں کچھ نہ دوں گا۔ اور قرابت کا لحاظ بھی نہ رکھوں گا آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ آپ وہ کام کریں جس میں بھلائی ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دیدیں۔

۲۸۲۲ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَاْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ

سیدنا حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم کسی چیز پر قسم اور عہد کرو اور اس کے مقابل کسی دوسری چیز میں بھلائی دیکھو تو اس کام کی طرف سبقت کرو جس میں بھلائی ہے۔ اور اپنی قسم کا کفارہ دو۔

۲۸۲۳ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَاْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ

سیدنا حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم کسی چیز پر قسم اور عہد کرو اور اس کے علاوہ کسی دوسری چیز میں بھلائی دیکھو تو اس کام کی طرف

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنْهَا وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ .

سبقت کرو جس میں بھلائی ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دو۔

۳۸۲۴ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ

سیدنا حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم کسی چیز پر قسم اور عہد کرو اور اس کے علاوہ کسی دوسری چیز میں بھلائی دیکھو تو اس کام کی طرف سبقت کرو جس میں بھلائی ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دو۔

اَلْيَمِيْنُ فِيْ مَا لَا يَمْلِكُ

آدمی جس چیز کا مالک نہیں اس کی قسم کھانا!

۳۸۲۵ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ وَلَا يَمِينَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا قَطِيعَةِ رَحِمٍ .

سیدنا حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ آپ نے اپنے والد سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس چیز کی نذر اور قسم نہیں ہو سکتی جس شے کا آدمی مالک نہ ہو۔ اور گناہ کی بات اور قطع رحمی میں بھی قسم نہیں ہو سکتی!

نوٹ :۔ ملک کے علاوہ کسی دوسری چیز میں نذر کرنا مثلاً کوئی شخص کہے کہ اگر میں فلاں فلاں بیماری سے صحت یاب ہو گیا تو فلاں فلاں شخص کے غلام کو آزاد کر دوں گا! قطع رحم کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اس بات کی قسم کھائے کہ میں اپنے بھائی یا بھتیجے سے گفتگو نہ کروں گا تو اس قسم کو توڑ دینا چاہیے! اور اس کا کفارہ بھی ادا کرنا چاہیے۔

مَنْ حَلَفَ فَاسْتَثْنٰى

"قسم کھانے کے بعد ان شاء اللہ کہنے والے کا بیان"

۳۸۲۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَاسْتَثْنٰى فَإِنْ شَاءَ مَضٰى وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ غَيْرَ حَنِثٍ .

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص قسم کھا کر ان شاء اللہ کہہ دے خواہ اسے پورا کرے یا نہ کرے اس کا کفارہ نہ ہوگا!

نوٹ :۔ لیکن ان شاء اللہ کہنا اس طرح ہو کہ وہ قسم کے ساتھ سمجھا جائے اور اگر کچھ دیر ہو گئی تو یہ معتبر نہیں۔

اَلنِّيَّةُ فِي الْيَمِيْنِ

قسم میں نیت کرنے کا اعتبار ہے

۳۸۲۷ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَ هِجْرَتُهُ إِلٰى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ

سیدنا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور شخص کو وہی ملے گا جو اس نے نیت کی ہوگی۔ جب یہ بات معلوم ہو گئی تو جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کرے تو وہ ہجرت اور گھر کو چھوڑنا اللہ اور رسول کے واسطے ہوگا اور جو شخص دنیا کے لیے ہجرت کرے یعنی اس خیال سے کہ ہجرت کروں گا تو مال و دولت ملے گا یا عورت کے لیے کہ اس سے نکاح کروں گا تو اس کی

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ. ہجرت انہی اشیاء کے لیے ہوگی۔

نوٹ:۔ اس کی نیت دنیا اور عورت کی طرف ہوگی اور اسے اس کا کچھ ثواب نہ ملے گا ہر کار خیر میں خالص نیت کا ہونا ضروری ہے۔ اور ایسے ہی قسم میں یہی نیت معتبر ہے۔ کیونکہ قسم بھی ایک عمل ہے۔

تَحْرِيمِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو حلال کیا ہے اسے اپنے اوپر حرام کر دینا

۳۸۲۸ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ إِنَّ أَيَّتُنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِلَى أَنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا.

۳۸۲۸ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس ٹھہرا کرتے تھے (اور آپ ان کے دولت کدہ میں کچھ دیر تک قیام پذیر ہوتے) ایک دن حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے ہاں کچھ شہد پیا میں نے اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپس میں کچھ مشورہ کیا۔ کہ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہم دونوں میں سے کسی کے پاس تشریف لائیں تو ہم یوں عرض کریں کہ آپ کے دہن مبارک سے مغافیر کی بو آتی ہے۔ کیا آپ نے مغافیر تناول فرمایا ہے؟ اس مشورہ کے بعد حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ازواج مطہرات میں سے کسی ایک کے ہاں تشریف لائے اور آپ کی اس زوجہ مطہرہ نے آپ کی موجودگی میں وہی بات کہی آپ نے انہیں جواب دیا کہ میں نے تو مغافیر نہیں کھایا۔ ہاں البتہ زینب بنت جحش کے ہاں شہد پیا ہے۔ اور فرمایا کہ دوبارہ اس شہد کو نہ پئیں گے بعد ازاں یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ سے إِنْ تَتُوبَا تک (ترجمہ) یعنی اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ وہ چیز کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر حلال فرمائی ہے اپنی بیویوں کی رضامندی چاہتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہاری قسموں کو کھول ڈالنا ٹھہرایا ہے۔ اس حدیث میں دونوں کے توبہ کرنے سے مراد حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما اور چھپا کر بات کہنے سے مراد بل شربت عسلا ہے۔

إِذَا حَلَفَ لَا يَأْتَدِمُ فَأَكَلَ خُبْزًا بِخَلٍّ

اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ میں سالن کے ساتھ روٹی نہ کھاؤں گا اور اس نے سرکہ کے ساتھ روٹی کھائی تو اس کا کیا حکم ہے؟

۳۸۲۹ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ فَأَدَافَ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے گھر میں داخل ہوا اور جب میں وہاں حاضر

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَخَلَّ فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ فَنِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ.

خدمت ہوا تو فرق یعنی روٹی کا ٹکڑا اور سرکہ موجود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھایئے کیونکہ سرکہ اچھا سالن ہے۔

نوٹ:۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سرکہ کو سالن فرمایا۔ اس سے ثابت ہوا کہ جو شخص سالن کے ساتھ کھانا نہ کھانے کی قسم کھائے اور بعد ازاں سرکے کے ساتھ کھائے تو اس کی قسم ٹوٹ جائے گی۔

فِي الْحَلْفِ وَالْكَذِبِ لِمَنْ لَّمْ يَعْتَقِدِ الْيَمِيْنَ بِقَلْبِهٖ

جو شخص دل سے قسم نہ کھائے بلکہ زبان سے کہے تو اس کا کفارہ!

۳۸۳۰ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا نُسَمّٰى السَّمَاسِرَةَ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَبِيْعُ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ مِّنِ اسْمِنَا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّ هٰذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَلْفُ وَالْكِذْبُ فَشُوْبُوْا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ.

سیدنا حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ لوگ ہمیں دلال کہا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ہم سودا کر رہے تھے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہمارے سابقہ نام سے بہتر نام سے کر ارشاد فرمایا اے تاجروں کے گروہ بیچنے میں قسم کھانے کا اتفاق بھی ہوتا ہے۔ اور جھوٹ بولنے کا بھی۔ اگرچہ تم دل سے نہ بولو۔ تو تم اپنی خرید و فروخت میں صدقہ کو ملا دیا کرو یعنی اگر تم کچھ اللہ دو تو یہ صدقہ ہو جائے گا۔

۳۸۳۱ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا نَبِيْعُ بِالْبَقِيْعِ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا نُسَمّٰى السَّمَاسِرَةَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ مِّنْ اِسْمِنَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَلْفُ وَالْكِذْبُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ

سیدنا حضرت قیس بن ابو غرزہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ مدینہ طیبہ کی جگہ بقیع میں فروخت کرتے تھے

باقی ترجمہ اوپر گذرا

فِي اللَّغْوِ وَالْكِذْبِ

بے ہودہ اور جھوٹ کے بیان میں

۳۸۳۲ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ قَالَ اَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي السُّوْقِ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا السُّوْقَ يُخَالِطُهَا اللَّغْوُ وَالْكِذْبُ فَشُوْبُوْهَا بِالصَّدَقَةِ.

سیدنا حضرت قیس بن ابو غرزہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم بازار میں تھے۔ آپ نے ہمیں ارشاد فرمایا۔ کہ یہ بازار ہے۔ اس میں لغو اور جھوٹی باتیں بھی ہوتی ہیں اور تم اس میں صدقے کو ملاؤ۔

۳۸۳۳ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ نَبِيْعُ الْاَوْسَاقَ وَنَبْتَاعُهَا وَكُنَّا نُسَمّٰى السَّمَاسِرَةَ وَيُسَمِّيْنَا النَّاسُ فَخَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ مِّنْ

سیدنا حضرت قیس بن ابو غرزہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ہم مدینہ منورہ میں خرید و فروخت کرتے تھے اوساق یعنی کھجور وغیرہ کی اور ہم اپنے آپکو سماسرہ کا نام دیتے تھے۔ اور دوسرے لوگ بھی ہمیں سماسرہ کہتے تھے ایک دن حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جانب گھر سے روانہ ہوئے اور ہمیں اس نام سے پکارا جو ہمارے پہلے نام سے بہتر اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

الَّذِي سَمَّيْنَا أَنْفُسَنَا وَسَمَّانَا النَّاسُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِنَّهُ يَشْهَدُ بَيْعَكُمُ الْحَلْفُ وَالْكِذْبُ فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ.

اچھا تھا اور یہ نام اس نام سے بہتر اور اچھا تھا۔ جو ہم نے اپنے لیے رکھا تھا، اور یا معشر التجار کہہ کر بلایا۔ یعنی اے سوداگری کرنے والو تمہاری تجارت میں جھوٹ اور قسمیں بھی ہوتی ہیں۔ لہٰذا تمہارے لیے از بس ضروری ہے کہ تم اس تجارت میں صدقے کو ملاؤ!

نوٹ:۔ یعنی جو نفع حاصل ہو اس میں سے صدقہ دیتے رہنا تاکہ جھوٹ اور لغو کا کفارہ ہو جائے!

اَلنَّهْيُ عَنِ النَّذْرِ — نذر اور منت ماننے کی ممانعت کا بیان

۳۸۳۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي بِخَيْرٍ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر اور منت ماننے سے منع فرمایا اس سے انسان کی کچھ بھلائی اور بہتری نہیں ہوتی۔ بلکہ نذر اس لیے ہے کہ بخیل کے ہاتھ سے کچھ خرچ ہو۔

۳۸۳۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا إِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الشَّحِيحِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے منت ماننے سے منع فرمایا، اور ارشاد فرمایا کہ نذر کسی چیز کو رد نہیں کرتی۔ نذر فقط اس لیے ہے کہ بخیل کے مال سے کچھ خرچ کرایا جائے۔

نوٹ:۔ نذر ماننے سے اس لیے منع فرمایا کہ منت ماننے والا گویا خداوند قدوس سے ایک شرط کرتا ہے مثلاً یہ کہتا ہے کہ اگر خداوند تعالیٰ نے میری بیماری درست فرما دی تو میں اتنا صدقہ دوں گا۔ وگرنہ نہیں۔ صدقہ دینے والا شخص نذر ماننے کی بجائے بے نذر اور بے حساب خرچ کرتا ہے۔

اَلنَّذْرُ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُ — نذر اگلی چیز کو پیچھے اور پچھلی چیز کو آگے نہیں کرتی!

۳۸۳۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّذْرُ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الشَّحِيحِ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نذر کسی چیز کو آگے اور پیچھے نہیں کر سکتی۔ نذر بخیل کا مال خرچ کرانے کے لیے ہی ہے۔

۳۸۳۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِي النَّذْرُ عَلَى ابْنِ آدَمَ شَيْئًا لَمْ يُقَدِّرْهُ عَلَيْهِ وَلَكِنَّهُ شَيْءٌ أُسْتُخْرِجَ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نذر آدمی کے لیے کوئی چیز نہیں لاتی اور اسے کسی چیز کا مالک نہیں کرتی ہے جو کہ اس کی تقدیر میں نہیں۔ لیکن نذر ایک ایسی چیز ہے جو بخیل کے مال کو خرچ کراتی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلنَّذْرُ يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ

۲۸۳۸ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْذُرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِیْ مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ.

نذر اس لیے ہے کہ اس سے بخیل کا مال خرچ کرایا جائے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نذر مت مانا کرو۔ کیونکہ نذر اور منت تقدیر کے لکھے میں کچھ کام نہیں دیتی (اور جو ہونے والی بات ہے۔ اس کو نہیں روکتی) یہ تو فقط اس لیے ہے۔ کہ بخیل سے کچھ خرچ کرائے۔

اَلنَّذْرُ فِی الطَّاعَةِ

۲۸۳۹ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِیَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ.

کسی عبادت کے لیے نذر ماننے کا بیان

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اس بات کی نذر مانے کہ میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کروں گا۔ تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے۔ اور جو نذر مانے نافرمانی کرنے کی تو اس کو چاہیے کہ وہ نافرمانی نہ کرے۔

نوٹ:۔ اللہ رب العزت کی فرمانبرداری کرے یعنی نذر کو پورا کرے۔ اور اللہ رب العزت کی نافرمانی اور حکم عدولی نہ کرے یعنی نافرمانی کے کام نہ کرے قسم کو توڑ ڈالے اور اس کا کفارہ دے

اَلنَّذْرُ فِی الْمَعْصِيَةِ

۲۸۴۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِیَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ.

کارِ گناہ میں نذر کرنے کا بیان

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اطاعت کی نذر مانے تو اسے خداوند تعالیٰ کی اطاعت کرنی چاہیے۔ اور جو شخص اس بات کی نذر مانے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے تو اس کے لیے یہ امر ضروری ہے۔ کہ وہ نافرمانی کے کام سے باز آئے (اور نذر مانی ہوئی کو ادا نہ کرے!)

۲۸۴۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِیَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اطاعت کی نذر مانے تو اسے خداوند تعالیٰ کی اطاعت کرنی چاہیے اور جو شخص اس بات کی نذر مانے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے تو اس کیلیے یہ امر ضروری ہے۔ کہ وہ نافرمانی کے کام سے باز آئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلْوَفَاءُ بِالنَّذْرِ

۳۸۴۲ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ يَذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ فَلَا اَدْرِيْ اَذَكَرَ مَرَّتَيْنِ بَعْدَهُ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ قَوْمًا يَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَلَا يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَنْذِرُوْنَ وَلَا يُوْفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ .

نذر کو پورا کرنے کا بیان

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں ، کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ، تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو میرے زمانے میں ہیں ۔ بعدازاں وہ لوگ جو میرے زمانے کے قریب ہیں ۔ اور پھر وہ لوگ ہوں گے جو اس زمانے کے قریب ہوں گے پھر وہ لوگ جو اس زمانے کے قریب ہوں گے ۔ راوی بیان فرماتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ دو بار ارشاد فرمایا۔ یا تین دفعہ ۔ بعدازاں ان لوگوں کا ذکر فرمایا جو خیانت کرتے ہیں اور امانت داری نہیں کرتے ۔ گواہی دیتے ہیں ، اور گواہی کے لیے طلب نہیں کیے جاتے ! نذر کرتے ہیں اور نذر کو پورا نہیں کرتے ، اور ان میں موٹاپن ظاہر ہوگا۔

نوٹ :۔ اس سے ثابت ہوا کہ نذر ماننے کے بعد اسے پورا کرنا واجب ہے ۔

اَلنَّذْرُ فِيْمَا لَا يُرَادُ بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ

۳۸۴۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَقُوْدُ رَجُلًا فِيْ قَرَنٍ فَتَنَاوَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَهُ قَالَ اِنَّهُ نَذَرَ .

اُس نذر کا بیان جس میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا ارادہ نہ کیا جائے!"

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ، کہ ایک دن حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو ایک دوسرے شخص کو رسی کے ذریعے کھینچ رہا تھا ، حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس چیز کو کاٹ ڈالا جس کے ذریعے وہ کھینچ رہا تھا اس شخص نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اس نے اس طرح کی نذر مانی تھی ۔

۳۸۴۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ يَعْنِيْ بِرَجُلٍ وَّهُوَ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ يَقُوْدُهُ اِنْسَانٌ بِخِزَامَةٍ مِنْ اَنْفِهٖ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَقُوْدَهُ بِيَدِهٖ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَاَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کعبہ معظمہ کا طواف کرتے ہوئے ملاحظہ فرمایا ۔ اس طرح کہ اسے ایک اور شخص اونٹ کی نکیل سے باندھ کر اسے کھینچ رہا تھا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے دست مبارک سے کاٹ ڈالا ۔ اور اسے حکم فرمایا کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچو ۔ جناب حضرت ابن جریج کی دوسری روایت میں اس طرح

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَنَّ طَاؤُسًا اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ وَالْاِنْسَانُ قَدْ رَبَطَ يَدَهٗ بِاِنْسَانٍ اٰخَرَ بِسَيْرٍ اَوْ خَيْطٍ اَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَطَعَهٗ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ قُدْهُ بِيَدِكَ.

ہے کہ سیدنا حضرت ابن عباس نے روایت کیا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کے نزدیک سے گزرے اور وہ کعبہ معظمہ کا طواف کر رہا تھا۔ ایک شخص نے اپنے ہاتھ دوسرے شخص سے باندھ دیئے تھے۔ اور جس چیز سے ہاتھ باندھے تھے وہ تسمہ یا ڈورا تھا، یا کوئی اور چیز تھی۔ بعد ازاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے دست مبارک سے کاٹ ڈالا اور اس کے کھینچنے والے سے ارشاد فرمایا۔ کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچو۔

اَلنَّذْرُ فِيْ مَا لَا يَمْلِكُ

ایسی چیز کی نذر کرنا جو اپنے قبضے اور ملک میں نہ ہو۔

۳۸۴۵ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ اٰدَمَ.

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ رب العزت کی نافرمانی اور گناہ کی چیز میں نذر کرنا جائز اور درست نہیں اور اس چیز کی نذر کرنا بھی درست نہیں جس کا مالک وہ شخص نہ ہو۔

۳۸۴۶ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى مِلَّةِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَيْسَ عَلٰى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ.

سیدنا حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ملت اسلام کے سوا کسی ملت کی قسم کھائے حالانکہ وہ اپنی قسم میں جھوٹا ہو تو وہ شخص اس طرح ہو جائے گا جیسے اس نے اپنے آپ کو کہا۔ اور جس شخص نے اپنے آپکو دنیا میں کسی چیز سے قتل کیا۔ تو اسے اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا جس سے اس نے اپنے آپ کو عذاب دیا۔ قیامت کے روز اور نذر کسی ایسی چیز میں نہیں ہوتی جس کا آدمی مالک نہ ہو۔

نوٹ: ملت اسلام کے سوا کسی دوسری ملت کی قسم کھانے کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً کوئی شخص کہے۔ اگر میں فلاں فلاں کام کروں تو میں عیسائی یا یہودی ہوں وغیرہ (نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ) اور آدمی جس چیز کا مالک نہیں اس کی نذر کرنا ناجائز ہے

مَنْ نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ تَعَالٰى

بیت اللہ تک پیدل جانے کی نذر ماننا۔

۳۸۴۷ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِيْ اَنْ تَمْشِيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ فَاَمَرَتْنِيْ اَنْ اَسْتَفْتِيَ لَهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ.

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میری بہن نے نذر مانی کہ میں بیت اللہ شریف کو پیدل چل کر جاؤں گی اور مجھے حکم فرمایا کہ میں اس مسئلہ کو حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کروں۔ بعد ازاں میں نے اس کے لیے یہ مسئلہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ پیدل چلے اور سوار ہو کر جایا کرے

نوٹ: یعنی فقط پیدل چلنے کی نذر ماننا اپنی جان پر بے فائدہ تکلیف اور زیادتی اٹھانے کے مترادف ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اِذَا حَلَفَتِ الْمَرْاَةُ لِتَمْشِیَ حَافِیَةً غَیْرَ مُخْتَمِرَةٍ

۲۸۴۸ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اُخْتٍ لَهٗ نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِیَ حَافِیَةً غَیْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ

اگر کوئی عورت ننگے پاؤں یا ننگے سر چل کر حج کے لیے جانے کی قسم کھائے تو اس کا حکم!

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ نے اپنی بہن کے بارے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ انہوں نے ننگے پاؤں اور ننگے سر چل کر حج جانے کی نذر مانی ہے۔ آپ نے فرمایا! اپنی بہن سے کہیے کہ وہ اپنی اوڑھنی اوڑھیں، سوار ہو کر جائیں اور تین دن کے روزے رکھیں

مَنْ نَذَرَ اَنْ یَّصُوْمَ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ اَنْ یَّصُوْمَ

۲۸۴۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَكِبَتِ امْرَاَةٌ الْبَحْرَ فَنَذَرَتْ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرًا فَمَاتَتْ قَبْلَ اَنْ تَصُوْمَ فَاَتَتْ اُخْتُهَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَاَمَرَهَا اَنْ تَصُوْمَ عَنْهَا.

جو شخص روزے رکھنے کی نذر مانے پھر فوت ہو جائے اور روزے نہ رکھ سکے!

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ ایک خاتون دریا میں سوار ہوئیں۔ اور انہوں نے ایک ماہ کے روزے رکھنے کی نذر مانی۔ بعد ازاں وہ عورت روزے رکھنے سے پہلے فوت ہو گئی۔ اس کی بہن حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی اور آپ کی خدمتِ اقدس میں اس کی یہ حالت بیان کی۔ آپ نے اس کی طرف سے اسے روزے رکھنے کا حکم فرمایا

مَنْ مَّاتَ وَعَلَیْهِ نَذْرٌ

۲۸۵۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰی اُمِّهٖ تُوُفِّیَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِیَهٗ فَقَالَ اقْضِهٖ عَنْهَا.

۲۸۵۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَفْتٰی سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰی اُمِّهٖ تُوُفِّیَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِیَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهٖ عَنْهَا.

اس شخص کا بیان جو فوت ہو جائے اور اس کے ذمے نذر واجب ہو!

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ جناب حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نذر کے متعلق دریافت کیا جو ان کی ماں کے ذمے تھی۔ اور وہ نذر ادا کرنے سے قبل فوت ہو گئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ آپ اس نذر کو اپنی ماں کی طرف سے ادا کریں۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ جناب حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نذر کے متعلق دریافت کیا جو ان کی ماں کے ذمے تھی اور وہ نذر ادا کرنے سے قبل فوت ہو گئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ آپ اس نذر کو اپنی ماں کی طرف سے ادا کریں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۸۵۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَلَمْ تَقْضِهِ قَالَ اقْضِهِ عَنْهَا.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ جناب حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری والدہ فوت ہو گئی ہے۔ اور انہوں نے ایک نذر مانی تھی۔ وہ نذر پوری نہیں ہوئی اور ان کے ذمے ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے آپ اپنی ماں کی طرف سے ادا کریں۔

نوٹ: احادیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ جو نذر موجب قربت اور ثواب ہو۔ اگر وارث اس نذر کو ادا کرے تو وہ ادا ہو جاتی ہے۔ جیسے روزے رکھنا اور غلام آزاد کرنا۔ وغیرہ اور جو نذر بے سود اور بے فائدہ ہو مثلاً ننگے پاؤں اور پیدل چلنا یہ کسی طرح بھی ہو درست اور جائز نہیں جیسا کہ مذکورہ حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن کو حکم فرمایا کہ پیدل بھی چلیں اور سوار ہو کر بھی جائیں؟

إِذَا نَذَرَ ثُمَّ أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَ

اس شخص کا بیان جس نے نذر مانی تھی اور وہ نذر پوری کرنے سے قبل مسلمان ہو گیا!

۳۸۵۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ عَلَيْهِ لَيْلَةٌ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَعْتَكِفُهَا فَسَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَكِفَ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ جناب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دور جاہلیت میں بیت اللہ شریف میں اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی۔ اس بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ آپ اعتکاف کریں (تاکہ نذر پوری ہو جائے۔)

۳۸۵۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ عَلَى عُمَرَ نَذْرٌ فِي اعْتِكَافِ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَسَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَكِفَ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ جناب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رات بھر مسجد حرام میں اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا گیا آپ نے انہیں اعتکاف کرنے کا حکم فرمایا۔

۳۸۵۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ كَانَ جَعَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا يَعْتَكِفُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَسَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَكِفَ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دور جاہلیت میں ایک دن کے اعتکاف کرنے کی نیت فرمائی تھی اور بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ آپ نے انہیں اسی جگہ اعتکاف کرنے کا حکم فرمایا۔

۳۸۵۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ شِيبَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں۔ کہ جب آپ کی توبہ قبول ہوئی تو آپ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَنْخَلِعُ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ.

کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے مال و دولت سے الگ ہوں۔ اور اسے صدقہ کیے دیتا ہوں۔ تاکہ میں اسے اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجوں۔ آپ نے اسے ارشاد فرمایا۔ اپنے مال میں سے کچھ رکھ لیجئے۔ تاکہ اس سے تمہارا کام چلے اور تمہیں آرام و آسائش ہو۔

إِذَا أَهْدَى مَالَهُ عَلَى وَجْهِ النَّذْرِ

اگر کوئی شخص اپنے مال کو نذر کے طور پر ہدیہ کرے تو اس کا حکم

۳۸۵۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ ابْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ حَدِيثِهِ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ فَقُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ مُخْتَصَرٌ

سیدنا حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ، روایت فرماتے ہیں کہ میں نے جناب حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا۔ جب آپ نے اپنے پیچھے رہ جانے کا حال بیان فرمایا۔ یعنی اس دور کا جب کہ حضور اقدس صلی اللہ وسلم غزوۂ تبوک کو تشریف لے گئے۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ جب میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری توبہ میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ میں اپنے مال سے جدا ہو جاؤں، اسے صدقہ کر دوں اور اسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجوں۔ آپ نے اسے ارشاد فرمایا۔ کہ تھوڑا سا مال رکھ لیجئے۔ تمہارے لیے یہ بات اچھی ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ میں نے اپنا تھوڑا سا مال رکھ لیا ہے۔ وہ حصہ جو خیبر میں ہے۔ یہ روایت مختصر بیان فرمائی گئی ہے۔

۳۸۵۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ مَالَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ عَلَى سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے جناب حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا۔ جب آپ نے اپنے پیچھے رہ جانے کا حال بیان فرمایا۔ یعنی اس دور کا جب کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری توبہ میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ میں اپنے مال سے جدا ہو جاؤں، اسے صدقہ کروں اور اسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجوں۔ آپ نے اسے ارشاد فرمایا کہ تھوڑا سا مال رکھ لیجئے! تمہارے لیے

۳۸۵۹ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا أَنْجَانِي

سیدنا حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے اپنے والد گرامی سے سنا وہ فرماتے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ رب العزت نے مجھے سچ کی وجہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِالصِّدْقِ وَاِنْ مِنْ تَوْبَتِیْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِیْ صَدَقَةً اِلَی اللّٰهِ وَاِلٰی رَسُوْلِهٖ فَقَالَ اَمْسِكْ عَلَیْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَاِنِّیْ اُمْسِكُ سَهْمِیَ الَّذِیْ بِخَیْبَرَ۔

سے نجات بخشی اور میری توبہ میں سے یہ امر بھی ہے کہ میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے صدقہ الگ کروں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس میں سے کچھ رکھ لیجئے۔ اور آپ کے حق میں یہ بات بہتر ہے۔ میں نے کہا کہ میں نے اپنے لیے وہ حصہ رکھ لیا جو خیبر میں ہے۔

هَلْ تَدْخُلُ الْاَرْضُوْنَ فِی الْمَالِ اِذَا نَذَرَ

مال کو نذر کرنے سے اس میں زمینیں بھی داخل ہو جاتی ہیں یا نہیں

۳۸۶۰ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَیْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ اِلَّا الْاَمْوَالَ وَالْمَتَاعَ وَالثِّیَابَ فَاَهْدٰی رَجُلٌ مِّنْ بَنِی الضُّبَیْبِ یُقَالُ لَهٗ رِفَاعَةُ بْنُ زَیْدٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا اَسْوَدَ یُقَالُ لَهٗ مِدْعَمٌ فَوَجَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی وَادِی الْقُرٰی حَتّٰی اِذَا كَانَ بِوَادِی الْقُرٰی بَیْنَمَا مِدْعَمٌ یَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ هٗ سَهْمٌ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ النَّاسُ هَنِیْئًا لَكَ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِیْ اَخَذَهَا یَوْمَ خَیْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَتَشْتَعِلُ عَلَیْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ النَّاسُ ذٰلِكَ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ اَوْ بِشِرَاكَیْنِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ خیبر کے سال ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ وہاں ہمیں لوٹ کا مال و متاع یعنی سامان اور کپڑے ملے ایک شخص نے جسے رفاعہ بن زید کہا کرتے تھے اور وہ بنو ضبیب کے قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک حبشی غلام ہدیہ کے طور پر دیا اور اسے مدعم کہہ کر پکارتے تھے۔ پھر بعد ازاں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے وادی القریٰ کی جانب متوجہ ہوئے جب ہم لوگ وادی القریٰ میں پہنچے تو اچانک ایک تیر بے خبری کے عالم میں مدعم کو آ کر لگا اور اس تیر سے وہ ہلاک ہو گئے۔ اور وہ تیر اس وقت لگا جب کہ مدعم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ساز و سامان اتار رہے تھے لوگ کہنے لگے آپ کو جنت مبارک ہو۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسا ہرگز نہیں۔ وہ مال جو اس نے یوم خیبر کو مال غنیمت میں لیا تھا۔ ایسا مال جو تقسیم نہیں ہوا تھا۔ آگ اس کی وجہ سے شعلے مارے گی اور دہکے گی۔ جب لوگوں نے یہ بات حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تو ایک شخص ایک یا دو جوتے کے تسمے لایا اس وقت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جوتے کا یہ ایک یا دو تسمے آگ ہیں۔

اَلْاِسْتِثْنَاءُ

ان شاء اللہ کہنے کا بیان

۳۸۶۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰى

سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص قسم کھا کر ان شاء اللہ کہہ لے۔ تو اس نے اس میں سے استثنار کر لیا۔

.....

۳۸۶۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰى۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص قسم کھا کر ان شاء اللہ کہہ لے۔ تو اس نے اس میں سے استثنا کر لیا

۳۸۶۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اَمْضٰى وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی چیز کی قسم کھائے اور بعد ازاں انشاء اللہ کہہ لے۔ اس کو اس بات میں اختیار ہے کہ وہ اسے پورا کرے یا نہ کرے!

اِذَا حَلَفَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ هَلْ لَّهٗ اِسْتِثْنَاءٌ

اگر کوئی شخص قسم کھائے اور اس کے لیے دوسرا آدمی ان شاء اللہ کہے، تو دوسرے آدمی کا اس کے لیے ان شاء اللہ کہنا معتبر ہے یا نہیں!

۳۸۶۴ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمٰنُ ابْنُ دَاوٗدَ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَبْعِيْنَ اِمْرَاَةً كُلُّهُنَّ تَاْتِيْ بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيْعًا فَلَمْ تَحْمِلْ اِلَّا امْرَاَةٌ وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَايْمُ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمان بن اعرج جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سے راوی ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ میں آج اپنی نوّے بیویوں کے پاس جاؤں گا۔ اور ان میں سے ہر ایک مجاہد جنے گی جو اللہ رب العزت کی راہ میں جہاد کرے گا ان کے ساتھی نے اس کے لیے ان شاء اللہ کا جملہ کہا۔ مگر حضرت سلیمان علیہ السلام نے نہ کہا۔ بعد ازاں آپ اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے اور سب سے جماع کیا۔ ایک عورت کے سوا کوئی عورت بھی حاملہ نہ ہوئیں اور وہ بھی ایسی حاملہ کہ ان سے ادھورا بچہ پیدا ہوا۔ بعد ازاں آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس ذات اقدس جل جلالہ کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر جناب سلیمان علیہ السلام ان شاء اللہ فرماتے تو آپ کے سب بیٹے اللہ رب العزت کی راہ میں جہاد کرتے!

نوٹ: اس سے ثابت اور معلوم ہوا کہ غیر کے لیے استثنار اور ان شاء اللہ کافی نہیں ہو سکتا!

كَفَّارَةُ النَّذْرِ

نذر کے کفارے کا بیان

۳۸۶۵ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، راوی ہیں کہ حضور

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللہ وسلم قال کفارۃ النذر کفارۃ الیمین۔

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نذر کا کفارہ ہی قسم کا کفارہ ہے،

۲۸۶۶ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معصیۃ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ گناہ کی بات میں نذر نہیں ہوا کرتی۔

۲۸۶۷ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نذر فی معصیۃ وکفارتہ کفارۃ الیمین۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ گناہ کے کام میں نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۲۸۶۸ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معصیۃ وکفارتہ کفارۃ الیمین۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ گناہ کے کام میں نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۲۸۶۹ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نذر فی معصیۃ وکفارتہ کفارۃ الیمین۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گناہ کے کام میں نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۲۸۷۰ عن عائشۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معصیۃ وکفارتہ کفارۃ الیمین۔ (ترجمہ اوپر گزرا)

۲۸۷۱ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نذر فی معصیۃ وکفارتہا کفارۃ الیمین۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گناہ کے کام میں نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۲۸۷۲ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نذر فی معصیۃ وکفارتہا کفارۃ الیمین۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گناہ کے کام میں نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

خالفہ غیر واحد من اصحاب یحیی بن ابی کثیر فی ھذا الحدیث

یحییٰ بن کثیر کے بہت سے اصحاب نے حدیث ہذا کو مختلف طور پر روایت کیا ہے۔ چنانچہ آگے بیان ہوتا ہے۔

۲۸۷۳ عن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معصیۃ وکفارتہ کفارۃ یمین۔

حضرت عمران بن حصین سے مروی ہے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گناہ کے کام میں نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۲۸۷۴ عن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معصیۃ وکفارتہا کفارۃ یمین۔

حضرت عمران بن حصین سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گناہ کے کام میں نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۲۸۷۵ عن عمران ابن حصین قال قال رسول

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ.

کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ غضب الٰہی میں نذر نہیں اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۲۸۷۶ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ.

سیدنا حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غضب الٰہی میں نذر نہیں اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۲۸۷۷ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ.

سیدنا حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غضب الٰہی میں نذر نہیں اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۲۸۷۸ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ النَّذْرُ نَذْرَانِ فَمَا كَانَ مِنْ نَذْرٍ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ فَذٰلِكَ لِلّٰهِ وَفِيهِ الْوَفَاءُ وَمَا كَانَ مِنْ نَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَذٰلِكَ لِلشَّيْطَانِ وَلَا وَفَاءَ فِيهِ وَيُكَفِّرُهُ مَا يُكَفِّرُ الْيَمِينَ.

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نذر کی دو قسمیں ہیں۔ جو نذر اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کی ہو وہ اللہ کے واسطے ہے۔ اور اسے پورا کرنے کا حکم ہے۔ اور جو نذر ایسی ہو جس میں گناہ ہو۔ وہ نذر شیطان کے لیے ہے۔ اور اس کا پورا کرنا ضروری نہیں۔ اور نذر کا بھی اس طرح کفارہ دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ قسم کا کفارہ۔

۲۸۷۹ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ نَذْرًا لَأُصَلِّيَنَّ فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ فَقَالَ عِمْرَانُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نَذْرَ فِي غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ.

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ کسی نے نذر مانی کہ میں اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھتے نہ جایا کروں گا۔ جناب عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ میں نے حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا اللہ کی ناراضگی اور غضب میں نذر جائز نہیں۔ اور نذر کا کفارہ وہ ہے جو یمین کا کفارہ ہے۔

۲۸۸۰ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ.

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گناہ اور غضب کے کام میں نذر جائز اور درست نہیں اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

۲۸۸۱ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ.

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گناہ اور غضب کے کام میں نذر جائز اور درست نہیں اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

۲۸۸۲ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا فِي مَعْصِيَةٍ

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس چیز میں آدمی کی نذر درست اور صحیح نہیں جس کا وہ مالک نہیں اور جس میں اللہ رب العزت ذوالمجد العلی

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللہ عزوجل۔ کی نافرمانی ہو۔

خَالَفَهُ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ فَرَوَاهُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَمُرَةَ

علی بن زید نے منصور کے خلاف حسن سے روایت کی ہے۔ اور حسن نے عبدالرحمان بن سمرہ سے روایت فرمائی

۲۸۸۴ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ۔

سیدنا عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس چیز میں آدمی کی نذر درست اور صحیح نہیں جس میں اللہ رب العزت کی نافرمانی ہو اور نہ اس میں جس کا آدمی مالک نہیں۔

۲۸۸۵ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس چیز میں آدمی کی نذر درست اور صحیح نہیں جس میں اللہ رب العزت کی نافرمانی ہو اور نہ اس میں جس کا آدمی مالک نہیں۔

مَا الْوَاجِبُ عَلَى مَنْ أَوْجَبَ عَلَى نَفْسِهِ نَذْرًا فَعَجَزَ عَنْهُ

"اس شخص پر کونسی چیز واجب ہے جس نے ایک کام کرنے کی نذر مانی ہو اور وہ اس سے پھر سرانجام نہ دے سکتا ہو۔"

۲۸۸۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ مُرْهُ فَلْيَرْكَبْ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ ایک شخص کو حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ دو آدمیوں کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چل رہا ہے آپ نے دریافت فرمایا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی تھی تاکہ اس طرح وہ بیت اللہ کو جائے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ کو اس کی جان کو اس طرح کے عذاب دینے سے اللہ تعالیٰ بے پرواہ بے نیاز ہے۔ اس سے کہو کہ وہ سوار ہو جائے اور بعد ازاں اسے سوار ہونے کا حکم فرمایا۔

۲۸۸۶ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْخٍ يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْنِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ مُرْهُ فَلْيَرْكَبْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ دو آدمیوں کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چل رہا ہے آپ نے دریافت فرمایا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی تھی تاکہ اس طرح وہ بیت اللہ کو جائے۔ آپ نے فرمایا۔ اس کی جان کو اس طرح کے عذاب دینے سے اللہ تعالیٰ بے پرواہ بے نیاز ہے۔ اس سے کہو کہ وہ سوار ہو جائے اور بعد ازاں اسے سوار ہونے کا حکم فرمایا۔

۲۸۸۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا شَأْنُ هٰذَا فَقِيلَ نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِتَعْذِيبِ هٰذَا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس تشریف لائے اور وہ اپنے دو بیٹوں کے درمیان چل رہا تھا یعنی اس کے دونوں طرف سے اسے اس کے بیٹے پکڑ کر لیے جا رہے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ اس کا کیا حال ہے؟ اور یہ اس طرح کیوں چل رہا ہے؟ کسی شخص نے عرض کیا کہ اس نے کعبہ معظمہ میں پیدل چل کر جانے کی نذر مانی ہوئی ہے آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس طرح کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

نَفْسَهٗ شَيْئًا فَأَمَرَهٗ أَنْ تَرْكَبَ.

عذاب اور ایذا اٹھانے کی کچھ قدر نہیں فرماتا۔ اور بعد ازاں آپ نے اسے حکم فرمایا۔ کہ وہ سوار ہو جائے۔

۲۸۸۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰى.

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بات پر قسم کھائے پھر ان شاء اللہ کہہ دے تو اس نے استثناء کر لیا (اور حانث نہیں ہوگا)

۲۸۸۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهٗ قَالَ سُلَيْمَانُ لَأَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَأَةً تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقِيْلَ لَهٗ قُلْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ فَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ نِصْفَ إِنْسَانٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا لِحَاجَتِهٖ.

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت سلیمان علیہ السلام نے قسم کھائی کہ آج رات میں اپنی نوے عورتوں کے پاس جاؤں گا جن میں سے ہر ایک کا بچہ پیدا ہوگا جو اللہ کی راہ میں مجاہد ہوگا۔ تو آپ سے کہا گیا کہ ان شاء اللہ کہو تو وہ نہ کہہ سکے تو وہ عورتوں کے پاس گئے تو نہ جنی ان میں سے مگر ایک عورت جو نصف بچہ جنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آپ ان شاء اللہ کہتے تو حانث نہ ہوتے اور مقصد بھی پورا ہو جاتا۔

كِتَابُ الشُّرُوْطِ فِيْهِ الْمُزَارَعَةُ وَالْوَثَائِقُ

"شرطوں کے بارے میں کتاب اور اس میں زمین کو مضاربت یا بٹائی پر دینے اور عہد و میثاق باندھنے کا بیان ہے۔"

۲۸۹۰۔ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ إِذَا اسْتَأْجَرْتَ أَجِيْرًا فَأَعْلِمْهُ أَجْرَهٗ.

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ جب تم کسی مزدور سے مزدوری کرانا چاہو تو اس سے اس کی مزدوری طے کر لو۔

نوٹ:۔ یعنی مزدور سے کہا جائے کہ تجھے اتنی مزدوری دی جائے گی جب وہ قبول کرے تو تب اس سے کام لیا جائے۔

۲۸۹۱۔ عَنْ حَمَّادٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِيْ سُلَيْمَانَ أَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ أَجِيْرًا عَلٰى طَعَامِهٖ قَالَ لَا حَتّٰى تُعْلِمَهٗ.

سیدنا حضرت حماد بن ابوسلیمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ان سے کسی شخص نے مسئلہ دریافت کیا۔ کہ اگر کوئی شخص اس شرط پر مزدور رکھے کہ وہ کھانا کھا لیا کرے گا تو اس کا کیا حکم ہے۔ آپؒ نے اسے جواب میں فرمایا۔ کہ مزدوری معلوم کرائے بغیر یوں نہ کرے۔

نوٹ:۔ کیونکہ اجرت کے معلوم ہوئے بغیر اجارہ فاسد ہے اور اس کا انجام جھگڑا و فساد ہوتا ہے۔

۲۸۹۲۔ عَنْ حَمَّادٍ وَقَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ أَسْتَكْرِيْ مِنْكَ إِلٰى مَكَّةَ بِكَذَا وَكَذَا فَإِنْ صِرْتُ شَهْرًا فَبِكَذَا وَكَذَا شَيْئًا سَمَّاهُ فَلَكَ بِيَا دَةٍ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرَيَا بِهٖ بَأْسًا وَكَرِهَا أَنْ يَقُوْلَ أَسْتَكْرِيْ مِنْكَ بِكَذَا وَكَذَا فَإِنْ سَرْتُ أَكْثَرَ مِنْ شَهْرٍ نَقَصْتُ مِنْ كِرَائِكَ كَذَا

سیدنا حضرت حماد اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہما سے ان دو افراد کے بیان میں مروی ہے کہ ان میں سے ایک شخص نے دوسرے سے کہا۔ کہ میں آپ سے مکہ مکرمہ تک کا کرایہ اتنے اتنے داموں پر کرتا ہوں اگر میں ایک ماہ یا اس سے کم یا زیادہ چلا۔ غرضیکہ اس نے دنوں کو معین اور مقرر کیا۔ اور کہا کہ تمہیں اتنا کرایہ اور زیادہ دیں گے۔ حضرت حماد اور قتادہ رضی اللہ عنہما فرماتے کہ اس میں کوئی حرج نہیں اور یہ بات مکروہ جانتے کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو یہ کہے کہ میں تم سے اتنے پیسوں پر کرایہ کرتا ہوں۔ اگر میں نے اس مدت سے کم مدت لگائی تو تمہارے کرائے میں سے اس قدر کمی کی

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَطِّشْ مَنْ عَطَّشَ اٰلَ مُحَمَّدٍ اللَّيْلَةَ. فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَلَبِهِمْ فَاُخِذُوْا فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ وَبَعْضُهُمْ يَزِيْدُ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا اَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ يَعْنِيْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اسْتَنَّاقُوْا اِلٰى اَرْضِ الشِّرْكِ.

انہوں نے اسے قتل کیا۔ اور اونٹنیوں کو چھین کر لے گئے۔ اور لوگوں نے کہا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ! جل جلالہ وعم نوالہ۔ اس شخص کو پیاسا رکھ جس شخص نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل یعنی غلام کو رات بھر پیاسا رکھا۔ بعد ازاں آپ نے انہیں تلاش کرنے کے لیے لوگوں کو روانہ کیا۔ وہ پکڑے گئے۔ آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے۔ اور ان کی آنکھوں کو گرم سلائی سے اندھا کیا۔ کیونکہ انہوں نے بھی چرواہے کو اسی طرح قتل کیا تھا بعض راوی دوسرے لوگوں سے کچھ زیادہ بیان کرتے ہیں۔ مگر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث پاک میں یہ فرمایا ہے۔ کہ لوگ اونٹنیوں کو مشرکوں کے علاقے میں ہانک کر لے گئے۔

۴۰۴۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَغَارَ قَوْمٌ عَلٰى لِقَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَهُمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیوں کو لوٹا تو آپ نے انہیں پکڑا اور ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور ان کی آنکھیں اندھی کر دیں۔

۴۰۴۴ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قَوْمًا اَغَارُوْا عَلٰى لِقَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیوں کو لوٹا تو آپ نے انہیں پکڑا اور ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور ان کی آنکھیں اندھی کر دیں۔

۴۰۴۵ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ قَوْمًا اَغَارُوْا عَلٰى اِبِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ.

سیدنا حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے اپنے والد حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک قوم نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ لوٹ لیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور ان کی آنکھیں اندھی کر دیں۔

۴۰۴۶ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ قَالَ اَغَارَ نَاسٌ مِّنْ عُرَيْنَةَ عَلٰى لِقَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوْهَا وَقَتَلُوْا غُلَامًا لَهُ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَاُخِذُوْا فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ.

سیدنا حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ عرینہ کے کچھ لوگوں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیوں لوٹا۔ اور وہ انہیں ہانک کر لے گئے۔ اور آپ کے غلام کو قتل کر ڈالا آپ نے کچھ آدمی ان کے تعاقب میں ارسال فرمائے وہ پکڑے گئے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے۔ اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھیر دی گئی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۰۴۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَتْ فِيْهِمْ اٰيَةُ الْمُحَارَبَةِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی روایت فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا کہ محاربہ کی آیت انہی لوگوں کے حق میں نازل ہوئی یعنی۔ انما جزآؤا الذین یحاربون اللہ و رسولہ۔ آخر تک

۴۰۴۸ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَطَعَ الَّذِيْنَ سَرَقُوْا لِقَاحَهُ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ بِالنَّارِ عَاتَبَهُ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ الْاٰيَةَ كُلَّهَا

سیدنا حضرت ابوالزناد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور ان کی آنکھوں کو انگارے سے اندھا کیا جنہوں نے آپ کی اونٹنیاں چرائی تھیں۔ تو اللہ جل شانہ نے آپ پر عتاب کیا کہ اتنی سختی لازمی اور ضروری نہیں تھی۔ اور اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

۴۰۴۹ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْيُنَ اُولٰٓئِكَ لِاَنَّهُمْ سَمَلُوْا اَعْيُنَ الرُّعَاءِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی آنکھیں اندھی کیں کیونکہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کی آنکھیں اندھی کی تھیں۔ تو آپ نے قصاص لیتے ہوئے ایسا کیا۔

۴۰۵۰ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُوْدِ قَتَلَ جَارِيَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى حُلِيٍّ لَّهَا وَاَلْقَاهَا فِيْ قَلِيْبٍ وَّرَضَخَ رَاْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَاُخِذَ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرْجَمَ حَتّٰى يَمُوْتَ.

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک یہودی نے ایک انصاری کی لڑکی کو زیور کے طمع اور لالچ میں قتل کیا۔ اور اسے کنویں میں ڈال دیا۔ اوپر سے اس کا سر پتھر سے کچلا بعد ازاں وہ پکڑا گیا اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رجم کرنے کا حکم فرمایا حتیٰ کہ وہ مر جائے۔

۴۰۵۱ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ جَارِيَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى حُلِيٍّ لَّهَا ثُمَّ اَلْقَاهَا فِيْ قَلِيْبٍ وَّرَضَخَ رَاْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرْجَمَ حَتّٰى يَمُوْتَ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے انصاری کی ایک لڑکی کو زیور کے طمع اور لالچ میں قتل کیا۔ اور اسے کنویں میں ڈال دیا۔ اوپر سے اس کا سر پتھر سے کچلا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رجم کرنے کا حکم فرمایا حتیٰ کہ وہ مر جائے۔

۴۰۵۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس قول میں مروی ہے کہ اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْاٰيَةُ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِي الْمُشْرِكِيْنَ فَمَنْ تَابَ مِنْهُمْ قَبْلَ اَنْ يُقْدَرَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ سَبِيْلٌ وَلَيْسَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ فَمَنْ قَتَلَ وَاَفْسَدَ فِي الْاَرْضِ وَحَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ثُمَّ لَحِقَ بِالْكُفَّارِ قَبْلَ اَنْ يُقْدَرَ عَلَيْهِ لَمْ يَمْنَعْهُ ذٰلِكَ اَنْ يُقَامَ فِيْهِ الْحَدُّ الَّذِيْ اَصَابَ۔

جو شخص پکڑے جانے سے پہلے توبہ کرے تو اسے سزا نہ ہوگی اور یہ آیت مسلمانوں کے بارے میں نہیں۔ یعنی اگر کوئی قتل کرے یا فساد پھیلائے اور اللہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑے اور بعد ازاں کافروں سے جا کر مل جائے اس سے پہلے کہ وہ پکڑا جائے تو اس پر سے یہ حد ساقط نہیں ہوگی اور جب وہ مسلمانوں کے ہاتھ لگے گا تو اسے سزا ہوگی۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْمُثْلَةِ

ناک، کان اور اعضاء کاٹنے کی ممانعت

۴۰۵۳ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُثُّ فِيْ خُطْبَتِهٖ عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُثْلَةِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ میں صدقہ دلانے کی رغبت دلاتے اور آپ مثلہ سے منع فرماتے۔

اَلصَّلْبُ

"سولی پر چڑھانے کا بیان"

۴۰۵۴ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ خِصَالٍ زَانٍ مُحْصَنٌ يُرْجَمُ اَوْ رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلًا مُتَعَمِّدًا فَيُقْتَلُ اَوْ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ يُحَارِبُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلَهٗ فَيُقْتَلُ اَوْ يُصْلَبُ اَوْ يُنْفٰى مِنَ الْاَرْضِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین صورتوں کے سوا مسلمان کا خون کرنا درست اور جائز نہیں ۱۔ ایک وہ مسلمان جو شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرے۔ اور وہ سنگسار کیا جائے یعنی پتھروں سے مارا جائے گا۔ دوسرا وہ شخص جو کسی کو جان بوجھ کر قتل کر دے۔ تو اسے قتل کیا جائے گا (قصاص) تیسرا وہ شخص جو اسلام سے پھر جائے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑے۔ اسے قتل کیا جائے گا یا سولی پر چڑھایا جائے گا۔ یا ملک بدر کیا جائے گا۔

اَلْعَبْدُ يَاْبَقُ اِلٰى اَرْضِ الشِّرْكِ

"اگر مسلمان کا غلام مشرکین کے پاس دوڑ کر چلا جائے"

۴۰۵۵ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب غلام

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى مَوَالِيْهِ ۔

بھاگ جائے تو اس کی نماز قبول نہ ہوگی ۔ جب تک کہ وہ اپنے مالکوں کے پاس واپس نہ آجائے!

۴۰۵۶ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ جَرِيْرٌ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ وَإِنْ مَاتَ مَاتَ كَافِرًا وَأَبَقَ غُلَامٌ لِجَرِيْرٍ فَأَخَذَهُ فَضَرَبَ عُنُقَهُ ۔

سیدنا حضرت شعبی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت جریر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا جب غلام بھاگ جائے تو اس کی نماز قبول نہ ہوگی اور اگر وہ ایسے ہی فوت ہو جائے گا تو حالت کفر میں مرے گا جریر کا ایک غلام بھاگا تھا ۔ اور آپؓ نے اسے گرفتار کر لیا ۔ اس کی گردن اڑا دی ۔

نوٹ :۔ غالباً یہ سخت سزا اس لیے تھی کہ وہ مرتد ہو کر کافروں سے مل گیا تھا ۔

۴۰۵۷ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ إِلٰى أَرْضِ الشِّرْكِ فَلَا ذِمَّةَ لَهُ ۔

سیدنا حضرت جریر بن عبداللہ عنہ نے فرمایا ۔ کہ جب غلام مشرکین کے علاقہ میں بھاگ جائے تو پھر اس کا ذمہ نہیں ۔

نوٹ :۔ یعنی اب اگر کوئی مسلمان اس کو پائے اور مار ڈالے تو کوئی مواخذہ نہیں ۔

۴۰۵۸ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ إِلٰى أَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ ۔

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ راوی ہیں ۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب غلام مشرکوں کے ملک میں بھاگ جائے تو اس کا خون حلال ہوگا ۔

۴۰۵۹ عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ إِلٰى أَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ ۔

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب غلام مشرکوں کے ملک میں بھاگ جائے تو اس کا خون حلال ہوگا ۔

۴۰۶۰ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ إِلٰى أَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ ۔

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ راوی ہیں ۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب غلام مشرکوں کے ملک میں بھاگ جائے تو اس کا خون حلال ہوگا ۔

۴۰۶۱ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ إِلٰى أَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ ۔

حضرت جریرؓ نے فرمایا جو غلام مشرکوں کے علاقے میں چلا جائے اس کا خون حلال ہے ۔

۴۰۶۲ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ مِنْ مَوَالِيْهِ وَلَحِقَ بِالْعَدُوِّ فَقَدْ أَحَلَّ بِنَفْسِهِ ۔

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ۔ کہ جو غلام اپنے مالکوں کے پاس سے بھاگ جائے اور دشمن کے ملک یعنی دار الکفر میں چلا جائے اس نے خود اپنا خون حلال کر لیا ۔

اَلْحُكْمُ فِي الْمُرْتَدِّ

اسلام سے پھر جانے والے کا بیان

۴۰۶۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُثْمَانَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ رَجُلٌ زَنٰى بَعْدَ اِحْصَانِهٖ فَعَلَيْهِ الرَّجْمُ اَوْ قَتَلَ عَمْدًا فَعَلَيْهِ الْقَوَدُ اَوِ ارْتَدَّ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ فَعَلَيْهِ الْقَتْلُ۔

جناب حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ارشاد فرماتے کہ مسلمان شخص کا خون کرنا درست نہیں۔ ہاں تین وجہوں سے جو شخص شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرے اسے رجم کیا جائے۔ دوسرا جو کسی کو جان بوجھ کر قتل کرے اس سے قصاص لیا جائے گا۔ تیسرا وہ شخص جو اسلام سے پھر جائے اسے قتل کیا جائے گا۔

۴۰۶۴ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِثَلٰثٍ اَنْ يَزْنِيَ بَعْدَ مَا اُحْصِنَ اَوْ يَقْتُلَ اِنْسَانًا فَيُقْتَلَ اَوْ يَكْفُرَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ فَيُقْتَلَ۔

سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور سرور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا آپ فرماتے تھے مسلمان کو تین صورتوں کے سوا قتل کرنا درست نہیں یا تو وہ شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرے۔ یا کسی شخص کو قتل کرے تو قتل کیا جائے یا اسلام کے بعد کافر ہو جائے تو قتل کیا جائے!

۴۰۶۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اسلام چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرے اسے قتل کر دو۔

۴۰۶۶ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ نَاسًا ارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ فَحَرَّقَهُمْ عَلِيٌّ بِالنَّارِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ كُنْتُ اَنَا لَمْ اُحَرِّقْهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ اَحَدًا وَلَوْ كُنْتُ اَنَا لَقَتَلْتُهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔

سیدنا حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بعض لوگ اسلام سے پھر گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں آگ میں جلوا دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر میں ان کی جگہ ہوتا تو انہیں کبھی نہ جلاتا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کے عذاب (آگ میں جلانے) سے نہ قتل کرو۔ اگر میں ہوتا تو انہیں قتل کر دیتا کیونکہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اپنا دین تبدیل کرے اس کو قتل کر دو۔

۴۰۶۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔

۴۰۶۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔

۴۰۶۹ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔

۴۰۷۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔

ان سب روایتوں کا ترجمہ یہ ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اپنا دین بدل ڈالے اسے قتل کر دو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۰۷۱ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَلِيًّا اُتِيَ بِنَاسٍ مِنَ الزُّطِّ يَعْبُدُوْنَ وَثَنًا فَاَحْرَقَهُمْ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں زط پہاڑ کے کچھ لوگ پیش کیے گئے جو بتوں کی پوجا کیا کرتے تھے۔ آپ نے انہیں آگ میں جلا دیا۔ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو شخص اپنا دین بدل ڈالے اس کو قتل کرو۔

۴۰۷۲ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ ثُمَّ اَرْسَلَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ فَاَلْقٰى لَهُ اَبُوْمُوْسٰى وِسَادَةً لِيَجْلِسَ عَلَيْهَا فَاُتِيَ بِرَجُلٍ كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ ثُمَّ كَفَرَ فَقَالَ مُعَاذٌ لَا اَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا قُتِلَ قَعَدَ.

سیدنا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو حاکم بنا کر یمن کی طرف بھیجا بعد ازاں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھیجا بعد ازاں جب وہ یمن پہنچے تو آپ نے فرمایا۔ اے لوگو! مجھے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی طرف بھیجا ہے جناب حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ کے لیے تکیہ رکھا تاکہ آپ اس پر تشریف رکھیں۔ اسی دوران ایک شخص لایا گیا جو اس سے قبل یہودی تھا۔ پھر مسلمان ہو گیا تھا۔ پھر کافر ہو گیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جب تک یہ شخص اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کے مطابق قتل نہ کیا جائے میں نہیں بیٹھوں گا۔ آپ نے یہ حکم تین بار ارشاد فرمایا۔ جب وہ قتل کیا جا چکا تو آپ تشریف فرما ہوئے۔

۴۰۷۳ عَنْ سَعْدٍ كَانَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ اَمَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اِلَّا اَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَّامْرَاَتَيْنِ وَقَالَ اقْتُلُوْهُمْ وَاِنْ وَّجَدْتُّمُوْهُمْ مُتَعَلِّقِيْنَ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ عِكْرِمَةَ بْنَ اَبِيْ جَهْلٍ وَّعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ خَطَلٍ وَمِقْيَسَ ابْنَ صُبَابَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَعْدِ ابْنِ اَبِي السَّرْحِ فَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَطَلٍ فَاُدْرِكَ وَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَبَقَ اِلَيْهِ سَعِيْدُ ابْنُ

سیدنا حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جس دن مکہ مکرمہ فتح ہوا۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگوں کو امن دیا۔ مگر آپ نے چار مردوں اور دو عورتوں کے متعلق ارشاد فرمایا کہ وہ جہاں کہیں بھی ملیں انہیں قتل کر دو۔ اگرچہ (وہ اپنی جان کی حفاظت کے لیے) کعبہ شریف کے پردوں سے بھی لٹکے ہوئے ہوں۔ وہ چار مرد یہ تھے۔ عکرمہ بن ابی جہل۔ عبداللہ بن خطل اور مقیس بن صبابہ عبداللہ بن سعد بن ابی السرح۔ عبداللہ بن خطل کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا ملا۔ اور اسے قتل کرنے کے لیے دو شخص دوڑے ایک سعید بن حریث اور دوسرے جناب عمار بن یاسر رضی

www.sirat-e-mustaqeem.com

حُرَيْثٍ وَعَمَّارُ ابْنُ يَاسِرٍ فَسَبَقَ سَعِيدٌ عَمَّارًا وَكَانَ أَشَبَّ الرَّجُلَيْنِ فَقَتَلَهُ وَ أَمَّا مَقِيسُ بْنُ صُبَابَةَ فَأَدْرَكَهُ النَّاسُ فِي السُّوقِ فَقَتَلُوهُ وَأَمَّا عِكْرِمَةُ فَرَكِبَ الْبَحْرَ فَأَصَابَتْهُمْ عَاصِفٌ فَقَالَ أَصْحَابُ السَّفِينَةِ أَخْلِصُوا فَإِنَّ آلِهَتَكُمْ لَا تُغْنِي عَنْكُمْ شَيْئًا هٰهُنَا فَقَالَ عِكْرِمَةُ وَاللّٰهِ لَئِنْ لَمْ يُنْجِنِي مِنَ الْبَحْرِ إِلَّا الْإِخْلَاصُ لَا يُنْجِينِي فِي الْبَرِّ غَيْرُهُ اللّٰهُمَّ إِنَّ لَكَ عَلَى عَهْدٍ إِنْ أَنْتَ عَافَيْتَنِي مِمَّا أَنَا فِيهِ أَنْ آتِيَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَضَعَ يَدِي فِي يَدِهِ فَلَأَجِدَنَّهُ عَفُوًّا كَرِيمًا فَجَاءَ فَأَسْلَمَ وَأَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي سَرْحٍ فَإِنَّهُ أَخْبَأَ لِي عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَلَمَّا دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهِ حَتَّى أَوْقَفَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَايِعْ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَأْبَى فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ يَقُومُ إِلَى هٰذَا حَيْثُ رَآنِي كَفَفْتُ يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلُهُ فَقَالُوا وَمَا يُدْرِينَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا فِي نَفْسِكَ هَلَّا أَوْمَأْتَ إِلَيْنَا بِعَيْنِكَ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ لَهُ خَائِنَةُ أَعْيُنٍ.

اللہ عنہ۔ لیکن حضرت سعید رضی اللہ عنہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے زیادہ نوجوان تھے۔ آپ نے آگے بڑھ کر قتل کیا۔ اور مقیس بن صبابہ بازار میں مل گیا۔ ..... لوگوں نے اسے وہیں قتل کر دیا۔ عکرمہ بن ابی جہل سوار ہو گیا جہاز طوفان میں پھنس گیا۔ تو کشتی والوں نے کہا۔ اب خدا کو پکارو۔ کیونکہ بت وغیرہ تمہاری امداد نہیں کر سکتے۔ عکرمہ نے کہا۔ اللہ کی قسم! دریا میں مجھے اس کے سوا اور کوئی نہیں بچا سکتا۔ تو خشکی میں بھی اس کے سوا کوئی نہیں بچا سکتا۔ اے پروردگار میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں۔ کہ اگر اس بلا اور مصیبت میں جس میں پھنسا ہوں۔ تو نے مجھے بچا لیا تو میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔ اور آپ کی بیعت کروں گا۔ اور مجھے توقع ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر لازمی مہربانی اور کرم فرمائیں گے! پھر وہ آکر مسلمان ہو گیا۔ عبداللہ بن ابی سرح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس جا چھپا جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بیعت کے لیے یاد فرمایا تو جناب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کو لا کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ کی بیعت فرمائیے۔ آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور تین دفعہ عبداللہ کی طرف دیکھا۔ گویا ہر دفعہ بیعت سے انکار کیا اور آخر تین دفعہ کے بعد اس کی بیعت فرمالی۔ بعد ازاں آپ صحابہ کرام سے مخاطب ہوئے اور ارشاد فرمایا تم سے کوئی بھی ایسا سمجھدار نہ تھا۔ جو اس کی طرف اٹھ کھڑا ہوتا جب میں نے بیعت سے ہاتھ روک لیا تھا۔ اور وہ اسے قتل کر دیتا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں آپ کے دل کی بات کس طرح معلوم ہوتی؟ آپ نے آنکھ سے اشارہ کیوں نہ فرمایا۔ آپ نے فرمایا نبی کی یہ شان نہیں کہ وہ ظاہر میں چپ رہے اور آنکھ سے اس کے خلاف اشارہ کرے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

نوٹ:۔ عکرمہ ابن جہل اور اس کے باپ ابوجہل نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت تکلیف پہنچائی ابوجہل بدر کے دن ذلیل ہو کر مارا گیا۔ اور عکرمہ زندہ تھا۔ اور عبداللہ بن خطل اسلام لاکر مرتد ہوگیا۔ اور اس نے دو لونڈیاں رکھی تھیں جو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی برائیاں گا گا کر بیان کرتیں۔ اور مقیس بن صبابہ اور عبداللہ ابن ابی سرح یہ دونوں اسلام سے پھر گئے۔

تَوْبَةُ الْمُرْتَدِّ

مرتد کی توبہ

۴۰۷۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ وَلَحِقَ بِالشِّرْكِ ثُمَّ تَنَدَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَى قَوْمِهِ سَلُوا لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ فَجَاءَ قَوْمُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ فُلَانًا قَدْ نَدِمَ وَإِنَّهُ أَمَرَنَا أَنْ نَسْأَلَكَ هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَنَزَلَتْ كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأَسْلَمَ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص حارث بن سوید مسلمان ہو گیا۔ اور پھر اسلام سے پھر گیا۔ مشرکین میں جا ملا۔ جب اس کے بعد شرمندہ ہوا تو اس نے اپنی قوم کو کہلا بھیجا کہ تم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرو کیا میری توبہ قبول ہے؟ اس کی قوم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ فلاں فلاں شخص اب شرمندہ ہوا ہے اور اس نے ہمیں آپ سے دریافت کرنے کا کہا ہے۔ کیا اس کی توبہ قبول ہے تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔ آیت شریفہ کا ترجمہ اس طرح ہے اللہ رب العزت اس قوم کو کس طرح ہدایت بخشے گا۔ جو ایمان لانے کے بعد کافر ہوئی ہو۔ اور وہ گواہی دے چکی کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے نبی ہیں۔ اور ان کے پاس دلائل بھی پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہِ راست نہیں دکھلاتا۔ ان پر اللہ جل جلالہ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ وہ اس عذاب میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کا عذاب کبھی ہلکا نہ ہوگا۔ اور نہ ہی انہیں کبھی مہلت ملے گی ہاں مگر جن لوگوں نے اس کے بعد توبہ کی اور وہ نیک ہو گئے تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا بڑا مہربان ہے بعد ازاں اس شخص کو کہلا بھیجا اور وہ مسلمان ہو گیا۔

۴۰۷۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي سُورَةِ النَّحْلِ مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ إِلَى قَوْلِهِ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ فَنُسِخَ وَاسْتُثْنِيَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ الَّذِي كَانَ عَلَى مِصْرَ كَانَ يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَزَلَّهُ الشَّيْطَانُ فَلَحِقَ بِالْكُفَّارِ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُقْتَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَاسْتَجَارَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَأَجَارَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سورہ نحل میں یہ جو آیت شریفہ ہے من کفر باللہ من بعد ایمانہ۔ آخر تک۔ یعنی جس شخص نے ایمان کے بعد کفر اختیار کیا، اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور اس کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ منسوخ ہو گئی۔ اور اس میں سے بعض لوگ مستثنیٰ قرار دیئے گئے جن کو بعد کی آیت میں بیان فرمایا گیا۔ پھر یہ آیت إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا۔ آخر تک پھر جو لوگ ابتدا آزمائش کے بعد ہجرت کر کے آئے۔ جہاد کیا۔ صبر کیا تو تمہارا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

یہ آیت شریفہ حضرت عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کے بارے میں نازل ہوئی، جو مصر میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے منشی تھے۔ بعد ازاں وہ شیطان کے بھڑکانے پر کافروں کے ساتھ مل گیا۔ جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو آپ نے اسے قتل کرنے کا حکم فرمایا بعد ازاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کیلئے پناہ طلب کی تو آپ نے اسے امان دیدی،

اَلْحُكْمُ فِيْ مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہے اس کی سزا کیا ہے؟

۴۰۷۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَعْمٰى كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ لَهٗ اُمُّ وَلَدٍ وَّ كَانَ لَهٗ مِنْهَا ابْنَانِ وَكَانَتْ تُكْثِرُ الْوَقِيْعَةَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَشْتُمُهٗ فَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ وَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِيْ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ذَكَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَتْ فِيْهِ فَلَمْ اَصْبِرْ اَنْ تَمَثَّلْتُ اِلَى الْغَوْلِ فَوَضَعْتُهٗ فِيْ بَطْنِهَا فَاتَّكَأْتُ عَلَيْهِ فَقَتَلْتُهَا فَاَصْبَحَتْ قَتِيْلًا فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعَ النَّاسَ وَقَالَ اَنْشُدُ اللّٰهَ رَجُلًا لِيْ عَلَيْهِ حَقٌّ فَعَلَ مَا فَعَلَ اِلَّا قَامَ فَاَقْبَلَ الْاَعْمٰى يَتَدَلْدَلُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا صَاحِبُهَا كَانَتْ اُمَّ وَلَدِيْ وَكَانَتْ بِيْ لَطِيْفَةً رَفِيْقَةً وَلِيْ مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَيْنِ وَلٰكِنَّهَا كَانَتْ تُكْثِرُ الْوَقِيْعَةَ فِيْكَ وَ تَشْتُمُكَ فَاَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِيْ فَاَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ فَلَمَّا كَانَتِ الْبَارِحَةَ ذَكَرْتَكَ فَوَقَعَتْ فِيْكَ فَقُمْتُ اِلَى الْمِغْوَلِ فَوَضَعْتُهٗ فِيْ بَطْنِهَا فَاتَّكَأْتُ عَلَيْهَا حَتّٰى قَتَلْتُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اشْهَدُوْا اَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ایک نابینا شخص تھا۔ اس کی ایک لونڈی تھی جس کے بطن سے اس کے دو بچے تھے وہ اکثر حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کرتی۔ اور آپ کو برا بھلا کہتی۔ اندھا اسے ڈانٹتا۔ اور وہ نہ مانتی اور اگر منع کرتا تو وہ باز نہ آتی۔ ایک رات اس نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا اور وہ آپ کو برا بھلا کہنے لگی۔ اندھا شخص کہتا کہ مجھ سے ضبط نہ ہو سکا میں نے نشتر اٹھایا اور اس کے پیٹ پر رکھ کر دبا دیا حتی کہ وہ مرگئی صبح کے وقت جب وہ فوت شدہ پائی گئی۔ تو لوگوں نے اس کا تذکرہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگوں کو جمع ہونے کا حکم دیا۔ اور ارشاد فرمایا میں اس شخص کو خدا کی قسم دیتا ہوں جس پر میرا حق ہے کہ وہ شخص جس نے اس لونڈی کو قتل کیا ہے وہ اٹھ کھڑا ہو یہ سن کر وہ اندھا ڈر اور خوف کے مارے گرتا پڑتا آیا اور اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ خون میں نے کیا ہے وہ میری لونڈی تھی اور مجھ پر انتہائی مہربان اور میری رفیق تھی اس کے پیٹ سے میرے دو بچے ہیں جو موتیوں کی طرح ہیں لیکن وہ اکثر آپ کو برا بھلا کہا کرتی اور گالیاں دیتی اور میں منع کرتا تو وہ نہ مانتی اور زجر و توبیخ کرتا تو وہ بھی نہ سنتی۔ آخر کار گزشتہ رات اس نے آپ کا تذکرہ شروع کیا اور آپ کو برا بھلا کہنے لگی میں نے نشتر اٹھایا اور اس کے پیٹ پر رکھ کر زور سے دبا دیا۔ یہاں تک کہ وہ مرگئی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم سب لوگ گواہ رہنا کہ اس لونڈی کا خون ھدر ہے۔

نوٹ ھدر یعنی اس کے خون کا بدلہ نہ لیا جائیگا۔ کیونکہ اس نے ایسے جرم کا ارتکاب کیا ہے جس سے اس کا قتل کرنا لازمی ہوگیا۔ پہلے نمبر پر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور دوسرا خاوند کی اطاعت نہ کرنا

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۰۷۷ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ اَغْلَظَ رَجُلٌ لِاَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ فَقُلْتُ اَقْتُلُهٗ فَاَنْتَهَرَنِیْ وَقَالَ لَیْسَ هٰذَا لِاَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

سیدنا حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سخت کہا میں نے دریافت کیا کیا میں اسے قتل کر دوں آپ نے مجھے جھڑکا اور فرمایا یہ مقام اور درجہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کا نہیں۔

نوٹ:۔ کہ اس کے برا کہنے سے قتل واجب ہو۔ خواہ وہ کوئی ہو۔

۴۰۷۸ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ تَغَیَّظَ اَبُوْبَکْرٍ عَلٰی رَجُلٍ فَقُلْتُ مَنْ هُوَ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ لِیْ قُلْتُ لِاَضْرِبْ عُنُقَهٗ اِنْ اَمَرْتَنِیْ بِذٰلِکَ قَالَ اَکُنْتُ فَاعِلًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَاَذْهَبَ عِظَمُ کَلِمَتِیْ الَّتِیْ قُلْتُ غَضَبَهٗ ثُمَّ قَالَ مَا کَانَ لِاَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۔

سیدنا حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کسی شخص پر ناراض ہو رہے تھے۔ تو میں نے کہا یہ کون ہے اے خلیفہ رسول اللہ اگر آپ حکم دیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے پوچھا کیا تو اس طرح کرے گا۔ میں نے کہا ہاں۔ خدا کی قسم میری اس بڑی بات نے ان کا غصہ فرد کر دیا۔ پھر فرمایا یہ مقام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کا نہیں۔

۴۰۷۹ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ مَرَرْتُ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَهُوَ مُتَغَیِّظٌ عَلٰی رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقُلْتُ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَنْ هٰذَا الَّذِیْ تَغَیَّظَ عَلَیْهِ قَالَ وَکَمْ قَالَ قُلْتُ اَضْرِبُ عُنُقَهٗ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَاَذْهَبَ عِظَمُ کَلِمَتِیْ غَضَبَهٗ ثُمَّ قَالَ مَا کَانَتْ لِاَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سے گزرا وہ اپنے لوگوں میں سے کسی پر غصہ ہو رہے تھے۔ اخیر تک جیسے اوپر گزرا۔

۴۰۸۰ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ تَغَیَّظَ اَبُوْبَکْرٍ عَلٰی رَجُلٍ فَقَالَ لَوْ اَمَرْتَنِیْ لَفَعَلْتُ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ مَا کَانَتْ لِبَشَرٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

سیدنا حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک شخص پر ناراض ہوئے میں نے عرض کیا اگر آپ حکم فرمائیں تو میں اسے ٹھکانے لگا دوں؟ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، نے فرمایا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے بعد یہ کسی دوسرے کے لیے جائز نہیں۔

۴۰۸۱ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ غَضِبَ اَبُوْبَکْرٍ عَلٰی رَجُلٍ غَضَبًا شَدِیْدًا حَتّٰی تَغَیَّرَ لَوْنُهٗ قُلْتُ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَئِنْ اَمَرْتَنِیْ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ فَکَاَنَّمَا صُبَّ عَلَیْهِ مَاءٌ بَارِدٌ فَذَهَبَ غَضَبُهٗ عَنِّیْ

سیدنا حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، ایک شخص پر بہت غصے ہوئے۔ حتیٰ کہ آپ کا رنگ بدل گیا۔ میں نے عرض کیا اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی قسم اگر آپ مجھے حکم فرمائیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں؟ میں نے فقط اتنا ہی عرض کیا تھا کہ آپ پر جیسے ٹھنڈا پانی انڈیل دیا گیا۔ آپ کا غصہ اس شخص پر سے جاتا رہا۔ اور فرمانے لگے اے

www.sirat-e-mustaqeem.com

الرَّجُلِ قَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ أَبَا بَرْزَةَ وَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

ابو برزہ تمہیں تمہاری ماں روئے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ کسی کا درجہ نہیں (حضرت امام نسائی فرماتے ہیں کہ اس روایت کی اسناد میں غلطی ہوئی ہے۔ اور ابو نضرہ کی بجائے ابو نصر درست ہے۔ ان کا اسم گرامی حمید بن ہلال ہے۔ شعبہ نے بھی ایسے ہی روایت فرمایا۔)

نوٹ:۔ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ یہ عربوں کا ایک محاورہ ہے۔ اور اس سے کچھ بددعا مقصود نہیں جیسے تَبَّتْ يَدَاكَ مَا غِمَّ أَنْفُكَ .

۴۰۸۲ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ أَتَيْتُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَقَدْ أَغْلَظَ لِرَجُلٍ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقُلْتُ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ فَانْتَهَرَنِي فَقَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

سیدنا حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے کسی شخص کو ڈانٹ پلائی اس شخص نے گستاخانہ جواب دیا میں نے عرض کیا۔ کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ نے مجھے جھڑکا اور ارشاد فرمایا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے بعد یہ کسی شخص کے لیے جائز نہیں۔

امام نسائی فرماتے ہیں۔ کہ ابو نصر کا نام حمید بن ہلال ہے۔ اور ان سے یونس بن عبید نے مسند اً روایت فرمایا۔ وہ روایت یہ ہے

۴۰۸۳ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَغَضِبَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ عَلَيْهِ جِدًّا فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ قُلْتُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ أَضْرِبُ عُنُقَهُ فَلَمَّا ذَكَرْتُ الْقَتْلَ أَضْرِبُ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثَ أَجَمَحَ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ مِنَ التَّحْوِ فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا أَبَا بَرْزَةَ مَا قُلْتَ وَلَسِيتُ الَّذِي قُلْتَ قُلْتُ ذَكِّرْنِيهِ

سیدنا حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم جناب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ اسی دوران آپ ایک مسلمان پر غصے ہوئے اور سخت غصے ہوئے جب میں نے یہ حالت دیکھی تو عرض کیا اے خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ ارشاد فرمائیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں۔ جب میں نے قتل کا نام لیا تو آپ نے یہ ذکر فرمانا چھوڑ دیا۔ اور دوسری باتیں کرنے لگے۔ جب ہم وہاں سے رخصت ہوئے۔ اور جدا ہو گئے تو آپ نے مجھے بلا بھیجا اور فرمایا۔ اے ابو برزہ آپ نے کیا کہا تھا مجھے یاد نہیں رہا۔ میں نے عرض کیا مجھے یاد دلائیے! آپ نے فرمایا۔ جو کچھ آپ نے کہا کیا وہ یاد نہیں؟ میں نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ اَمَا تَذْكُرُ مَا قُلْتَ قُلْتُ لَا وَاللّٰهِ قَالَ اَمَا اَيْتَ حِيْنَ مَا اَيْتَنِيْ غَضِبْتُ عَلٰى عَاجِلٍ فَقُلْتُ اَضْرِبُ عُنُقَهٗ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَمَا تَذْكُرُ ذٰلِكَ اَوَكُنْتَ فَاعِلًا قُلْتُ نَعَمْ وَاللّٰهِ وَاِنْ كَانَ اِنْ اَمَرْتَنِيْ فَعَلْتُ قَالَ وَاللّٰهِ مَا هِيَ لِاَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

عرض کیا نہیں خدا کی قسم نہیں آپ نے فرمایا جب تو نے مجھے ایک شخص پر ناراض ہوتے دیکھا تھا۔ تو تم نے کہا تھا کہ اے خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ کیا تو ایسا کرتا؟ میں نے عرض کیا۔ بے شک! اور اب اگر آپ حکم فرمائیں تو میں ایسا کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ کسی شخص کا مقام اور مرتبہ نہیں۔ (امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ روایت سب روایتوں سے بہتر اور عمدہ ہے۔)

اَلسِّحْرُ

جادو کا بیان

۴۰۸۴ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِصَاحِبِهٖ اِذْهَبْ بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ لَوْ سَمِعَكَ كَانَ لَهٗ اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاَلَاهُ عَنْ تِسْعِ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ لَهُمْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِيْءٍ اِلٰى ذِيْ سُلْطَانٍ وَّلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوا الْمُحْصَنَةَ وَلَا تُوَلُّوا يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً يَهُوْدَ اَنْ لَّا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ فَقَبَّلُوْا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَقَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ قَالُوْا اِنَّ دَاوٗدَ دَعَا بِاَنْ لَّا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ وَاِنَّا نَخَافُ اِنْ

سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا۔ چلو نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں چلتے ہیں۔ دوسرے یہودی نے کہا تم انہیں نبی نہ کہو۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے سن لیں گے۔ تو آپ خوشی کے مارے جامے میں پھولے نہ سمائیں گے (کہ یہودیوں نے آپ کو نبی کہہ دیا ہے) بہرحال وہ دونوں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور دریافت کیا کہ وہ نو آیات کون سی ہیں (جو اللہ رب العزت نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی تھیں)؟ (جیسے کہ ارشاد فرمایا۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ) تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، چوری نہ کرو، زنا نہ کرو اور جس جان کو اللہ جل جلالہ نے حرام فرمایا ہے اسے ناحق قتل نہ کرو۔ اور ناحق سزا دلوانے کے لیے کسی شخص کو حاکم کے پاس نہ لے جاؤ۔ جادو نہ کرو۔ سود مت کھاؤ۔ پاک دامن عورتوں پر تہمت زنا نہ لگاؤ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَتَبْعَنَاكَ اَنْ تَقْتُلَنَا يَهُوْدُ ۔ جہاد کے دن بیٹھ نہ پھیرو۔ یہ تو احکام ہیں اور اے یہود۔ ایک حکم تو فقط تمہارے ساتھ مخصوص ہے۔ وہ یہ کہ تم ہفتے کے دن حرمت رکھو اور اس دن مچھلیوں کا شکار نہ کرو۔ تاکہ اس میں زیادتی ہو۔ یہ سن کر ان دونوں یہودیوں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا۔ اور کہا کہ بلاشبہ ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں۔ کہ آپ اللہ کے برگزیدہ رسول ہیں۔ آپ نے پوچھا تو پھر تم میری تابعداری کیوں نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ دعا مانگی تھی کہ آپ کی اولاد سے ہمیشہ ایک پیغمبر ہوا کرے (یعنی آپ ان کی اولاد میں سے نہیں ہیں۔ یہ فقط ایک بہانہ تھا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے خود جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی ہے) اور ہمیں اس بات کا کھٹکا ہے کہ اگر ہم نے آپ کی اطاعت کی تو دوسرے یہودی ہمیں جان سے مار ڈالیں گے! بس اصل بات یہ تھی کہ انہیں ذات اور برادری کا ڈر تھا اور معاشرے میں ان کی ناک کٹتی تھی!

نوٹ:۔ حدیث ہذا میں ہے کہ اَنْ بَعْثَةَ اَعْيُنٍ یعنی آپ کی آنکھیں چار ہو جائیں گی اس سے دو معنی مراد لیے جاتے ہیں ایک وہ جو ترجمے میں گزرا اور دوسرا معنی یہ کہ اس سے مراد ظاہر کی دو آنکھیں اور دل کی دو آنکھیں ہیں۔ یعنی ظاہراً و باطناً آپ خوش ہوں گے۔

(۲) آیات سے مراد یا تو وہ معجزے ہیں۔ اور وہ یہ تھے۔ ید بیضاء، عصا، طوفان، ٹڈیاں، جوئیں، مینڈکیں، خون قحط اور پھلوں کا کم ہونا یا وہ احکام مراد ہیں جو تمام شریعتوں میں عام تھے۔ اور انہی کا ذکر حدیث ہذا میں بھی ہے۔

اَلْحُكْمُ فِي السَّحَرَةِ

جادوگر کا حکم

۴۰۸۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَقَدَ عُقْدَةً ثُمَّ نَفَثَ فِيْهَا فَقَدْ سَحَرَ وَمَنْ سَحَرَ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ اِلَيْهِ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص گرہ ڈال کر اس میں پھونکے تو اس نے جادو کیا اور جس نے جادو کیا اس نے شرک کیا اور جس نے گلے میں کچھ لٹکایا۔ تو پھر وہ اسی کے ذمے ہوگا۔

نوٹ:۔ یعنی اللہ رب العزت اس کی حفاظت نہ فرمائے گا۔ معاذ اللہ تعویذ لٹکانا اور اس پر بھروسہ کرنا گناہ نہیں۔ کیونکہ اس سے مراد وہ تعویذ ہیں۔ جو دور جاہلیت میں رائج تھے۔ اور ان میں بعض خلاف شرع عبارات لکھی ہوئی تھیں آیات قرآنیہ اللہ کے اسماء اور حدیث شریف میں مذکورہ دعاؤں یا ایسے جائز الفاظ یا تکیروں وغیرہ پر مشتمل الفاظ بغرض شفا گلے میں ڈالنا جائز اور درست ہے۔ اسی طرح بغرض شفا آیات قرآنیہ اسماء الٰہی درود شریف اور دعائیں وغیرہ رکابی میں لکھ کر مریض کو پلانا بھی جائز ہے۔

سَحَرَةُ اَهْلِ الْكِتَابِ

اہل کتاب کے جادوگروں کا بیان

۴۰۸۶ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَحَرَ

سیدنا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَاشْتَكٰى لِذٰلِكَ اَيَّامًا فَاَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُوْدِ عَقَدَ لَكَ عُقَدًا فِيْ بِئْرِ كَذَا وَكَذَا فَاَرْسَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَخْرَجُوْهَا فَجَاءَ بِهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَمَا ذَكَرَ ذٰلِكَ لِذٰلِكَ الْيَهُوْدِ وَلَا رَاٰهُ فِيْ وَجْهِهٖ قَطُّ .

کہ (لبید بن عاصم) یہودی نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا۔ اور آپ کافی دنوں تک اس کی وجہ سے بیمار رہے۔ بعدازاں حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے۔ اور فلاں فلاں کنویں میں گرہیں ڈال رکھی ہیں۔ آپ نے وہاں لوگوں کو بھیجا اور وہ گرہیں نکال کر لے آئے اور انہوں نے جونہی انہیں نکالا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایسے کھڑے ہوئے جیسے کوئی شخص رسی میں جکڑا ہوا ہو اور دوسرا کوئی اس کی رسی کو کھول دے۔ بعدازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کا ذکر اس یہودی سے نہ کیا۔ اور نہ ہی اس یہودی نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کے جادو کا اثر پایا تاکہ وہ شیطان پھر جادو کرتا۔)

مَا يَفْعَلُ مَنْ تُعَرَّضُ لِمَالِهٖ

"اگر کوئی شخص مال لوٹنے لگے تو کیا کرنا چاہیئے؟"

۴۰۸۷ عَنْ قَابُوْسَ بْنِ مُخَارِقٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَاْتِيْنِيْ فَيُرِيْدُ مَالِيْ قَالَ ذَكِّرْهُ بِاللّٰهِ قَالَ فَاِنْ لَّمْ يَذْكُرْ قَالَ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ مِنْ حَوْلَكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ حَوْلِيْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ بِالسُّلْطَانِ قَالَ فَاِنْ نَاٰى السُّلْطَانُ عَنِّيْ قَالَ قَاتِلْ دُوْنَ مَالِكَ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْ شُهَدَآءِ الْاٰخِرَةِ اَوْ تَمْنَعَ مَالَكَ .

جناب حضرت قابوس بن مخارق راوی ہیں۔ کہ آپؓ نے اپنے والد سے سنا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا۔ اور عرض کرنے لگا۔ کہ اگر کوئی شخص میرا مال لوٹنے کے لیے آئے تو میں کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے تم اللہ سے ڈراؤ۔ اس نے عرض کیا کہ اگر وہ شخص نہ ڈرے تو؟ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تو پڑوسی مسلمانوں سے امداد حاصل کر۔ اس نے عرض کیا اگر میرے نزدیک کوئی مسلمان نہ ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو تم حاکم سے کہو۔ اس نے عرض کیا کہ اگر حاکم بھی دور ہو تو؟ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تو تم پھر اپنے مال کی حفاظت کے لیے جہاد کرو کیونکہ اگر تم مارے گئے تو شہید ہو گئے ورنہ اپنا مال بچا لو گے!

۴۰۸۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عُدِيَ عَلَى مَالِي قَالَ فَانْشُدْ بِاللهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَانْشُدْ بِاللهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَقَاتِلْ فَإِنْ قُتِلْتَ فَفِي الْجَنَّةِ وَإِنْ قَتَلْتَ فَفِي النَّارِ۔

کہ ایک شخص حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی شخص ظلم اور زیادتی سے میرا مال چھیننے آئے تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا۔ تم اسے اللہ کی قسم دو! وہ بولا اگر وہ شخص نہ مانے تو؟ آپ نے فرمایا۔ پھر اسے اللہ کی قسم دو۔ اس نے عرض کیا اگر وہ شخص تسلیم نہ کرے تو؟ آپ نے فرمایا پھر اسے اللہ کی قسم دو! اس نے عرض کیا اگر یہ شخص نہ مانے تو؟ آپ نے فرمایا۔ تم پھر لڑو! اگر تم مارے گئے تو جنت میں جاؤ گے اور اگر وہ شخص مارا گیا تو جہنم میں جائے گا۔

۴۰۸۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عُدِيَ عَلَى مَالِي قَالَ فَانْشُدْ بِاللهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَانْشُدْ بِاللهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَقَاتِلْ فَإِنْ قُتِلْتَ فَفِي الْجَنَّةِ وَإِنْ قَتَلْتَ فَفِي النَّارِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی شخص ظلم اور زیادتی سے میرا مال چھیننے آئے تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا۔ تم اسے اللہ کی قسم دو! وہ بولا اگر وہ شخص نہ مانے تو؟ آپ نے فرمایا اسے اللہ کی قسم دو۔ اس نے عرض کیا اگر وہ شخص تسلیم نہ کرے تو؟ آپ نے فرمایا پھر اسے اللہ کی قسم دو۔ اس نے عرض کیا اگر یہ شخص نہ مانے تو؟ آپ نے فرمایا۔ تم لڑو! اگر تم مارے گئے تو جنت میں جاؤ گے اور اگر وہ شخص مارا گیا تو جہنم میں جائے گا۔

مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ

جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے!

۴۰۹۰ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے لڑے پھر مارا جائے تو وہ شہید ہے۔

۴۰۹۱ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ فَقُتِلَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے لڑے پھر مارا جائے

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَهُوَ شَهِيدٌ .

تو وہ شہید ہے۔

۴۰۹۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ مَظْلُوْمًا فَلَهُ الْجَنَّةُ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے ظلم سے ہلاک کیا جائے وہ جنت میں جائے گا۔

۴۰۹۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص کا مال کوئی شخص ناحق لینا چاہے۔ اور وہ (اس کی حفاظت کے لیے) لڑے اور مارا جائے۔ تو وہ شہید ہوگا۔

ام نسائی فرماتے ہیں، کہ روایت ہذا میں غلطی ہوئی ہے۔ اور اس سے پہلی روایت ٹھیک ہے۔ اور بعض نسخوں میں اس طرح ہے کہ پہلی روایت غلط ہے اور یہ روایت درست ہے۔

۴۰۹۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اُرِيْدَ مَالُهٗ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص کا مال کوئی شخص ناحق لینا چاہے۔ اور وہ (اس کی حفاظت کے لیے) لڑے اور مارا جائے تو وہ شہید ہوگا۔

۴۰۹۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ . ترجمہ اوپر گزر چکا۔

۴۰۹۶ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ . مُخْتَصَرٌ

سیدنا حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے۔ (حدیث مختصر ہے)

۴۰۹۷ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ .

حضرت سعید بن زید راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کے لیے لڑے وہ شہید ہے۔

۴۰۹۸ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ .

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا جان سے ہاتھ دھو بیٹھے وہ شہید ہے۔

۴۰۹۹ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَظْلِمَتِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ .

سیدنا حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص ظلم سے مارا جائے وہ شہید ہے۔ یہ روایت جامع ہے۔ اور شہید کی بھی یہی تعریف ہے جو ناحق اور ظلم سے مارا جائے

www.sirat-e-mustaqeem.com

امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ روایت ٹھیک ہے۔ اور اس سے پہلی روایت جسے مومل نے روایت کیا ہے غلط ہے۔

مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ

۴۱۰۰ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قَاتَلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قَاتَلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ .

سیدنا حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کے لیے لڑے۔ اور بعد ازاں وہ مارا جائے تو وہ شہید ہے۔ اسی طرح جو شخص اپنی جان کی حفاظت کے لیے لڑے وہ بھی شہید ہے۔ اور جو اپنی اہل کے لیے لڑے وہ بھی شہید ہے۔

مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ

جو شخص اپنا دین بچانے کے لیے لڑے۔

۴۱۰۱ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ .

سیدنا حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے جو اپنی اہل کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ جو شخص اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوا مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ اور جو شخص اپنی جان کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ شہید ہے۔

مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَظْلِمَتِهٖ

جو شخص ظلم و ستم دور کرنے کے لیے لڑے

۴۱۰۲ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَظْلِمَتِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ .

سیدنا حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں سوید بن مقرن کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مقدس ہے۔ جو شخص ظلم سے مارا جائے وہ شہید ہے (یعنی اس پر ظلم ہو اور وہ ظلم رفع کرنے کے لیے لڑے پھر مارا جائے)

مَنْ شَهَرَ سَيْفَهٗ ثُمَّ وَضَعَهٗ فِي النَّاسِ

جو شخص تلوار نکال کر چلانا شروع کر لے۔

۴۱۰۳ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَهَرَ سَيْفَهٗ ثُمَّ وَضَعَهٗ فَدَمُهٗ هَدَرٌ .

سیدنا حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص تلوار میان سے نکالے اور پھر اسے لوگوں پر چلائے تو اس کا خون ہدر ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۱۰۴ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَمِثْلِهِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

ہمیں اسحٰق بن ابراہیم نے خبر دی۔ کہا ہمیں عبدالرزاق نے (اسی طرح) اسی سند کے ساتھ خبر دی لیکن اسے مرفوع نہیں کیا۔

اب اگر اسے کوئی شخص مار ڈالے تو اس کا کوئی قصاص اور دیت نہیں۔

۴۱۰۵ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ مَنْ رَفَعَ السِّلَاحَ ثُمَّ وَضَعَهُ فَدَمُهُ هَدَرٌ.

سیدنا حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جو شخص ہتھیار اٹھائے اور پھر چلائے تو اس کا خون ہدر ہے

۴۱۰۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

۴۱۰۷ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي مُجَاشِعٍ وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ وَبَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ قَالَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَقَالُوا يُعْطِي صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا فَقَالَ إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْوَجْنَتَيْنِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰهَ قَالَ فَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ إِذَا عَصَيْتُهُ أَيَأْمَنُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي فَسَأَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَتْلَهُ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَخْرُجُونَ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ.

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں سونا بھیجا جو مٹی کے اندر تھا۔ ابھی صاف نہیں ہوا تھا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سونے کو اقرع بن حابس حنظلی، بنی مجاشع کے ایک شخص، عیینہ بن بدر فزاری علقمہ بن علاثہ عامری اور بنو کلاب کے ایک شخص میں تقسیم فرما دیا۔ نیز آپ نے اس سونے کو زید خیل طائی اور بنی نبہان کے ایک شخص میں بھی تقسیم فرمایا یہ دیکھ کر قریش اور انصار کے لوگ غصے ہوئے اور کہنے لگے آپ نجد کے سرداروں کو دیتے ہیں اور ہمیں نہیں دیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چونکہ وہ نو مسلم ہیں لہٰذا میں ان کے دلوں کو ملاتا ہوں اور تم تو پرانے مسلمان ہو۔ اسی دوران ایک شخص آیا جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں اور گال پھولے ہوئے تھے اس کی داڑھی گھنی تھی۔ سر منڈا ہوا تھا۔ اس شخص نے کہا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے ڈریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں گا تو اللہ تعالیٰ کی تابعداری کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے مجھے زمین والوں پر امین بنایا اور تم میرا اعتبار نہیں کرتے؟ اسی دوران ایک شخص نے لوگوں میں سے درخواست کی (اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے) کہ اس کو قتل کر دیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا جب وہ پیٹھ پھیر کر واپس ہوا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

www.sirat-e-mustaqeem.com

فرمایا اس کی نسل میں سے کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن مجید کی تلاوت کریں گے مگر قرآن پاک ان کے حلق سے نیچے نہ جائے گا۔ یعنی دل پر کچھ اثر نہ ہوگا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر جانور سے صاف آر پار نکل جاتا ہے اور اس میں کچھ نہیں بھرتا (اسی طرح ان لوگوں میں دین کا کچھ نام و نشان بھی نہ ہوگا) وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑیں گے۔ اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو انہیں اس طرح قتل کروں جیسے عاد کے لوگ قتل ہوئے۔

۴۱۰۸ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَخْرُجُ قَوْمٌ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ قَتْلَهُمْ اَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا آخری زمانے میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے اور وہ کم سن و بے وقوف ہوں گے (ظاہر میں قرآن مجید کی آیات پڑھیں گے) (یا لوگوں کی بہتری اور خیر خواہی کی باتیں کریں گے) مگر ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ سے آر پار نکل جاتا ہے۔ جب تم انہیں دیکھو تو انہیں قتل کر دو کیونکہ ان کو قتل کرنے میں قیامت کے روز ثواب ہوگا۔

۴۱۰۹ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ كُنْتُ اَتَمَنّٰى اَنْ اَلْقٰى رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُهُ عَنِ الْخَوَارِجِ فَلَقِيْتُ اَبَا بَرْزَةَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقُلْتُ لَهٗ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ فَقَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُذُنَيَّ وَرَاَيْتُهٗ بِعَيْنَيَّ اُتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَهٗ فَاَعْطٰى مَنْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهٖ وَلَمْ يُعْطِ مَنْ وَّرَاءَهٗ شَيْئًا فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ وَّرَائِهٖ فَقَالَ

سیدنا حضرت شریک بن شہاب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ مجھے اس بات کی خواہش تھی کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے ملوں، اور ان سے خوارج کے متعلق پوچھوں اتفاقاً میں نے عید کے روز حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کو آپ کے کئی دوستوں کے ساتھ دیکھا میں نے دریافت کیا کیا آپ نے خارجیوں کے بارے میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں میں نے اپنے کان سے سنا اور آنکھوں سے دیکھا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کچھ مال پیش کیا گیا اور آپ نے اس مال کو ان لوگوں میں تقسیم فرما دیا جو دائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے اور جو بائیں طرف بیٹھے تھے اور جو لوگ پیچھے بیٹھے تھے آپ نے انہیں کچھ عنایت نہ فرمایا ان میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا یا محمد! آپ نے انصاف سے تقسیم نہیں کی وہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَا مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مَطْمُومُ الشَّعْرِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِيدًا وَقَالَ وَاللهِ لَا تَجِدُونَ بَعْدِي رَجُلًا هُوَ أَعْدَلُ مِنِّي ثُمَّ قَالَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَأَنَّ هَذَا مِنْهُمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ لَا يَزَالُونَ يَخْرُجُونَ حَتَّى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ.

سیاہ رنگ، سر منڈا اور سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا یہ سن کر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم بہت رنجیدہ ہوئے اور ارشاد فرمایا۔ خدا کی قسم! تم میرے بعد مجھ سے بڑھ کر کسی شخص کو مجھ سے زیادہ انصاف کرتے ہوئے نہ دیکھو گے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا آخری زمانے میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے۔ گویا یہ شخص بھی انہی لوگوں میں سے ہے۔ وہ قرآن مجید کی تلاوت کریں گے مگر قرآن ان کی ہنسلی کے نیچے نہ اترے گا اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ وہ سر منڈے ہوں گے ہمیشہ ظہور پذیر ہوتے رہیں گے حتیٰ کہ ان کا آخری گروہ دجال کے ساتھ نکلے گا جب تمہاری ان سے ملاقات ہو تو تم انہیں قتل کر دو۔ وہ تمام مخلوق سے بدتر اور بدنفس ہیں۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا سے ثابت ہوا کہ فقط انسان برائے نام مسلمان نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ مسلمانوں کے سے اخلاق پیدا نہ کرے۔ نیک نفسی، خوش اخلاقی ایمانداری، راست بازی مسلمانوں میں سب سے زیادہ ہونی چاہیئے۔ اگر یہ نہ ہو تو صرف قرآن مجید پڑھنے یا نماز ادا کرنے سے اسلام پورا نہیں ہوتا۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ شریک بن شہاب کچھ مشہور نہیں ہیں۔

قِتَالُ الْمُسْلِمِ

مسلمان سے لڑنا

۴۱۱۰ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِتَالُ الْمُسْلِمِ كُفْرٌ وَسِبَابُهُ فُسُوقٌ.

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مسلمان سے لڑنا کفر ہے اور اسے گالی دینا گناہ ہے۔

۴۱۱۱ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا گناہ اور اس سے قتال کفر ہے۔

۴۱۱۲ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا مسلمان کو گالی دینا گناہ اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۴۱۱۳ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ مسلمان کو گالی دینا گناہ اور اس سے لڑنا کفر ہے

۴۱۱۴ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مسلمان کو برا کہنے والا فاسق ہو جاتا ہے۔ اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۴۱۱۵ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ قُلْتُ لِحَمَّادٍ سَمِعْتَ مَنْصُورًا وَسُلَيْمَانَ وَحَبِيبًا يُحَدِّثُونَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ مَنْ تَتَّهِمُ أَتَتَّهِمُ مَنْصُورًا أَتَتَّهِمُ حَبِيبًا أَتَتَّهِمُ سُلَيْمَانَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّي أَتَّهِمُ أَبَا وَائِلٍ.

سیدنا حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حماد سے کہا کہ میں نے منصور سلیمان اور زبید سے سنا یہ سبھی حضرات حضرت ابووائل سے نقل کرتے ہیں۔ اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مسلمان کو برا بھلا کہنا گناہ ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔ اور تم کس شخص پر تہمت دھرتے ہو منصور پر یا زبید پر؟ یا سلیمان پر آپ نے فرمایا نہیں مگر میں ابووائل پر تہمت لگاتا ہوں۔

۴۱۱۶ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ قُلْتُ لِأَبِي وَائِلٍ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ.

جناب حضرت زبید حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کو گالی گلوچ اور برا کہنا فسق اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔ میں نے ابووائل سے دریافت کیا کیا آپ نے یہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا؟ آپ نے فرمایا ہاں!

۴۱۱۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کو برا کہنے والا فاسق ہو جاتا ہے۔ اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۴۱۱۸ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.

سیدنا حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کو برا کہنے والا فاسق ہو جاتا ہے۔ اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۴۱۱۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قِتَالُ الْمُؤْمِنِ كُفْرٌ وَسِبَابُهُ فُسُوقٌ.

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کو برا کہنے والا فاسق ہو جاتا ہے۔ اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلتَّغْلِيْظُ فِيْمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ

جو شخص گمراہی کے جھنڈے تلے لڑے ۔

۴۱۲۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِيْ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِيْ لِذِيْ عَهْدٍ عَهْدَهَا فَلَيْسَ مِنِّيْ وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَدْعُوْا اِلٰى عَصَبِيَّةٍ اَوْ يَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ فَقُتِلَ فَقِتْلَتُهٗ جَاهِلِيَّةٌ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں ۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اطاعت سے نکل جائے اور جماعت سے الگ ہو جائے اور پھر اسی حالت میں اس کی موت ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ اور جو شخص میری امت سے نکلے، نیک و بد سب لوگوں کو قتل کرے، اور مسلمان کو بھی نہ چھوڑے اور جس سے اقرار ہو اس سے اقرار پورا نہ کرے تو وہ مجھ سے کوئی رشتہ نہیں رکھتا۔ اور جو شخص گمراہی اور بغاوت کے جھنڈے تلے لڑے، لوگوں کو تعصب کی طرف بلائے یا اس کا غصہ تعصب کی وجہ سے ہو (اللہ کے لیے نہ ہو) پھر وہ قتل کیا جائے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

۴۱۲۱ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يُقَاتِلُ عَصَبِيَّةً وَيَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ فَقِتْلَتُهٗ جَاهِلِيَّةٌ ۔

سیدنا حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں ۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص گمراہی کے جھنڈے تلے لڑے اور اپنی قوم کے تعصب کے لیے لڑے اور اسی پر غصہ کرے تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی (امام نسائی فرماتے ہیں کہ روایت ہذا میں عمران القطان ہیں جو قوی نہیں ۔)

نوٹ: گمراہی کے جھنڈے کے نیچے لڑنے کا مطلب یہ ہے، کہ شریعت کی نظر میں وہ لڑائی درست اور صحیح نہ ہو۔ تعصب کا مطلب ہے، ظلم پر مدد کرنا مقصود یہ ہے کہ لڑائی ظلم پر نہ ہو بلکہ یہ اپنی عزت اور ناموس کی خاطر ہو۔

تَحْرِيْمُ الْقَتْلِ

مسلمان کا قتل حرام ہے؟

۴۱۲۲ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَشْهَرَ الْمُسْلِمُ عَلٰى اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ بِالسِّلَاحِ فَهُمَا عَلٰى جُرُفِ جَهَنَّمَ فَاِذَا قَتَلَهٗ خَرَّا جَمِيْعًا فِيْهَا ۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر ہتھیار اٹھائے (دوسرا بھی جواب میں اٹھائے) تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہیں۔ اور پھر جب قتل کیا تو دونوں جہنم میں جائیں گے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

نوٹ:۔ یہ جب ہے کہ دونوں نے ایک ساتھ ہتھیار اٹھایا۔ اور دونوں کی نیت ایک دوسرے کو قتل کرنے کی تھی اور اگر ایک شخص نے ہتھیار اٹھائے اور دوسرے نے اپنے آپ کو بچانا چاہا، تو ہتھیار اٹھانے میں پہل کرنے والا جہنم میں جائے گا۔ دوسرا نہیں۔

۴۱۲۳ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ اِذَا حَمَلَ الرَّجُلَانِ الْمُسْلِمَانِ السِّلَاحَ اَحَدُھُمَا عَلَی الْاٰخَرِ فَھُمَا عَلٰی حُرُفِ جَھَنَّمَ فَاِذَا قَتَلَ اَحَدُھُمَا الْاٰخَرَ فَھُمَا فِی النَّارِ۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب دو مسلمانوں نے ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھایا۔ تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہیں۔ پھر جب ایک نے دوسرے کو قتل کیا، تو وہ دونوں جہنم میں جائیں گے۔

نوٹ:۔ قاتل تو مسلمان کو قتل کرنے کی وجہ سے۔ اور مقتول اس لیے کہ اس کی نیت بھی مسلمان کو قتل کرنے کی تھی۔

۴۱۲۴ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَاجَہَ الْمُسْلِمَانِ فَقَتَلَ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ فَھُمَا فِی النَّارِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِہٖ۔

سیدنا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب دو مسلمان تلواریں لے کر لڑیں۔ اور پھر ایک دوسرے کو قتل کرے۔ تو وہ دونوں جہنم میں جائیں گے۔ کسی شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قاتل تو جہنم میں جائے گا! مگر مقتول کیوں جائے گا؟ آپ نے فرمایا اس کی نیت یہ تھی کہ وہ اپنے ساتھی کو قتل کرے۔

۴۱۲۵ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَاجَہَ الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْھِمَا قَتَلَ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ فَھُمَا فِی النَّارِ مِثْلُہٗ سَوَآءٌ۔

سیدنا ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب دو مسلمان تلواریں لے کر لڑیں۔ اور پھر ایک دوسرے کو قتل کرے تو وہ دونوں برابر جہنم میں جائیں گے۔

۴۱۲۶ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَاجَہَ الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْھِمَا کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا یُرِیْدُ قَتْلَ صَاحِبِہٖ فَھُمَا فِی النَّارِ قِیْلَ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّہٗ کَانَ حَرِیْصًا عَلٰی صَاحِبِہٖ۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت مروی ہے۔ اس میں اس قدر زیادہ ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ کسی شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قاتل تو جہنم میں جائیگا مگر مقتول کیوں جائے گا آپ نے فرمایا اس کی نیت یہ تھی کہ وہ اپنے ساتھی کو قتل کرے۔

۴۱۲۷ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْھِمَا قَتَلَ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا جب دو مسلمان تلواروں سے لڑیں اور ایک دوسرے کو قتل کرے تو دونوں قاتل و مقتول جہنم میں جائیں گے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۱۲۸ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا تَوَاجَہَ الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْھِمَا فَقَتَلَ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّہٗ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِہٖ ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر چکا۔

۴۱۲۹ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْھِمَا فَقَتَلَ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ وَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ ۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور نے فرمایا جب دو مسلمان تلواروں سے لڑیں اور ایک دوسرے کو قتل کرے تو قاتل و مقتول دونوں جہنمی ہیں۔

* * *

۴۱۳۰ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَاجَہَ الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْھِمَا فَقَتَلَ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّہٗ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِہٖ ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب دو مسلمان تلواریں لے کر لڑیں اور پھر ایک دوسرے کو قتل کرے تو وہ دونوں جہنم میں جائیں گے۔ کسی شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قاتل تو جہنم میں جائے گا! مگر مقتول کیوں جائے گا؟ آپ نے فرمایا اس کی نیت یہ تھی کہ وہ اپنے ساتھی کو قتل کرے۔

۴۱۳۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا۔ کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔

نوٹ: ۔ زہر الربی میں ہے۔ کہ حدیث ہذا کے سات مطالب ہو سکتے ہیں پہلے وہ لوگ مراد ہیں۔ جو ناحق خون کو حلال سمجھیں اور ان کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں ۔ دوسرا یہ کہ اسلام سے مراد حق اور کفر سے ناشکری ہے تیسرا یہ ہے کہ وہ شخص کفر کے قریب ہو جائے گا۔ چوتھا یہ کہ یہ فعل کفار کا سا ہے۔ پانچواں یہ کہ دراصل کفر مراد ہے یعنی کافر مت ہو جانا بلکہ ہمیشہ مسلمان رہنا چھٹا یہ کہ کفر سے مراد ہتھیار پہننا ہے ۔ ساتواں یہ کہ ایک دوسرے کو کافر نہ بناؤ اور پھر ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو قاضی عیاضؒ کے نزدیک ان تمام اقوال سے راجح اور بہتر قول چوتھا ہے یعنی یہ فعل کافروں کا سا ہے۔ (امام نوویؒ)

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۱۲۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَلَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجِنَايَةِ اَبِيْهِ وَلَا جِنَايَةِ اَخِيْهِ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو اور کوئی شخص اپنے باپ یا بھائی کے قصور کے بدلے میں نہ پکڑا جائے گا۔ (بلکہ ہر ایک کے قصور کا مواخذہ اسی سے ہوگا)

۔امام نسائیؒ نے فرمایا کہ روایت ہذا خطا ہے

۴۱۲۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَلَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجَرِيْرَةِ اَبِيْهِ وَلَا بِجَرِيْرَةِ اَخِيْهِ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو اور کوئی شخص اپنے باپ یا بھائی کے قصور کے بدلے میں نہ پکڑا جائے گا۔ (بلکہ ہر ایک کے قصور کا مواخذہ اسی سے ہوگا)

۴۱۲۴ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُفَيِّئُكُمْ تَرْجِعُوْنَ بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَلَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجَرِيْرَةِ اَبِيْهِ وَلَا بِجَرِيْرَةِ اَخِيْهِ ۔

سیدنا حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے مرسلاً مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں اس حالت میں نہ پاؤں کہ تم میرے بعد کافر ہو جاؤ آخر تک (امام نسائیؒ نے فرمایا کہ یہ روایت درست نہیں ہے)

۴۱۲۵ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا مُرْسَلٌ ۔

سیدنا حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے مرسلاً مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمہیں اس حالت میں نہ پاؤں کہ تم میرے بعد کافر ہو جاؤ

۴۱۲۶ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا تاکہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو!

۴۱۲۷ عَنْ جَرِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِسْتَنْصَتَ النَّاسَ قَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ۔

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں لوگوں کو خاموش کیا پھر فرمایا تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا۔ کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

۴۱۲۸ عَنْ جَرِيْرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَنْصِتِ النَّاسَ

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے لوگوں کو چپ کرایا اور فرمایا

www.sirat-e-mustaqeem.com

ثُمَّ قَالَ لَا أَلْفِيَنَّكُمْ بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ .

دیکھو میں تمہیں ..... اپنے ..... بعد ایسا نہ پاؤں کہ تم کافر ہو جاؤ اور ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو!

اٰخِرُ كِتَابِ الْمُحَارَبَةِ

کتاب لڑائی کی ختم ہوئی۔

اَوَّلُ كِتَابِ قَسْمِ الْفَيْءِ

فے تقسیم کرنے کی کتاب

۴۱۳۹ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ اَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُوْرِيَّ حِيْنَ خَرَجَ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَرْسَلَ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبٰى لِمَنْ تَرَاهُ قَالَ هُوَ لَنَا فَاَبٰى عَلَيْنَا ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَسَمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ عَرَضَ عَلَيْنَا شَيْئًا رَاَيْنَاهُ دُوْنَ حَقِّنَا فَاَبَيْنَا اَنْ نَقْبَلَهٗ وَكَانَ الَّذِيْ عُرِضَ عَلَيْهِمْ اَنْ يُعِيْنُوْنَا بِكُرَاعِهِمْ وَيَقْضِيَ غَارِمَهُمْ وَيُعْطِيَ فَقِيْرَهُمْ وَاَبٰى اَنْ يَزِيْدَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ .

سیدنا حضرت یزید بن ہرمز راوی ہیں، کہ خوارج کے سردار نجدہ حروری نے جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے دور میں خروج کیا، تو اس نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس کہلا بھیجا کہ ذوی القربیٰ کا حصہ کن کن لوگوں کو ملنا چاہیئے! تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ اور ناطہ رکھنے والوں کا ہے۔ اور آپ نے اسے بنو ہاشم اور بنو مطلب کے لوگوں میں ہی تقسیم کیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دینا چاہا تھا، مگر آپ ہمارے حق سے کم دیتے تھے، تو ہم نے یہ نہ لیا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ ہم رشتے والوں کے نکاح کرنے میں مدد دیں گے! اور ان میں سے جو شخص قرضدار ہو جائے گا، اس کا قرضہ ادا کریں گے اور جو مفلس ہوگا اسے دیں گے، اور اس سے زیادہ دینے سے انہوں نے انکار کیا۔

نوٹ:۔ ذوی القربیٰ کے حصے سے مراد وہ حصہ ہے جس کا ذکر اللہ جل شانہٗ نے اس آیت شریفہ میں کیا ہے۔

مَا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ .

یعنی اللہ جل جلالہٗ نے جو کچھ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گاؤں والوں یعنی بنو نضیر کے یہودیوں سے عنایت فرمایا ہے۔ تو وہ اللہ، اس کے رسول ذوالقربیٰ، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فئے میں پانچ حصے کیے، ایک تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص حصہ ہے۔ دوسرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کا تیسرے یتیم لوگوں کا چوتھے مساکین کا اور پانچواں مسافروں کا لہٰذا فئے کو اسی تناسب سے تقسیم کرنا چاہیئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

سہما، مال غنیمت تو اس کے لیے ارشاد فرمایا۔
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ۔

یعنی تم جو مال غنیمت میں حاصل کرو اس کا پانچواں حصہ اللہ جل شانہ، وعم نوالہ اس کے جلیل القدر رسول صلی اللہ علیہ وسلم، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا ہے۔ رہے باقی چار حصے تو وہ لڑنے والوں کے لیے ہوں گے۔ تو اس میں بھی رشتہ داروں کا، پانچواں حصہ خمس کا خمس ہوا۔

۴۱۴۰ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ کَتَبَ نَجْدَةُ اِلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ یَسْاَلُهٗ عَنْ سَهْمِ ذِی الْقُرْبٰی لِمَنْ هُوَ قَالَ یَزِیْدُ بْنُ هُرْمُزَ وَاَنَا کَتَبْتُ کِتَابَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰی نَجْدَةَ کَتَبْتُ اِلَیْهِ کَتَبْتَ تَسْاَلُنِیْ عَنْ سَهْمِ ذِی الْقُرْبٰی لِمَنْ هُوَ وَهُوَ لَنَا اَهْلُ الْبَیْتِ وَقَدْ کَانَ عُمَرُ دَعَانَا اِلٰی اَنْ نَّنْکِحَ مِنْهُ اَیِّمَنَا وَنُؤَدِّیَ مِنْهُ عَائِلَنَا وَنَقْضِیَ مِنْهُ عَنْ غَارِمِنَا فَاَبَیْنَا اِلَّا اَنْ یُّسَلِّمَهٗ لَنَا وَاَبٰی ذٰلِکَ فَتَرَکْنَاهُ عَلَیْهِ۔

سیدنا حضرت یزید بن ہرمز رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نجدہ نے سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف لکھا (فے اور غنیمت میں سے) ذوالقربیٰ کا حصہ کس کس کو ملنا چاہیے۔ میں نے سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف سے جواب لکھا کہ وہ حصہ ہمیں ملنا چاہیے جو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت عظام میں سے ہیں۔ اور سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے ہمیں فرمایا تھا کہ میں اس حصے سے اس شخص کا نکاح کروں گا جس کا نکاح نہیں ہوا اور جو قرضدار ہو اس کا قرضہ ادا کروں گا ہم نے کہا نہیں بلکہ ہمارا حصہ ہمیں دے دیجیے آپ نے ایسا نہ کرنا تو ہم نے اپنی رضا چھوڑ دیا

لغت:۔ جناب حضرت عثمان غنی اور حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہما نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ نے بنی عبد المطلب کو عنایت فرمایا اور ہمیں کچھ نہیں بخشا اس اجمال کی تفصیل اور اشکال کی توضیح یہ ہے کہ عبد مناف کے چار بیٹے تھے ایک ہاشم جن کی اولاد سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ دوسرے مطلب، تیسرے عبد شمس جن کی اولاد سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، ہیں۔ اور چوتھے نوفل جن کی اولاد میں سے جناب حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ ہیں۔

حدیث پاک کے آخر میں ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں تو بنو ہاشم اور بنی عبد المطلب کو برابر سمجھتا ہوں! یہ اس لیے کہ یہ دونوں قبائل جاہلیت میں۔ اور اسلام میں کبھی جدا نہیں ہوئے۔

۴۱۴۱ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذِی الْقُرْبٰی بَیْنَ بَنِیْ هَاشِمٍ وَبَنِی الْمُطَّلِبِ اَتَیْتُهٗ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰٓؤُلَآءِ بَنُوْ هَاشِمٍ لَا نُنْکِرُ فَضْلَهُمْ

سیدنا حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ذوالقربیٰ کا حصہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب میں تقسیم فرمایا تو میں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں بنو ہاشم کی فضیلت کا تو کوئی انکار نہیں۔ کیونکہ اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

لِمَكَانِكَ الَّذِي جَعَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مِنْهُمْ اَرَاَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ اَعْطَيْتَهُمْ وَمَنَعْتَنَا وَاِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُمْ لَمْ يُفَارِقُونِي فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ اِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ۔

رب العزت نے آپ کو ان میں سے مبعوث فرمایا۔ لیکن بنی عبدالمطلب کو آپ نے عنایت فرمایا۔ اور ہمیں نہ دیا حالانکہ ہم اور بنی عبدالمطلب آپ سے درجے میں برابر ہیں۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بنی عبدالمطلب مجھ سے اسلام اور جاہلیت میں جدا نہیں ہوئے۔ اور بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب ایک ہیں آپ نے ایک دست مبارک کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کے اندر کیں یعنی اس طرح آپس میں ملے ہوئے ہیں۔ جیسے یہ انگلیاں ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہیں۔

۴۱۴۲ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ بَعِيْرٍ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَا يَحِلُّ لِيْ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ قَدْرَ هٰذِهٖ اِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے روز اونٹ کا ایک بال لیا۔ اور فرمایا اے لوگو! مجھے اس مال میں سے جو اللہ رب العزت نے تمہیں عنایت فرمایا۔ اس ایک بال برابر بھی لینا جائز نہیں۔ ہاں مگر پانچواں حصہ اور وہ بھی تمہاری طرف ہی لوٹا دیا جاتا ہے۔

نوٹ اس لیے تاکہ اس میں یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کی پرورش ہوتی رہے اور یہ ان کاموں میں صرف ہوتا ہے۔

۴۱۴۳ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْوَلِيْدِ كِتَابًا فِيْهِ وَقَسْمُ اَبِيْكَ لَكَ الْخُمُسُ كُلُّهٗ وَاِنَّمَا سَهْمُ اَبِيْكَ كَسَهْمِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَفِيْهِ حَقُّ اللّٰهِ وَحَقُّ الرَّسُوْلِ وَذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنَ وَابْنِ السَّبِيْلِ

سیدنا حضرت امام اوزاعی سے مروی ہے۔ کہ (بنو امیہ کے خلیفہ عادل) جناب حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ، نے عمر بن ولید کو لکھا۔ کہ تمہارے والد ولید بن عبدالملک بن مروان کی تقسیم کے مطابق تو کل پانچواں حصہ تمہارا ہے۔ مگر درحقیقت تمہارے باپ کا ایک حصہ ایک مسلمان کے حصے کے برابر تھا۔ اور پانچویں حصے میں اللہ اس کے رسول، ذوالقربیٰ اور یتیموں مسکینوں اور مسافروں کا حق تھا۔ تو قیامت کے روز تمہارے باپ پر کتنے دعویدار ہوں گے؟

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَمَا أَكْثَرُ خُصَمَاءِ أَبِيكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَكَيْفَ يَنْجُوا مَنْ كَثُرَتْ خُصَمَاؤُهُ وَأَظْهَرُكَ الْمَعَازِفَ وَالْمَزَامِيرَ بِدْعَةً فِي الْإِسْلَامِ وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَبْعَثَ عَلَيْكَ مَنْ يَجُرُّ جُمَّتَكَ جُمَّةَ السُّوءِ .

اور جس شخص پر اس قدر زیادہ دعویدار ہوں اس کا چھٹکارا کیسے ہوگا اور تم نے جو بینڈ باجے اور ستار نکالے ہیں وہ اسلام میں سب بدعت ہیں صریح گمراہی ہیں ۔ اور میں نے ارادہ کیا کہ تمہارے پاس ایک ایسے شخص کو بھیجوں تو جو تمہارے باغی اور سرکش سر کو پکڑ کر کھینچے (تاکہ تم ذلیل خوار ہو اور گمراہی سے باز آجاؤ)

۲۱۴۴ عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ أَنَّهُ جَاءَ هُوَ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمَانِهِ فِيمَا قَسَمَ حُنَيْنٍ بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَسَمْتَ لِإِخْوَانِنَا بَنِي الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَلَمْ تُعْطِنَا شَيْئًا وَقَرَابَتُنَا مِثْلُ قَرَابَتِهِمْ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَى هَاشِمًا وَالْمُطَّلِبَ شَيْئًا وَاحِدًا قَالَ جُبَيْرُ ابْنُ مُطْعِمٍ وَلَمْ يَقْسِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَلَا نَوْفَلٍ مِنْ ذَلِكَ الْخُمُسِ شَيْئًا كَمَا قَسَمَ لِبَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ .

سیدنا حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ اور سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ۔ اور حنین کے اس مال کے متعلق پوچھا جو آپ نے بنو ہاشم اور بنی عبدالمطلب میں تقسیم فرمایا تھا ۔ ہم نے کہا ۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے بنی عبدالمطلب کو دیا ۔ جو ہمارے بھائی ہیں ۔ اور ہمیں کچھ عنایت نہ فرمایا ۔ حالانکہ ہم بھی آپ سے وہی قرابت رکھتے ہیں تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ میں تو بنی ہاشم اور عبدالمطلب کو ایک سمجھتا ہوں ۔ جناب جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ۔ پھر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبد شمس اور بنی نوفل کو خمس میں سے کچھ نہ دیا جیسے آپ نے بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کو دیا ۔

۲۱۴۵ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بَعِيرًا فَأَخَذَ مِنْ سَنَامِهِ وَبَرَةً بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنَ الْفَيْءِ شَيْءٌ وَلَا هَذِهِ إِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ فِيكُمْ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں ۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس تشریف لائے ۔ اور اس کی کوہان میں سے ایک بال اپنی دو انگلیوں میں پکڑا پھر ارشاد فرمایا ۔ میرے لیے فے میں اتنا بھی نہیں ۔ مگر پانچواں حصہ ۔ اور وہ بھی تمہیں ہی لوٹا دیا جاتا ہے ۔

۲۱۴۶ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى نَفْسِهِ مِنْهَا قُوتَ سَنَةٍ وَمَا بَقِيَ جَعَلَهُ فِي الْكُرَاعِ

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ نے بنی نضیر کے مال اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دلوائے مسلمانوں نے ان پر نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ (جہاد نہیں کیا) تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے ایک سال کا خرچ لے لیتے ۔ اور آپ باقی ماندہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

لِلسِّلَاحِ عِدَّةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.

مال گھوڑوں، ہتھیاروں اور جہاد کے سامان میں خرچ کرتے۔

۲۱۴۷ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ اَرْسَلَتْ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ تَسْاَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنْ صَدَقَتِهِ وَمِمَّا تَرَكَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے کسی کو جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس ترکہ لینے کے لیے بھیجا جو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقے اور خیبر کے مال کے پانچویں حصہ سے ..... چھوڑا تھا۔ جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے تو ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ہمارے ترکہ کا کوئی وارث نہیں (بلکہ جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے)

۲۱۴۸ عَنْ عَطَاءٍ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ وَاعْلَمُوا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبٰى قَالَ خُمُسُ اللّٰهِ وَخُمُسُ رَسُولِهِ وَاحِدٌ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ مِنْهُ وَيُعْطِي مِنْهُ وَيَضَعُهُ حَيْثُ يَشَاءُ وَيَصْنَعُ بِهِ مَا شَاءَ.

سیدنا حضرت عطاء رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ جو تم غنیمت حاصل کرو۔ اور اس میں سے پانچواں حصہ اللہ۔ اس کے رسول اور ذوی القربیٰ کا ہے تو (اللہ رب العزت کے لیے کوئی الگ حصہ نہیں) یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہی حصہ تھا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اس حصہ سے لوگوں کو سواریاں اور نقد دیتے اور آپ جہاں اور جس جگہ چاہتے خرچ کرتے اور جو کچھ چاہتے وہ خرچ کرتے۔

۲۱۴۹ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَاَلْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ وَاعْلَمُوا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ قَالَ هٰذَا مَفَاتِيحُ كَلَامِ اللّٰهِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ لِلّٰهِ قَالَ اخْتَلَفُوا فِي هٰذَيْنِ السَّهْمَيْنِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمِ الرَّسُولِ وَسَهْمِ ذِي الْقُرْبٰى فَقَالَ قَائِلٌ سَهْمُ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْخَلِيفَةِ مِنْ بَعْدِهِ وَقَالَ

سیدنا قیس بن مسلم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے حسن بن محمد رضی اللہ عنہ سے اس آیت شریفہ کے متعلق دریافت کیا وَاعْلَمُوا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ تو آپ نے فرمایا کہ یہ آیت اللہ تعالیٰ کے فرمان کی ابتدا ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے۔ کہ دنیا اور آخرت اللہ رب العزت کی ہے تاہم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد دو حصوں کے متعلق اختلاف کیا ہے۔ ایک تو رسول اللہ کے حصے اور دوسرے ذوی القربیٰ کے حصے میں بعض لوگوں کے مطابق رسول کا حصہ آپ کے خلیفہ کو ملنا چاہیے اور بعض نے کہا ہے کہ ذوی القربیٰ کا حصہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کو ملنا چاہیے اور بعض

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَائِلٌ سَهْمُ ذِي الْقُرْبٰى لِقَرَابَةِ الرَّسُوْلِ وَقَالَ قَائِلٌ سَهْمُ ذِي الْقُرْبٰى لِقَرَابَةِ الْخَلِيْفَةِ فَاجْتَمَعَ رَأْيُهُمْ عَلٰى اَنْ جَعَلُوْا هٰذَيْنِ السَّهْمَيْنِ فِي الْخَيْلِ وَالْعُدَّةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَكَانَا فِيْ ذٰلِكَ فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ۔

نے کہا کہ، اب خلیفہ کے رشتہ داروں کو ملنا چاہیے۔ آخر سب لوگ اس بات پر متفق ہوئے۔ کہ ان دونوں حصوں کو گھوڑوں اور جہاد کے سامان میں خرچ ہونا چاہیے۔ اور یہ جناب حضرت ابوبکر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی خلافت تک اسی طرح تقسیم ہوتا رہا۔

نوٹ:۔ جناب حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما نے وہ حصہ ہرگز نہ لیا۔ جو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ حالانکہ یہ حضرات اس کے مستحق تھے۔ اس سے شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی بے طمعی اور حقانیت کا ثبوت ملتا ہے۔

۴۱۵۰ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ قَالَ سَاَلْتُ يَحْيَى الْجَزَّارَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخُمُسِ قَالَ خُمُسُ الْخُمُسِ۔

سیدنا حضرت موسیٰ بن ابی عائشہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے یحییٰ جزار سے اس آیت کے بارے دریافت کیا وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ۔ میں نے عرض کیا کہ حضور کا خمس میں سے حصہ کتنا تھا تو آپ نے مجھے بتایا کہ کل پانچویں حصے کا پانچواں حصہ (یعنی پچیسواں حصہ)

۴۱۵۱ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ سُئِلَ الشَّعْبِيُّ عَنْ سَهْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفِيِّهٖ فَقَالَ اَمَّا سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَسَهْمِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَّا سَهْمُ الصَّفِيِّ فَغُنْرَةٌ يَخْتَارُ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ شَاءَ۔

سیدنا حضرت مطرف راوی ہیں۔ کہ حضرت شعبہ سے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے اور صفی کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ نے بتایا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ تو ایک مسلمان کے حصے کے برابر تھا۔ اور صفی کے لیے آپ کو اختیار تھا کہ آپ کو جو چیز پسند آئے وہ لے لیں۔

نوٹ:۔ صفی اس چیز کو کہتے ہیں۔ جو چیز غنیمت کے تقسیم ہونے سے قبل امام اپنے لیے منتخب کرے مثلاً غلام، گھوڑا وغیرہ۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ حکم مخصوص تھا اور دوسرے کسی امام کو اس کا کوئی اختیار نہیں۔

۴۱۵۲ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ بَيْنَا اَنَا مَعَ مُطَرِّفٍ بِالْمِرْبَدِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مَعَهٗ قِطْعَةُ اَدِيْمٍ قَالَ كَتَبَ لِيْ هٰذِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ يَقْرَاُهَا قَالَ

سیدنا حضرت یزید بن شخیر راوی ہیں۔ کہ میں مقام مربد میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ اس دوران ایک شخص چمڑے کا ٹکڑا لے کر حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا کہ یہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے لکھ دیا ہے کیا تم میں سے کوئی شخص پڑھ سکتا ہے؟

www.sirat-e-mustaqeem.com

قُلْتُ أَنَا أَقْرَأُ فَإِذَا فِيهَا مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي زُهَيْرِ بْنِ أُقَيْشٍ أَنَّهُمْ إِنْ شَهِدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَفَارَقُوا الْمُشْرِكِينَ وَأَقَرُّوا بِالْخُمُسِ فِي غَنَائِمِهِمْ وَسَهْمُ النَّبِيِّ وَصَفِيِّهِ فَإِنَّهُمْ آمِنُونَ بِأَمَانِ اللهِ وَرَسُولِهِ

میں نے کہا ہاں میں پڑھ سکتا ہوں اس کے الفاظ مبارکہ یوں تھے۔ "حضرت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے بنو زہیر بن اقیش کے نام لوگوں کو معلوم ہو کہ اگر وہ اس بات کی گواہی دیں گے کہ اللہ جل جلالہ، کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بھیجے ہوئے ہیں اور شرکوں سے الگ رہیں گے اور وہ اس بات کا اقرار کریں گے کہ اموال غنیمت میں سے پانچواں حصہ اور صفی کا حصہ آپ کی ذات اقدس کے لیے ہے تو وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی امان میں رہیں گے۔

۴۱۵۳ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ الْخُمُسُ الَّذِي لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَابَتِهِ لَا يَأْكُلُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ شَيْئًا فَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمُسُ الْخُمُسِ وَلِذِي قَرَابَتِهِ خُمُسُ الْخُمُسِ وَلِلْيَتَامَى مِثْلُ ذَلِكَ وَلِلْمَسَاكِينِ مِثْلُ ذَلِكَ وَلِابْنِ السَّبِيلِ مِثْلُ ذَلِكَ.

سیدنا حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ جو خمس قرآن مجید میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے لیے آیا ہے۔ وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور آپ کے رشتہ داروں کے لیے ہے کیونکہ انہیں صدقہ سے کچھ لینا درست نہ تھا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس پانچویں حصے سے پانچواں حصہ لیتے اور آپ کے رشتہ دار پانچویں حصہ میں سے حصہ لیتے اور یتیم و مسکین بھی اتنی ہی مقدار میں لیتے۔ مسافروں کا بھی اتنا ہی حصہ ہوتا

امام نسائی رح فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے اسم گرامی سے شروع کیا یہ ابتدائے میں اس لیے آیا کہ یہ سب چیزیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اور فئے اور خمس میں اللہ نے اپنے نام سے ابتدا اس لیے فرمائی کہ یہ دونوں بہترین کمائی ہیں۔ اور صدقے میں اپنا اسم استعمال نہیں فرمایا کیونکہ صدقہ لوگوں کے ہاتھ کی میل ہے۔ اور بعض لوگوں نے کہا کہ مال غنیمت میں سے کچھ لے کر کعبہ میں رکھ دیتے ہیں۔ اور یہی وہ حصہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ جو امام کو دیا جائے گا۔ جو اس سے گھوڑے اور ہتھیار وغیرہ خریدے گا۔ وگرنہ جسے مستحق اور حاجت مند دیکھے گا اسے دے گا۔ جس سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچے گا۔ نیز وہ اسے مسلمانوں، خدام قرآن وحدیث، فقہا اور علماء کو دے گا۔ اس کے علاوہ رشتہ داروں کا حصہ بنو ہاشم اور بنو مطلب کو دیا جائے گا خواہ وہ مالدار ہوں، یا محتاج اور بعض علماء کے نزدیک ان میں سے جو محتاج ہوں گے۔ انہیں ملے گا۔ اور مالداروں کو نہ ملے گا۔ جیسے یتیم اور مسافر لوگوں میں سے جو محتاج ہوں۔ انہی کو ملے گا۔ لیکن حصہ لینے میں چھوٹے بڑے مرد اور عورت سب برابر ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ مال انہیں دلایا۔ اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کیا اور حدیث پاک میں یوں نہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو کم دیا اور بعض کو زیادہ۔ ہاں اگر کسی حصہ دار کے متعلق یہ تصریح کر دی جائے کہ فلاں کو اتنا ملے گا تو اس کے کہنے کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ اور یتیموں کا حصہ ان یتیموں کو ہی دیا جائے گا۔ جو مسلمان ہیں اسی طرح جو مسکین اور مسافر مسلمان ہیں اور کسی شخص کو دو حصے نہ دیئے جائیں گے۔ یعنی مسکین اور مسافر دونوں کو بلکہ انہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

اختیار دیا جائے گا۔ کہ وہ مسکین کا حصہ ہے یا مسافر کا اب باقی چار خمس مال غنیمت میں سے تو وہ امام ان مسلمانوں کو دے گا جو بالغ ہیں اور لڑائی میں شریک تھے!

قرآن مجید اور حدیث شریف میں ہے کہ خمس اللہ اور اس کے رسول اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کے لیے ہے کیونکہ صدقہ میں سے کچھ لینا ان کے لیے درست نہ تھا۔ حضور نے فرمایا کہ صدقہ لوگوں کے ہاتھوں کی میل ہے۔ تو وہ بنو ہاشم کے اشراف کے لائق نہیں۔

مسافر وہ جس کے پاس سواری نہ ہو اور زاد راہ بھی نہ ہو۔

۴۱۵۴ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ جَاءَ الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ إِلَى عُمَرَ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا فَقَالَ النَّاسُ اقْضِ بَيْنَهُمَا فَقَالَ عُمَرُ لَا أَقْضِي بَيْنَهُمَا وَقَدْ عَلِمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالَ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ وَلِيَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ مِنْهَا قُوتَ أَهْلِهِ وَجَعَلَ سَائِرَهُ سَبِيلَهُ سَبِيلَ الْمَالِ ثُمَّ وَلِيَهَا أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ ثُمَّ وَلِيتُهَا بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ فَصَنَعْتُ فِيهَا الَّذِي كَانَ يَصْنَعُ ثُمَّ أَتَيَانِي فَسَأَلَانِي أَنْ أَدْفَعَهَا إِلَيْهِمَا عَلَى أَنْ يَلِيَاهَا بِالَّذِي وَلِيَهَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي وَلِيَهَا بِهِ أَبُو بَكْرٍ وَالَّذِي وُلِّيتُهَا بِهِ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا وَأَخَذْتُ عَلَى ذٰلِكَ عُهُودَهُمَا ثُمَّ أَتَيَانِي يَقُولُ هٰذَا ادْفَعْ لِي نَصِيبِي مِنَ ابْنِ أَخِي وَيَقُولُ هٰذَا ادْفَعْ لِي نَصِيبِي مِنْ امْرَأَتِي وَإِنْ شَاءَ أَنْ أَدْفَعَهَا إِلَيْهِمَا عَلَى أَنْ يَلِيَاهَا بِالَّذِي وَلِيَهَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي يَلِيهَا بِهِ أَبُو بَكْرٍ وَالَّذِي وُلِّيتُهَا بِهِ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا وَأَنْ أَبَيَا كُفِيَا ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى

سیدنا حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سیدنا حضرت ابن عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما دونوں اس مال کے لیے جھگڑتے ہوئے آئے جو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا جیسے۔ فدک، بنی نضیر اور خیبر کا خمس وغیرہ جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں ان دونوں کے سپرد کر دیا تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میرا اور ان کا فیصلہ فرماتے ہوئے تقسیم فرما دیجئے لوگوں نے بھی عرض کیا کہ ان دونوں کا فیصلہ فرما دیجئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس مال کو کبھی تقسیم نہ کروں گا کیونکہ دونوں کو معلوم ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا ترکہ کسی کو نہیں ملتا اور جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے البتہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے متولی رہے۔ اور آپ اس میں سے اپنے گھر کے خرچ کے مطابق لے لیتے اور باقی خدا کی راہ میں خرچ کر دیتے۔ آپ کے بعد اس مال کے متولی سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رہے جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد میں اس کا متولی ہوا میں نے بھی ایسے ہی کیا جیسے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کرتے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم گھر والوں کے خرچ کے مطابق دیتے۔ اور آپ باقی بیت المال میں جمع کر دیتے۔ پھر یہ دونوں حضرات جناب حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما میرے پاس تشریف لائے اور مجھے کہا کہ وہ مال ہمارے حوالے کر دیجئے ہم اس پر اسی طرح عمل کریں گے جیسے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا۔ اور آپ نے کہا میں نے وہ مال ان

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ هٰذَا لِهٰؤُلَاءِ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَ الْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَفِي سَبِيْلِ اللّٰهِ هٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ وَمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ هٰذِهٖ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً قُرًى عُرَيْنَةَ فَدَكَ كَذَا وَكَذَا فَمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ أَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَلِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ أُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ فَاسْتَوْعَبَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ النَّاسَ فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِلَّا لَهُ فِيْ هٰذَا الْمَالِ حَقٌّ أَوْ قَالَ حَظٌّ إِلَّا بَعْضُ مَنْ تَمْلِكُوْنَ مِنْ أَرِقَّائِكُمْ وَلَئِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقُّهُ أَوْ قَالَ حَظُّهُ۔

دونوں کے سپرد کر دیا۔ اور دونوں سے اقرار لے لیا۔ اب یہ دونوں پھر آئے ہیں۔ ایک کہتا ہے کہ میرا حصہ میرے بھتیجے سے دلاؤ (یعنی عباس رضی اللہ عنہ، جو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے) اور دوسرا کہتا ہے۔ کہ میرا حصہ میری بیوی کی طرف سے دلاؤ۔ یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ، کی طرف سے (جو حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے خاوند تھے اور آپ حضور کی صاحبزادی ہیں) اگر وہ منظور کریں تو یہ مال میں اس کے سپرد کرتا ہوں۔ اس شرط پر کہ وہ اس طرح عمل کریں جیسے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا ہے اور ان کے بعد میں نے کیا ہے۔ اور اگر انہیں منظور نہ ہو تو یہ اپنے گھر بیٹھیں اور مال میں اپنے قبضے میں رکھوں گا۔ پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ قرآن مجید میں دیکھو اللہ تعالیٰ مال غنیمت کے بارے ارشاد فرماتا ہے۔ اس میں سے پانچواں حصہ اللہ اس کے رسول، رشتہ داروں یتیموں، مسکینوں، عاملوں اور مسافروں کا ہے۔ اور صدقات کے لیے اللہ رب العزت کا ارشاد ہے۔ کہ وہ

فقیروں، مسکینوں، عاملوں اور مؤلفۃ القلوب، غلاموں، قرضداروں اور مجاہدوں کے لیے ہیں (اور آپ نے اس مال کو صدقہ کیا تو اس میں فقیروں، مسکینوں، اور سب مسلمانوں کا حق ہوگا۔ اور جو کچھ اس میں مال غنیمت ہے اس میں بھی سب کا حصہ ہے) جو مال اللہ جل شانہٗ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمایا۔ اور تم نے اس پر اپنے گھوڑے اور سواریاں نہیں دوڑائیں (جہاد نہیں کیا) جناب امام زہری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ مال حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور وہ چند گاؤں ہیں عربیہ یا ینبع کے فدک اور فلاں فلاں گاؤں۔ مگر اس مال کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ گاؤں والوں سے جو مال اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمایا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول کا ہے۔ نیز ذوالقربیٰ یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا ہے۔ پھر فرمایا کہ ان فقیروں کا بھی اس مال میں حق ہے۔ جو ہجرت کر کے آئے۔ اور اپنے گھروں سے نکالے گئے۔ اور اپنے اموال سے محروم ہوئے پھر فرماتا ہے کہ ان کا بھی حق ہے۔ جو ان سے پہلے دارالاسلام میں آکر ایمان لا چکے تھے۔ نیز ان لوگوں کا بھی حق ہے۔ جو ان لوگوں کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

بعد ہو کر آئے تو یہ آیت شریفہ تمام مسلمانوں کو اپنے اندر شامل کرتی ہے اب کوئی مسلمان باقی نہیں رہا جس کا حق اس مال میں نہ ہو۔ یا اس کا کچھ حصہ نہ ہو (پھر ایسا مال جس کے مستحق سبھی مسلمان ہوں۔ اس کے علاوہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما چکے ہوں۔ کہ وہ صدقہ ہے۔ اور ہمارا ترکہ کسی شخص کو نہیں ملتا۔ یہ کس طرح تقسیم ہو سکتا ہے؟) البتہ تمہارے غلام اور لونڈیاں بعض رہ گئے ہیں۔ ان کا اس مال میں حق نہیں ہے اور اگر میں زندہ رہا، تو خدا کو منظور ہوا تو ہر مسلمان کو اس میں سے کچھ نہ کچھ حصہ یا حق ضرور ملے گا۔

نوٹ:۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اگر انہیں منظور نہ ہو تو وہ اپنے گھر بیٹھیں اور مال میں اپنے قبضے میں رکھوں گا۔ کیونکہ وہ مال ترکے کی مثل نہیں ہے کہ وہ سب وارثوں میں تقسیم ہو۔ وہ تو ایک وقف کی طرح ہے جس کا انتظام اس طرح کرنا چاہیئے جیسے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے یہ وہ وجوہات تھیں۔ کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما نے بیمال حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ورثاء میں تقسیم نہیں فرمایا اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی درخواست کو قبول نہیں کیا اب شیعوں کا طعن اور الزام ان دونوں بزرگوں پر محض لغو ہے کیونکہ قرآن اور حدیث کے خلاف نہیں ہو سکتا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْبَيْعَةِ

بیعت کے بارے میں کتاب

اَلْبَيْعَةُ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ — حکم ماننے اور تابعداری پر بیعت کرنا:۔

۴۱۵۵ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور ماننے پر

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَالطَّاعَةِ فِي الْيُسْرِ وَالْعُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَ الْمَكْرَهِ وَاَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ وَاَنْ نَقُوْمَ بِالْحَقِّ حَيْثُ كُنَّا لَا نَخَافُ لَوْمَةَ لَائِمٍ.

بیعت کی (یعنی جو کچھ آپ حکم صادر فرمائیں گے۔ اسے سنیں گے اور اس کے مطابق عمل کریں گے) آسانی مشکل خوشی اور رنج ہر دو حالتوں میں اور جو شخص ہم پر حاکم بنایا جائے گا۔ اس سے نہ جھگڑیں گے (یعنے آپ جس شخص کو ہم پر حاکم بنائیں گے ہم اس کی اطاعت کریں گے) اور ہم جہاں بھی ہوں گے حق کے تابع رہیں گے اور ہم کسی برا کہنے والے کی برائی سے نہ ڈریں گے۔

۴۱۵۶ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور ماننے پر بیعت کی (یعنی جو کچھ آپ حکم صادر فرمائیں گے۔ اسے سنیں گے اور اس کے مطابق عمل کریں گے) آسانی مشکل خوشی اور رنج ہر دو حالتوں میں اور اس کی طرح ذکر کیا۔

اَلْبَيْعَةُ اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ

اس بات پر بیعت کرنا کہ جو حاکم بنے اس کی مخالفت نہ کریں گے"

۴۱۵۷ عَنْ عُبَادَةَ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْيُسْرِ وَالْعُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَاَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ وَاَنْ نَقُوْلَ اَوْ نَقُوْمَ بِالْحَقِّ حَيْثُ مَا كُنَّا لَا نَخَافُ لَوْمَةَ لَائِمٍ.

سیدنا حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور ماننے پر بیعت کی (یعنی جو کچھ آپ حکم صادر فرمائیں گے۔ اسے سنیں گے اور اس کے مطابق عمل کریں گے) آسانی، مشکل خوشی اور رنج ہر دو حالتوں میں اور جو شخص ہم پر حاکم بنایا جائے گا اس سے جھگڑیں گے (یعنی آپ جس شخص کو ہم پر حاکم بنائیں گے ہم اس کی اطاعت کریں گے) اور ہم جہاں بھی ہوں گے حق کے تابع رہیں گے اور ہم کسی برا کہنے والے کی برائی سے نہ ڈریں گے۔

اَلْبَيْعَةُ عَلَى الْقَوْلِ بِالْحَقِّ

سچ کہنے پر بیعت کرنا

۴۱۵۸ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

ترجمہ حسب سابق البتہ اس حدیث مبارکہ میں اتنا زیادہ ہے۔ کہ ہم نے اثرہ پر بیعت کی۔ یعنی آپ کسی

www.sirat-e-mustaqeem.com

السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَالْأَثَرَةِ عَلَيْنَا وَأَنْ لَّا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَعَلَى أَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ حَيْثُ كُنَّا۔

شخص کو ہم سے زیادہ دیں گے تو ہم جھگڑا نہ کریں گے اور ہم جہاں بھی ہوں گے سچ کہیں گے۔

اَلْبَيْعَةُ عَلَى الْقَوْلِ بِالْعَدْلِ

انصاف کی بات کہنے پر بیعت کرنا!

۴۱۵۹ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي عُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَمَنْشَطِنَا وَمَكَارِهِنَا وَعَلَى أَنْ لَّا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَعَلَى أَنْ نَقُوْلَ بِالْعَدْلِ أَيْنَ كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔ البتہ اس میں اس قدر اضافہ ہے کہ ہم نے انصاف کی بات کہنے پر بیعت کی خواہ ہم جس جگہ بھی ہوں۔ اور ہم کسی بُرا کہنے والے کے بُرا کہنے سے اللہ کے کام میں نہ ڈریں گے۔

اَلْبَيْعَةُ عَلَى الْأَثَرَةِ

۴۱۶۰ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي عُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَمَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَأَنْ لَّا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَ أَنْ نَقُوْمَ بِالْحَقِّ حَيْثُ مَا كَانَ لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔ البتہ ۳۱، ص ۱۔ اقدراضافہ ہے کہ ہم نے انصاف کی بات کہنے پر بیعت کی خواہ ہم جس جگہ بھی ہوں۔ اور ہم کسی بُرا کہنے والے کے بُرا کہنے سے اللہ کے کام میں نہ ڈریں گے۔

۴۱۶۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكَ بِالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَعُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَأَثَرَةٍ عَلَيْكَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تجھ پر مسلمان حاکم کی اطاعت کرنا لازمی ہے خواہ تو خوش ہو خواہ رنجیدہ خواہ سختی ہو یا آسانی، اگرچہ تجھ پر کسی دوسرے شخص کو ترجیح دی جائے۔

نوٹ:۔ اور وہ شخص تجھ سے زیادہ مستحق نہ بھی ہو۔ تب بھی اطاعت کرنا لازمی ہے۔ یہاں تک کہ وہ کام شرع کے خلاف نہ ہو۔ اور اگر شرع کے خلاف ہو تو اس میں کسی کی اطاعت ضروری نہیں۔ (نوویؒ)

اَلْبَيْعَةُ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

ہر مسلمان کی بھلائی چاہنے پر بیعت کرنا

۴۱۶۲ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر مسلمان کی بھلائی چاہنے پر بیعت کی۔ یعنی ہم ہر مسلمان کے ساتھ خلوص رکھیں گے صاف دل رہیں گے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

نوٹ:۔ یہ نہیں کہ منہ پر تعریف اور پیٹھ پیچھے برائی جو منافقین کی عادت ہے۔

۴۱۶۳ عَنْ جَرِيْرٍ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاَنْ اَنْصَحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ماننے اور آپ کی اطاعت کرنے پر بیعت کی، نیز یہ کہ میں ہر مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا!

اَلْبَيْعَةُ عَلٰى اَنْ لَّا نَفِرَّ

جنگ سے نہ بھاگنے پر بیعت کرنا

۴۱۶۴ عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ لَمْ نُبَايِعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَوْتِ اِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّا نَفِرَّ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ ہم نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے موت پر بیعت نہیں کی۔ لیکن اس بات پر بیعت کی کہ ہم موت سے نہ بھاگیں گے۔

اَلْبَيْعَةُ عَلَى الْمَوْتِ

مرجانے پر بیعت کرنا

۴۱۶۵ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ۔

سیدنا یزید بن ابی عبید سے مروی ہے۔ کہ میں نے سلمہ بن اکوع سے دریافت کیا آپ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیبیہ کے روز کس بات پر بیعت کی! آپ نے فرمایا کہ مرجانے پر۔

نوٹ:۔ یعنی جہاد کریں گے۔ یہاں تک کہ شہید ہو جائیں گے یا فتح حاصل کریں گے!

اَلْبَيْعَةُ عَلَى الْجِهَادِ

جہاد پر بیعت کرنا

۴۱۶۶ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِيْ اُمَيَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايِعْ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُبَايِعُهُ عَلَى الْجِهَادِ وَقَدِ انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ۔

سیدنا حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں فتح مکہ کے روز اپنے باپ امیہ کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے باپ سے ہجرت پر بیعت کیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ اب ہجرت کہاں ہے۔ لیکن میں اس سے جہاد پر بیعت کرتا ہوں۔

نوٹ:۔ یہاں ہجرت سے مراد وہ ہجرت ہے۔ جو مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہوئی۔ جب مکہ مکرمہ میں اسلام پھیل چکا تو ہجرت ختم ہو گئی۔ لیکن وہ ہجرت جو کفار کے ملک سے مسلمانوں کے ملک کی طرف ہوتی ہے۔ وہ قیامت تک باقی ہے۔ کرمانی نے کہا کہ جب کسی ملک میں کافروں کے غلبہ سے دین کے کام ادا نہ ہو سکیں تو وہاں سے ہجرت واجب ہے۔

۴۱۶۷ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ تُبَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِيْ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَّفٰى فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فَهُوَ لَهٗ كَفَّارَةٌ وَّمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَاَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَآءَ عَاقَبَهٗ.

راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اور آپ کے گرد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک جماعت تھی تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرتے ہو۔ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے۔ چوری نہ کرو گے۔ زنا نہ کرو گے اپنے بچوں کو قتل نہ کرو گے تم اپنے ہاتھ اور پاؤں کے درمیان سے کسی پر بہتان نہ تراشو گے۔ شریعت کے کام میں میری نافرمانی نہ کرو گے۔ پھر جو شخص یہ کام نہ کرے اور اس بیعت کو پورا کرے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے۔ اور جو شخص ان میں سے کوئی گناہ کرے۔ اور پھر اسے دنیا میں اس کی سزا مل جائے۔ (جیسے اسے زنا کی حد لگائی جائے۔ یا چوری میں اس کا ہاتھ کاٹا جائے) تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ ہے۔ اور جو شخص ان گناہوں میں سے کوئی گناہ کرے (اور دنیا میں سزا نہ پائے) بلکہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو چھپائے تو اس کا معاملہ اللہ کے ذمے ہے۔ خواہ اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمائے۔ خواہ (قیامت کے روز) اسے عذاب دے۔

نوٹ: تم اپنے ہاتھ اور پاؤں کے درمیان سے کسی شخص پر بہتان نہ لگاؤ! یہ حکم قرآن حکیم میں عورتوں کی بیعت کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت کی اولاد نہ ہو۔ اور وہ اس خیال سے کہ خاوند کی ذرا سی توجہ کہیں باہر نہ چلی جائے۔ کسی دوسرے شخص کا بچہ لے کر اسے اپنا بچہ ظاہر کرے جیسا کہ جاہلیت کے دور میں عورتیں ایسا کرتی تھیں۔ تو یہ بہتان ہے۔ کیونکہ وہ دونوں ہاتھوں کے درمیان سے جھوٹ اٹھاتی تھیں۔ کہ وہ ان کے پیٹ سے نہیں۔ اور کہتیں کہ ہمارے پیٹ سے ہے۔ اور دونوں پاؤں کے درمیان سے۔ یعنی شرمگاہ سے۔ کہ ان کی شرمگاہ سے پیدا نہیں ہوا۔ اور کہتی ہیں کہ پیدا ہوا۔ یہ عبارت مردوں کے لیے محال ہے اور بعض علماء کا کہنا ہے کہ یہ فعل اس طرح ہے کہ ایک شخص ایک کام کرتا ہے۔ اور وہ کام ساری جماعت یا قوم کی طرف منسوب ہو جاتا ہے۔ جیسے قرآن مجید میں ہے تَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا یعنی تم زیور نکالتے ہو اور اسے پہنتے ہو۔ حالانکہ زیور صرف عورتیں پہنتی ہیں مرد نہیں۔ مگر نسبت مردوں کی طرف بھی ہے۔

اور بعض نے کہا کہ بین ایدیکم و ارجلکم سے مراد ذات اور نفس ہے۔ کیونکہ اکثر افعال ہاتھ اور پاؤں سے سرزد ہوتے ہیں۔ اس لیے ذکر ان ہی دونوں کا ہوا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۱۶۸ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا تُبَايِعُوْنِيْ عَلٰى مَا بَايَعَ عَلَيْهِ النِّسَاءَ اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِيْ فِيْ مَعْرُوْفٍ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَصَابَ بَعْدَ ذٰلِكَ شَيْئًا فَنَالَتْهُ عُقُوْبَةٌ فَهُوَ كَفَّارَةٌ وَّمَنْ لَّمْ تَنَلْهُ عُقُوْبَةٌ فَاَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ .

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیا تم مجھ سے اس بات پر بیعت نہیں کرتے جن باتوں پر عورتوں نے بیعت کی ہے۔ یعنی تم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو۔ چوری نہ کرو۔ زنا نہ کرو۔ اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو اور اپنے ہاتھ پاؤں کے درمیان سے بہتان نہ باندھو۔ اور شریعت کے کاموں میں میری نافرمانی نہ کرو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں نہیں؟ پھر ہم نے آپ سے مندرجہ بالا باتوں پر بیعت کی۔ آپ نے فرمایا۔ اب جو شخص ان گناہوں میں سے کسی ایک کا ارتکاب کرے۔ پھر دنیا میں اس کی سزا پائے تو وہ اس شخص کا کفارہ ہو گیا اور جو شخص نہ پائے۔ تو اس کا معاملہ اللہ کے ذمے ہے خواہ وہ اسے بخش دے خواہ عذاب کرے۔

اَلْبَيْعَةُ عَلَى الْهِجْرَةِ

ہجرت پر بیعت کرنا

۴۱۶۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ جِئْتُكَ اُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَقَدْ تَرَكْتُ اَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ قَالَ ارْجِعْ اِلَيْهِمَا فَاَضْحِكْهُمَا كَمَا اَبْكَيْتَهُمَا .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے ہجرت پر بیعت کرتا ہوں۔ اور میں اپنے ماں باپ کو روتا ہوا چھوڑ آیا ہوں۔ حضور سرور کائنات رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انکی طرف واپس جاؤ اور انہیں اس طرح خوش کرو۔ جیسے تم نے انہیں رلایا ہے۔

نوٹ:۔ والدین کی رضامندی اور خوشنودی و خوشی ہجرت سے افضل اور مقدم ہے۔

شَانُ الْهِجْرَةِ

ہجرت کی شان

۴۱۷۰ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنَّ شَاْنَ الْهِجْرَةِ شَدِيْدٌ فَهَلْ لَّكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک اعرابی نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا تیری خرابی ہو ہجرت بہت مشکل ہے۔ آپ نے پوچھا کیا تمہارے پاس اونٹ

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ فَهَلْ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَنْ يَتْرُكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا۔

ہیں؟ اس نے عرض کیا ہاں ہیں۔ آپ نے پوچھا کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتے ہو؟ اس نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا جاؤ اور بستیوں کے اس پار محنت اور عمل کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہارے کسی عمل کو ضائع نہیں فرمائے گا۔

نوٹ: حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی چشم دوربیں ملاحظہ فرما رہی تھی کہ اس گنوار کا ہجرت پر ثابت قدم رہنا مشکل ہے لہٰذا آپ نے یہ حدیث پاک بیان فرمائی۔ ہجرت بہت مشکل ہے۔ یعنی اپنا گھر بار عزیز و اقربا دوست و آشنا سب خدا کے لیے چھوڑ دینا۔ اور پھر اسی پر جمے رہنا یہ ہر گز نہیں کہ چند روز کے بعد ہجرت فسخ کر دی۔ آپ نے اعرابی سے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے کسی عمل کو ضائع نہیں فرمائے گا۔ خواہ تو کتنے فاصلے پر ہے۔

هِجْرَةُ الْبَادِي

گاؤں والے شخص کی ہجرت کا بیان

۴۱۷۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهِجْرَةُ هِجْرَتَانِ هِجْرَةُ الْحَاضِرِ وَهِجْرَةُ الْبَادِي فَأَمَّا الْبَادِي فَيُجِيبُ إِذَا دُعِيَ وَيُطِيعُ إِذَا أَمَرَ وَأَمَّا الْحَاضِرُ فَهُوَ أَعْظَمُهُمَا بَلِيَّةً وَأَعْظَمُهُمَا أَجْرًا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سی ہجرت سب سے بڑھ کر ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم اس چیز کو چھوڑ دو جو اللہ کے نزدیک بری ہے۔ اور ارشاد فرمایا ہجرت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ قسم ہے جو اس جگہ حاضر رہے۔ جہاں ہجرت کی ہے دوسرے گاؤں والے کی ہجرت جو شخص اپنے گاؤں میں رہے۔ تاہم اگر عند الضرورت اسے بلایا جائے تو وہ شخص چلا آئے اور جب اسے کوئی حکم دیا جائے تو وہ اسے تسلیم کرے حاضر پر سختی بہت زیادہ ہے اور سب سے بڑھ کر ثواب اسے ہی ہے۔

تَفْسِيرُ الْهِجْرَةِ

ہجرت کے معنی

۴۱۷۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لِأَنَّهُمْ هَجَرُوا الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ مِنَ الْأَنْصَارِ مُهَاجِرُونَ لِأَنَّ

سیدنا حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما بھی مہاجرین میں سے تھے۔ کیونکہ انہوں نے مشرکین کو چھوڑ دیا تھا۔ اور بعض انصاری بھی مہاجرین میں سے تھے۔ اس لیے مدینہ مشرکوں کا ملک تھا۔ بعد ازاں پھر وہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ الْعَقَبَۃِ۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لیلۃ العقبہ کو حاضر ہوئے

اَلْحَثُّ عَلَی الْھِجْرَۃِ

ہجرت کی ترغیب

۴۱۷۳ عَنْ اَبِیْ فَاطِمَۃَ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَدِّ ثْنِیْ بِعَمَلٍ اَسْتَقِیْمُ عَلَیْہِ وَاَعْمَلُہٗ قَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکَ بِالْھِجْرَۃِ فَاِنَّہٗ لَا مِثْلَ لَھَا۔

سیدنا حضرت ابو فاطمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسا کام ارشاد فرمایئے۔ جس پر میں مستقل مزاجی سے کاربند رہوں تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم ہجرت پر مستقل مزاج رہو! اس کے مساوی کوئی کام نہیں ہے۔

ذِکْرُ الْاِخْتِلَافِ فِیْ انْقِطَاعِ الْھِجْرَۃِ

ہجرت کے ختم ہوجانے میں اختلاف

۴۱۷۴ عَنْ یَعْلٰی قَالَ جِئْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَبِیْ یَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بَایِعْ اَبِیْ عَلَی الْھِجْرَۃِ قَالَ مَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُبَایِعُہٗ عَلَی الْجِھَادِ وَقَدِ انْقَطَعَتِ الْھِجْرَۃُ۔

جناب حضرت یعلی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں اپنے والد کو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوا جس دن مکہ فتح ہوا۔ اور میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والد سے ہجرت پر بیعت لیجئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اس سے جہاد پر بیعت لیتا ہوں کیونکہ ہجرت ختم ہوگئی۔

۴۱۷۵ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّھُمْ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ الْجَنَّۃَ لَا یَدْخُلُھَا اِلَّا مُھَاجِرٌ قَالَ لَا ھِجْرَۃَ بَعْدَ فَتْحِ مَکَّۃَ وَلٰکِنْ جِھَادٌ وَنِیَّۃٌ فَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔

سیدنا حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگ کہتے ہیں کہ جنت میں صرف وہی شخص جائے گا جس نے ہجرت کی ہو۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب سے مکہ مکرمہ فتح ہوا ہے، ہجرت ختم ہوگئی ہے۔ لیکن جہاد اور نیک نیتی باقی ہے۔ تو جب تمہیں جہاد پر نکلنے کے لیے کہا جائے تو تم جہاد کے لیے نکلو جہاد بھی ایک طرح ہجرت ہے۔ کیونکہ اس میں گھر بار بال بچے، رشتہ دار چھوڑنے پڑتے ہیں، پس جو کوئی جہاد کرے گا۔ وہ جنت میں جائے گا۔

نوٹ:۔ جب سے مکہ مکرمہ فتح ہوا ہے۔ اس کے بعد ہجرت میں اختلاف ہے۔ بعض علماء کے نزدیک ہجرت ختم ہو چکی۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ مکہ مکرمہ فتح ہونے کے بعد ہجرت نہیں۔ اور بعض علماء کے نزدیک دارالکفر سے دارالاسلام کیطرف ہجرت قیامت تک باقی ہے۔ اور حدیث شریف سے مستفاد یہ ہے کہ مکہ مکرمہ سے ہجرت ختم ہوگئی۔ (زہر الربی)

۴۱۷۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْفَتْحِ لَا ھِجْرَۃَ وَلٰکِنْ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز ارشاد فرمایا اب ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد اور نیک نیتی

www.sirat-e-mustaqeem.com

جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ فَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا.

ابھی باقی ہے۔ جب تمہیں جہاد پر نکلنے کے لیے کہا جائے تو تم جہاد کے لیے نکلو۔

۴۱۷۷ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے بعد ہجرت نہیں رہی۔

۴۱۷۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ السَّعْدِيِّ قَالَ وَفَدْنَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّنَا يَطْلُبُ حَاجَةً وَكُنْتُ آخِرَهُمْ دُخُوْلًا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي تَرَكْتُ مِنْ خَلْفِي وَهُمْ يَزْعُمُوْنَ إِنَّ الْهِجْرَةَ قَدِ انْقَطَعَتْ قَالَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ مَا قُوْتِلَ الْكُفَّارُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن واقد سعدی رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ہم میں ہر ایک حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہ کچھ حاجت اور عرض رکھتا تھا۔ میں سب سے آخر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کو میں اپنے پیچھے چھوڑ آیا ہوں وہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ اب ہجرت ختم ہو چکی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

جب تک کافروں سے جہاد جاری رہے گا۔ ہجرت ختم نہ ہوگی۔

نوٹ:۔ کیونکہ جب کوئی شخص دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف آئے اس نے ہجرت کی۔ اور جب تک کافر رہیں گے۔ دارالکفر بھی رہے گا۔

۴۱۷۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيِّ قَالَ وَفَدْنَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ أَصْحَابِي فَقَضَى حَاجَتَهُمْ وَكُنْتُ آخِرَهُمْ دُخُوْلًا فَقَالَ مَا حَاجَتُكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ مَا قُوْتِلَ الْكُفَّارُ.

سیدنا حضرت عبداللہ سعدی رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو میرے ساتھی پہلے حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے ان کی حاجات پوری فرمائیں۔ پھر میں سب سے آخر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت فرمایا تمہاری کیا حاجت ہے؟ میں نے دریافت کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کب ختم ہوگی؟ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہجرت کبھی ختم نہ ہوگی۔ جب تک کافروں سے جہاد جاری رہے گا۔

اَلْبَيْعَةُ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ

ہر ایک حکم پر بیعت کرنا خواہ وہ پسند ہو یا ناپسند

۴۱۸۰ عَنْ جَرِيْرٍ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ أُبَايِعُكَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيْمَا أَحْبَبْتُ وَفِيْمَا كَرِهْتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَلَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ يَا جَرِيْرُ أَوْ تُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ قُلْ فِيْمَا اسْتَطَعْتُ فَبَايِعْنِي وَالنُّصْحَ

سیدنا حضرت جریر راوی ہیں، کہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ سے سننے اور اطاعت کرنے پر ہر حکم کی بیعت کرتا ہوں۔ خواہ وہ مجھے پسند ہو یا ناپسند۔ آپ نے فرمایا۔ اے جریر! تم اس بات کی استطاعت رکھتے ہو؟ اس طرح کہو کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا۔ پھر بیعت کرو اور اس بات پر بیعت کرو میں ہر مسلمان کا خیرخواہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

رہوں گا۔

اَلْبَيْعَةُ عَلٰى فِرَاقِ الْمُشْرِكِ

مشرک سے سوشل بائیکاٹ پر بیعت کرنا

۴۱۸۱ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ وَعَلٰى فِرَاقِ الْمُشْرِكِ .

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے، ہر ایک مسلمان سے خیرخواہی کرنے، مشرک سے الگ رہنے پر بیعت کی (خواہ وہ رشتہ دار اور قریبی دوست ہی کیوں نہ ہو)۔

۴۱۸۲ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ .

سیدنا حضرت جریر سے مروی دوسری روایات بھی ایسی ہی ہیں۔

۴۱۸۳ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُبَايِعُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُبْسُطْ يَدَكَ حَتّٰى اُبَايِعَكَ وَاشْتَرِطْ عَلَيَّ فَاَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ اُبَايِعُكَ عَلٰى اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتُنَاصِحَ الْمُسْلِمِيْنَ وَتُفَارِقَ الْمُشْرِكِيْنَ .

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپ بیعت لے رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہاتھ بڑھایئے تاکہ میں بھی آپ سے بیعت کروں۔ اور آپ مجھ پر شرائط لگائیں۔ حالانکہ آپ خوب جانتے ہیں۔ جو آپ پسند فرمائیں۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تم سے ان شرائط پر بیعت کرتا ہوں کہ تم اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت کرو نماز پڑھو۔ زکوٰۃ دو۔ مسلمانوں کے خیرخواہ رہو۔ اور مشرکوں سے الگ رہو۔

۴۱۸۴ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ فَقَالَ اُبَايِعُكُمْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِيْ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَّفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ فِيْهِ وَهُوَ طُهْرَةٌ لَهٗ وَمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَذَاكَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ .

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے کئی افراد کی موجودگی میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر بیعت کی۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تم سے اس بات پر بیعت کرتا ہوں۔ کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا چوری نہ کرنا۔ زنا نہ کرنا۔ اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا۔ کسی پر ہاتھ اور پاؤں کے درمیان سے بہتان نہ باندھنا شریعت کے کاموں میں میری نافرمانی نہ کرنا۔ پھر تم میں سے جو شخص اپنی اس بیعت کو پورا کرے تو اس کا ثواب اللہ جل جلالہ وعم نوالہ کے ذمے ہے۔ اور پھر جو شخص ان کاموں میں سے کوئی کام کر بیٹھے اور دنیا میں اسے سزا مل جائے۔ تو وہ پاک ہوگیا۔ اور اگر اللہ رب العزت اس کی غلطی کو چھپائے تو وہ اللہ کی مرضی پر ہے۔ اللہ چاہے تو اسے عذاب دے دے

www.sirat-e-mustaqeem.com

چاہے تو معاف فرمادے!

بَيْعَةُ النِّسَاءِ

عورتوں سے بیعت کرنا:۔

۴۱۸۵ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ لَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أُبَايِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ امْرَأَةً أَسْعَدَتْنِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَذْهَبُ فَأُسْعِدُهَا ثُمَّ أَجِيئُكَ فَأُبَايِعُكَ قَالَ اذْهَبِي فَأَسْعِدِيهَا يَعْنِي قَالَتْ فَذَهَبْتُ فَأَسْعَدْتُهَا ثُمَّ جِئْتُ فَبَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ام المومنین حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا راویہ ہیں۔ کہ جب میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے لگی تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دور جاہلیت میں ایک عورت نے نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی (یعنی میت پر رونے پیٹنے چلانے اور اس کے اوصاف بیان کرنے میں؛ جیسے جاہلیت کا رواج تھا) لہٰذا مجھے بھی بدلہ ادا کرنے کے لیے اس کے نوحہ میں شامل ہونا ہے میں جا کر شریک ہوجاتی ہوں۔ پھر آکر آپ کی بیعت کرلوں گی۔ (کیونکہ بیعت کے بعد گناہ کرنا بدتر ہے) حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جاؤ اور شریک ہو۔ ام عطیہ فرماتی ہیں کہ میں جا کر ان کے نوحے میں شریک ہوگئی۔ پھر واپس آئی اور آپ سے بیعت کی!

۴۱۸۶ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْبَيْعَةِ عَلَى أَنْ لَا تَنُحْنَ.

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا راویہ ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اس بات کی بیعت کی تھی کہ ہم نوحہ نہیں کریں گے!

۴۱۸۷ عَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ نُبَايِعُهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ نُبَايِعُكَ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَأْتِيَ بِبُهْتَانٍ نَفْتَرِيهِ بَيْنَ أَيْدِينَا وَأَرْجُلِنَا وَلَا نَعْصِيَكَ فِي مَعْرُوفٍ قَالَ فِيمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتُنَّ قَالَتْ قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ أَرْحَمُ بِنَا هَلُمَّ نُبَايِعْكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أُصَافِحُ النِّسَاءَ إِنَّمَا قَوْلِي لِمِائَةِ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ أَوْ مِثْلُ قَوْلِي لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ.

حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا راویہ ہیں۔ کہ میں کئی انصاری عورتوں کے ہمراہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ ہم نے آپ کی خدمت میں بیعت کے لیے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ سے اس بات پر بیعت کرتی ہیں کہ ہم اللہ رب العزت کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی۔ چوری نہ کریں گی زنا نہ کریں گی۔ دونوں ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان میں سے بہتان نہیں باندھیں گی۔ اور شرع کے کام میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گی۔ آپ نے فرمایا کہ تم یہ بھی کہو کہ جہاں تک ہم سے ہو سکا۔ حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہم نے کہا کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم پر بہت رحم ہے۔ کہ آپ ہماری استطاعت کے مطابق ہم سے بیعت لینا چاہتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر آگے بڑھایئے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اپنا دست مبارک ہم آپ سے بیعت کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا۔ میرا ایک عورت سے کہہ دینا ایسا ہی ہے جیسے میں نے سو عورتوں سے کہا۔

بَيْعَةُ مَنْ بِهِ عَاهَةٌ — اگر کسی شخص کو بیماری ہو تو اس سے کس طرح بیعت کی جائے

۴۱۸۸ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اٰلِ الشَّرِيْدِ يُقَالُ لَهٗ عَمْرٌو عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ فِيْ وَفْدِ ثَقِيْفٍ رَجُلٌ مَّجْذُوْمٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْجِعْ فَقَدْ بَايَعْتُكَ

شرید کی اولاد میں سے عمرو نامی ایک شخص سے مروی ہے۔ کہ اس نے اپنے والد سے سنا کہ قبیلہ بنو ثقیف کے وفد میں سے ایک شخص جذامی کوڑھی تھا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم واپس چلے جاؤ میں نے تم سے بیعت کر لی۔

نوٹ:۔ اور حضور نے اس سے ہاتھ نہ ملایا۔ کیونکہ جذامی سے ہاتھ ملانے میں کراہت ہوتی ہے۔

بَيْعَةُ الْغُلَامِ — نابالغ لڑکے کی بیعت کس طرح جائے؟

۴۱۸۹ عَنِ الْهِرْمَاسِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ مَدَدْتُ يَدِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا غُلَامٌ يَبْيَعُ يَعْنِيْ فَلَمْ يُبَايِعْنِيْ۔

سیدنا حضرت ہرماس بن زیاد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے کے لیے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ اور میں نابالغ لڑکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ہاتھ نہیں ملایا۔

بَيْعَةُ الْمَمَالِيْكِ — غلاموں سے بیعت کرنا

۴۱۹۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهٗ يُرِيْدُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ اَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ اَحَدًا حَتّٰى يَسْاَلَهٗ اَعَبْدٌ هُوَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک غلام نے حاضر خدمت ہو کر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت پر بیعت کی آپ کو علم نہ تھا کہ یہ غلام ہے۔ بعد ازاں اس کا مالک اسے لینے آیا۔ آپ نے فرمایا اسے میرے ہاتھوں بیچ ڈالو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کالے غلام دے کر اسے لے لیا۔ اس کے بعد آپ جب تک یہ دریافت نہ فرما لیتے کہ وہ غلام تو نہیں ہے۔ بیعت نہ فرماتے۔

اِسْتِقَالَةُ الْبَيْعَةِ — بیعت توڑ ڈالنا

۴۱۹۱ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ الْاَعْرَابِيُّ

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک گنوار نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ پھر وہ مدینہ منورہ میں بخار میں مبتلا ہو گیا۔ وہ آپ کی خدمت

www.sirat-e-mustaqeem.com

اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی ثُمَّ جَآءَہٗ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِیْنَۃُ کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَہَا وَیَنْصَعُ طِیْبُہَا۔

اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیعت توڑ دیجیے۔ آپ نے انکار فرما دیا پھر آیا اور کہا میری بیعت توڑ دیجیے آپ نے انکار فرما دیا۔ آخر وہ نکل کر چلا گیا تب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدینہ بھٹی کی طرح ہے۔ جو میل کو نکال دیتا ہے۔ اور صاف کندن رکھ لیتا ہے۔

(یعنی بُرے آدمی کو مدینہ منورہ رہنے نہیں دیتا اور اچھے آدمی کو نکلنے نہیں دیتا)

اَلْمُرْتَدُّ اَعْرَابِیًّا بَعْدَ الْھِجْرَۃِ

۴۱۹۲ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ اَنَّہٗ دَخَلَ عَلَی الْحَجَّاجِ فَقَالَ یَا بْنَ الْاَکْوَعِ اِرْتَدَدْتَ عَلٰی عَقِبَیْکَ وَذَکَرَ کَلِمَۃً مَعْنَاھَا وَبَدَوْتَ قَالَ وَلٰکِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِیْ فِی الْبَدْوِ۔

ہجرت کے بعد پھر اپنے گاؤں میں آکر رہنا۔

سیدنا حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ حجاج کے پاس تشریف لے گئے۔ تو حجاج بولا۔ اے اکوع کے بیٹے تو مرتد ہو گیا ہے۔ یعنی دین اسلام سے پھر گیا۔ جب کہ تو نے مدینہ منورہ چھوڑ دیا۔ اور اس نے کچھ کہا جس کا مطلب یہ تھا کہ تو جنگل میں رہتا ہے۔ تو سلمہؓ نے کہا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جنگل میں رہنے کی اجازت بخشی!

اَلْبَیْعَۃُ فِیْمَا یَسْتَطِیْعُ الْاِنْسَانُ

۴۱۹۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا نُبَایِعُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ ثُمَّ یَقُوْلُ فِیْمَا اسْتَطَعْتَ وَقَالَ عَلٰی فِیْمَا اسْتَطَعْتُمْ۔

۴۱۹۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنَّا حِیْنَ نُبَایِعُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ یَقُوْلُ لَنَا فِیْمَا اسْتَطَعْتُمْ۔

۴۱۹۵ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ بَایَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ فَلَقَّنَنِیْ فِیْمَا اسْتَطَعْتَ وَالنُّصْحَ لِکُلِّ مُسْلِمٍ

۴۱۹۶ عَنْ اُمَیْمَۃَ بِنْتِ رُقَیْقَۃَ قَالَتْ بَایَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ

اپنی طاقت کے مطابق بیعت کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ ہم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کیا کرتے تھے آپ فرماتے جہاں تک تم کو طاقت ہے اور جتنی مجھ میں طاقت تھی آپ نے اتنا ہمیں سکھلا دیا۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے ہم بیعت کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے پر آپ فرما دیتے۔ جہاں تک تم کو طاقت ہے۔

حضرت جریر بن عبداللہ سے روایت ہے میں نے بیعت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر حکم کے سننے اور ماننے پر آپ نے اتنا سکھلایا اور کہا کہ جہاں تک مجھ کو طاقت ہے اور خیر خواہ رہوں گا۔ ہر مسلمان کا۔

سیدہ امیمہ بنت رقیقہ راویہ ہیں۔ کہ ہم نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے چند عورتوں کے ساتھ

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِبَيْعَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتُنَّ۔

بیعت کی۔ آپ نے ہم سے ارشاد فرمایا۔ جہاں تک تم سے ہو سکتا ہے۔ اور تم کو طاقت ہے۔

ذِكْرُ مَا عَلَى مَنْ بَايَعَ الْإِمَامَ وَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ

جو شخص کسی امام کی بیعت کرے اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیدے اور اس سے اقرار کرے تو اس پر کیا لازم ہے؟

۴۱۹۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ عَلَيْهِ مُجْتَمِعُونَ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ إِذْ نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُ خِبَاءَهُ وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرِهِ إِذْ نَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ جَامِعَةً فَاجْتَمَعْنَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَنَا فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَى مَا يَعْلَمُهُ خَيْرًا لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ مَا يَعْلَمُهُ شَرًّا لَهُمْ وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هٰذِهِ جُعِلَتْ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا وَإِنَّ آخِرَهَا سَيُصِيبُهُمْ بَلَاءٌ وَأُمُورٌ يُنْكِرُونَهَا تَجِيءُ فِتَنٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهِ مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ ثُمَّ تَجِيءُ فَيَقُولُ هٰذِهِ هٰذِهِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتُدْرِكْهُ مَوْتَتُهُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ مَا يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضرت عبدالرحمان بن عبد رب الکعبہ راوی ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس گیا۔ تو دیکھا کہ آپ کعبہ کے سائے تلے تشریف فرما ہیں۔ اور آپ کے ارد گرد لوگ جمع ہیں۔ میں نے آپ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ ہم ایک سفر میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ اور ایک منزل پر اترے۔ ہم میں سے کوئی تو اپنا خیمہ گاڑتا۔ کوئی تیر چلاتا۔ کوئی جانوروں کو چراتا۔ اسی دوران حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی کہ نماز کے لیے اکٹھے ہو۔ ہم سب جمع ہوئے اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ اور ہمیں خطبہ سنایا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مجھ سے پہلے مبعوث ہونے والے ہر نبی کے لیے یہ بات لازمی تھی کہ وہ جس معاملہ میں امت کی بھلائی اور خیر خواہی دیکھے وہ انہیں بتلا دے اور اگر کوئی برائی دیکھے تو اس سے ڈرائے۔ اور تمہاری یہ امت تو اس کی ابتدا میں بھلائی ہے۔ اور انتہا میں بلا اور برائی ہے۔ اور دوسری کئی بڑی باتیں ہیں۔ ایک فساد ہوگا جو مٹنے نہ پائے گا۔ تو دوسرا شروع ہو جائے گا جب ایک فساد ہوگا تو مسلمان کہے گا اب میں ہلاک ہوتا ہوں پھر وہ مٹ جائے گا پھر فساد ہوگا تو کہے گا اب میں ہلاک ہوتا ہوں پھر وہ مٹ جائیگا لہٰذا تم میں سے جو شخص جہنم سے بچنا اور جنت میں جانا چاہے وہ اللہ اور روز قیامت پر یقین کر کے مرے۔ اور وہ لوگوں سے اس طرح پیش آئے جیسے وہ چاہتا ہے کہ لوگ مجھ سے پیش آئیں۔ اور تم میں سے جو شخص کسی امام کی بیعت کرے اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے۔ اور اس کے ساتھ

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ

دل سے اقرار کرے۔ تو پھر اس سے جہاں تک ہو سکے اطاعت کرے۔ اب اگر کوئی شخص اٹھ کھڑا ہو۔ جو اس امام سے جھگڑا کرے تو اس کی گردن اڑا دو۔ عبدالرحمان فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو کے پاس گیا۔ اور آپ سے دریافت کیا کیا تم نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں سنا ہے۔

اَلْحَضُّ عَلٰى طَاعَةِ الْاِمَامِ

امام کی اطاعت کا شوق دلانا!

۴۱۹۸ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدَّتِيْ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا۔

سیدنا حضرت یحییٰ بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے اپنے دادا کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع میں سنا آپ فرماتے تھے اگر تم پر ایک حبشی غلام ہو اور وہ تمہیں اللہ کی کتاب کے مطابق لے چلے تو تم اس کا حکم سنو اور اطاعت کرو۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ طَاعَةِ الْاِمَامِ

امام کی اطاعت کرنے کی فضیلت

۴۱۹۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِيْ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ عَصٰى اَمِيْرِيْ فَقَدْ عَصَانِيْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اور جس شخص نے میرے مقرر کردہ حاکم کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ اور جس نے میرے مقرر کیے ہوئے حاکم کی نافرمانی کی۔ اس نے میری نافرمانی کی۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک "اولوالامر" کی اطاعت کرو سے مراد

۴۲۰۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ ابْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ آیت شریفہ "اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو" حضرت عبداللہ بن حذافہ کے بارے میں نازل ہوئی جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک لشکر کا سردار بنا کر روانہ کیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلتَّشْدِيْدُ فِيْ عِصْيَانِ الْاِمَامِ

امام کی نافرمانی کی برائی

۴۲۰۱ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَاَمَّا مَنِ ابْتَغٰى وَجْهَ اللّٰهِ وَاَطَاعَ الْاِمَامَ وَاَنْفَقَ الْكَرِيْمَةَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَاِنَّ نَوْمَهٗ وَنَبْهَتَهٗ اَجْرٌ كُلُّهٗ وَاَمَّا مَنْ غَزَا رِيَاءً وَّسُمْعَةً وَّعَصَى الْاِمَامَ وَاَفْسَدَ فِي الْاَرْضِ فَاِنَّهٗ لَا يَرْجِعُ بِالْكَفَافِ۔

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جہاد کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ شخص جو فقط اللہ جل شانہ، کی رضامندی کے لیے لڑے۔ اور امام کی اطاعت کرے۔ مال کو اللہ رب العزت کی راہ میں خرچ کرے فساد سے بچے اس کا سونا اور جاگنا عبادت ہے۔ دوسرا وہ شخص جو دوسرے لوگوں کے دکھاوے ناموری و مشہوری کے لیے لڑے اور امام کی نافرمانی کرے ملک میں فساد پھیلائے تو وہ برابر بھی نہ لوٹے گا۔

نوٹ:۔ ملک میں فساد پھیلانے کا مطلب ہے۔ کہ وہ لوگوں پر خلاف شرع ظلم پھیلائے یا عورتوں، بچوں اور غریبوں کے مال ناحق لوٹے۔ اور انہیں ستائے اور پریشان کرے برابر بھی نہ لوٹے گا۔ یعنی یوں نہ ہوگا کہ اسے نہ ثواب ہوگا نہ عذاب بلکہ اسے عذاب ہوگا۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ لِلْاِمَامِ وَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ

امام کے لیے کیا کیا باتیں ضروری ہیں؟؟

۴۲۰۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَآئِهٖ وَيُتَّقٰى بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجْرًا وَّاِنْ اَمَرَ بِغَيْرِهٖ فَاِنَّ عَلَيْهِ وِزْرًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا امام ڈھال کی طرح ہے۔ جس کی آڑ، انتظام اور حمایت میں لوگ جہاد کرتے ہیں۔ اور اس کے باعث فتنوں اور آفتوں سے بچتے ہیں پھر اگر امام اللہ سے ڈر کر انصاف کے مطابق حکم کرے تو اسے ثواب ہوگا۔ اور اگر اس کے خلاف حکم کرے تو اس پر وبال نازل ہوگا۔

اَلنَّصِيْحَةُ لِلْاِمَامِ

ظاہر اور باطن سے امام کے لیے مخلص ہونا

۴۲۰۳ عَنْ تَمِيْمٍ نِ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قَالُوْا لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ

سیدنا حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ، راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دین خلوص سچائی اور لوگوں کی خیر خواہی کا نام ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس کے ساتھ، تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ کے ساتھ (کہ سچے دل سے اس کی عبادت کرے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ.

اللہ سے سچے دل سے ڈرے (دکھلانے کے لیے نہیں) اور اس کی کتاب کے ساتھ (کہ اس پر عمل کرے) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمانوں کے امام کے ساتھ اور باقی سب مسلمانوں کے ساتھ!

۴۲۰۴ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قَالُوْا لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ.

سیدنا حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دین خلوص سچائی اور لوگوں کی خیر خواہی کا نام ہے۔ لوگوں نے عرض یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس کے ساتھ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ کے ساتھ (کہ سچے دل سے اس کی عبادت کرے اللہ سے سچے دل سے ڈرے یعنی دکھلانے کے لیے نہیں) اور اس کی کتاب کے ساتھ (کہ اس پر عمل کرے) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمانوں کے امام کے ساتھ اور باقی سب مسلمانوں کے ساتھ!

۴۲۰۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدِّيْنَ النَّصِيْحَةُ اِنَّ الدِّيْنَ النَّصِيْحَةُ اِنَّ الدِّيْنَ النَّصِيْحَةُ قَالُوْا لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ لِعَامَّتِهِمْ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ دین خیر خواہی کا نام ہے۔ یقیناً دین خیر خواہی ہے۔ البتہ دین خیر خواہی ہے حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس کی خیر خواہی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ اس کی کتاب اس کے رسول اور مسلمانوں کے خواص اور عام کی خیر خواہی۔

۴۲۰۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قَالُوْا لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلِعَامَّتِهِمْ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ دین خیر خواہی کا نام ہے۔ حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس کی خیر خواہی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ اس کی کتاب اس کے رسول اور مسلمانوں کے خواص اور عام کی خیر خواہی۔

بِطَانَةُ الْاِمَامِ — امام کی خصلت کا بیان

بطانۃ سے مراد اصل میں وہ قوت ہے۔ جو انسان میں رکھی گئی ہے۔ ہر انسان میں دو قوتیں ہیں ایک وہ جو نیکی کی طرف لے جاتی ہے۔ برائی سے روکتی ہے۔ دوسری وہ جو برائی کی طرف لے جاتی ہے اور بعض علماء کے نزدیک بطانۃ سے مراد فرشتہ اور شیطان ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۲۰۷ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ وَّالٍ اِلَّا وَلَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَّا تَاْلُوْهُ خَبَالًا فَمَنْ وُّقِیَ شَرَّهَا فَقَدْ وُقِیَ وَهُوَ مِنَ الَّتِیْ تَغْلِبُ عَلَیْهِ مِنْهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہر حاکم میں دو قوتیں ہوتی ہیں۔ ایک تو وہ قوت جو نیک اور اچھی بات کرنے کا حکم دیتی ہے۔ اور بری بات سے منع کرتی ہے۔ دوسری وہ قوت جو (برے کام کرنے) بگاڑنے میں کمی نہیں کرتی پھر جو شخص اس شر سے بچا وہ سالم اور محفوظ رہا۔ اور یہی قوت اکثر غالب آتی ہے۔ (برے کاموں کی طرف بلانے والی)

۴۲۰۸ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَّبِیٍّ وَّلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِیْفَةٍ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْخَیْرِ وَ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالشَّرِّ وَ تَحُضُّهٗ عَلَیْهِ وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی نبی خلیفہ کو متعین کر کے نہیں بھیجا مگر اس میں دو قوتیں رکھی ہیں ایک تو وہ قوت جو نیکی کی طرف بلاتی ہے اور دوسری وہ جو برائی کی طرف بلاتی ہے۔ مگر خداوند تعالیٰ ان کی اس قوت کو مغلوب کر دیتا ہے۔ اور وہ نیک قوت کے تابع رہتی ہے

نوٹ:۔ جیسے دوسری حدیث شریف میں ہے کہ ہر شخص کے ساتھ ایک شیطان ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا بھی آپ نے فرمایا۔ ہاں مگر اللہ رب العزت نے اسے میرا تابع بنا دیا ہے۔

۴۲۰۹ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بُعِثَ مِنْ نَّبِیٍّ وَّلَا كَانَ بَعْدَهٗ مِنْ خَلِیْفَةٍ اِلَّا وَلَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَّا تَاْلُوْهُ خَبَالًا فَمَنْ وُّقِیَ بِطَانَةَ السُّوْءِ فَقَدْ وُقِیَ۔

سیدنا حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپؓ نے فرمایا۔ کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ دنیا میں کوئی پیغمبر نہیں بھیجا گیا اور نہ ہی اس کا کوئی خلیفہ ہوا ہے۔ جس میں دو خصائل نہ ہوں ایک تو وہ خصلت جو اچھی بات کا حکم کرتی ہے۔ اور بری بات سے منع کرتی ہے دوسری وہ جو بگاڑنے میں کوتاہی نہیں کرتی۔ پھر جو شخص بری خصلت کے شر سے بچا وہ بالکل بچ گیا۔

وَزِیْرُ الْاِمَامِ

حاکم کا وزیر

۴۲۱۰ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّتِیْ تَقُوْلُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَّلِیَ مِنْكُمْ عَمَلًا فَاَرَادَ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا جَعَلَ لَهٗ وَزِیْرًا صَالِحًا اِنْ نَسِیَ ذَكَّرَهٗ وَ اِنْ ذَكَرَ اَعَانَهٗ۔

سیدنا حضرت قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ راوی ہیں کہ میں نے اپنی پھوپھی (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) سنا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص حاکم ہو پھر خداوند تعالیٰ اس کی بھلائی چاہے۔ تو اللہ رب العزت اس کیلئے نیک وزیر بنا دے گا۔ (یعنی عقلمند نیک طینت اور مدبر) اگر حکمران کوئی بات بھول جائے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

تو وہ اس کو یاد دلائے گا۔ اور اگر وہ یاد رکھے گا تو وہ اس کی مدد کرے گا۔

نوٹ:۔ غرضیکہ جس بادشاہ کے وزیر عاقل اور ذی علم ہوتے ہیں۔ اس کی حکومت بھی قائم رہتی ہے۔ اور ترقی ہوتی ہے۔ اور جس بادشاہ کے وزیر جاہل اور بے وقوف ہوتے ہیں اس کی حکومت بہت جلد مٹ جاتی ہے۔

جَزَاءُ مَنْ اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَاَطَاعَ۔ اگر کسی شخص کو گناہ کرنے کا حکم ملے اور وہ گناہ کرے تو اس کی سزا کیا ہے؟!

۴۲۱۱ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَاَوْقَدَ نَارًا فَقَالَ اُدْخُلُوْهَا فَاَرَادَ نَاسٌ اَنْ يَّدْخُلُوْهَا وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ اِنَّمَا فَرَرْنَا مِنْهَا فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِيْنَ اَرَادُوْا اَنْ يَّدْخُلُوْهَا لَوْ دَخَلْتُمُوْهَا لَمْ تَزَالُوْا فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَقَالَ لِلْاٰخَرِيْنَ خَيْرًا وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کو روانہ کیا۔ اور اس پر ایک شخص حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو سردار مقرر فرمایا آپ نے آگ بھڑکائی اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس کے اندر کود جائیں۔ بعض نے تو اس میں چھلانگ لگانے کا ارادہ کیا اور بعض دوسرے دوڑ کر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے۔ اور واقعہ بیان کیا۔ آپ نے آگ میں چھلانگ لگانے والوں کو فرمایا کہ اگر تم اس میں گھس جاتے تو قیامت تک اسی عذاب میں رہتے اور جو لوگ آگ میں نہیں گھسے انہیں اچھا فرمایا ابوموسیٰ نے اس امر کو اچھے پیرائے میں بیان کیا۔ اور ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ رب العزت کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں کی جانی چاہیئے اطاعت صرف نیکی میں ہونی چاہیئے۔

نوٹ:۔ سیدنا حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے انہیں آگ میں کودنے کا حکم اس لیے فرمایا تھا۔ کہ وہ آپ کی اطاعت کرتے ہیں یا کہ نہیں۔ اگر کوئی بادشاہ یا حاکم خلاف شرع کام کا حکم دے تو اسے سمجھانا چاہیئے۔ اگر وہ باز آجائے تو بہتر، وگرنہ سب مسلمان مل کر ایسے بادشاہ یا حاکم کو سلطنت اور حکومت سے معزول کر دیں۔ اور اس کی جگہ کسی دوسرے شخص کو حاکم یا بادشاہ بنا دیں۔ جو شریعت کے مطابق چلے۔ کیونکہ مسلمانوں میں اصل بادشاہت اور حکومت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ اور جو قواعد اللہ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرما دیئے ہیں ان سب پر عمل پیرا ہونا اور چلنا انتہائی ضروری ہے۔ سب کے لیے خواہ وزیر حاکم ہو۔ یا امام۔ سب ان قواعد کے محکوم ہیں۔

۴۲۱۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ اِلَّا اَنْ يُّؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر مسلمان کو حاکم کا حکم سننا اور اطاعت کرنا لازمی ہے۔ خواہ وہ پسند کرے یا نہ کرے۔ مگر جب گناہ کا حکم ہو تو وہ نہ تو سنے اور نہ ہی اطاعت کرے۔

❖ ❖ ❖

www.sirat-e-mustaqeem.com

ذِكْرُ الْوَعِيدِ لِمَنْ أَعَانَ أَمِيرًا عَلَى الظُّلْمِ

جو شخص ظلم کرنے میں کسی حاکم کی مدد کرے!

۴۲۱۳ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ فَقَالَ إِنَّهُ سَتَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ مَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ۔

سیدنا حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم نو آدمی تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ دیکھو میرے بعد حاکم ہوں گے۔ جو شخص ان کی جھوٹی بات کو سچ کہے گا (خوشامد کرے اور حق کو ناحق کہے گا) اور ظلم کرنے میں ان کے ساتھ تعاون اور مدد کرے گا۔ اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اور نہ ہی میں اس کے ساتھ کچھ غرض رکھتا ہوں وہ قیامت کے دن میرے حوض پر بھی نہ آئے گا اور جو شخص ان حکام کے جھوٹ کو سچ نہ کہے (بلکہ یہ کہے کہ جھوٹ ہے اور خاموش ہو رہے) اور ظلم کرنے میں ان کی مدد نہ کرے تو وہ شخص میرا ہے اور میں اس کا ہوں۔ اور وہ شخص میرے حوض پر آئے گا۔

مَنْ لَمْ يُعِنْ أَمِيرًا عَلَى الظُّلْمِ

جو شخص ظلم کرنے میں حاکم کی مدد نہ کرے اس کا ثواب

۴۲۱۴ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ خَمْسَةٌ وَأَرْبَعَةٌ أَحَدُ الْعَدَدَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْآخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ اسْمَعُوا هَلْ سَمِعْتُمْ إِنَّهُ سَتَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ۔

سیدنا حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے سے نکلے اور ہم نو آدمی تھے ہم میں پانچ تو عرب کے رہنے والے تھے اور باقی چار عجم سے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سنو۔ تم نے سنا کہ میرے بعد حاکم ہوں گے جو شخص ان کے پاس جائے اور ان کے پاس جا کر جھوٹ کو سچ کرے۔ اور ظلم پر ان کی امداد کرے۔ وہ شخص میرا نہیں اور نہ ہی میں اس کا ہوں۔ نہ ہی وہ میرے حوض پر آئے گا۔ اور جو شخص ان کے پاس نہ جائے۔ اور نہ ہی ان کے جھوٹ کو سچ کہے۔ نہ ظلم پر ان کی امداد کرے۔ وہ میرا ہے اور میں اس کا ہوں۔ اور میرے حوض پر آئے گا۔

فَضْلُ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْحَقِّ عِنْدَ إِمَامٍ جَائِرٍ

ظالم حاکم کے سامنے کلمہ حق کہنے والے کی فضیلت

۴۲۱۵ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَضَعَ

سیدنا حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت

www.sirat-e-mustaqeem.com

رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ ۔

کیا درآنحالیکہ آپ اپنا پاؤں مبارک رکاب میں رکھ چکے تھے۔ کہ کون سا جہاد افضل ہے؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ظالم حاکم کے سامنے حق بات کہنا۔

ثَوَابُ مَنْ وَفَّى بِمَا بَايَعَ عَلَيْهِ

اپنی بیعت کو پورا کرنے والے شخص کا ثواب

۴۲۱۶ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْآيَةَ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ ۔

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم ایک مجلس میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے تھے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم مجھ سے اس پر بیعت کرو کہ اللہ جل جلالہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروگے چوری نہ کروگے زنا نہ کروگے (آیت کے آخر تک) جو اوپر ذکر ہو چکی) پھر تم میں سے جو شخص اپنی بیعت کو پورا کرے۔ اس کا ثواب اللہ جل شانہ کے ذمے ہے۔ اور جو شخص ان باتوں میں سے کسی کا مرتکب ہو۔ اللہ جل شانہ اس کی پردہ پوشی فرمائے (اور دنیا میں سزا نہ پائے تو یہ اللہ کے اختیار میں ہے۔ اللہ چاہے تو اسے عذاب دے اور اگر پسند فرمائے تو بخش دے۔

مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحِرْصِ عَلَى الْإِمَارَةِ

حکومت وامارت کی خواہش ولالچ مکروہ ہے

۴۲۱۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَإِنَّهَا سَتَكُونُ نَدَامَةً وَحَسْرَةً فَنِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم حکومت کا لالچ کرتے ہو۔ حالانکہ اس کا انجام شرمندگی اور حسرت ہے کیونکہ جب حکومت ملے تو اس وقت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ اور جب چلی جائے تو رنج ہوتا ہے۔

نوٹ:۔ اور جس نعمت کا انجام رنج وغم ہو اس کی خواہش کرنا عقل مندی کے خلاف ہے۔

آخِرُ كِتَابِ الْبَيْعَةِ

بیعت کی کتاب تمام ہوئی

www.sirat-e-mustaqeem.com

كِتَابُ الْعَقِيقَةِ

عقیقہ کی کتاب

عقیقہ ان بالوں کو کہتے ہیں جو بچے کے پیدا ہونے کے وقت اس کے سر پر ہوتے ہیں۔ بعد ازاں اس جانور کو عقیقہ کہا جانے لگا جو پیدائش کے ساتویں دن ذبح کیا جاتا ہے، کیونکہ وہ جانور ان بالوں کے مونڈنے کے دن ذبح کیا جاتا ہے

۴۲۱۸ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيْقَةِ فَقَالَ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْعُقُوْقَ وَكَاَنَّهٗ كَرِهَ الْاِسْمَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا نَسْاَلُكَ اَحَدُنَا يُوْلَدُ لَهٗ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْسُكَ عَنْ وَلَدِهٖ فَلْيَنْسُكْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ قَالَ دَاوٗدُ سَاَلْتُ زَيْدَ ابْنَ اَسْلَمَ عَنِ الْمُكَافَاتَانِ قَالَ الشَّاتَانِ الْمُشْبَهَتَانِ تُذْبَحَانِ جَمِيْعًا .

سیدنا حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ عمرو کے دادا سے راوی ہیں۔ کہ کسی شخص نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے متعلق دریافت کیا۔ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ والدین کے نافرمان کو پسند نہیں فرماتا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نام کو ناپسند فرمایا۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ سے اس جانور کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں جو بچے کی طرف سے ذبح کرتے ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بچے کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو وہ اپنے بچے کی طرف سے دو بکریاں ایک جیسی ذبح کرے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرے۔ داؤد فرماتے ہیں کہ میں نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ایک جیسی سے مراد ہے؟ تو آپ نے فرمایا ملتی جلتی صورت میں دونوں ایک ساتھ ہی ذبح کی جائیں۔

نوٹ:۔ بعض علماء کے نزدیک یہ بکریاں عمر میں برابر ہونی چاہئیں۔ اور بعض کے نزدیک شکل و صورت میں۔ عقیقہ اور عقوق کا مادہ ایک ہے۔ عقوق والدین کے نافرمان کو کہتے ہیں۔

۴۲۱۹ عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ .

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا عقیقہ کیا۔

اَلْعَقِيْقَةُ عَنِ الْغُلَامِ

لڑکے کی طرف سے عقیقہ کرنا

۴۲۲۰ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرِ نِ الضَّبِّيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى .

سیدنا حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ لڑکے کا عقیقہ یہ ہے کہ اس کے لیے جانور ذبح کیا جائے اور اس کے زائد بالوں کو کاٹا اور مونڈا جائے۔

۴۲۲۱ عَنْ اُمِّ كُرْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ام کرز راویہ ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَأَتَانِ وَفِي الْجَارِيَةِ شَاةٌ .

نے ارشاد فرمایا، لڑکے کے عقیقے کے لیے دو بکریاں ہیں جو ایک جیسی ہوں، اور لڑکی کے لیے ایک بکری

اَلْعَقِيقَةُ عَنِ الْجَارِيَةِ

لڑکی کی طرف سے عقیقہ کرنا

۴۲۲۲ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَأَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ .

حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، لڑکے کے عقیقے کے لیے دو بکریاں ہیں جو ایک جیسی ہوں، اور لڑکی کے لیے ایک بکری

كَمْ يُعَقُّ عَنِ الْجَارِيَةِ

لڑکی کی طرف سے کتنی بکریاں ذبح کی جائیں؟

۴۲۲۳ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ أَسْأَلُهُ عَنْ لُحُومِ الْهَدْيِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عَلَى الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَلَى الْجَارِيَةِ شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ أَوْ إِنَاثًا .

حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا راویہ ہیں کہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حدیبیہ میں ہدی کے گوشت کے بارے میں پوچھنے کے لیے حاضر ہوئی، میں نے آپ کو ارشاد فرماتے سنا لڑکے کے عقیقہ کی دو بکریاں ہیں اور لڑکی کے لیے ایک بکری خواہ وہ نر ہو یا مادہ (کوئی حرج نہیں)

۴۲۲۴ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ أَوْ إِنَاثًا .

حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا راویہ ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لڑکے کے عقیقہ کی دو بکریاں ہیں، اور لڑکی کے لیے ایک بکری خواہ وہ نر ہو یا مادہ (کوئی حرج نہیں)

۴۲۲۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَقَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِكَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ .

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا عقیقہ دو دو مینڈھوں سے کیا۔

مَتَى يُعَقُّ

کون سے دن عقیقہ کیا جائے؟

۴۲۲۶ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ رَهِينٌ بِعَقِيقَتِهِ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ وَيُسَمَّى .

سیدنا حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہر پیدا ہونے والا بچہ اپنے عقیقے میں گروی ہے، اس کی طرف سے ساتویں روز قربانی کی جائے۔ اس کا سر منڈایا جائے اور اس کا نام رکھا جائے۔

نوٹ: خطابی کہتے ہیں کہ حدیث ہذا میں لوگوں نے بہت گفتگو کی ہے، اور سب سے بہتر قول حضرت امام احمد

www.sirat-e-mustaqeem.com

بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا ہے، کہ یہ شفاعت کے متعلق ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے بچے کا عقیقہ نہ کرے۔ اور بچپن میں ہی فوت ہو جائے تو وہ اپنے والدین کی شفاعت نہ کر سکے گا۔ (زہر الربی)

۴۲۲۷ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ قَالَ لِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ سَلِ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيْثَهُ فِي الْعَقِيْقَةِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ سَمُرَةَ۔

سیدنا حضرت حبیب بن شہید نے فرمایا کہ مجھ سے ابن سیرین نے فرمایا کہ آپ حسن سے عقیقے کی حدیث دریافت کریں کہ آپ نے عقیقے کے متعلق کس سے سنا آپ نے مجھے بتایا کہ میں نے اسے سمرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔

نوٹ:۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت حسنؒ نے حضرت سمرہ کو دیکھا اور آپ سے سنا۔

كِتَابُ الْفَرَعِ وَالْعَتِيْرَةِ

فرع اور عتیرہ کے بارے میں کتاب

نوٹ:۔ فرع اس بچے کو کہتے ہیں۔ جو اونٹنی پہلے پہل جنے۔ دورِ جاہلیت میں اسے بتوں کے لیے ذبح کرتے بعض علماء کے نزدیک فرع اس اونٹ کو کہتے ہیں جو بتوں کے نام پر اس وقت قربان کیا جاتا۔ جب کسی شخص کے سو اونٹ پورے ہو جاتے۔ اور عتیرہ اس بکری کو کہتے جو رجب کے مہینے میں بتوں کے لیے ذبح کی جاتی۔ اسلام کی ابتدا میں مسلمان بھی فقط خدا کے لیے فرع اور عتیرہ کرتے لیکن بعد ازاں اس سے منع کر دیا گیا تاکہ جاہلیت کی مشابہت نہ ہو۔

۴۲۲۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فرع اور عتیرہ اب ختم ہو چکے۔

۴۲۲۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَحَدُهُمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَرَعِ وَالْعَتِيْرَةِ وَقَالَ الْاٰخَرُ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرع اور عتیرہ سے منع فرمایا۔ آخر میں پھر فرع اور عتیرہ سے منع فرمایا۔

۴۲۳۰ عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ وُقُوْفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ عَلٰى اَهْلِ بَيْتٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اُضْحَاةً وَعَتِيْرَةً قَالَ مُعَاذٌ كَانَ ابْنُ عَوْنٍ يَعْتَرُ اَيْضًا تُدْعٰى عَتِيْرَةً فِيْ رَجَبٍ۔

سیدنا حضرت مخنف بن قیس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ہم میدانِ عرفات میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں بیٹھے تھے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! ہر سال ہر گھر والوں میں سے ہر ایک پر ایک قربانی (دسویں ذوالحجہ) کو واجب ہے۔ اور (رجب میں ایک بکری) عتیرہ ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت ابن عون رجب میں عتیرہ کرتے اور میں نے آپ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا

۴۲۳۱ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَزَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْفَرَعُ قَالَ حَقٌّ فَاِنْ تَرَكْتَهُ حَتّٰى يَكُوْنَ

سیدنا حضرت شعیب بن محمد اور حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فرع کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِكْرًا وَّ تَحْمِلُ عَلَيْهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ تُعْطِيْهِ اَرْمِلَةً خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذْبَحَهٗ فَيَلْصَقُ لَحْمُهٗ بِوَبَرِهٖ تَكْفِيْ اُمَّهٗ وَلَدَهَا وَتُوْلِهُ نَاقَتَكَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْعَتِيْرَةُ قَالَ الْعَتِيْرَةُ حَقٌّ .

ارشاد فرمایا (خدا کے لیے کی جائے تو) درست ہے۔ پھر اگر تم فرع کے جانور کو چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائے اور تم اسے خدا کی راہ میں دو (یعنی جہاد میں) یا مسکین اور بیوہ کو دو تو اس کو دینا بہتر ہے۔ اس کے ذبح کرنے سے ماں کا گوشت پوست سے لگ جائے گا (اسکی ماں انتہائی دبلی پتلی اور کمزور ہو جائے گی) پھر تو دودھ کے برتن کو اندھا کر کے رکھ دے گا یعنی پھر دودھ ختم ہو جائے گا اور ماں رنج و غم سے دیوانی ہو جائے گی۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر عتیرہ جائز ہے؟ آپ نے فرمایا عتیرہ حق ہے۔

۴۲۳۲ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ فَاَتَيْتُهٗ مِنْ اَحَدِ شِقَّيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ اِسْتَغْفِرْ لِيْ فَقَالَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ اَرْجُوْا اَنْ يَّخُصَّنِيْ دُوْنَهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِسْتَغْفِرْ لِيْ فَقَالَ بِيَدَيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ النَّاسِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَتَائِرُ وَالْفَرَائِعُ قَالَ مَنْ شَاءَ عَتَرَ وَ مَنْ شَاءَ لَمْ يَعْتِرْ وَمَنْ شَاءَ فَرَعَ وَ مَنْ شَاءَ لَمْ يَفْرَعْ فِي الْغَنَمِ اَضْحِيَتُهَا وَقَبْضَ اَصَابِعَهٗ اِلَّا وَاحِدَةً .

سیدنا حضرت حارث بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقعہ پر اپنی عضباء پر سوار دیکھا اور اس اونٹنی کے کان چیرے ہوئے تھے، میں آپ کی جانب سے کھسک کر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، میری بخشش کی دعا فرمایئے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تم سب کی مغفرت فرمائے پھر میں دوسری طرف سے یہ خیال کر کے حاضر خدمت ہوا کہ شاید آپ میرے لیے بطور خاص دعا فرمائیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے لیے دعا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ اللہ رب العزت تم سب کی مغفرت فرمائے۔ پھر ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عتیرہ اور فرع کے متعلق آپ کا کیا ارشاد ہے؟ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کا جی چاہے کرے جس کا نہ چاہے نہ کرے بکریوں کی (دسویں ذوالحجہ) قربانی لازمی ہے۔ اور آپ نے ایک انگلی کے سوا اپنے دست مبارک کی سبھی انگلیوں کو بند فرما دیا۔

۴۲۳۳ عَنْ جَدِّهِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاُمِّيْ اِسْتَغْفِرْ لِيْ فَقَالَ غَفَرَ اللّٰهُ

سیدنا حارث بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، میری بخشش کی دعا فرمایئے

www.sirat-e-mustaqeem.com

لَكُمْ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ ثُمَّ اسْتَدَرْتُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تم سب کی مغفرت فرمائے اور آپ اپنی اونٹنی عضباء پر سوار تھے پھر میں نے دوسری طرف سے یہ خیال کر کے

حاضرِ خدمت ہوا کہ شاید آپ میرے لیے بطور خاص دعا فرمائیں گے۔ پھر آخر تک حدیث بیان کی

تَفْسِيرُ الْعَتِيرَةِ

عتیرہ کی تشریح

۴۲۲۴ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَعْتِرُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ اذْبَحُوا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِي أَيِّ شَهْرٍ مَا كَانَ وَبَرُّوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَطْعِمُوا۔

سیدنا حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم زمانہ جاہلیت میں عتیرہ کرتے تھے آپ نے فرمایا جس ماہ میں چاہو اللہ کے لیے ذبح کرو نیکی کرو۔ اور مسکینوں کو اللہ کے لیے کھلاؤ۔

۴۲۲۵ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ نَادَى رَجُلٌ وَهُوَ بِمِنًى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ اذْبَحُوا فِي أَيِّ شَهْرٍ مَا كَانَ وَبَرُّوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَأَطْعِمُوا قَالَ إِنَّا كُنَّا نَفْرَعُ فَرَعًا فَمَا تَأْمُرُنَا فِي كُلِّ سَائِمَةٍ فَرَعٍ تَغْذُوهُ مَا شِئْتَ حَتَّى إِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهُ وَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ۔

سیدنا حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک شخص نے منیٰ میں بلند آواز سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم جاہلیت میں ماہِ رجب کو عتیرہ کیا کرتے تھے۔ پھر آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جس ماہ چاہو ذبح کرو اور اللہ کے لیے نیکی کرو۔ اور کھانا کھلاؤ۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تو فرع کیا کرتے تھے اب آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام چرنے والے جانوروں میں فرع ہے۔ لیکن تو اسے اس کی ماں کو کھلاتے دے۔ جب بڑا ہو جائے اور لادنے کے قابل ہو جائے تو تو اسے ذبح کر اور اس کا گوشت تقسیم کر دے! ماں کے ساتھ (یعنی دودھ پلاتے اور چرنے دے)

۴۲۲۶ عَنْ نُبَيْشَةَ رَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ

سیدنا حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ اور حضرت نبیشہ جو قبیلہ بنو ہذیل سے تعلق رکھتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

كَيْمَا تَسَعَكُمْ فَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِالْخَيْرِ فَكُلُوا وَتَصَدَّقُوا وَادَّخِرُوا وَإِنَّ هٰذِهِ الْأَيَّامَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ اذْبَحُوا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِي أَيِّ شَهْرٍ مَا كَانَ وَبَرُّوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَأَطْعِمُوا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا نُفْرِعُ فَرَعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ سَائِمَةٍ مِنَ الْغَنَمِ فَرَعٌ تَغْذُوهُ غَنَمُكَ حَتّٰى إِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهُ وَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ عَلَى ابْنِ السَّبِيلِ فَإِنَّ ذٰلِكَ هُوَ خَيْرٌ.

کہ میں نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے تمہیں منع کیا تھا۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو امیر اور غنی کر دیا ہے۔ تو تم کھاؤ خیرات کرو اور رکھ چھوڑو۔ اور یہ دن (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوی الحجہ) کھانے پینے اور اللہ جل شانہ و عم نوالہ کو یاد کرنے کے ہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم دور جاہلیت میں ماہ رجب کو عتیرہ کیا کرتے تھے اب آپ کیا فرماتے ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ رب العزت کے لیے ذبح کرو جس ماہ میں چاہو۔ اور اللہ کے لیے نیکی کرو اور مساکین کو کھانے کھلاؤ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم دور جاہلیت میں فرع کیا کرتے تھے۔ اب آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بکریوں میں فرع ہے۔ لیکن تم اس کی ماں کو کھلاتے دو۔ جب وہ تیار ہو جائے تو اسے ذبح کرو، گوشت خیرات کرو۔ مسافروں کے لیے بھی بہتر ہے۔

نوٹ:۔ گوشت تین دن سے زیادہ نہ رکھو بلکہ اسے کھالو یا خیرات کر دو۔ تاکہ سب محتاجوں کو ملے اور کوئی بھوکا نہ رہے۔

تفسیر الفرع — فرع کی تعریف

۴۲۳۷ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ نَادَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَمَا تَأْمُرُنَا فَقَالَ اذْبَحُوهَا فِي أَيِّ شَهْرٍ كَانَ وَبَرُّوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَأَطْعِمُوا قَالَ إِنَّا كُنَّا نُفْرِعُ فَرَعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فِي كُلِّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ حَتّٰى إِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهُ وَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ فَإِنَّ ذٰلِكَ هُوَ خَيْرٌ.

سیدنا حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ سے سابقہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

۴۲۳۸ عَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ اذْبَحُوا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِي أَيِّ شَهْرٍ مَا كَانَ وَبَرُّوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَأَطْعِمُوا.

سیدنا حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم دور جاہلیت میں عتیرہ کیا کرتے تھے۔ اب آپ اس کے متعلق ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس مہینے میں ہو سکے اللہ کے لیے ذبح کرو اور اللہ کے لیے نیکی کرو۔ اور کھلاؤ۔

۴۲۳۹ عَنْ أَبِي زَرِينٍ لَقِيطِ بْنِ عَامِرٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا نَذْبَحُ

سیدنا حضرت ابوزرین رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم دور

www.sirat-e-mustaqeem.com

ذَبَائِحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَنَأْكُلُ وَنُطْعِمُ مَنْ جَاءَنَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ وَكِيعٌ بْنُ عُدُسٍ فَلَا أَدَعُهُ۔

جاہلیت کے رجب میں جانور ذبح کیا کرتے تھے۔ پھر ہم اس سے خود کھاتے اور جو آتا اسے کھلاتے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی حرج نہیں حدیث ہذا کے راوی وکیع کا کہنا ہے کہ میں رجب کی قربانی کو نہیں چھوڑتا۔

جُلُودُ الْمَيْتَةِ

مردار کی کھال کا بیان

۴۲۴۰ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى شَاةٍ مَيْتَةٍ مُلْقَاةٍ فَقَالَ لِمَنْ هٰذِهِ فَقَالُوا لِمَيْمُونَةَ فَقَالَ مَا عَلَيْهَا لَوِ انْتَفَعَتْ بِإِهَابِهَا قَالُوا إِنَّمَا مَيْتَةٌ فَقَالَ إِنَّمَا حَرَّمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَكْلَهَا

سیدنا حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مردہ بکری پڑی ہوئی دیکھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا یہ بکری کس شخص کی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا میمونہ رضی اللہ عنہا کی۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر وہ اس کی کھال سے فائدہ اٹھاتی تو اس پر کوئی گناہ نہ تھا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ مردار ہے۔ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے صرف مردار کا کھانا حرام قرار دیا ہے (نہ کہ اس کی کھال یا بال یا سینگوں سے فائدہ اٹھانے کو)

۴۲۴۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ كَانَ أَعْطَاهَا مَوْلَاةً لِمَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک مردہ بکری کے پاس سے ہوا جو آپ نے اپنی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی کو بخشی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ تم نے اس کی کھال سے نفع کیوں نہیں اٹھایا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ مردار ہو گئی! حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صرف مردار کا کھانا حرام ہے۔

۴۲۴۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبْصَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَيْتَةً لِمَوْلَاةٍ لِمَيْمُونَةَ وَكَانَتْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالُوا لَوْ نَزَعْنَا جِلْدَهَا فَانْتَفَعْنَا بِهِ قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔ اس میں البتہ یہ زیادہ ہے۔ کہ وہ بکری صدقے کی تھی۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کاش اس کی کھال اتار لیتے۔ اور اس سے فائدہ اٹھاتے۔

۴۲۴۳ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ شَاةً مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا دَبَغْتُمْ إِهَابَهَا فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا راویہ ہیں۔ کہ ایک بکری مر گئی تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نے اس کی کھال کو رنگا کیوں نہیں؟ اور اس سے تم نے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا۔

۴۲۴۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَاۃٍ لِّمَیْمُوْنَۃَ مَیِّتَۃً فَقَالَ اَلَا اَخَذْتُمْ اِھَابَھَا فَدَبَغْتُمْ فَانْتَفَعْتُمْ بِہٖ۔

صلی اللہ علیہ وسلم ایک مُردار بکری کے پاس سے گذرے جو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم نے اس کی کھال کو دباغت کر کے کیوں نہ رکھ لیا اور اس سے نفع کیوں نہ اٹھایا۔

۴۲۴۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی شَاۃٍ مَیِّتَۃٍ فَقَالَ اَلَا انْتَفَعْتُمْ بِاِھَابِھَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مُردار بکری پر سے گزرے تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم نے اس بکری کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا؟

۴۲۴۶ عَنْ سَوْدَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاتَتْ شَاۃٌ لَنَا فَدَبَغْنَا مَسْکَھَا فَمَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِیْھَا حَتّٰی صَارَتْ شَنًّا۔

سیدہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ ہماری ایک بکری مرگئی۔ تو ہم نے اس کی کھال کو رنگا پھر ہم اس میں ہمیشہ نبیذ بناتے۔ حتیٰ کہ وہ پرانی ہوگئی۔

۴۲۴۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا اِھَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَھُرَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کھال پر دباغت ہوگئی وہ پاک ہوگئی۔

۴۲۴۸ عَنِ ابْنِ وَعْلَۃَ اَنَّہٗ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنَّا نَغْزُوْ ھٰذِہِ الْمَغْرِبَ وَاِنَّھُمْ اَھْلُ وَثَنٍ وَلَھُمْ قِرَبٌ یَکُوْنُ فِیْھَا اللَّبَنُ وَالْمَآءُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلدِّبَاغُ طَھُوْرٌ قَالَ ابْنُ وَعْلَۃَ عَنْ رَاْیِکَ اَوْ شَیْءٍ سَمِعْتَہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت ابن وعلہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ ہم مغربی ممالک میں جہاد کو جاتے ہیں۔ اور وہاں کے لوگ بت پرست ہیں۔ ان کے پاس پانی اور دودھ کی مشکیں ہوتی ہیں (تو اس میں پانی اور دودھ کا استعمال درست ہے یا نہیں) آپ نے فرمایا۔ جس چمڑے کی دباغت کر دی جائے۔ وہ پاک ہے میں نے دریافت کیا کیا تم یہ اپنی عقل سے کہتے ہو یا تم نے اسے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور علیہ السلام سے سنا ہے۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا سے معلوم ہوا کہ مشرکوں سے پانی، دودھ یا دوسرے مائع جات لینا درست ہیں۔ بشرطیکہ ان میں کوئی نجاست نہ ہو۔

۴۲۴۹ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْمُحَبَّقِ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ دَعَا بِمَآءٍ مِّنْ عِنْدِ امْرَاَۃٍ قَالَتْ مَا عِنْدِیْ اِلَّا فِیْ قِرْبَۃٍ لِّیْ مَیْتَۃٍ قَالَ اَلَیْسَ قَدْ دَبَغْتِیْھَا قَالَتْ بَلٰی قَالَ فَاِنَّ دِبَاغَھَا ذَکَاتُھَا۔

سیدنا حضرت سلمہ بن محبق راوی ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں ایک عورت سے پانی منگوایا اس عورت نے عرض کیا کہ میرے پاس پانی تو مردہ جانور کی مشک میں بھرا ہوا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تو نے اس کی دباغت کی تھی؟ اس عورت نے عرض کیا ہاں، حضور سرورِ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تو یہ دباغت سے پاک ہوگئی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۲۵۰ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جُلُودِ الْمَيْتَةِ فَقَالَ دِبَاغُهَا طَهُورُهَا .

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے مردار کھال کے متعلق دریافت کیا۔ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔

۴۲۵۱ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جُلُودِ الْمَيْتَةِ فَقَالَ دِبَاغُهَا ذَكَاتُهَا .

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے مردار کھال کے متعلق دریافت کیا۔ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مردار کی پاکی اس کی دباغت سے۔

۴۲۵۲ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَاةُ الْمَيْتَةِ دِبَاغُهَا .

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مردار کی پاکی اس کی دباغت ہے۔

۴۲۵۳ —— ایضاً ——

— ایضاً —

مَا يُدْبَغُ بِهِ جُلُودُ الْمَيْتَةِ

مُردار کی کھال کو چیز سے پاک کیا جائے؟

۴۲۵۴ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَرَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّونَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ .

سیدہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا راویہ ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قریش کے بعض لوگ نکلے اور وہ ایک بکری کو گدھے کی طرح گھسیٹ رہے تھے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم اس کی کھال اتار لیتے تو کتنا اچھا ہوتا۔ انہوں نے عرض کیا یہ مردار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسے پانی اور قرظ پاک وصاف کر دیتا ہے۔

نوٹ:۔ قرظ ایک گھاس یا چھال ہے۔ جس سے چمڑا صاف کرتے ہیں۔

۴۲۵۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ قُرِئَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ أَلَّا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ .

سیدنا عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ تحریر فرمایا تھا۔ وہ میرے سامنے پڑھا گیا۔ اور اس وقت میں نوجوان لڑکا تھا یہ کہ مردے کی کھال اور پٹھے سے نفع نہ اٹھاؤ۔

نوٹ:۔ یعنی دباغت سے پہلے۔ تاکہ یہ پہلے گزرنے والی احادیث مبارکہ کے موافق ہو۔

۴۲۵۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَسْتَمْتِعُوا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَّلَا عَصَبٍ ۔

فرمایا۔ تم مردے کی کھال اور پٹھے سے فائدہ نہ اٹھاؤ!

۴۲۵۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى جُهَيْنَةَ وَاَنْ لَّا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَّلَا عَصَبٍ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جہینہ کے لوگوں کی طرف لکھا۔ مردے کی کھال یا پٹھے سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔

نوٹ:۔ امام نسائی فرماتے ہیں۔ کہ ان تمام احادیث شریفہ میں حضرت امام زہری کی روایت ہے۔ جو عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور آپ نے اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ جناب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ کہ مردار کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔ اور جمہور علماء کرام کا یہی قول ہے۔ رہا اہل حدیث کا یہ اعتراض کہ مردار کی کھال حضرت عبداللہ بن عکیم کی روایت کے مطابق پاک نہیں ہوتی۔ تو اس حدیث شریف کے متن اور اس کی سند دونوں میں اضطراب اور ضعف ہے۔ اور آپ کے صحابی ہونے میں بھی اختلاف ہے۔

اَلرُّخْصَةُ فِي الْاِسْتِمْتَاعِ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ

جب مردار کی کھال پر دباغت ہو جائے تو اس سے فائدہ اٹھانے کی اجازت:۔

۴۲۵۸ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ يَّسْتَمْتِعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مردار کی کھال سے فائدہ اٹھانے کا حکم فرمایا۔ جب اس کی دباغت ہو جائے

اَلنَّهْيُ عَنِ الْاِنْتِفَاعِ عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ

درندوں کی کھالوں سے فائدہ اٹھانے کی ممانعت

۴۲۵۹ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ ۔

سیدنا حضرت ابوالملیح راوی ہیں۔ کہ آپ نے اپنے والد سے سنا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا۔

نوٹ:۔ یعنی ان کے پہننے اور بچھانے سے منع فرمایا۔

۴۲۶۰ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ وَمَيَاثِرِ النُّمُوْرِ ۔

سیدنا حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ریشم سونے اور چیتوں کی کھالیں استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

۴۲۶۱ عَنْ خَالِدٍ قَالَ وَفَدَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِيْكَرِبَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهٗ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبُوْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوْبِ عَلَيْهَا قَالَ نَعَمْ ۔

سیدنا حضرت خالد رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ جناب حضرت مقدام بن معدی کرب سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالیں پہننے اور ان پر سواری کرنے سے منع فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں!

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلنَّهْيُ عَنِ الْاِنْتِفَاعِ بِشُحُوْمِ الْمَيْتَةِ

۴۲۶۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهٗ يُطْلٰى بِهِ السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمَ جَمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ .

مُردار کی چربی سے فائدہ اٹھانے کی ممانعت

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں۔ آپ نے سنا کہ جس سال مکہ مکرمہ فتح ہوا۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے" اللہ جل جلالہ نے شراب، مردار، سور اور بتوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مُردار کی چربی تو کام آتی ہے کہ اسے کشتیوں پر لگاتے ہیں۔ کھالوں پر ملتے ہیں۔ رات کو روشنی کرتے ہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں وہ حرام ہے۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ یہودیوں کو تباہ کردے جب اللہ تعالیٰ رب العزت نے ان پر چربی حرام فرمائی تو انہوں نے اسے ابالا۔ پھر بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْاِنْتِفَاعِ بِمَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

۴۲۶۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُبْلِغَ عُمَرُ اَنَّ سَمُرَةَ بَاعَ خَمْرًا قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ سَمُرَةَ اَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِيْ اَذَابُوْهَا .

حرام چیز سے فائدہ اٹھانے کی ممانعت

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ملی کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے شراب فروخت کی! آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سمرہ کو تباہ کرے۔ کیا اسے معلوم نہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو تباہ کرے جب ان پر چربی حرام ہوئی۔ تو انہوں نے اسے پگھلایا اور گلا ڈالا

(اور اس کا تیل بیچا)

بَابُ الْفَارَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ

گھی میں گرنے والے چوہے کے متعلق

۴۲۶۴ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِيْ سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْهُ .

سیدنا حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا راویہ ہیں۔ کہ ایک چوہا گھی میں گر پڑا اور مر گیا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ چوہے کو بھی نکال ڈالو اور اس کے گرد جو گھی ہے اسے بھی نکال دو۔ اور باقی گھی کو کھاؤ۔

ٹوٹ، چونکہ وہ گھی جما ہوا ہے۔ تو چوہے کی تاثیر سارے گھی میں نہ پہنچے گی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۲۶۵ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ وَقَعَتْ فِيْ سَمْنٍ جَامِدٍ فَقَالَ خُذُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاَلْقُوْهُ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چوہے کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ جو ایک منجمد گھی میں گر پڑا۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس چوہے کو وہاں سے نکال دو اور اس کے اردگرد لگنے والے گھی کو بھی پھینک دو۔

۴۲۶۶ عَنْ مَيْمُوْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ فَقَالَ اِنْ كَانَ جَامِدًا فَاَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَاِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوْهُ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے چوہے کے متعلق دریافت کیا گیا۔ جو گھی میں گر پڑے۔ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ گھی جما ہوا ہے۔ تو چوہا، اور اس کے اردگرد کا گھی نکال کر پھینک دو۔ اگر گھی پتلا ہے۔ تو تم اس کے نزدیک نہ جاؤ۔

نوٹ:۔ یعنی سب گھی خراب ہوگیا اور کھانے کے قابل نہیں رہا۔

۴۲۶۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِعَنْزٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ مَا كَانَ عَلٰى اَهْلِ هٰذِهِ الشَّاةِ لَوِ انْتَفَعُوْا بِاِهَابِهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کتنا اچھا ہوتا اگر اس بکری کا مالک اس کی کھال اتار لیتا اور پھر اس سے فائدہ اٹھاتا۔

اَلذُّبَابُ يَقَعُ فِي الْاِنَاءِ

اگر برتن میں مکھی گر جائے!

۴۲۶۸ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَمْقُلْهُ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کے برتن میں مکھی گر جائے تو وہ اس کو اچھی طرح ڈبو دے۔

نوٹ:۔ اس لیے ڈبو دے کہ اس کے ایک بازو میں شفا ہے ——— (بخاری شریف)

اٰخِرُ كِتَابِ الْعَقِيْقَةِ وَالْفَرْعِ وَالْعَتِيْرَةِ

(عقیقہ، فرع اور عتیرہ کی کتاب ختم شد)

www.sirat-e-mustaqeem.com

كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ

شکار اور ذبیحوں کی کتاب

نوٹ:- ذبح کیا جانے والا جانور ذبیحہ کہلاتا ہے۔

اَلْاَمْرُ بِالتَّسْمِيَةِ عِنْدَ الصَّيْدِ

شکار کے وقت بسم اللہ کہنا

۴۲۶۹ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَاِنْ اَدْرَكْتَهٗ لَمْ يَقْتُلْ فَاذْبَحْ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنْ اَدْرَكْتَهٗ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَاْكُلْ فَكُلْ فَقَدْ اَمْسَكَهٗ عَلَيْكَ فَاِنْ وَجَدْتَهٗ قَدْ اَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَطْعَمْ مِنْهُ شَيْئًا فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاِنْ خَالَطَ كَلْبَكَ كِلَابًا فَقَتَلْنَ فَلَمْ يَاْكُلْنَ فَلَا تَاْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَيُّهَا قَتَلَ.

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق پوچھا۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تو اپنے کتے کو شکار پر چھوڑے تو بسم اللہ کہہ کر چھوڑ۔ پھر اگر تو شکار کو زندہ پائے تو اسے بسم اللہ کہہ کر ذبح کر۔ اگر اس شکار کو کتا مار ڈالے اور اس میں سے کچھ کھائے نہیں۔ تو تو اس شکار کو کھا۔ کیونکہ اس نے تمہارے لیے پکڑا۔ اور اگر کتا اس میں سے کھائے تو تو اس میں سے مت کھا۔ کیونکہ اس نے اپنے لیے پکڑا ہے۔ اور اگر تیرے کتے کے ساتھ اور کتے بھی شامل ہو گئے تو تو شکار میں سے مت کھا۔ کیونکہ یہ پتا نہیں کہ کس کتے نے اسے مارا۔

نوٹ: اس حدیث ہذا میں ارشاد ہوا کہ جب کتے نے اس میں سے کھا لیا۔ تو تو اس سے مت کھا۔ جس سے معلوم ہوا کہ وہ کتا سکھایا ہوا نہیں تو پھر اس کا شکار کس طرح درست ہوگا

(۲) اگر تیرے کتوں کے ساتھ دوسرے کتے بھی شریک ہو گئے۔ جنہیں ان کے مالکوں نے بسم اللہ پڑھ کر نہیں چھوڑا مثلاً کافروں کے کتے تھے۔ تو تو اس شکار کو نہ کھا کیونکہ یہ واضح اور معلوم نہیں کہ اسے کس کتے نے مارا۔

اَلنَّهْيُ عَنْ اَكْلِ مَا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

جس جانور پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اس کے کھانے کی ممانعت

۴۲۷۰ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا اَصَبْتَ بِحَدِّهٖ

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار کے متعلق دریافت کیا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَكُلْ مَا أَصَابَتْ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْكَلْبِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَأَخَذَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ فَإِنَّ أَخْذَهُ ذَكَاتُهُ وَإِنْ كَانَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبٌ آخَرُ فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَ مَعَهُ فَقَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ

نے فرمایا، اگر جانور پر نوک لگے تو تم کھاؤ اور اگر آڑی لکڑی لگے تو وہ موقوذہ ہے۔ بعد ازاں میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کتے کے کئے ہوئے شکار کے متعلق دریافت کیا تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تو اپنا کتا چھوڑے اور وہ کتا شکار کو پکڑ لے لیکن وہ کتا اس شکار میں سے کھائے نہیں تو تو اسے کھا۔ کیونکہ اس کا پکڑ لینا ہی شکار کو ذبح کرنا ہے۔ اور اگر تیرے کتے کے ساتھ دوسرے کتے ہوں اور تجھے خدشہ بھی ہو کہ شاید دوسرے کتے نے بھی پکڑا ہو تو تو اسے نہ کھا۔ کیونکہ تو نے صرف اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی دوسرے کتوں پر نہیں۔

نوٹ: المعراض ایسا تیر جس میں لوہے کی پیکان نہ ہو۔ اور صرف ایک چھیلی ہوئی نوکدار لکڑی ہو جس کی دونوں طرف نوک ہو اور ایک طرف لوہا لگا ہوا ہو۔ اسے پھینک کر مارتے ہیں۔ کبھی تو جانور پر اس کی نوک پڑتی ہے اور کبھی ساری لکڑی لگتی ہے، جس کی وجہ سے جانور مر جاتا ہے۔ (۲) موقوذہ وہ جانور ہے جسے قرآن مجید میں حرام قرار دیا گیا ہے۔ جو بوجھل چیز مثلاً پتھر یا لاٹھی وغیرہ سے مارا جائے۔

صَيْدُ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ

سدھائے ہوئے کتے کا شکار

۴۲۷۱ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرْسِلُ الْكَلْبَ الْمُعَلَّمَ فَيَأْخُذُ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ الْكَلْبَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَأَخَذَ فَكُلْ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ وَإِنْ قَتَلَ قُلْتُ أَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ قَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حضور میں شکاری کتا چھوڑتا ہوں، اور پھر وہ جانور پکڑ لیتا ہے۔ تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تو اللہ کا نام لے کر شکاری کتا چھوڑے۔ اور پھر وہ جانور پکڑے تو تو اسے کھا۔ میں نے دریافت کیا۔ خواہ وہ مار بھی ڈالے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگرچہ مار بھی ڈالے میں نے عرض کیا حضور میں تو معراض پھینکتا ہوں۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیر کی نوک لگے تو تم کھاؤ اور اگر عرض لگے تو مت کھاؤ۔

صَيْدُ الْكَلْبِ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ

جو کتا شکاری نہیں اس کا شکار

۴۲۷۲ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَبِكَلْبِ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَقَالَ مَا أَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَكُلْ وَمَا أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ

سیدنا حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایسے ملک میں ہوں جہاں بہت سا شکار ملتا ہے تو میں تیر کمان سے شکار کرتا ہوں، اور شکاری و غیر شکاری دونوں (قسم) کے کتوں سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ مَا أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ.

شکار کرتا ہوں۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تیر تم اللہ کا نام لے کر مارو اسے کھاؤ اور جو تو شکاری کتے سے اللہ کا نام لے کر مارے وہ بھی کھا۔ اور جو تو اس غیر شکاری کتے سے پکڑے پھر وہ زندہ ہاتھ لگے اور تو اسے ذبح کرلے تو اسے کھاؤ اور اگر مرا ہوا ہاتھ آئے تو وہ حرام ہے،

إِذَا قَتَلَ الْكَلْبُ.

اگر کتا شکار کو مار ڈالے:۔

۴۲۷۳ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُرْسِلُ كِلَابِي الْمُعَلَّمَةَ فَيُمْسِكْنَ عَلَيَّ فَأَكُلُ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ فَأَمْسَكْنَ عَلَيْكَ فَكُلْ قُلْتُ فَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ مَا لَمْ يُشْرِكْهُنَّ كَلْبٌ مِنْ سِوَاهُنَّ قُلْتُ أَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ فَيَنْخَزِقُ قَالَ إِنْ خَزَقَ فَكُلْ وَإِنْ أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ.

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے شکاری کتوں کو چھوڑتا ہوں۔ بعد ازاں وہ شکار پکڑ لیتے ہیں اور میں اسے کھاتا ہوں۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تو شکاری کتوں کو چھوڑے پھر وہ شکار پکڑیں تو تو اسے کھا۔ میں نے دریافت کیا کہ اگر وہ جانور کو مار ڈالیں تو؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ خواہ مار ہی ڈالیں۔ گر لازمی ہے کہ ان کے ساتھ کوئی اور کتا نہ شامل ہو گیا ہو۔ میں نے عرض کیا حضور میں معراض پھینکتا ہوں۔ اور یہ نوک سے گھس جاتا ہے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر (نوک سے) گھس جائے تو کھاؤ اگر عرض سے لگے تو نہ کھاؤ۔

إِذَا وَجَدَ مَعَ كَلْبِهِ كَلْبًا لَمْ يُسَمَّ عَلَيْهِ

اگر شکاری کے کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا شامل ہو گیا جسے بسم اللہ پڑھ کر نہ چھوڑا گیا ہو؟

۴۲۷۴ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَخَالَطَتْهُ كِلَابٌ لَمْ يُسَمَّ عَلَيْهَا فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَهُ.

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق پوچھا گیا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تو اپنا کتا چھوڑے پھر اس کے ساتھ دوسرے کتے مل جائیں جو بسم اللہ پڑھ کر نہ چھوڑے گئے ہوں۔ تو اس شکار کو نہ کھا کیونکہ معلوم نہیں اس کو کس کتے نے مارا۔

إِذَا وَجَدَ مَعَ كَلْبِهِ كَلْبًا غَيْرَهُ

جب اپنے کتے کے ساتھ دوسرے کتے پائے

۴۲۷۵ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلْبِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کتے کے شکار کے بارے میں دریافت کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم!

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَسَمَّيْتَ فَكُلْ وَإِنْ وَجَدْتَ كَلْبًا آخَرَ مَعَ كَلْبِكَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَا تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ۔

نے فرمایا جب تم بسم اللہ پڑھ کر کتے کو چھوڑ دو تو کھاؤ۔ اور اگر اپنے کتے کے ساتھ دوسرا کوئی کتا چھوڑ دو تو نہ کھاؤ کیونکہ تم نے دوسرے کسی کتے پر نہیں صرف اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی ہے

۴۲۷۶ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَكَانَ لَنَا جَارًا وَدَخِيلًا وَبَرِيطًا بِالنَّهْرَيْنِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا قَدْ أَخَذَ لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ قَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہمارے ایک ہمسائے تھے۔ اور ہمارے پاس آتے جاتے تھے اور نہرین شہر میں دنیا سے بالکل کنارہ کش ہو گئے۔ انہوں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں اپنے کتے کو شکار پر چھوڑتا ہوں پھر اس کے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ کس کتے نے شکار کو پکڑا؟ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اسے نہ کھاؤ کیونکہ تم نے بسم اللہ کسی دوسرے کتے پر نہیں اپنے کتے پر پڑھی تھی۔

۴۲۷۷ عَنْ عَدِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذَلِكَ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم سے دوسری روایت بھی اسی طرح مروی ہے۔

۴۲۷۸ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَسَمَّيْتَ فَكُلْ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَوَجَدْتَ مَعَهُ غَيْرَهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تم اپنا کتا بسم اللہ پڑھ کر چھوڑو تو اس شکار میں سے کھاؤ اور اگر کتا اس شکار میں سے کچھ کھائے تو تم اس میں سے نہ کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے لیے پکڑا ہے (نہ کہ تمہارے لیے وگرنہ یہ کیوں کھاتا؟) اور جب تو اپنا کتا چھوڑے پھر اس کے ساتھ دوسرا کتا پائے تو تو اس سے مت کھا کیونکہ تو نے بسم اللہ دوسرے کتے پر نہیں اپنے کتے پر پڑھی تھی۔

۴۲۷۹ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا آخَرَ لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ قَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں۔ پھر اس کے ساتھ دوسرا پاتا ہوں۔ اور یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کس کتے نے پکڑا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ تو اسے نہ کھا کیونکہ تو نے بسم اللہ دوسرے کتے پر نہیں۔ اپنے کتے پر پڑھی تھی۔

❖ ❖ ❖

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلْكَلْبُ يَاكُلُ مِنَ الصَّيْدِ

اگر کتا شکار میں سے کچھ کھالے تو کیا کرنا چاہیے؟

۴۲۸۰ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَقِيْذٌ قَالَ وَ سَاَلْتُهٗ عَنْ كَلْبِ الصَّيْدِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلَ قَالَ فَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَاْكُلْ وَاِنْ وَجَدْتَ مَعَهٗ كَلْبًا غَيْرَ كَلْبِكَ وَقَدْ قَتَلَهٗ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ اِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْ عَلٰى غَيْرِهٖ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکاری کی بابت دریافت کیا آپ نے فرمایا تیر اگر نوک سے لگے تو تم کھاؤ اگر چوڑائی سے لگے تو وہ حرام ہے۔ پھر میں نے شکاری کتے کے متعلق دریافت کیا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اپنا کتا بسم اللہ پڑھ کر چھوڑو تو کھاؤ میں نے دریافت کیا۔ اگر وہ کتا شکار کو مار ڈالے؟ آپ نے فرمایا البتہ اگر اس میں سے کھالے تو تم اسے نہ کھاؤ اور اگر تم اپنے کتے کے ساتھ دوسرا کتا پاؤ اور اس نے شکار کو مار ڈالا ہو تو تم اسے مت کھاؤ (اگر زندہ ہو ذبح کر سکتے ہو) کیونکہ تم نے اللہ کا نام اپنے کتے پر لیا تھا دوسرے پر نہیں۔

۴۲۸۱ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَقَتَلَ وَلَمْ يَاْكُلْ فَكُلْ وَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَهٗ عَلَيْهِ وَلَمْ يُمْسِكْ عَلَيْكَ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ آپ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شکار کے متعلق پوچھا تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تو اپنا کتا بسم اللہ پڑھ کر چھوڑے۔ پھر وہ شکار کو مار ڈالے لیکن اس میں سے نہ کھائے تو تم اسے کھاؤ اگر اس میں سے کھا لے تو تم اسے نہ کھاؤ کیونکہ یہ شکار اس نے تمہارے لیے نہیں اپنے لیے پکڑا۔

اَلْاَمْرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ

کتوں کو مارنے کا حکم

۴۲۸۲ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِكَيْمَا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيَاْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ الصَّغِيْرِ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا ہم (رحمت کے فرشتے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر کتا یا صورت ہو۔ یہ سن کر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے وقت کتوں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔ حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹے کتے کو بھی مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

۴۲۸۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ غَيْرَ مَا اسْتُثْنِيَ مِنْهَا۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

مگر اس میں سے بعض مستثنیٰ ہیں۔

نوٹ:۔ یعنی وہ کتے جو شکار کھیت، جانوروں کی رکھوالی اور حفاظت اور پہرے کے لیے رکھے گئے ہوں وہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔

۴۲۸۴ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَافِعًا صَوْتَهُ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ نَكَانَتِ الْكِلَابُ تُقْتَلُ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ.

سیدنا حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں، کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، کہ آپ باآواز بلند کتوں کو مار ڈالنے کا حکم صادر فرماتے تھے۔ پھر انہیں مار دیا جاتا مگر شکاری یا جانوروں کی رکھوالی کا کتا اس سے مستثنیٰ تھا۔

۴۲۸۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں، کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، کہ آپ کتوں کو مار ڈالنے کا حکم صادر فرماتے تھے۔ پھر انہیں مار دیا جاتا مگر شکاری یا جانوروں کی رکھوالی کا کتا اس سے مستثنیٰ تھا۔

صِفَةُ الْكِلَابِ الَّتِي أُمِرَ بِقَتْلِهَا

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کس قسم کے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا؟

۴۲۸۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوا مِنْهَا الْأَسْوَدَ الْبَهِيمَ وَأَيُّمَا قَوْمٍ اتَّخَذُوا كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ حَرْثٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر کتے دوسرے جانوروں کی طرح ایک قسم کے نہ ہوتے۔ جیسے دوسرے جانوروں کی قسمیں ہیں تو میں انہیں قتل کرنے کا حکم دیتا۔ تم ان میں سے کالے کتے کو قتل کرو۔ اور جن لوگوں نے کتا پالا نہ تو وہ کھیت کی حفاظت کے لیے ہو، نہ شکار کے لیے، نہ جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو، نہ شکار کے لیے، نہ جانوروں کی حفاظت کے واسطے ہو تو ان کے ثواب میں سے ہر روز ایک قیراط ثواب کم ہوگا۔

نوٹ:۔ (۱) کالے رنگ کا کتا جس میں سفیدی کا نشان نہ ہو وہ نسبتاً زیادہ موذی اور شریر ہوتا ہے۔

(۲) دوسری ایک روایت کے مطابق اس مسلمان کے عمل سے دو قیراط روزانہ کم ہوں گے یعنی ایک دن کے اعمال میں سے اور دوسرا رات کے اعمال میں سے اس قیراط کا وزن اللہ رب العزت ہی کو معلوم ہے اور مقصود یہ ہے کہ اس کے عمل کا ثواب کم کیا جائے گا۔ لہٰذا مسلمان کو بلا ضرورت کتا نہیں پالنا چاہیے!

امْتِنَاعُ الْمَلَائِكَةِ مِنْ دُخُولِ بَيْتٍ فِيهِ كَلْبٌ

جس گھر میں کتا ہو وہاں فرشتوں کا نہ جانا

۴۲۸۷ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلَائِكَةُ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ.

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کتا یا صورت یا ایسا شخص ہو جو جنبی ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

(یعنی اسے غسل کی حاجت ہو اور وہ نہ نہائے)

۴۲۸۸ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ ۔

سیدنا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا اور تصویر ہو۔

۴۲۸۹ عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْبَحَ يَوْمًا وَّاجِمًا فَقَالَتْ لَهٗ مَيْمُوْنَةُ اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اَنْكَرْتُ هَيْئَاتِكَ مُنْذُ الْيَوْمِ فَقَالَ اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ وَعَدَنِيْ اَنْ يَّلْقَانِيَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِيْ اَمَا وَاللّٰهِ مَا اَخْلَفَنِيْ قَالَ فَظَلَّ يَوْمَهٗ كَذٰلِكَ ثُمَّ وَقَعَ فِيْ نَفْسِهٖ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ نَضَدٍ لَنَا فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهٖ مَآءً فَنَضَحَ بِهٖ مَكَانَهٗ فَلَمَّا اَمْسٰى لَقِيَهٗ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَّنِيْ اَنْ تَلْقَانِيَ الْبَارِحَةَ قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ قَالَ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ ایک صبح کو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم غمگین اور اداس اٹھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آج فجر سے آپ کی صورت اداس اور غمگین دیکھتی ہوں۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آج رات مجھ سے ملنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر نہیں ملے اور خدا کی قسم آپ نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی۔ پھر آپ سارا دن اسی طرح رہے اس کے بعد آپ کو یاد آیا کہ کتے کا ایک بچہ ہمارے تخت کے نیچے تھا۔ آپ نے حکم فرمایا۔ اور وہ باہر نکالا گیا۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی نکال کر وہاں چھڑکا جب شام کا وقت ہوا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نے پچھلی رات کو آنے کا وعدہ کیا تھا۔ آپ نے فرمایا ہاں مگر ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا یا صورت ہو۔ اسی دن کی صبح سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارڈالنے کا حکم فرمایا۔

اَلرُّخْصَةُ فِيْ اِمْسَاكِ الْكَلْبِ لِلْمَاشِيَةِ

ریوڑ کی حفاظت کے لیے کتا پالنے کی اجازت:

۴۲۹۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا تَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ اِلَّا ضَارِيًا اَوْ صَاحِبَ مَاشِيَةٍ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کتا پالے تو اس کے ثواب میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے ہاں مگر شکاری، یا ریوڑ کا کتا اس سے مستثنیٰ ہیں۔

نوٹ: یہ کتا چونکہ بھیڑیوں اور درندوں کے حملے سے بکریوں اور بھیڑوں کی حفاظت کرتا ہے۔

۴۲۹۱ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ وَفَدَ عَلَيْهِمْ سُفْيَانُ بْنُ اَبِيْ نَهِيْرٍ الشَّنَائِيُّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

جناب حضرت سفیان بن زہیر شنائی راوی ہیں، کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قُلْتُ يَا سُفْيَانُ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ .

کتا پالے۔ اور وہ کتا نہ تو کھیت کی حفاظت کے لیے ہو نہ ہی جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو۔ تو اس کے اعمال میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے سفیان سے دریافت فرمایا کیا آپ نے یہ بات حضور سرور کونین سے سنی ہے؟ آپؓ نے جواب دیا! ہاں۔ اس مسجد کے رب کی قسم میں نے آپ سے سنا ہے۔

نوٹ:۔ ایسا کتا جو نہ تو کھیت کی حفاظت کے لیے پالا گیا ہو نہ ہی جانوروں کی حفاظت کے لیے بلکہ بیکار اپنے گھر میں کتا پالے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي إِمْسَاكِ الْكَلْبِ لِلصَّيْدِ

شکار کے لیے کتا رکھنے کی اجازت

۴۲۹۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ضَارِيٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ باقی ترجمہ اوپر گذر چکا ہے۔

۴۲۹۳ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ .

ترجمہ اوپر گزر چکا۔

اَلرُّخْصَةُ فِي إِمْسَاكِ الْكَلْبِ لِلْحَرْثِ

کھیت کی حفاظت کے لیے کتا پالنے کی اجازت

۴۲۹۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ أَوْ زَرْعٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ .

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت مروی ہے۔ جس میں ہے کہ اس کے عمل سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا۔

۴۲۹۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلَا مَاشِيَةٍ وَلَا أَرْضٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ قِيرَاطَانِ كُلَّ يَوْمٍ .

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا البتہ اس حدیث شریف میں یوں ہے۔ کہ اس شخص کے ثواب میں سے ہر روز ۲ دو قیراط کم ہوں گے۔

۴۲۹۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلَا مَاشِيَةٍ وَلَا أَرْضٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ قِيرَاطَانِ كُلَّ يَوْمٍ .

ترجمہ اوپر گزر چکا

۴۲۹۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَيْدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ كَلْبَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص ریوڑ یا شکار کے کتے کے سوا کوئی دوسرا کتا پالے تو اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا۔ حضرت عبداللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

حدیث۔

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کھیت کا کتا پالنا بھی معاف ہے۔

اَلنَّهْيُ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ ۔

کتے کی قیمت وصول کرنے کی ممانعت۔

۴۲۹۸ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَ مَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

سیدنا حضرت ابومسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتے کی قیمت، داشتہ کے پیسوں اور نجومی کی مزدوری سے منع فرمایا۔

نوٹ: اس سے معلوم اور ثابت ہوا کہ کتے کی خرید و فروخت، بیوپار، کاروبار، رنڈیوں، داشتہ عورتوں کی اجرت عورتوں سے وقتی نکاح متعہ اور نجومی کو مزدوری دینا وغیرہ ناجائز ہے۔ بعض علماء کے نزدیک شکاری کتے کی قیمت وصول کرنا درست ہے۔

۴۲۹۹ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْكَلْبِ وَلَا حُلْوَانُ الْكَاهِنِ وَلَا مَهْرُ الْبَغِيِّ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کتے کی قیمت، فالیں بتانے والے کی مزدوری زنا پر اجرت دینا درست نہیں۔

۴۳۰۰ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ الْكَسْبِ مَهْرُ الْبَغِيِّ وَ ثَمَنُ الْكَلْبِ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ۔

سیدنا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ رنڈی کی اجرت کتے کی قیمت، اور پچھنے لگانے والے کی کمائی بہت بری ہے۔

نوٹ: بعض علماء نے حدیث ہذا کے ظاہر پر عمل کیا ہے۔ اور پچھنے لگانے کی مزدوری کو حرام قرار دیا ہے۔ تاہم اکثر علماء کے نزدیک یہ نہی تنزیہی ہے۔ (زہر الربی)

اَلرُّخْصَةُ فِیْ ثَمَنِ الْكَلْبِ الصَّيْدِ

"شکاری کتے کی قیمت وصول کرنا درست اور جائز ہے"

۴۳۰۱ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ التَّيْسِ وَ الْكَلْبِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بلی اور کتے کی قیمت وصول کرنے سے منع فرمایا۔ ہاں مگر شکاری کتا اس سے مستثنیٰ ہے۔

۴۳۰۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ كِلَابًا مُكَلَّبَةً فَاَفْتِنِیْ فِيْهَا قَالَ مَا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ كِلَابُكَ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کرنے لگا کہ میرے پاس شکاری کتے ہیں۔ تو آپ ان کے متعلق ارشاد فرمائیے جناب سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شکار تمہارے کتے پکڑیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَفْتِنِي فِي فَرَسِي قَالَ مَا رَدَّ عَلَيْكَ سَهْمُكَ فَكُلْ قَالَ وَإِنْ تَغَيَّبَ عَلَيَّ قَالَ وَإِنْ تَغَيَّبَ عَلَيْكَ مَا لَمْ تَجِدْ فِيهِ أَثَرَ سَهْمٍ غَيْرَ سَهْمِكَ أَوْ تَجِدْهُ قَدْ صَلَّ يَعْنِي قَدْ أَنْتَنَ.

اور اس میں سے نہ کھائیں تو تو اسے کہا۔ اس نے عرض کیا خواہ میرے کتے مار بھی ڈالیں؟ آپ نے فرمایا۔ اگرچہ مار بھی ڈالیں۔ پھر اس شخص نے عرض کیا حضور اب تیر کمان کا مسئلہ ارشاد فرمایئے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شکار تمہارا تیر مارے تم اسے کھاؤ۔ اس شخص نے عرض کیا۔ اگر شکار تیر کھا کر غائب ہو جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگرچہ وہ تیر کھا کر غائب ہو جائے۔ بشرطیکہ اس میں اور کسی تیر کا نشان نہ ہو۔ اور اس میں بدبو نہ پیدا ہوئی ہو۔

نوٹ:۔ یعنی وہ جانور کافی دنوں کے بعد ملے کہ وہ سڑ گیا ہو اور اس میں سے بدبو اٹھی ہو تو اس کو کھانا ناجائز ہے کیونکہ سڑا ہوا گوشت بیماری پیدا کرتا ہے۔

اَلْاِنْسِيَّةُ تَسْتَوْحِشُ

اگر مانوس جانور وحشی ہو جائے؟

۴۳۰۳ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصَابُوا إِبِلًا وَغَنَمًا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ الْقَوْمِ فَعَجِلُوا وَنَصَبُوا الْقُدُورَ فَدَفَعَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ عَشَرًا مِنَ الشَّاءِ بِبَعِيرٍ فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ نَدَّ بَعِيرٌ وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ إِلَّا خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا.

سیدنا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مقام ذوالحلیفہ میں تھے جو (ذات عرق کے قریب) تہامہ میں ہے لوگوں نے (کافروں کے مال غنیمت میں سے) اونٹ اور بکریاں حاصل کیں۔ اور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں کے پیچھے تھے۔ آگے چلنے والوں نے جلدی کرتے ہوئے مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے جانوروں کو ذبح کیا۔ اور ہنڈیاں چولہے پر رکھ دیں۔ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم مطابق ہنڈیاں الٹ دی گئیں۔ بعد ازاں جانوروں کو تقسیم فرمایا۔ تو آپ نے دس بکریاں ایک اونٹ کے برابر مقرر کیں۔ اس دوران ایک اونٹ بھاگ نکلا (بگڑ گیا) اور لوگوں کے پاس گھوڑے بھی تھوڑے تھے (اگر نہ وہ ان کے ذریعے اس منہ زور اونٹ کو پکڑ لیتے) لوگ اسے پکڑنے کے لیے دوڑے مگر وہ ہاتھ نہ آیا حتیٰ کہ اس نے سب کو تھکا دیا۔ آخر کار ایک شخص نے اس اونٹ کو تیر مارا۔ تو اللہ نے اسے روک لیا (یعنی وہ تیر کھا کر کھڑا ہو گیا) پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ یہ جانور

www.sirat-e-mustaqeem.com

(مانوس مثلاً اونٹ، گائے، بیل، بکری وغیرہ) بھی جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہو جاتے ہیں اور جو تمہارے ہاتھ نہ آئے اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

نوٹ ۱: حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں کے پیچھے تھے۔ آپ کا قاعدہ تھا کہ آپ سب سے پیچھے اور آخر میں رہتے۔ تاکہ آپ سب کی اطلاع اور خبر رکھیں۔ اور جو شخص تھک جائے اسے سوار کر لیں۔

(۲) یعنی تم اسے تیر سے مارو۔ اگر وہ مر جائے تو کھالو۔ کیونکہ جب ذکاۃ اختیاری نہ ہو سکے تو اس وقت ذکاۃ اضطراری ہی کافی ہے۔

فِي الَّذِي يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقَعُ فِي الْمَاءِ

اگر ایک شخص شکار کو تیر مارے اور شکار تیر کھا کر پانی میں جا گرے؟

۴۳۰۴ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ إِذَا رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قَتَلَ فَكُلْ إِلَّا أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ وَلَا تَدْرِي الْمَاءُ قَتَلَهُ أَوْ سَهْمُكَ

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق دریافت کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تو اللہ کا نام لے کر تیر مارے اور پھر وہ جانور اگر تجھے مرا ہوا ملے تو تو اس کو کھا ہاں مگر جب یہ جانور پانی میں گر پڑے اور معلوم نہ ہو کہ یہ پانی میں گرنے یا تیر کے صدمہ سے مرا تو تو اسے مت کھا۔

۴۳۰۵ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ سَهْمَكَ وَكَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَقَتَلَ سَهْمُكَ وَكَلْبُكَ قَالَ فَإِنْ بَاتَ عَنِّي لَيْلَةً يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ وَجَدْتَ سَهْمَكَ وَلَمْ تَجِدْ فِيهِ أَثَرَ شَيْءٍ غَيْرَهُ فَكُلْ وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تو تیر مارے یا بسم اللہ پڑھ کر کتا چھوڑے پھر تیرے تیر سے شکار مر جائے تو تو اسے کھا۔ عدی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ اگر وہ ایک رات کے بعد ہاتھ آئے تو؟ آپ نے فرمایا۔ اگر تو اپنے تیر کے سوا کسی دوسری شئی کا اثر نہ پائے تو اسے کھا۔ اور اگر پانی میں گرا ہو تو اسے نہ کھا۔

فِي الَّذِي يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنْهُ

اس شکار کا بیان جو تیر کھا کر غائب ہو جائے

۴۳۰۶ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أَهْلُ الصَّيْدِ وَإِنَّ أَحَدَنَا يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنْهُ اللَّيْلَةَ وَاللَّيْلَتَيْنِ فَيَتْبَعُ الْأَثَرَ فَيَجِدُهُ مَيِّتًا وَسَهْمُهُ فِيهِ قَالَ إِذَا وَجَدْتَ السَّهْمَ فِيهِ وَلَمْ تَجِدْ فِيهِ أَثَرَ سَبُعٍ وَعَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ فَكُلْ

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم شکاری لوگ ہیں اور ہم میں سے کوئی شخص تیر مارتا ہے پھر وہ شکار ہم سے ایک یا دو راتوں تک غائب ہو جاتا ہے۔ پھر شکاری شکار کے پاؤں کے نشانوں کا تعاقب کرتے ہوئے شکار کو مردہ پاتا ہے اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

تیر اس کے اندر پیوست ہوتا ہے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر نیز اس کے اندر پیوست ہو اور کسی اور درندے مثلاً بھیڑیئے چیتے وغیرہ کا اس میں نشان نہ ہو اور تجھے یقین ہو جائے کہ وہ تیرے تیر سے مرا تو تو اسے کھا۔

۴۳۰۷ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتَ سَهْمَكَ فِيهِ وَلَمْ تَرَ فِيهِ أَثَرَ غَيْرِهِ وَعَلِمْتَ أَنَّهُ قَتَلَهُ فَكُلْ.

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اپنا تیر جانور (شکار) میں پیوست پاؤ اور اس کے سوا دوسرا کوئی نشان نہ پاؤ نیز تمہیں یقین ہو کہ وہ تمہارے تیر سے مرا ہے تو تم اسے کھاؤ۔

۴۳۰۸ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْمِي الصَّيْدَ فَأَطْلُبُهُ بَعْدَ لَيْلَةٍ قَالَ إِذَا وَجَدْتَ فِيهِ سَهْمَكَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ سَبُعٌ فَكُلْ.

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں شکار کو تیر مارتا ہوں۔ اور بعد ازاں میں اس کے پاؤں کا نشان ایک رات بعد تلاش کرتا ہوں، حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تو تیر اس کے اندر پائے، اور اس میں سے کسی درندے نے بھی نہ کھایا ہو تو اسے کھا۔

اَلصَّيْدُ إِذَا أَنْتَنَ

جب شکار کے جانور سے بدبو آنے لگے!

۴۳۰۹ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَلْيَأْكُلْهُ إِلَّا أَنْ يُنْتِنَ.

سیدنا حضرت ابو ثعلبہ سے روایت ہے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص تین روز کے بعد اپنا شکار پائے تو وہ اسے کھالے۔ ہاں اگر یہ بدبو دار ہو گیا ہو تو نہ کھائے۔

۴۳۱۰ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُرْسِلُ كَلْبِي فَيَأْخُذُ الصَّيْدَ وَلَا أَجِدُ مَا أُذَكِّيهِ بِهِ فَأُذَكِّيهِ بِالْمَرْوَةِ وَالْعَصَا قَالَ أَهْرِقِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں کتا چھوڑتا ہوں، پھر وہ کتا شکار کو پکڑتا ہے۔ لیکن میرے پاس ذبح کرنے کو کچھ نہیں ہوتا۔ تو میں (دھاری دار) پتھر یا لکڑی سے ذبح کرتا ہوں۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تو جس چیز سے چاہے خون بہا دے۔ اور اللہ عزوجل کا نام لے۔

نوٹ:۔ ان دو باتوں سے جانور کا حلال ہونا کافی ہے۔

صَيْدُ الْمِعْرَاضِ

معراض کا شکار۔

۴۳۱۱ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَتُمْسِكُ عَلَيَّ فَآكُلُ مِنْهُ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ الْكِلَابَ يَعْنِي

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں سکھائے ہوئے کتے چھوڑتا ہوں، پھر وہ شکار پکڑتے ہیں۔ تو میں اس شکار کو

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَاَمْسَكْنَ عَلَيْكَ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ مَالَمْ يُشْرِكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مِنْهَا قُلْتُ وَاِنِّيْ اَرْمِي الصَّيْدَ بِالْمِعْرَاضِ فَاُصِيْبُ فَاَكُلُ قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ وَسَمَّيْتَ فَخَزَقَ فَكُلْ اِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْ .

کھاتا ہوں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم بسم اللہ پڑھ کر سکھائے ہوئے کتے کو چھوڑو پھر وہ شکار کو پکڑیں۔ تو تو اسے کھا۔ میں نے عرض کیا۔ اگر وہ شکار کو مار ڈالیں تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خواہ وہ شکار کو مار بھی ڈالیں۔ جب تک ان کے ساتھ کوئی دوسرا کتا شامل ہو جائے۔ میں نے عرض کیا حضور میں معراض پھینکتا ہوں پھر اس سے شکار مارتا ہوں اور کھاتا ہوں پڑھ کر معراض پھینکے اور وہ اس جانور کو نوک کی طرف

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تو بسم اللہ سے لگے تو تو اسے کھا اور اسے اگر عرض کی جانب سے لگے تو مت کھا۔

مَا اَصَابَ بِعَرْضِ الْمِعْرَاضِ

جس جانور پر آڑا معراض پڑے

۴۲۱۲ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ اِذَا اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَقَتَلَ فَاِنَّهٗ وَقِيْذٌ فَلَا تَاْكُلْ .

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض تیر کے متعلق دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب یہ تیر دھار کی طرف سے لگے تو تم اسے کھاؤ۔ اور جب اس کی چوڑائی لگے تو تم اسے مت کھاؤ کیونکہ وہ موقوذہ ہے۔

مَا اَصَابَ بِحَدِّ مِنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

جو شکار معراض کی نوک سے مارا جائے

۴۲۱۳ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ اِذَا اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْ .

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار کے متعلق دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تیر نوک سے لگے تو تم اسے کھاؤ اور جب چوڑائی سے لگے تو نہ کھاؤ۔

۴۲۱۴ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا اَصَبْتَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَقِيْذٌ .

ترجمہ حسب سابق۔ روایت ہذا میں فقط اتنا زیادہ ہے کہ جب چوڑائی سے لگے تو وہ جانور موقوذہ ہے۔

اِتِّبَاعُ الصَّيْدِ

شکار کا تعاقب کرنا

۴۲۱۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنِ اتَّبَعَ السُّلْطَانَ افْتُتِنَ ۔

راوی ہیں ۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص جنگل میں رہے گا وہ سخت ہو جائے گا جو شخص شکار کی دھن میں لگا رہا وہ دوسری باتوں سے غافل ہو گا۔ اور جو شخص بادشاہ کے ساتھ رہے گا اس (کے دین) پر آفت آئے گی ۔

نوٹ:۔ سخت ہو جائے گا یعنی اس کے دل میں نرمی اور خوش خلقی نہ رہے گی ۔ کیونکہ ایسی باتیں لوگوں میں رہنے سے پیدا ہوتی ہیں ۔ (۲) دوسری باتوں سے غافل ہو جائے گا۔ یعنی اسے دین اور دنیا دونوں کے کاموں کا خیال تک نہ رہے گا۔

اَلْاَرْنَبُ

خرگوش کا ذکر :۔

۴۳۱۶ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْنَبٍ قَدْ شَوَاهَا فَوَضَعَهَا بَیْنَ یَدَیْهِ فَاَمْسَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَاْكُلْ وَاَمَرَ الْقَوْمَ اَنْ یَّاْكُلُوْا وَاَمْسَكَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَمْنَعُكَ اَنْ تَاْكُلَ قَالَ اِنِّیْ اَصُوْمُ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَصُمِ الْغُرَّ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں ۔ کہ ایک اعرابی حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں ایک خرگوش بھون کر لایا۔ اور آپ کی خدمت میں رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ اقدس اسے تناول فرمانے کے لیے نہ بڑھایا لوگوں کو کھانے کا حکم فرمایا۔ اس اعرابی نے بھی نہ کھایا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا ۔ تو کیوں نہیں کھاتا؟ اس نے عرض کیا۔ میں ہر ماہ تین روزے رکھتا ہوں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو ہر ماہ روزے رکھتا ہے تو (۱۳، ۱۴، ۱۵) چاندنی راتوں میں رکھا کر ۔

نوٹ:۔ اس حدیث شریف میں ہے کہ آپ نے خرگوش کا گوشت تناول نہ فرمایا ۔ ممکن ہے آپ اسے ناپسند فرماتے ہوں ۔ آپ کو یہ نہ بھاتا ہو یا کوئی اور وجہ ہو تاہم ۔ چونکہ آپ نے خرگوش کا گوشت دوسرے لوگوں کو کھانے کا حکم فرمایا لہٰذا اس سے خرگوش کے حلال ہونے کی دلیل ملی ۔

۴۳۱۷ عَنِ ابْنِ الْحَوْتَكِیَّةِ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَنَحْنُ حَاضِرُوْنَ یَوْمَ الْقَاحَةِ قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ اَنَا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْنَبٍ فَقَالَ الرَّجُلُ الَّذِیْ جَاءَ بِهَا اِنِّیْ رَاَیْتُهَا تَدْمِیْ فَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَاْكُلْ ثُمَّ اَنَّهٗ قَالَ كُلُوْا فَقَالَ رَجُلٌ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ وَمَا صَوْمُكَ قَالَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ قَالَ فَاَیْنَ اَنْتَ مِنَ الْبِیْضِ

جناب ابن حوتکیہ راوی ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا (مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان) مقام قاحہ پر کون شخص ہمارے ساتھ تھا؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھا۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں ایک خرگوش پیش کیا گیا۔ خرگوش پیش کرنے والے شخص نے عرض کیا۔ حضور میں نے دیکھا کہ اسے حیض آتا تھا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خرگوش کو تناول نہ فرمایا ۔ اور آپ نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلْغُرَّ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

لوگوں کو کھانے کا حکم فرمایا۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا روزہ کیسا ہے؟ کہا میں ہر ماہ تین روزے رکھتا ہوں۔ تو ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو روزہ کیوں نہیں رکھتا۔ (سفید راتوں کو)

۴۳۱۸ عَنْ اَنَسٍ یَقُوْلُ اَنْجَحْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَاَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا اِلٰی اَبِیْ طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَنِیْ بِفَخِذِهَا وَ وَرِكَيْهَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهٗ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ (مکہ مکرمہ سے ایک میل دور) مقام مرالظہران میں میں نے ایک خرگوش کو دوڑایا، پھر اسے پکڑا اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر حاضر ہوا۔ آپؓ نے اسے ذبح فرمایا۔ اور اس کی رانیں اور سرین میرے ذریعے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ارسال کر دی جنہیں آپ نے قبول فرما لیا۔

۴۳۱۹ عَنِ ابْنِ صَفْوَانَ قَالَ اَصَبْتُ اَرْنَبَيْنِ فَلَمْ اَجِدْ مَا اُذَكِّيْهِمَا بِهٖ فَذَكَّيْتُهُمَا بِمَرْوَةٍ فَسَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَنِیْ بِاَكْلِهِمَا۔

سیدنا حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ میں نے دو خرگوش پکڑے پھر انہیں ذبح کرنے کے لیے کچھ نہ پایا تو انہیں پتھر سے ذبح کیا۔ بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں کھاؤ۔

اَلضَّبُّ

گوہ کا بیان

۴۳۲۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ سُئِلَ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے کہ آپ سے گوہ کے متعلق دریافت کیا گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہ تو اسے کھاتا ہوں اور نہ حرام قرار دیتا ہوں۔

۴۳۲۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَرٰی فِی الضَّبِّ قَالَ لَسْتُ بِاٰكِلِهٖ وَلَا مُحَرِّمِهٖ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا حضور! آپ گوہ کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا نہ تو میں اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی حرام کہتا ہوں۔

۴۳۲۲ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِضَبٍّ مَشْوِیٍّ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ فَاَهْوٰی اِلَيْهِ بِيَدِهٖ لِيَاْكُلَ مِنْهُ قَالَ لَهٗ مَنْ حَضَرَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَحْمُ ضَبٍّ فَرَفَعَ يَدَهٗ عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَرَامٌ هُوَ الضَّبُّ قَالَ لَا وَلٰكِنْ

سیدنا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک تلی ہوئی گوہ پیش کی گئی۔ آپ نے اسے کھانے کے لیے اپنی طرف دست اقدس بڑھایا تو جو لوگ خدمت اقدس میں موجود تھے۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ گوہ کا گوشت ہے آپ نے اسے تناول نہ فرمایا۔ حضرت خالد بن ولید نے پوچھا یارسول اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ فَأَهْوِي خَالِدٌ إِلَى الضَّبِّ فَأَكَلَ مِنْهُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ۔

کیا گوہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں تو لیکن یہ میری قوم کی سرزمین پر نہیں پائی جاتی لہٰذا مجھے اس سے نفرت معلوم ہوتی ہے۔ بعد ازاں حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اپنا دست اقدس بڑھایا اسے تناول فرمایا اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرما رہے تھے!

۴۳۲۳ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ خَالَتُهُ فَقَدَّمَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ ضَبٍّ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُ شَيْئًا حَتَّى يُعْلَمَ مَا هُوَ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ أَلَا تُخْبِرْنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَأْكُلُ فَأَخْبَرْنَهُ أَنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ فَتَرَكَهُ قَالَ خَالِدٌ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ طَعَامٌ لَيْسَ فِي أَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ إِلَيَّ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ.

سیدنا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ آپ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی خالہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ساتھ حاضر ہوئے۔ وہاں آپ کی خدمت میں گوہ کا گوشت پیش کیا گیا۔ آپ جب تک معلوم نہ فرما لیتے کہ یہ کیا ہے۔ اس وقت تک وہ چیز تناول نہ فرماتے بعض عورتوں نے کہا کہ تم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خبر دے دو۔ کہ آپ تناول فرمائیں گے۔ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ گوہ کا گوشت ہے آپ نے اسے چھوڑ دیا اور اسے تناول نہ فرمایا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا۔ حضور! کیا یہ حرام ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ تاہم یہ میری قوم کی سرزمین میں نہیں ملتا۔ تو مجھے اس سے کراہت معلوم ہوتی ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے وہ گوشت اپنی طرف کھینچ لیا۔ اور کھایا حالانکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ملاحظہ فرما رہے تھے۔

۴۳۲۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَهْدَتْ خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِطًا وَسَمْنًا وَأُضُبًّا فَأَكَلَ مِنَ الْأَقِطِ وَالسَّمْنِ وَتَرَكَ الْأُضُبِّ تَقَذُّرًا وَأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ میری خالہ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پنیر، گھی اور گوہ پر مشتمل ہدیہ پیش کیا تو آپ نے پنیر اور گھی کھا لیا اور گوہ نہ کھائی کراہت سے۔ لیکن آپ کے دسترخوان پر موجود دوسرے حضرات نے کھائی۔ اگر گوہ حرام ہوتی تو آپ کے سامنے دسترخوان پر نہ کھائی جاتی۔ اور نہ ہی آپ کھانے کا حکم فرماتے۔

۴۳۲۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ أَهْدَتْ أُمُّ حُفَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأُضُبًّا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ گوہ کھانا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ حضرت ام حفید رضی اللہ عنہا نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَاَكَلَ مِنَ السَّمْنِ وَالْاَقِطِ وَتَرَكَ الضِّبَابَ تَقَذُّرًا لَهُنَّ فَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا اُكِلَ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَمَرَ بِاَكْلِهِنَّ۔

اقدس میں گھی، پنیر اور گوہ بھیجی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھی اور پنیر کو تناول فرمایا۔ اور گوہ کو نفرت سے چھوڑ دیا۔ اگر یہ حرام ہوتی تو آپ کے دسترخوان پر کیوں کھائی جاتی۔ نیز آپ دوسروں کو کھانے کا حکم کیوں صادر فرماتے۔

۴۳۲۶ عَنْ ثَابِتِ بْنِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَاَصَابَ النَّاسُ ضِبَابًا فَاَخَذْتُ ضَبًّا فَشَوَيْتُهُ ثُمَّ اَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ عُوْدًا يَعُدُّ بِهِ اَصَابِعَهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اُمَّةً مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مُسِخَتْ دَوَابَّ فِي الْاَرْضِ وَاِنِّيْ لَا اَدْرِيْ اَيُّ الدَّوَابِّ هِيَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ قَدْ اَكَلُوْا مِنْهَا قَالَ فَمَا اَمَرَ بِاَكْلِهَا وَلَا نَهٰى۔

سیدنا حضرت ثابت بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ ہم ایک منزل میں اترے اور وہاں لوگوں نے گوہ پکڑی۔ میں نے ایک گوہ لے کر اسے بھونا اور اسے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے ایک لکڑی لی اور اس کی ٹانگیں گننا شروع کیں۔ اور ارشاد فرمایا، کہ اللہ جل جلالہ نے بنی اسرائیل میں سے بعض لوگوں کی صورتیں اور شکلیں مسخ کر دیں (انسان سے حیوان بنا دیا) اور وہ زمین کے جانور ہو گئے مگر مجھے معلوم نہیں کہ وہ کون سے جانور ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں نے تو اسے کھا لیا۔ لیکن آپ نے تو اسے کھانے کا حکم فرمایا۔ اور نہ ہی اس سے منع فرمایا۔

۴۳۲۷ عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيْعَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ فَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَيُقَلِّبُهُ وَقَالَ اِنَّ اُمَّةً مُسِخَتْ لَا اَدْرِيْ مَا فَعَلَتْ وَاِنِّيْ لَا اَدْرِيْ لَعَلَّ هٰذَا مِنْهَا۔

سیدنا حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ ایک شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں گوہ لایا۔ اور آپ اسے ملاحظہ فرمانے لگے اور الٹ پلٹ کرنے لگے۔ اور فرمایا کہ یہ ایک مسخ شدہ امت ہے معلوم نہیں کہ اسے کون سے جرم اور گناہ کی پاداش میں یہ سزا ملی غالباً یہ اسی امت سے ہے۔

۴۳۲۸ عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيْعَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ فَقَالَ اِنَّ اُمَّةً مُسِخَتْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

سیدنا حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ ایک شخص نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں گوہ پیش کی تو آپ نے فرمایا، کہ ایک امت مسخ ہوئی ہے۔ اور اللہ خوب جانتا ہے (کہ وہ گوہ بنی یا کوئی اور جانور)

الضَّبُعُ

بجو کا بیان

۴۳۲۹ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ فَاَمَرَنِيْ بِاَكْلِهَا قُلْتُ

سیدنا حضرت ابن ابی عمار رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بجو

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔

کے متعلق پوچھا۔ تو آپ نے مجھے اس کے کھانے کی اجازت دی میں نے دریافت کیا کیا یہ شکار ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا کیا آپ نے یہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ السِّبَاعِ

درندوں کی حرمت کا بیان:

۴۳۳۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ فَأَكْلُهُ حَرَامٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ ہر ڈاڑھوں والے درندے کو کھانا حرام ہے۔

نوٹ:۔ جو دانت سے شکار کرتا ہے۔ جیسے شیر، بھیڑیا، چیتا اور بلی وغیرہ۔

۴۳۳۱ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ۔

سیدنا حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ڈاڑھوں والے درندے کو کھانے سے منع فرمایا۔

۴۳۳۲ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ النُّهْبَى وَلَا يَحِلُّ مِنَ السِّبَاعِ كُلُّ ذِي نَابٍ وَلَا يَحِلُّ الْمُجَثَّمَةُ۔

سیدنا حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کسی شخص کا مال لوٹنا جائز نہیں، نہ ہی کسی ڈاڑھوں والے درندے، کا شکار کھانا درست ہے، اور نہ ہی مجثمہ کہ "احمال" ہیر

نوٹ:۔ مجثمہ وہ جانور جسے تیروں اور گولیوں کا نشانہ بنایا جائے حتیٰ کہ وہ مر جائے۔

اَلرُّخْصَةُ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ

گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت:۔

۴۳۳۳ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى وَذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَأَذِنَ فِي الْخَيْلِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خیبر کے دن گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا، اور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت بخشی۔

۴۳۳۴ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

نوٹ:۔ یہ غزوہ خیبر کے روز تھا جیسے کہ سابقہ روایت میں ہے۔

۴۳۳۵ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَطْعَمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لُحُوْمَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ۔

سے مروی ہے کہ حضور نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۴۳۳۶ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ لُحُوْمَ الْخَيْلِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ ہم حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ اقدس میں گھوڑوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔

تَحْرِيْمُ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ

گھوڑے کا گوشت کھانا حرام ہے!

۴۳۳۷ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ اَكْلُ لُحُوْمِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيْرِ۔

سیدنا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ گھوڑوں، خچروں، گدھوں کا گوشت کھانا حلال نہیں۔

۴۳۳۸ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيْرِ وَكُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔

سیدنا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں، خچروں، گدھوں اور دانت والے درندوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۴۳۳۹ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ لُحُوْمَ الْخَيْلِ قُلْتُ الْبِغَالُ قَالَ لَا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم گھوڑوں کا گوشت کھاتے تھے۔ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا خچروں کا؟ آپ نے فرمایا نہیں

تَحْرِيْمُ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

گھریلو گدھوں کا گوشت کھانا حرام ہے!

۴۳۴۰ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لِاِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ۔

سیدنا حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ راوی ہیں۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متعہ کے نکاح اور بستی کے گدھوں کے گوشت سے خیبر کے دن منع فرمایا۔

۴۳۴۱ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے روز عورتوں سے متعہ کرنے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

نوٹ: جنگل کا گدھا گورخر کھانا درست اور جائز ہے۔

۴۳۴۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ۔

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے روز گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۴۴۴۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَقُلْ خَيْبَرَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی ہی روایت مروی ہے۔ اور اس میں خیبر کا ذکر نہیں۔

۴۴۴۴ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ نَضِيْجًا وَّنِيْئًا۔

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن بستی کے گدھوں کا کچا یا پکا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۴۴۴۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ اَصَبْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ حُمُرًا خَارِجًا مِّنَ الْقَرْيَةِ فَطَبَخْنَاهَا فَنَادٰى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَرَّمَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ فَاَكْفِئُوا الْقُدُوْرَ بِمَا فِيْهَا فَاَكْفَيْنَاهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم نے فتح خیبر کے دن ان گدھوں کو پکڑا جو گاؤں سے نکلے تھے۔ پھر ان کا گوشت پکایا۔ جب ہنڈیوں پر کفگیر اسی دوران حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منادی نے اعلان کیا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کے گوشت کو حرام فرمایا ہے تو تم اپنے دیگچوں کو الٹ دو۔ ہم نے دیگچوں کو الٹا دیا (اور گوشت کو پھینک دیا)

۴۴۴۶ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ صَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَخَرَجُوْا اِلَيْهَا وَمَعَهُمُ الْمَسَاحِيُّ فَلَمَّا رَاَوْنَا قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسُ وَرَجَعُوْا اِلَى الْحِصْنِ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ فَاَصَبْنَا فِيْهَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادٰى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلَهٗ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَاِنَّهَا رِجْسٌ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فتح خیبر کے دن صبح سویرے وہاں پہنچے اور خیبر کے یہود اپنی کھیتی باڑی کے ہتھیار لے کر باہر نکلے جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو کہنے لگے کہ محمد ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کے ہمراہ لشکر اور سب دوڑتے ہوئے قلعہ کے اندر گھس گئے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک بلند کیے اور فرمایا۔ اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔ خیبر تباہ و برباد ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم پر حملہ کریں تو اس قوم کی صبح بری ہوتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے وہاں گدھے پکڑے اور انہیں پکایا۔ اسی دوران حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا۔ کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ وہ ناپاک ہے۔

نوٹ:۔ جب ہم کسی قوم پر حملہ آور ہوں تو اس کی صبح بہت بری ہوتی ہے۔ یعنی وہ مارے جاتے ہیں، خراب ہوتے ہیں۔ اور یہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا۔ پھر ایسے ہی خیبر فتح ہو گیا۔ اور خیبر والے یہودی کچھ قتل کئے

www.sirat-e-mustaqeem.com

گئے اور کچھ بھاگ نکلے۔

۴۳۴۷ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ اَنَّهُمْ غَزَوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی خَیْبَرَ وَالنَّاسُ جِیَاعٌ فَوَجَدُوْا فِیْهَا حُمُرًا مِنْ حُمُرِ الْاِنْسِ فَذَبَحَ النَّاسُ مِنْهَا فَحَدَّثَ بِذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَاَذَّنَ فِی النَّاسِ اَلَا اِنَّ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاِنْسِ لَا تَحِلُّ لِمَنْ یَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ خیبر کی طرف جہاد کے لیے گئے اور وہ بھوکے تھے۔ تو انہیں بستی کے چند گدھے ملے انہیں ذبح کیا۔ پھر اس بات کا تذکرہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ پالتو گدھوں کا گوشت اس شخص کے لیے حلال نہیں جو مجھے یعنی حضور علیہ السلام کو رسول جانتا ہے۔

۴۳۴۸ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ۔

سیدنا حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر ڈاڑھوں والے درندے کو کھانے سے منع فرمایا۔ اور گھریلو گدھوں کے گوشت سے

بَابُ اِبَاحَةِ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْوَحْشِ

وحشی گدھا یعنی گورخر کھانے کی اجازت

۴۳۴۹ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَكَلْنَا یَوْمَ خَیْبَرَ لُحُوْمَ الْخَیْلِ الْوَحْشِ وَنَهَانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِمَارِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم نے خیبر کے دن گھوڑے اور گورخر کا گوشت کھایا۔ اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گدھے سے منع فرمایا۔

۴۳۵۰ عَنْ عُمَیْرِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِیِّ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ نَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ اَثْنَایَا الرَّوْحَاءِ وَهُمْ حُرُمٌ اِذَا حِمَارٌ وَحْشٍ مَعْقُوْرٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ فَیُوْشِكُ صَاحِبُهُ اَنْ یَّاْتِیَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَهْزٍ هُوَ الَّذِیْ عَقَرَ الْحِمَارَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَاْنُكُمْ هٰذَا الْحِمَارَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ یَقْسِمُهُ بَیْنَ النَّاسِ۔

سیدنا حضرت عمیر بن سلمہ ضمری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم مدینہ منورہ (سے تیس یا چالیس میل دور واقع) روحا کے پتھروں میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے۔ اور ہم سب حج کا احرام باندھے ہوئے تھے۔ اسی دوران ہمیں ایک زخمی گورخر نظر آیا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو۔ اس کا شکاری (مالک) آ رہا ہوگا۔ پھر قبیلہ بہز کا ایک شخص سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ گورخر آپ لے لیجئے! آپ نے جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ اس کا گوشت آپ سب لوگوں میں تقسیم کر دیں۔

۴۳۵۱ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ اَصَابَ حِمَارًا وَّحْشِیًّا فَاَتٰی بِهٖ اَصْحَابَهُ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَهُوَ

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ایک گورخر کا شکار کیا اور سب لوگ احرام باندھے ہوئے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

حَلَالٌ فَاَكَلْنَا مِنْهُ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَوْ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ قَدْ اَحْسَنْتُمْ فَقَالَ لَنَا هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ نَاهِدُوْا لَنَا فَاَتَيْنَاهُ مِنْهُ فَاَكَلَ مِنْهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

لیکن حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا۔ آپ اسے اپنے ساتھیوں کے پاس لائے۔ انہوں نے اسے کھایا پھر ایک نے دوسرے سے کہا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنا چاہیے ہم نے آپ سے دریافت کیا آپ نے ارشاد فرمایا تم نے بہت اچھا کیا (کیونکہ احرام والوں کو بے احرام والے کا شکار کھانا درست ہے) اور ہم سے دریافت کیا کیا تمہارے پاس اس کا باقی ماندہ کچھ گوشت ہے؟ ہم نے عرض کیا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ ہمیں ہدیہ دو۔ پھر وہ لے کر آئے۔ آپ نے اس میں سے تناول فرمایا حالانکہ آپ احرام باندھے ہوئے تھے

بَابُ اِبَاحَةِ اَكْلِ لُحُوْمِ الدَّجَاجِ

مرغ کا گوشت کھانے کی اجازت

۴۳۵۲ عَنْ زَاهِدٍ مَوْلَى اَبِيْ مُوْسٰى اُتِيَ بِدَجَاجَةٍ فَتَنَحّٰى رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَالَ مَا شَاْنُكَ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُهَا تَاْكُلُ شَيْئًا قَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ اَنْ لَّا اٰكُلَهُ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى اُدْنُ فَكُلْ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُهُ وَاَمَرَهُ اَنْ يُكَفِّرَ عَنْ يَمِيْنِهِ۔

جناب زاہد راوی ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ کی خدمت میں ایک پکی ہوئی مرغی پیش کی گئی اور اسے ایک شخص دیکھ کر الگ ہو گیا۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کیوں؟ وہ بولا میں نے اسے نجاست کھاتے ہوئے دیکھا۔ تو مجھے کراہت معلوم ہوئی میں نے قسم کھائی ہے کہ میں اب اسے نہ کھاؤں گا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ قریب آؤ اور کھاؤ! کیونکہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ تناول فرما رہے تھے۔ اور اسے حکم فرمایا کہ اپنی قسم کا کفارہ دے!

۴۳۵۳ عَنْ زَاهِدٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِيْ مُوْسٰى فَقُدِّمَ طَعَامُهُ وَقُدِّمَ فِيْ طَعَامِهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَيْمِ اللّٰهِ اَحْمَرُ كَاَنَّهُ مَوْلًى فَلَمْ يَدْنُ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ مُوْسٰى اُدْنُ فَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ مِنْهُ۔

جناب زاہد جرمی راوی ہیں کہ ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ اسی دوران آپ کا کھانا آیا اور اس میں مرغی کا گوشت تھا۔ تو قبیلہ بنی تیم اللہ کا ایک شخص سرخرو اور لال رنگ کا غلام کی طرح تھا۔ وہ نزدیک نہ آیا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نزدیک آؤ کیونکہ تحقیق میں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کھاتے ہوئے دیکھا۔

نوٹ:۔ مرغی اگرچہ غلاظت اور نجاست بھی کھاتی ہے تاہم دوسری پاکیزہ چیزیں بھی کھاتی ہے لہٰذا اس کا گوشت درست اور جائز ہے۔

۴۳۵۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ وَعَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِيْ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فتح خیبر کے دن ہر پنجے والے پرندے سے منع فرمایا۔ جو پنجے سے شکار کرے اور ہر داڑھوں والے

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ مِنَ السِّبَاعِ۔

درندے سے (اور مرغی تو پنجے سے شکار نہیں کرتی۔ لہٰذا حلال ٹھہری)

اِبَاحَةُ اَكْلِ الْعَصَافِيْرِ

چڑیوں کے گوشت کھانے کی اجازت:

۴۳۵۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اِنْسَانٍ قَتَلَ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا اِلَّا سَاَلَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ يَذْبَحُهَا فَيَاْكُلُهَا وَلَا يَقْطَعُ رَاْسَهَا يَرْمِيْ بِهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص چڑیا یا اس سے بڑا جانور مارے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ تو نے یہ جان ناحق کیوں لی لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کا حق یہ ہے کہ وہ اسے اللہ کے نام پر ذبح کرے اور کھائے اور اس کا سر کاٹ کر نہ پھینکے۔

بَابُ مَيْتَةِ الْبَحْرِ

سمندر کے مردہ جانوروں کا بیان

۴۳۵۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَآءِ الْبَحْرِ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهٗ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهٗ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سمندر کا پانی پاک ہے۔ اور اس کا مُردہ حلال ہے۔

نوٹ:۔ یعنی جو جانور دریا سے مردہ پکڑا جائے۔ اس کو بغیر ذبح کیے کھایا جا سکتا ہے۔

۴۳۵۷ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلٰثُ مِائَةٍ نَخْبِلُ زَادَنَا عَلٰى رِقَابِنَا فَفَنِيَ زَادُنَا حَتّٰى كَانَ يَكُوْنُ لِلرَّجُلِ مِنَّا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ فَقِيْلَ لَهٗ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَاَيْنَ تَقَعُ التَّمْرَةُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَقَدْنَاهَا فَاَتَيْنَا الْبَحْرَ فَاِذَا هُوَ بِحُوْتٍ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم تین سو آدمیوں کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے لیے بھیجا اور ہمارا زاد راہ ہماری گردنوں پر تھا۔ (یعنی بالکل کم تھا) پھر وہ بھی ختم ہو گیا۔ حتیٰ کہ ہم میں سے ہر ایک کو ہر روز ایک کھجور ملتی۔ لوگوں نے پوچھا۔ اے ابوعبداللہ۔ ایک کھجور میں لوگ کیسے گزارہ کرتے ہوں گے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جب وہ بھی نہ ملی تو ہمیں معلوم ہوا کہ ایک کھجور میں اتنی طاقت رہتی ہے) پھر ہم سمندر کے نزدیک آئے تو وہاں ہمیں ایک ایسی مچھلی ملی۔ جسے دریا نے کنارے پر پھینک دیا تھا۔ اور ہم اس میں سے اٹھارہ دنوں تک کھاتے رہے۔

۴۳۵۸ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم تین سو افراد کو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ مِائَةٍ رَاكِبٍ اَمِيْرُنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ فَاَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ فَاَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ حَتّٰى اَكَلْنَا الْخَبَطَ قَالَ فَاَلْقَى الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهٖ فَثَابَتْ اَجْسَامُنَا وَاَخَذَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ اَضْلَاعِهٖ فَنَظَرَ اِلٰى اَطْوَلِ جَمَلٍ وَّاَطْوَلِ رَجُلٍ فِي الْجَيْشِ فَمَرَّ تَحْتَهٗ ثُمَّ جَاعُوْا فَنَحَرَ رَجُلٌ ثَلٰثَ جَزَائِرَ ثُمَّ جَاعُوْا فَنَحَرَ رَجُلٌ ثَلٰثَ جَزَائِرَ ثُمَّ جَاعُوْا فَنَحَرَ رَجُلٌ ثَلٰثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَهَاهُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ .

رضی اللہ عنہ کی قیادت میں قریش کے قافلے کی گھات اور تاڑ کے لیے ارسال فرمایا ہم اس قافلے کی انتظار میں سمندر کے کنارے پر پڑے رہے۔ ہمیں سخت بھوک لگی حتیٰ کہ ہم نے پتے کھانے شروع کر دیئے اسی دوران سمندر نے ایک جانور کنارے پر پھینکا جسے عنبر کہتے ہیں۔ اور اسے ہم آدھے ماہ تک کھاتے رہے اور تیل کی بجائے اس کی چربی استعمال کرتے رہے حتیٰ کہ ہمارے بدن جو بھوک سے لاغر اور ناتواں ہو گئے تھے پھر موٹے تازہ ہو گئے۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک پسلی لی اور آپ نے ایک لمبے اونٹ کی طرف دیکھا۔ اور لشکر میں سے سب سے لمبے شخص کو اس پر سوار کیا وہ اس کے نیچے سے گزر گیا۔ پھر لشکر کو بھوک لگی تو ایک شخص نے تین اونٹ ذبح کر دیئے۔ پھر بھوک لگی تو تین اور ذبح کیے پھر بھوک لگی تو تین اور کاٹے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے (اس خیال سے منع فرمایا کہ سواریاں کم نہ ہو جائیں)۔

قَالَ سُفْيَانُ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ فَاَلْقَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ فَاَخْرَجْنَا مِنْ عَيْنَيْهِ كَذَا وَكَذَا قُلَّةً مِنْ وَدَكٍ وَنَزَلَ فِي حِجَاجِ عَيْنِهٖ اَرْبَعَةُ نَفَرٍ كَاَنَّ مَعَ اَبِيْ عُبَيْدَةَ جِرَابٌ فِيْهِ تَمْرٌ فَكَانَ يُعْطِيْنَا الْقُبْضَةَ ثُمَّ صَارَ اِلَى التَّمْرَةِ فَلَمَّا فَقَدْنَاهَا وَجَدْنَا فَقْدَهَا

حدیث ہذا کے راوی حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابو الزبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہم نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا۔ آپ نے پوچھا کیا تمہارے پاس اس کا کوئی گوشت باقی ہے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے اس کی آنکھوں سے چربی کا ایک ڈھیر نکالا۔ اور اس کے آنکھوں کے حلقوں میں چار آدمی اتر گئے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس کھجور کا ایک تھیلا تھا۔ آپ ہمیں ایک ایک مٹھی عنایت فرماتے۔ پھر ایک ایک کھجور عنایت فرماتے پھر نہ ملنے سے جو تکلیف ہوئی اس کے بدلے ایک کا ملنا تو غنیمت تھا کہ کچھ تو تسکین ہوئی۔

۴۳۵۶ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِيْ عُبَيْدَةَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَتَنَدَّى اَدَنَا فَمَرَّ بِنَا بِحُوْتٍ اَنَّهٗ قَدْ قَذَفَ بِهِ الْبَحْرُ فَاَمَّرَنَا اَنْ نَاْكُلَ مِنْهُ فَاَتَيْنَا اَبَا عُبَيْدَةَ هُمْ قَالَ نَحْنُ رُسُلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کیساتھ ایک جہاد پر روانہ کیا ہمارا زادِ راہ ختم ہو گیا۔ تو ہمیں ایک ایسی مچھلی ملی جس کو دریا نے کنارے پر پھینک دیا تھا۔ ہم نے اس میں سے کھانے کا ارادہ کیا۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے منع

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَسَلَّمَ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ كُلُوا فَاكَلْنَا بِمَا فَلَقَنَا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْنَا فَقَالَ وَبَقِيَ مَعَكُمْ شَيْءٌ فَابْعَثُوا بِهٖ اِلَيْنَا۔

فرمایا۔ پھر فرمایا۔ ہمیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے۔ اور اس کے راستے میں نکلے ہیں لہٰذا کھاؤ۔ تو ہم کافی دنوں تک اس میں سے کھاتے رہے۔ جب ہم سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو ہم نے عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس میں سے کچھ بچا ہو تو ہمارے پاس بھیج دو۔

۴۳۶۰ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِي عُبَيْدَةَ وَ نَحْنُ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ وَنَا وَدُنَا جِرَابًا مِنْ تَمْرٍ فَاَعْطَانَا قُبْضَةً قُبْضَةً فَلَقَنَا اَنْجُزَنَا اَعْطَانَا تَمْرَةً تَمْرَةً حَتّٰى اِنْ كُنَّا لَنَمُصُّهَا كَمَا يَمُصُّ الصَّبِيُّ وَ نَشْرَبُ عَلَيْهَا الْمَاءَ فَلَقَنَا فَقَدْنَاهَا وَجَدْنَا فَقْدَهَا حَتّٰى اِنْ كُنَّا لَنَخْبِطُ بِقِسِيِّنَا وَنَسُفُّهُ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ حَتّٰى سَمَّيْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ ثُمَّ اَجَزْنَا السَّاحِلَ فَاِذَا دَابَّةٌ مِثْلُ الْكَثِيبِ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَقَالَ اَبُو عُبَيْدَةَ مَيْتَةٌ لَا تَاكُلُوهُ ثُمَّ قَالَ جَيْشُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَنَحْنُ مُضْطَرُّونَ كُلُوا بِسْمِ اللّٰهِ فَاَكَلْنَا مِنْهُ وَجَعَلْنَا مِنْهُ وَشِيقَةً وَقَدْ جَلَسَ فِي مَوْضِعِ عَيْنِهِ ثَلٰثَةَ عَشَرَ رَجُلًا قَالَ فَاَخَذَ اَبُو عُبَيْدَةَ ضِلْعًا مِنْ اَضْلَاعِهِ فَرَحَلَ بِهٖ اَجْسَمَ بَعِيرًا مِنْ اَبَاعِرِ الْقَوْمِ فَاَجَازَ تَحْتَهُ فَلَقَنَا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَبَسَكُمْ قُلْنَا كُنَّا نَتَتَبَّعُ عِيرَاتِ قُرَيْشٍ وَذَكَرْنَا لَهُ مِنْ اَمْرِ الدَّابَّةِ فَقَالَ ذَاكَ رِزْقٌ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَمَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ فَاَرْسَلْنَا اِلَيْهِ مِنْهُ فَاَكَلَهُ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھیجا اور ہم تین سو سے زائد آدمی تھے۔ آپ نے ہمیں کھجور کا ایک تھیلا ساتھ دیا کہ ہم جلدی واپس آئیں گے) جناب حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس میں سے ایک ایک مٹھی ہمیں عنایت فرمائی۔ جب وہ ختم ہونے لگیں تو آپ نے ایک ایک کھجور تقسیم فرمائی۔ ہم اسے لڑکے کی طرح چوستے تھے۔ اور چوسنے کے بعد پانی پی لیتے۔ جب وہ بھی نہ ملی تو ہمیں اس کی وقعت کا اندازہ ہوا۔ آخر کار ثابت بانیجار سید کہ ہم اپنی کمانوں سے درختوں کے پتے جھاڑتے اور انہیں کھا کر اوپر سے پانی پی لیتے اسی وجہ سے اس لشکر کا نام "پتوں کا لشکر" پڑ گیا۔ جب ہم سمندر کے کنارے پر پہنچے وہاں ہمیں ایک جانور ملا جو ایک ٹیلے کی مانند پڑا ہوا تھا اور اسے عنبر کہتے ہیں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ مردار ہے۔ اسے نہ کھاؤ پھر فرمانے لگے یہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر ہے۔ اور اللہ کی راہ میں نکلا ہے ہم بھوک [illegible] ایسے وقت میں تو مردار بھی حلال ہے) تم اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔ بعد ازاں ہم نے اس میں سے کھایا اور اس کا کچھ گوشت پکا کر رکھا لیا۔ تاکہ ہم اسے راستے میں کھائیں۔ اس کی آنکھوں کے حلقہ میں تیرہ آدمی سما گئے اور ابو عبیدہ نے اس کی ایک پسلی لی اور ایک بڑے اونٹ کو اس جانور کی پسلی کے نیچے سے گزارا۔ جب ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں واپس آکر حاضر ہوئے۔ تو آپ نے دریافت فرمایا تم نے دیر کیوں لگائی۔ ہم نے کہا کہ ہم قافلہ قریش کو تلاش کرتے رہے اور ہم نے جانور کا تذکرہ آپ سے کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا وہ اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

کا رزق تھا جو اس نے تمہیں دیا۔ کیا تمہارے پاس کچھ باقی ہے؟ ہم نے کہا ہاں۔

اَلضِّفْدَعُ

۴۳۶۱ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ اَنَّ طَبِيْبًا ذَكَرَ ضِفْدَعًا فِيْ دَوَاءٍ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهٖ۔

اللہ علیہ وسلم نے اسے مارنے سے منع فرمایا۔

مینڈک کا بیان:

سیدنا حضرت عثمان بن عبدالرحمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک طبیب نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے مینڈک کو دوا میں ڈالنے کے متعلق پوچھا۔ تو حضور سرور کونین صلی

اَلْجَرَادُ

۴۳۶۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ فَكُنَّا نَاْكُلُ الْجَرَادَ۔

۴۳۶۳ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرَ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى عَنْ قَتْلِ الْجَرَادِ فَقَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَاْكُلُ الْجَرَادَ۔

مکڑی کا بیان

سیدنا حضرت عبداللہ ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ سات دفعہ جہاد کیا۔ تو ہم مکڑی کھایا کرتے تھے۔

جناب حضرت ابو یعفور رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت عبداللہ ابن ابی اوفیٰ سے مکڑی مارنے کے متعلق دریافت کیا آپؓ نے کہا۔ ہم نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ جہاد کیئے اور ہم مکڑیاں کھاتے تھے۔

قَتْلُ النَّمْلِ

۴۳۶۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَيْهِ اَنْ قَدْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَهْلَكْتَ اُمَّةً مِّنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ۔

کو مار ڈالا جو اپنے پروردگار کی پاکی بیان کرتی تھی۔

۴۳۶۵ عَنِ الْحَسَنِ نَزَلَ حَيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَاَمَرَ بِبَيْتِهِنَّ فَحُرِّقَ عَلٰى مَا فِيْهَا فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً۔

چیونٹی کو کیوں نہیں جلایا جس نے کاٹا تھا؟

چیونٹی کو مارنا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ پیغمبروں سے ایک پیغمبر کو چیونٹی نے کاٹا۔ آپ نے چیونٹیوں کے بل کو جلانے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ وہ جلا دیا گیا۔ تو اللہ جل جلالہ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ تجھے ایک چیونٹی نے کاٹا تو نے پوری ایک قوم

جناب حضرت حسن رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک پیغمبر درخت کے نیچے اترے اور انہیں ایک چیونٹی نے کاٹا انہوں نے حکم فرمایا۔ اور چیونٹیوں کا سارا بل جلا دیا گیا پھر اللہ رب العزت نے ان کی طرف وحی ارسال کی کہ آپ نے فقط اس

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ فَاِنَّهُنَّ یُسَبِّحْنَ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت مروی ہے البتہ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ چیونٹیاں تسبیح کرتی ہیں۔

۴۳۶۶ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَرْفَعْهُ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً ایسی ہی روایت مروی ہے۔

اٰخِرُ کِتَابُ الصَّیْدِ وَالذَّبَائِحِ تمام ہوئی کتاب شکار اور ذبیحوں کی۔

کِتَابُ الضَّحَایَا

قربانیوں کی کتاب

۴۳۶۷ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰی هِلَالَ ذِی الْحِجَّةِ فَاَرَادَ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَاْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ حَتّٰی یُضَحِّیَ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو شخص بقرعید کا چاند دیکھے اور وہ قربانی کا ارادہ کرے تو اپنے بال اور ناخن نہ اتروائے یہاں تک کہ قربانی کرے

۴۳۶۸ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَقْلِمْ مِنْ اَظْفَارِهٖ وَلَا یَحْلِقْ شَیْئًا مِّنْ شَعْرِهٖ فِیْ عَشْرِ الْاَوَّلِ مِنْ ذِی الْحِجَّةِ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو شخص قربانی کرنا چاہے وہ دس ذوالحجہ تک اپنے ناخن اور بال نہ کٹائے۔ پھر دسویں تاریخ کو قربانی کے بعد حجامت بنوائے۔

۴۳۶۹ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یُّضَحِّیَ فَدَخَلَتْ اَیَّامُ الْعَشْرِ فَلَا یَاْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا اَظْفَارِهٖ فَذَکَرْتُهٗ لِعِکْرِمَةَ فَقَالَ اَلَا یَعْتَزِلُ النِّسَآءَ وَالطِّیْبَ.

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص قربانی کرنا چاہے پھر ذی الحجہ کے دن آجائیں۔ تو وہ بال اور ناخن نہ کاٹے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ میں نے یہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ کیا قربانی کرنے والا عورتوں سے بھی الگ رہے اور خوشبو بھی نہ لگائے۔

۴۳۷۰ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ فَاَرَادَ اَحَدُکُمْ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَمَسَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ بَشَرِهٖ شَیْئًا.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب ذوالحجہ کے پہلے دس دن شروع ہوں پھر تم میں سے کسی شخص کا ارادہ قربانی کرنے کا ہو تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں کو نہ کتروائے۔

نوٹ:۔ زہر الربی السیوطی رحمۃ اللہ میں ہے کہ یہ ممانعت جمہور علماء کے نزدیک تنزیہی ہے۔

بَابُ مَنْ لَّمْ یَجِدِ الْاُضْحِیَّةَ

جو شخص قربانی کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو!

۴۳۷۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص

www.sirat-e-mustaqeem.com

لِرَجُلٍ أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْأَضْحَى عِيدًا جَعَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا مَنِيحَةً أُنْثَى أَنَا أُضَحِّي بِهَا قَالَ لَا وَلٰكِنْ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَتُقَلِّمُ أَظْفَارَكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَذٰلِكَ تَمَامُ أُضْحِيَتِكَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

سے ارشاد فرمایا۔ مجھے ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو عید کرنے کا حکم ہوا۔ اللہ جل جلالہ، وعم نوالہ نے اس دن کو میری امت کے لیے عید بنایا۔ اس شخص نے عرض کیا حضور اگر میرے پاس کچھ نہ ہو (قربانی کے مطابق نصاب نہ ہو) اور صرف ایک ہی اونٹنی یا بکری ہو تو کیا میں اس کی قربانی کروں؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا نہیں (کیونکہ ایک ہی جانور ہے اگر تو نے اسے ذبح کر دیا تو تکلیف ہوگی) بلکہ تم اپنے بال کٹواؤ ناخن اتراؤ۔ اور مونچھوں کے بال چھوٹے کراؤ۔ اور زیر ناف بالوں کو صاف کرو۔ پس اللہ کے نزدیک تمہاری پوری قربانی یہی ہے۔

ذَبْحُ الْإِمَامِ أُضْحِيَّتَهُ بِالْمُصَلَّى

امام عیدگاہ میں اپنی قربانی ذبح کرے

۴۳۷۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْبَحُ أَوْ يَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عیدگاہ میں ذبح یا نحر فرماتے

۴۳۷۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ يَوْمَ الْأَضْحَى بِالْمَدِينَةِ قَالَ وَقَدْ كَانَ إِذَا لَمْ يَنْحَرْ يَذْبَحْ بِالْمُصَلَّى .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مدینہ منورہ میں اونٹ ذبح فرمایا اور جب آپ اونٹ ذبح نہ فرماتے تو عیدگاہ میں ذبح فرماتے

ذَبْحُ النَّاسِ بِالْمُصَلَّى

عیدگاہ میں لوگوں کا قربانی کرنا

۴۳۷۴ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ رَأَى غَنَمًا قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

سیدنا حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں بقرعید میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ تھا۔ آپ نے لوگوں کو عید کی نماز پڑھائی۔ جب آپ فارغ ہو چکے تو آپ نے بکریوں کو دیکھا وہ ذبح ہو چکی تھیں۔ حضور نے فرمایا جس شخص نے نماز عید سے پہلے قربانی کو ذبح کیا، وہ دوسری بکری ذبح کرے۔ اور جس شخص نے ذبح نہیں کیا وہ بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرے

مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ الْأَضَاحِيِّ الْعَوْرَاءُ

جن جانوروں کی قربانی منع ہے۔ ان کا بیان:۔

اس جانور کا بیان جس کی ایک آنکھ اندھی ہو:

۴۳۷۵ عَنْ أَبِي الضَّحَّاكِ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ مَوْلَى

سیدنا حضرت ابوالضحاک رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ اور آپ

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَنِي شَيْبَانَ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ حَدِّثْنِي عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَضَاحِيِّ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدِي أَقْصَرُ مِنْ يَدِهِ فَقَالَ أَرْبَعٌ لَا يُجْزِئْنَ الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلَعُهَا وَالْكَسِيرَةُ الَّتِي لَا تُنْقِي قُلْتُ إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ تَكُونَ فِي الْقَرْنِ نَقْصٌ وَأَنْ يَكُونَ فِي السِّنِّ نَقْصٌ قَالَ مَا كَرِهْتَهُ فَدَعْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلَى أَحَدٍ.

کا اسم گرامی عبید بن فیروز ہے۔ اور آپ بنی شیبان کے مولی تھے۔ کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا مجھے ان قربانیوں سے مطلع فرمائیں جن کو ذبح کرنے کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منع فرمایا تھا۔ آپؓ نے فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے ہوئے (حضرت براء رضی اللہ عنہ نے اشارہ کرکے بتایا) میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ سے چھوٹا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ چار قسم کے جانوروں کی قربانی درست نہیں ایک تو وہ کانا جانور جس کا کانا پن صاف معلوم ہو۔ دوسرا بیمار جانور جس کی بیماری عیاں ہو۔ تیسرا لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن صاف معلوم ہو۔ چوتھا ناتواں اور کمزور جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو۔ میں نے کہا۔ قربانی کے لیے مجھے تو وہ جانور بھی اچھا معلوم نہیں ہوتا جس کے سینگ ٹوٹے ہوئے ہوں یا دانت ٹوٹے ہوئے ہوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ تجھے جو جانور برا معلوم ہو اسے چھوڑ دے۔ اور جو پسند ہو اس کی قربانی کر مگر کسی دوسرے کو اس کی قربانی کرنے سے منع نہ کر۔

الْعَرْجَاءُ — لنگڑے جانور کا بیان

۴۳۷۶ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ حَدِّثْنِي مَا كَرِهَ أَوْ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَضَاحِيِّ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰكَذَا بِيَدِهِ وَيَدِي أَقْصَرُ مِنْ يَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ لَا يُجْزِئْنَ فِي الْأَضَاحِيِّ الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلَعُهَا وَالْكَسِيرَةُ الَّتِي لَا تُنْقِي قَالَ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ نَقْصٌ فِي الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ قَالَ فَمَا كَرِهْتَ مِنْهُ فَدَعْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلَى أَحَدٍ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس حدیث مبارکہ میں صرف اس قدر زیادہ ہے۔ کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے تو وہ جانور بھی اچھا معلوم نہیں ہوتا جس کے سینگوں یا کانوں میں نقص ہو۔

الْعَجْفَاءُ — دبلا پتلا یا کمزور

۴۳۷۷ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ وَأَصَابِعِي أَقْصَرُ مِنْ أَصَابِعِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِأَصَابِعِهِ قَالَ لَا يَجُوزُ

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور آپ نے اپنی انگلیوں سے بتایا اور میری انگلیاں آپ کی انگلیوں سے چھوٹی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ قربانی میں چار عیب نہیں ہونے چاہئیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنَ الضَّحَايَا الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا الْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ عَرَجُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لَا تُنْقِي۔

پھر آپ نے مذکورہ بالا چار عیوب کو بیان فرمایا۔

الْمُقَابَلَةُ وَهُوَ مَا قُطِعَ طَرَفُ أُذُنِهَا

وہ جانور جس کا کان آگے سے کٹا ہوا ہو۔

۴۳۷۸ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَأَنْ لَا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا بَتْرَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قربانی کے جانوروں کی آنکھیں اور کان دیکھنے کا حکم فرمایا۔ تاکہ یہ صحیح وسالم ہوں۔ اور جس جانور کا کان سامنے سے کٹا ہوا ہو اس سے منع فرمایا اور جس جانور کا کان پیچھے سے کٹا ہوا ہو نیز دم کٹے اور کان میں گول سوراخ والے جانور سے منع فرمایا۔

الْمُدَابَرَةُ

جس جانور کا کان پیچھے سے کٹا ہوا ہو۔

۴۳۷۹ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَأَنْ لَا نُضَحِّيَ بِعَوْرَاءَ وَلَا مُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ۔

ترجمہ وہی جو گذشتہ حدیث مبارکہ میں گزرا لیکن اس حدیث شریف میں اس قدر زیادہ ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کانے جانور اور کان چرے کی قربانی کرنے سے منع فرمایا اور اس میں بتراء کا ذکر نہیں۔

الْخَرْقَاءُ وَهِيَ الَّتِي تُخْرَقُ أُذُنُهَا

ایسا جانور جس کے کان میں سوراخ ہو اس کا بیان

۴۳۸۰ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُضَحَّى بِمُقَابَلَةٍ أَوْ مُدَابَرَةٍ أَوْ شَرْقَاءَ أَوْ خَرْقَاءَ أَوْ جَدْعَاءَ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقابلہ، مدابرہ، شرقاء، خرقاء اور جدعاء کی قربانی دینے سے منع فرمایا۔

۱۔ مقابلہ:۔ جس جانور کا کان سامنے سے کٹا ہوا ہو۔
۲۔ مدابرہ:۔ جس جانور کا کان پیچھے سے کٹا ہوا ہو۔
۳۔ شرقاء:۔ جس جانور کے کانوں میں گول سوراخ ہو
۴۔ خرقاء:۔ جس جانور کے کان چرے ہوئے ہوں۔
۵۔ جدعاء:۔ جس جانور کے کان کٹے ہوئے ہوں۔ (ان سب کی قربانی کرنے سے آپ نے منع فرمایا۔)

الشَّرْقَاءُ وَهِيَ مَشْقُوقَةُ الْأُذُنِ

جس جانور کے کان چرے ہوں اس کا بیان

۴۳۸۱ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُضَحَّى بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ وَلَا عَوْرَاءَ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقابلہ، مدابرہ، شرقاء، خرقاء اور عوراء (کانا) کی قربانی کرنے سے منع فرمایا۔

۴۳۸۲ عَنْ عَلِيٍّ يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات صلی

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَ الْاُذُنَ .

اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قربانی کے جانور کے کان اور آنکھ دیکھنے کا حکم فرمایا۔

الْعَضْبَاءُ

ایسا جانور جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو:۔

۴۳۸۳ عَنْ جَرِيِّ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّضَحّٰى بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ نَعَمْ اَلْاَعْضَبُ النِّصْفُ وَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ .

جناب جری بن کلیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانور کی قربانی سے منع فرمایا جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو۔ پھر میں نے اس کا تذکرہ جناب حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے کیا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ ہاں جب سینگ آدھا، یا آدھے سے زیادہ ٹوٹ گیا ہو۔ تو اس کی قربانی کرنا درست نہیں اور اگر اس سے کم ٹوٹا ہو تو درست اور جائز ہے

اَلْمُسِنَّةُ وَالْجَذَعَةُ

مسنہ اور جذعہ کا بیان

نوٹ:۔ مسنہ وہ جانور جس کی عمر قربانی تک پہنچ گئی ہو۔ اونٹ کی عمر پانچ برس ہو چکی ہو اور چھٹا برس شروع ہو چکا ہو۔ گائے یا بیل کو دو برس مکمل ہو چکے ہوں اور تیسرا سال شروع ہوا اسی طرح بھیڑ بکری میں ایک سال پورا ہو چکا ہو اور تیسرا سال شروع ہونے والا ہو۔

۴۳۸۴ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَّعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِنَ الضَّاْنِ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ کہ قربانی نہ کرو مگر مسنہ کی۔ البتہ اگر تمہارے لیے مسنہ کی قربانی مشکل ہو تو تم بھیڑ میں سے جذعہ کی قربانی کرو۔

نوٹ:۔ جذعہ وہ بھیڑ جس پر ایک سال نہ گزرا ہو۔ مگر وہ دیکھنے پر ایک سال کی معلوم ہوتی ہو۔ اس عمر کی بکری درست نہیں۔ البتہ بھیڑ سال سے کم عمر کی بھی ہو تو درست ہے۔

۴۳۸۵ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهٖ فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ .

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بکریاں دیں تاکہ آپ انہیں صحابہ کرام میں تقسیم کریں، پھر ایک سال کی عمر کی ایک بکری بچ گئی آپ نے اس کے بارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا۔ تو اس کی قربانی کر۔

۴۳۸۶ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضوان

www.sirat-e-mustaqeem.com

ضَحَايَا فَصَارَتْ لِيْ جَذَعَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَارَتْ لِيْ جَذَعَةٌ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا۔

اللہ علیہم اجمعین میں اپنی قربانیاں تقسیم فرمائیں، اور میرے حصے میں ایک جذعہ آیا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حصے میں تو ایک جذعہ آیا۔ آپ نے فرمایا اس کی قربانی کرو۔

۴۳۸۷ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ ضَحَايَا اَضَاحِيَّ فَاَصَابَنِيْ جَذَعَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَتْنِيْ جَذَعَةٌ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں اپنی قربانیاں تقسیم فرمائیں، اور میرے حصے میں ایک جذعہ آیا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حصے میں تو ایک جذعہ آیا۔ آپ نے فرمایا۔ اس کی قربانی کرو۔

۴۳۸۸ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَذَعٍ مِنَ الضَّأْنِ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ہم نے بھیڑ کے جذعے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ قربانی کی۔

۴۳۸۹ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰى فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا يَشْتَرِي الْمُسِنَّةَ بِالْجَذَعَتَيْنِ وَالثَّلٰثَةِ فَقَالَ لَنَا رَجُلٌ مِّنْ مُّزَيْنَةَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ هٰذَا الْيَوْمَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَطْلُبُ الْمُسِنَّةَ بِالْجَذَعَتَيْنِ وَالثَّلٰثَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْجَذَعَ يُوَفِّيْ مِمَّا يُوَفِّي مِنْهُ الثَّنِيُّ۔

سیدنا جناب عاصم بن کلیب رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے سنا آپ نے فرمایا کہ ہم سفر میں تھے کہ عید الاضحیٰ آگئی تو ہم میں سے کوئی ایک دو یا تین جذعے دے کر مسنے خرید نے لگا (تاکہ قربانی کرے) قبیلہ بنو مزینہ سے ایک شخص کھڑا ہوا۔ وہ شخص بولا کہ ہم ایک سفر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھے تو یہی دن آیا، پھر ہم میں سے کوئی شخص دو یا تین کر جذعے دے کر مسنہ لینے لگا۔ آپ نے فرمایا اس کام میں جذعہ بھی استعمال ہو سکتا ہے۔

جہاں مسنہ استعمال ہو سکتا ہے۔

۴۳۹۰ عَنْ رَجُلٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْاَضْحٰى بِيَوْمَيْنِ يُعْطَى الْجَذَعَتَيْنِ بِالثَّلٰثِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْجَذَعَةَ تُجْزِئُ مَا تُجْزِئُ مِنْهُ الثَّلٰثِيَّةُ۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی راوی ہیں کہ ہم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ہم نحر عید سے پہلے دو جذعے دے کر ایک مسنہ لینے لگے (تاکہ قربانی کریں) پھر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس جگہ جذعہ بھی کافی ہے جہاں مسنہ کافی ہے۔

اَلْكَبْشُ

مینڈھے کا بیان

۴۳۹۱ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ قَالَ اَنَسٌ وَّاَنَا اُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ .

صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی قربانی فرمایا کرتے تھے۔ (یعنی دو بھیڑوں کی) اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا ہوں۔

۴۳۹۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ .

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دو املح مینڈھوں کی قربانی فرمائی

نوٹ:۔ املح یعنی کالے اور سفید دونوں رنگ ملے ہوئے ہوں مگر ان میں سفیدی زیادہ ہو۔ یا بالکل سفید ہوں۔ یا سفید سرخ ہوں۔ یا سیاہ سرخ ہوں۔

۴۳۹۳ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ضَحّٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا .

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے دو سفید، سینگوں والے مینڈھوں کو ذبح فرمایا۔ آپ نے بسم اللہ پڑھی، تکبیر فرمائی۔ اور اپنا پاؤں مبارک ان کی گردن پر رکھا۔

۴۳۹۴ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اَضْحٰى وَاَنْكَفَاَ اِلٰى كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا مُخْتَصَرٌ .

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بقرعید کے روز ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا پھر آپ دو سفید مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں ذبح فرمایا۔ (یہ روایت مختصراً مروی ہے)

۴۳۹۵ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ ثُمَّ انْصَرَفَ كَاَنَّهٗ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ اِلٰى كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا وَاِلٰى جَزُوْرَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ فَقَسَمَهَا بَيْنَنَا .

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ پھر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن دو سفید مینڈھوں کی طرف تشریف لے گئے۔ اور انہیں ذبح فرمایا۔ پھر بکریوں کی طرف تشریف لائے اور انہیں ہم میں تقسیم فرمایا۔

۴۳۹۶ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِيْلَ يَمْشِيْ فِيْ سَوَادٍ وَيَاْكُلُ فِيْ سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ .

جناب حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے موٹے تازے اور سیاہ آنکھوں اور سیاہ پاؤں والے مینڈھے کی قربانی فرمائی۔

نوٹ:۔ یَمْشِیْ فِیْ سَوَادٍ الخ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سیاہی میں کھاتا اور سیاہی میں دیکھتا تھا۔ کا مطلب یہ ہے کہ اس مینڈھے کے چاروں پاؤں، پیٹ اور آنکھوں کے حلقے سیاہ تھے باقی سفید۔

بَابُ مَا يُجْزِئُ عَنْهُ الْبَدَنَةُ فِي الضَّحَايَا

اونٹ کتنے افراد کے لیے کافی ہے؟

۴۳۹۷ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَجْعَلُ فِيْ قَسْمِ الْغَنَائِمِ عَشْرًا مِّنَ الشَّاءِ بِبَعِيْرٍ .

حضرت رافع بن خدیج سے روایت ہے حضور غنیمت بانٹتے وقت ایک اونٹ کے برابر دس بکریوں کو رکھتے تھے۔

۴۳۹۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ النَّحْرُ فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَعِيرِ عَنْ عَشَرَةٍ وَ الْبَقَرَةِ عَنْ سَبْعَةٍ.

کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور اسی دوران قربانی کا دن آگیا، تو اونٹ کی قربانی میں دس آدمی شریک ہوئے جب کہ گائے کی قربانی میں سات۔

باب مَا يُجْزِئُ عَنْهُ الْبَقَرُ فِي الضَّحَايَا

گائے یا بیل کی قربانی میں کتنے اشخاص شامل ہو سکتے ہیں

۴۳۹۹ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَتَمَتَّعُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَنَشْتَرِكُ فِيهَا.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ جب ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کرتے تھے۔ تو ہم سات آدمیوں کی طرف سے گائے ذبح کرتے۔ اور اس میں شامل ہو جاتے۔

ذَبْحُ الضَّحِيَّةِ قَبْلَ الْإِمَامِ

امام سے پہلے قربانی کرنا:۔

۴۴۰۰ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَضْحَى فَقَالَ مَنْ وَجَّهَ قِبْلَتَنَا وَصَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتَّى يُصَلِّيَ فَقَامَ خَالِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي عَجَّلْتُ نُسُكِي لِأُطْعِمَ أَهْلِي وَأَهْلَ دَارِي أَوْ أَهْلِي وَجِيرَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعِدْ ذَبْحًا آخَرَ قَالَ فَإِنَّ عِنْدِي عَنَاقَ لَبَنٍ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ قَالَ اذْبَحْهَا فَإِنَّهَا خَيْرٌ نَسِيكَتَيْكَ وَلَا تَقْضِي جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ.

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم بقر عید کے روز کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ہمارے قبلہ کی طرف منہ کر کے ہماری نماز کی طرح نماز پڑھتا ہے۔ ہماری قربانی کی طرح قربانی کرتا ہے۔ تو جب تک وہ نماز عید نہ پڑھ لے قربانی نہ کرے۔ یہ سن کر میرے ماموں ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے تو عجلت سے قربانی کر لی تاکہ میں اپنے اہل خانہ اور پڑوسیوں کو کھلاؤں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوبارہ قربانی کرو (کیونکہ سابقہ قربانی ادا نہیں ہوئی) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس بکری کا ایک دوسرا بچہ ہے جو ابھی ایک سال کا نہیں ہوا۔ اور میرے نزدیک وہ دو بکریوں کے گوشت سے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا اسے ذبح کیجئے یہ تمہاری دو قربانیوں سے بہتر ہے۔ اور تمہارے بعد یا تمہارے سوا بکری کا بچہ (جذعہ) قربانی میں دینا درست اور حلال نہیں۔

نوٹ:۔ زہر الربی میں علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ قربانی میں کسی اور شخص کے لیے بکری کا جذعہ دینا درست اور جائز نہیں البتہ جیسے اوپر والی احادیث مبارکہ میں گزرا بھیڑ کا جذعہ دینا درست ہے اب رہا یہ سوال کہ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کو آپ نے ایسا کرنے کا حکم کیوں فرمایا تو یہ حکم صرف حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص تھا۔ جیسے گواہی میں حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی صرف ایک شہادت کو دو کے برابر قرار دیا گیا۔ اور صحابہ کرام کے لیے اکثر ایسا حکم ارشاد فرمایا گیا ہے۔ اس سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیارات ثابت ہوتے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلم

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ماذون من اللہ ہو کر شارع ہیں شریعت گر ہیں۔ شریعت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی اداؤں کا نام ہے اللہ تعالیٰ نے احکام حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیے۔ جو چاہیں جسے چاہیں احکام شریعت سے خاص فرمائیں اور جو چاہیں جس کے لیے چاہیں حلال و حرام فرمائیں۔ (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حلال بھی فرماتے ہیں اور حرام بھی فرماتے ہیں اور فرض بھی فرماتے ہیں

(۱) مواہب لدنیہ للقسطلانی (۲) زرقانی جلد ۵ صفحہ ۳۲۲ (۳) الخصائص الکبریٰ جلد دوم صفحہ ۲۶۲ ۔

قرآن مجید میں ہے۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم حلال و حرام فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

(۱) وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ (پ ۹ اعراف ع ۱۹)

"اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے صاف ستھری اشیاء حلال فرمائیں گے اور گندی چیزیں ان پر حرام فرمائیں گے"

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

(۲) مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۔ (پ ۲۸، حشر ع ۱)

"اور جو چیز تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیں اس کو لے لو، اور جس چیز سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔"

(۳) ارشاد ربانی ہے۔

وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۔ پ ۱۰ توبہ ع ۴

"اور جس چیز کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا اسے وہ کفار حرام نہیں سمجھتے۔"

(۴) فرمان باری تعالیٰ ہے۔

مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ (احزاب ع ۳)

"کسی مومن مرد اور مومن عورت کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول کسی معاملہ کا فیصلہ فرمائیں تو وہ اس میں اپنی رائے اور اختیار کو دخل دیں۔"

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صرف پیغام رساں ہی نہ تھے بلکہ شارع ہونے کی وجہ سے مطاع بھی ہیں۔ آمر، حاکم اور قاضی بھی۔

(۵) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔

(۶) فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ (پ ۵ ع ۵) تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ ۔

(۷) وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ

(۸) فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ (النساء ع ۹)

"اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک وہ آپس کے جھگڑوں میں آپ کا حکم نہ مانیں"

ان مذکورہ بالا آیات قرآنیہ، ارشادات ربانیہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نبی کی حیثیت صرف پیغام رساں کی طرح نہیں بلکہ نبی ماذون من اللہ ہو کر شارع محلل، محرم، حاکم اور مطاع ہوتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

احادیث شریفہ

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی سولہ احادیث جن میں آپ نے مدینہ منورہ کو حرم قرار دیا۔ ان میں سے صرف تین ہدیۂ ناظرین ہیں۔

۱۔ عَنْ اَنَسٍ مَرْفُوْعًا ..... اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا ۔ رواہ الشیخان واحمد والطحاوی فی شرح معانی الآثار۔

۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ مَرْفُوْعًا وَاِنِّیْ حرمت المدینۃ کما حرم ابراھیم مکۃ۔ الحدیث رواہ الشیخان

۳۔ عن ابی ھریرۃ مرفوعا وانی احرم ما بین لابتیھا ۔ رواہ الشیخان لفظ البخاری "حرم مابین لابتی المدینۃ علی لسانی"

پچاسی ۸۵ احادیث سے مستفاد ہوتا ہے کہ احکام سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد ہیں ان میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حرم مکہ کی گھاس وغیرہ کاٹنے کی ممانعت فرمائی۔ حضور کے چچا سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذخر گھاس کو اس حکم سے مستثنیٰ قرار دیجئے! آپ نے فرمایا اچھا اذخر گھاس اس سے مستثنیٰ ہے۔ عن ابن عباس متفق علیہ، عن ابی ہریرۃ نحوہ متفق علیہ، عن صفیۃ بنت شیبۃ رواہ ابن ماجہ۔

نیز یہ مضمون کہ "میں نماز عشا کو موخر کر دیتا" رواہ الطبرانی فی الکبیر واحمد والشیخان والنسائی عن ابن عباس واحمد و ابوداؤد وابن ماجۃ، وابن ابی حاتم والنسائی عن ابی سعید الخدری واحمد وابن ماجۃ ومحمد بن نصر وابن جریر والحاکم والبیہقی والنسائی والترمذی عن ابی ہریرۃ واحمد وترمذی۔

اس کے علاوہ آپ کا یہ ارشاد مبارک کہ "میں ہاں فرما دوں تو حج ہر سال فرض ہو جائے" متعدد احادیث صحاح میں ہے۔ رواہ احمد ومسلم والنسائی عن ابی ہریرۃ، ورواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ، عن علی کرم اللہ وجہہ، واحمد والدارمی والنسائی عن ابن عباس ابن ماجۃ، عن انس بن مالک ۲۸۔

واقعات اختیار فی التشریع

۱۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ کیلئے چھ ماہ کی بکری کا بچہ قربانی کیلئے جائز فرما دیا۔ "رواہ الشیخان" بخاری جلد دوئم صفحہ ۸۳۴ مسلم جلد دوئم صفحہ ۵۴ اعن البراء۔ مواہب وزرقانی جلد پنجم صفحہ ۳۲۵۔ خصائص کبریٰ جلد دوئم صفحہ ۶۳۔

۲۔ ایک دفعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو (بھی) اس کی اجازت بخشی۔ رواہ الشیخان عن عقبۃ مسلم جلد دوئم صفحہ ۱۵۵ وزاد البیہقی فی بسند صحیح۔ وَلَا رُخْصَۃَ فِیْمَا لِاَحَدٍ بَعْدَکَ۔ مشکوٰۃ جلد اول صفحہ ۱۲۔

۳۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کو ایک جگہ نوحہ کرنے کی رخصت بخش دی۔ رواہ مسلم جلد اول صفحہ ۳۰۴۔ عن ام عطیہ۔ رواہ النسائی والترمذی، واحمد نحوہ البخاری وابن مردودیۃ، والطبرانی زرقانی جلد پنجم صفحہ ۳۲۴ خصائص کبریٰ جلد دوئم صفحہ ۲۶۳۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

نیز ایک دفعہ آپ نے خولہ بنت حکیم کو اس کی اجازت فرمائی۔ ابن مردویہ عن ابن عباس۔

۵۔ یوں ہی حضرت اسماء بنت یزید کو آپ نے ایک دفعہ کی پروانگی عطا فرمائی۔ الترمذی عن اسماء نیز ایک بڑھیا کو بوقت بیعت نوحہ کا بدلہ اتارنے کا اذن بخشا۔ احمد و طبرانی عن مصعب۔

۶۔ اسماء بنت عمیس کو آپ نے عدتِ وفات کا سوگ معاف فرما دیا ابن سعد فی الطبقات عنہا، مواہب و زرقانی جلد پنجم صفحہ ۳۲۵۔ خصائص کبریٰ جلد دوم صفحہ ۲۶۳

۷۔ ایک صاحب کو مہر کی جگہ صرف سورت قرآن سکھانا کافی کر دیا۔ ابن السکن عن ابی النعمان الازدی رضی اللہ عنہ و رواہ سعید بن منصور، مواہب و زرقانی جلد پنجم صفحہ ۳۲۷، و ابوداؤد (عن مکحول و ابن عوانہ، عن اللیث بن سعد نحوہ خصائص کبریٰ جلد دوم صفحہ ۲۶۴۔

۸۔ ایک صاحب کیلیے روزے کا کفارہ خود ہی کھا لینا جائز فرما دیا۔ البخاری و مسلم و ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجۃ۔

۹۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو عصر کے بعد دو رکعت نفل جائز قرار دے دیے؛

رواہ الشیخان، زرقانی جلد پنجم صفحہ ۳۲۸ مزید دلائل کے لیے دیکھئے "الامن والعلیٰ" مصنفہ مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی۔

۴۴۰۱ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ قَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ اَكْلٍ وَّ شُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَاَكَلْتُ وَاَطْعَمْتُ اَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ فَاِنَّ عِنْدِيْ عَنَاقًا جَذَعَةً خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَهَلْ تُجْزِيْ عَنِّيْ قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تُجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔

سیدنا حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ کے دن نماز کے بعد ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا۔ تو ارشاد فرمایا جس شخص نے ہماری طرح نماز پڑھی (نماز کے بعد) ہماری طرح قربانی کی۔ تو اس نے قربانی کی اور جس شخص نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ گوشت کی بکری ہے (یعنی اسے قربانی کا ثواب نہ ملے گا اور وہ ایسا ہے جیسے کسی شخص نے گوشت کھانے کیلیے بکری ذبح کی) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم میں نے تو نماز سے پہلے قربانی کی۔ اور میں نے سمجھ لیا کہ یہ کھانے پینے کا دن ہے۔ لہٰذا میں نے جلدی کی۔ میں نے خود بھی کھایا اور اپنے گھر والوں، پڑوسیوں کو بھی کھلایا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ تو گوشت کی بکری ہوئی! حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حضور میرے پاس بکری کا ایک بچہ ہے (جذعہ) اور میرے نزدیک وہ گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ کیا اس کی قربانی دی جا سکتی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں مگر تمہارے سوا کسی اور کے لیے درست اور جائز نہ ہوگا۔

۴۴۰۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيْهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ جِيْرَانَهُ مِنْ جِيْرَانِهِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَّقَهُ قَالَ عِنْدِيْ جَذَعَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهُ فَلَا أَدْرِيْ أَبَلَغَتْ رُخْصَتُهُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا.

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عید الاضحیٰ کے دن ارشاد فرمایا جس شخص نے نماز سے پہلے ذبح کیا ہو تو وہ پھر ذبح کرے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ وہ دن ہے۔ جس میں ہر ایک کو گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اس شخص نے اپنے پڑوسیوں کی محتاجی کا حال بیان کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے سچا سمجھا پھر اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایک جذعہ ہے۔ جو مجھے دو بکریوں کے گوشت سے زیادہ پیارا ہے۔ آپ نے اسے (قربانی کے لیے ذبح کرنے کی) اجازت بخشی مجھے معلوم نہیں کہ یہ اجازت دوسروں کے لیے بھی تھی یا کہ نہیں۔ بعد ازاں آپ دو مینڈھوں کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں ذبح فرمایا۔

۴۴۰۳ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ أَنَّهُ ذَبَحَ قَبْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيْدَ قَالَ عِنْدِيْ عَنَاقٌ جَذَعَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مُسِنَّتَيْنِ قَالَ اذْبَحْهَا فِيْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَقَالَ إِنِّيْ لَا أَجِدُ إِلَّا جَذَعَةً فَأَمَرَهُ أَنْ يَذْبَحَ.

سیدنا حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ذبح کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں دوبارہ ذبح کرنے کا حکم فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس صرف بکری کا ایک جذعہ ہے جو مجھے دو مسنوں سے زیادہ پسند و پیارا ہے آپ نے انہیں (قربانی کے لیے ذبح کرنے کی) اجازت بخشی اور عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔ کہ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ میرے پاس تو ایک جذعہ کے سوا اب کچھ بھی نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تم اسے ذبح کرو۔

۴۴۰۴ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَضْحَى ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا النَّاسُ قَدْ ذَبَحُوْا ضَحَايَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَآهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ ذَبَحُوْا قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرٰى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ حَتّٰى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

سیدنا حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ہم نے ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ عید الاضحیٰ کی۔ لوگوں نے نماز عید سے قبل ہی اپنی قربانیاں ذبح کر ڈالیں جب آپ نے نماز سے فارغ ہو کر قربانیوں کو ملاحظہ فرمایا کہ لوگوں نے نماز سے پہلے قربانی کے جانور ذبح کر ڈالے تو فرمایا جس شخص نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوبارہ قربانی کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا ہماری نماز سے فراغت تک وہ بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ اِبَاحَةِ الذَّبْحِ بِالْمَرْوَةِ

۴۴۰۵ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ اَنَّهٗ اَصَابَ اَرْنَبَيْنِ وَلَمْ يَجِدْ حَدِيْدَةً يَذْبَحُهُمَا بِهٖ فَذَكَّاهُمَا بِمَرْوَةٍ فَاُتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اصْطَدْتُ اَرْنَبَيْنِ فَلَمْ اَجِدْ حَدِيْدَةً اُذَكِّيْهِمَا بِهٖ فَذَكَّيْتُهُمَا بِمَرْوَةٍ اَفَاٰكُلُ قَالَ كُلْ.

۴۴۰۶ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ ذِئْبًا نَيَّبَ فِيْ شَاةٍ فَذَبَحُوْهَا بِالْمَرْوَةِ فَرَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَكْلِهَا.

دھار دار پتھر سے ذبح کرنے کی اجازت

سیدنا حضرت محمد بن صفوان نے دو خرگوش پکڑے اور آپ کو چھری نہ مل سکی تاکہ وہ انہیں ذبح کریں۔ تو آپ نے تیز پتھر سے ذبح کیا۔ پھر آپ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے دو خرگوش پکڑے لیکن چھری نہ ملی تو میں نے انہیں تیز دھار پتھر سے ذبح کر ڈالا۔ کیا میں انہیں کھاؤں؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ہاں کھاؤ۔

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک بھیڑیے نے ایک بکری کو دانت سے زخمی کر دیا۔ تو وہ مرنے لگی۔ لوگوں نے اسے ایک تیز دھار دار پتھر سے ذبح کر دیا اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کی اجازت بخشی۔

اِبَاحَةُ الذَّبْحِ بِالْعُوْدِ

۴۴۰۷ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرْسِلُ كَلْبِيْ فَاَخَذَ الصَّيْدَ فَلَا اَجِدُ مَا اُذَكِّيْهِ بِهٖ فَاَذْبَحُهٗ بِالْمَرْوَةِ وَالْعَصَا قَالَ اَنْهِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

تیز لکڑی سے ذبح کرنے کی اجازت

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کتا چھوڑتا ہوں۔ پھر وہ شکار پکڑتا ہے۔ اور ذبح کرنے کے لیے مجھے کوئی اور ہتھیار نہیں ملتا تو میں اسے تیز پتھر یا لکڑی سے ذبح کر دیتا ہوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ تم جس چیز سے چاہو۔ خون بہا دو۔ اور بسم اللہ پڑھو۔

۴۴۰۸ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَتْ لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ نَاقَةٌ تَرْعٰى فِيْ قِبَلِ اُحُدٍ فَعَرَضَ لَهَا فَنَحَرَهَا بِوَتِدٍ فَقُلْتُ لِزَيْدٍ وَتَدٌ مِنْ خَشَبٍ اَوْ حَدِيْدٍ قَالَ لَا بَلْ خَشَبٌ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهَا.

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک انصاری کی اونٹنی احد پہاڑ میں چرتی تھی اس اونٹنی کو کوئی حادثہ پیش آیا۔ تو اس انصاری نے اسے کھونٹی سے ذبح کر دیا۔ حضرت ایوب نے کہا کہ میں نے جناب حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ کہ آیا وہ لکڑی کی کھونٹی تھی یا لوہے کی؟ انہوں نے فرمایا لکڑی کی پھر وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے دریافت کیا۔ آپ نے اسے کھانے کی اجازت بخشی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلنَّهْيُ عَنِ الذَّبْحِ بِالظُّفُرِ

ناخن سے ذبح کرنے کی ممانعت

۴۴۰۹ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ اِلَّا بِسِنٍّ اَوْ ظُفُرٍ.

سیدنا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ جو چیز خون بہائے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو تم اسے کھاؤ مگر دانت اور ناخنوں سے ذبح کرنا جائز نہیں۔

۴۴۱۰ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُلْقِي الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَكُلُوْا مَا لَمْ يَكُنْ سِنًّا اَوْ ظُفُرًا وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ.

جناب حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کل ان شاء اللہ) دشمن کے ساتھ ہماری مڈبھیڑ ہو گی (اور وہاں مال غنیمت میں جانور ملنے کا بھی امکان ہے) ہمارے پاس چھری نہیں ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، جو چیز خون بہادے۔ اور ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھا جائے۔ تو تم اسے کھاؤ جب تک کہ دانت اور ناخن نہ ہوں اور میں اس کی وجہ بیان کرتا ہوں۔ دانت تو محض (جانوروں کی) ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

نوٹ:۔ ناخن چونکہ حیوان کی ہڈی ہے۔ لہٰذا اس سے ذبح جائز نہ ہوا اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے وہ ناخن نہیں کاٹتے اور جانوروں کو کسی اور چیز کی بجائے ناخن سے ہی مار ڈالتے ہیں اور وہ کافر ہیں تو ان کی مشابہت نہیں کرنی چاہیئے۔

اَلْاَمْرُ بِاِحْدَادِ الشَّفْرَةِ

چھری تیز کرنے کا حکم

۴۴۱۱ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ اثْنَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ.

سیدنا حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو باتیں سن کر یاد کی ہیں آپ نے فرمایا۔ اللہ جل شانہ، نے سبھی پر احسان فرض فرمایا ہے۔ تو جب قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو۔ اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور اپنی چھری اچھی طرح تیز کر لو اور جانور کو آرام سے کے بغیر ذبح کرو۔

نوٹ:۔ اچھی طرح قتل کرو تاکہ مقتول کو زیادہ تکلیف نہ ہو۔ اور اپنی چھری تیز کرو اور جانور کو آرام سے زیادہ تکلیف

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي نَحْرِ مَا يُذْبَحُ وَذَبْحِ مَا يُنْحَرُ

اگر اونٹ کو نحر کے بدلے ذبح کریں۔ اور دوسرے جانوروں کو ذبح کے بدلے نحر کریں تو کوئی حرج نہیں

۴۴۱۲ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ نَحَرْنَا

سیدنا حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلْنَا .

مروی ہے۔ کہ ہم نے ایک گھوڑے کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دورِ اقدس میں نحر کیا۔ پھر اسے کھایا۔

بَابُ ذَكَاةِ الَّتِيْ قَدْ نَيَّبَ فِيْهَا السَّبُعُ

جس جانور میں درندہ دانت مارے اسے ذبح کرنا

۴۴۱۳ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ ذِئْبًا نَيَّبَ فِيْ شَاةٍ فَذَبَحُوْهَا بِمَرْوَةٍ فَرَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَكْلِهَا .

سیدنا حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک بھیڑیے نے ایک بکری میں دانت مارا تو لوگوں نے اسے پتھر سے ذبح کیا۔ اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کی اجازت بخشی۔

ذِكْرُ الْمُتَرَدِّيَةِ فِي الْبِيْرِ الَّتِيْ لَا يُوْصَلُ اِلٰى حَلْقِهَا

اگر ایک جانور کنویں میں گر پڑے اور مرنے لگے تو اسے کس طرح حلال کیا جائے؟

۴۴۱۴ عَنْ اَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَكُوْنُ الذَّكَاةُ اِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ قَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِيْ فَخِذِهَا لَاَجْزَاَكَ .

سیدنا حضرت ابوالعشراء راوی ہیں۔ کہ آپ نے اپنے والد گرامی (جناب مالک دارمی) سے سنا! مالک دارمی فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا حلق اور سینہ میں ذکوٰۃ لازمی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تو جانور کی ران میں کونچا مار دے تو بھی کافی ہے۔

نوٹ:۔ یعنی عند الضرورت جب حلق اور سینے میں ذبح کرنا ناممکن ہو تو جس طرح سے ممکن ہو کریں۔

بَابُ ذِكْرِ الْمُنْفَلِتَةِ الَّتِيْ لَا يُقْدَرُ عَلٰى اَخْذِهَا

اگر جانور بگڑ جائے جسے پکڑ نہ سکیں تو؟

۴۴۱۵ عَنْ رَافِعٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَاقُوا الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى قَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ مَا خَلَا السِّنَّ وَالظُّفُرَ قَالَ فَاَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُهْبًا فَنَدَّ بَعِيْرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ اِنَّ لِهٰذِهِ النَّعَمِ

سیدنا حضرت رافع رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کل ہمارا مقابلہ دشمن سے ہونے والا ہے۔ اور ہمارے پاس چھری نہیں۔ تو حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو جس سے خون بہ جائے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو تو اسے کھا۔ مگر ناخن اور دانت سے نہیں۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بعد ازاں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو مالِ غنیمت ملا۔ اور اس میں سے ایک اونٹ بگڑ گیا۔ ایک شخص نے اسے تیر سے مارا اور وہ کھڑا رہ گیا۔ سرورِ عالم صلی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَوْ قَالَ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَافْعَلُوا بِهِ هٰكَذَا.

علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ان جانوروں میں یا اونٹوں میں بھی جنگل کے جانوروں کی طرح وحشی ہوتے ہیں۔ تو تمہیں جو جانور ہاتھ نہ آئے اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

۴۴۱۶ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَاقُوا الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَأَصَبْنَا نَهْبَةَ غَنَمٍ أَوْ إِبِلٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هٰكَذَا.

سیدنا حضرت رافع رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کل ہمارا مقابلہ دشمن سے ہونے والا ہے۔ اور ہمارے پاس چھری نہیں تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو جس سے خون بہ جائے۔ اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو تو اسے کھا۔ مگر ناخن اور دانت سے نہیں میں اس کی وجہ بیان کرتا ہوں دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بعد ازاں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو کو مال غنیمت ملا۔ اور اس میں سے ایک اونٹ بگڑ گیا ایک شخص نے اسے تیر سے مارا اور وہ کھڑا رہ گیا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ان جانوروں میں یا اونٹوں میں بھی جنگل کے جانوروں کی طرح وحشی ہوتے ہیں۔ تو تمہیں جو جانور ہاتھ نہ آئے اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

۴۴۱۷ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ.

سیدنا حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا آپ فرماتے تھے۔ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے ہر چیز پر احسان فرض فرمایا ہے۔ یعنی سب پر رحم کرنا چاہیئے۔ تو جب تم قتل اور ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور اپنی چھری اچھی طرح تیز کرو جب ذبح کرنے لگے تو جانور کو آرام دو۔

بَابُ حُسْنِ الذَّبْحِ

اچھی طرح ذبح کرنا

۴۴۱۸ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ.

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد فرماتے سنا آپ فرماتے تھے۔ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے ہر چیز پر احسان فرض فرمایا ہے۔ یعنی سب پر رحم کرنا چاہیئے۔ تو جب تم قتل اور ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور اپنی چھری اچھی طرح تیز کرو جب ذبح کرنے لگے تو جانور کو آرام دو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۴۲۰ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ فَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ۔

سیدنا حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دو باتیں یاد کیں۔ آپ فرماتے تھے۔ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے ہر چیز پر احسان فرض فرمایا ہے۔ یعنی سب پر رحم کرنا چاہیئے تو جب تم قتل کرو اور جب ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور اپنی چھری اچھی طرح تیز کر لو جب ذبح کرنے لگو تو جانور کو آرام دو۔

۴۴۲۰ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ لِيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ۔

سیدنا حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دو باتیں یاد کیں آپ فرماتے تھے۔ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے ہر چیز پر احسان فرمایا ہے۔ یعنی سب پر رحم کرنا چاہیئے تو جب تم قتل کرو اور جب ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور اپنی چھری اچھی طرح تیز کر لو جب ذبح کرنے لگو تو جانور کو آرام دو۔

وَضْعُ الرَّجُلِ عَلٰى صَفْحَةِ الضَّحِيَّةِ

قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت اس کے پہلو پر پاؤں رکھنا

۴۴۲۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ وَيُكَبِّرُ وَيُسَمِّيْ وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهٖ وَاضِعًا عَلٰى صِفَاحِهِمَا قَدَمَهٗ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی کی جو کالے سفید اور سینگوں والے تھے۔ اور آپ نے بسم اللہ اللہ اکبر فرمایا۔ اور میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کو اپنے دست اقدس سے ذبح فرماتے تھے۔ اور آپ اپنا پاؤں ان کے پہلو پر رکھے ہوئے تھے۔ حضرت شعبہ رضی عنہ نے فرمایا کہ میں نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا آپ نے یہ حدیث مبارکہ سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنی؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔

تَسْمِيَةُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَى الضَّحِيَّةِ

قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا

۴۴۲۲ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ فَكَانَ يُسَمِّيْ وَيُكَبِّرُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهٖ وَاضِعًا رِجْلَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی کی جو کالے سفید اور سینگوں والے تھے۔ اور آپ نے بسم اللہ اللہ اکبر فرمایا اور میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کو اپنے دست اقدس سے ذبح فرماتے تھے۔ اور آپ اپنا پاؤں ان کے پہلو پر رکھے ہوئے تھے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلتَّكْبِيْرُ عَلَيْهَا

۴۴۲۳ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُهُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهٖ وَاضِعًا عَلٰى صِفَاحِهِمَا قَدَمَهٗ يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ۔

قربانی ذبح کرتے وقت اللہ اکبر کہنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی کی جو کالے سفید، اور سینگوں والے تھے۔ اور آپ نے بسم اللہ اللہ اکبر فرمایا۔ اور میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کو اپنے دست اقدس سے ذبح فرماتے تھے۔ اور آپ اپنا پاؤں ان کے پہلو پر رکھے ہوئے تھے۔

ذَبْحُ الرَّجُلِ الضَّحِيَّةَ بِيَدِهٖ

۴۴۲۴ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ يَطَأُ عَلٰى صِفَاحِهِمَا وَيَذْبَحُهُمَا وَيُسَمِّي وَيُكَبِّرُ۔

اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی کی جو کالے سفید، اور سینگوں والے تھے۔ اور آپ نے بسم اللہ اللہ اکبر فرمایا۔ اور میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کو اپنے دست اقدس سے ذبح فرماتے تھے۔ اور آپ اپنا پاؤں ان کے پہلو پر رکھے ہوئے تھے۔

ذَبْحُ الرَّجُلِ غَيْرَ اَضْحِيَّتِهٖ

۴۴۲۵ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ بَعْضَ بُدْنِهٖ بِيَدِهٖ وَنَحَرَ بَعْضَهَا غَيْرُهٗ۔

ایک شخص دوسرے کی قربانی ذبح کر سکتا ہے۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض اونٹوں کو اپنے دست اقدس سے ذبح فرمایا۔ اور باقی اونٹوں کو ایک اور شخص (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے ذبح کیا۔

نَحْرُ مَا يُذْبَحُ

۴۴۲۶ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جس جانور کو ذبح کرنا چاہیئے اس کو نحر کرے تو درست ہے

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد اقدس

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَاَكَلْنَاهُ۔ میں ایک گھوڑے کو نحر کیا اور اسے کھایا۔

عبد بن سلمان نے اس کے خلاف روایت کیا اور وہ روایت یہ ہے۔

۴۴۲۷ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ ذَبَحْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا وَّنَحْنُ فِي الْمَدِيْنَةِ فَاَكَلْنَاهُ۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دور اقدس میں مدینہ میں ایک گھوڑے کو ذبح کیا، اور پھر اسے کھایا۔

نوٹ:۔ غالباً ذبح سے مراد نحر ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم)

مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

جو شخص خدا کے سوا کسی اور کے لیے ذبح کرے

۴۴۲۸ عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ عَلِيًّا هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ اِلَيْكَ شَيْئًا دُوْنَ النَّاسِ فَغَضِبَ عَلِيٌّ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهٗ وَقَالَ مَا كَانَ يُسِرُّ اِلَيَّ شَيْئًا دُوْنَ النَّاسِ غَيْرَ اَنَّهٗ حَدَّثَنِيْ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَاَنَا وَهُوَ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهٗ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ۔

سیدنا حضرت عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ کیا آپ کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تنہائی میں کچھ ایسی باتیں ارشاد فرماتے تھے جو دوسروں سے ارشاد نہیں فرماتے تھے؟ یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سخت غصہ آیا، یہاں تک کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور آپ نے فرمایا سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسی کوئی پوشیدہ بات ارشاد نہ فرماتے تھے جو آپ دوسروں کو ارشاد نہ فرماتے ہوں البتہ ایک دفعہ میں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام گھر کے اندر تھے۔ تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار باتیں ارشاد فرمائیں۔ ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو اپنے والد پر لعنت کرے دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی اس پر پھٹکار اور لعنت ہو جو خدا کے سوا کسی دوسرے کے لیے جانور ذبح کرے تیسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی اس شخص پر پھٹکار ہو جو کسی بدعت سیئہ کے مرتکب کو پناہ دے۔ چوتھے اس شخص پر لعنت ہو۔ جو زمین کی نشانی کو مٹائے (جیسے میل، کلومیٹر، فرلانگ وغیرہ کے نشان اور پتھر)

"وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ"

دنبہ، بکرا، گائے۔ وغیرہ کو غیر اللہ کے نام کے ساتھ ذبح کرنا خواہ لات وعزیٰ کا نام ہو۔ یا حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کے اولیاء کرام کا بالکل ناجائز ہے۔ اور کفر وشرک ہے۔ کیونکہ مشرکین عرب کا یہی وطیرہ تھا۔ اور اسی کو اللہ تعالیٰ نے وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ فرما کر حرمت کا حکم لگایا ہے۔ اور مفسرین کرام نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں وضاحت فرما دی ہے۔ کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لے کر اسے ذبح کیا جائے جیسے کہ مشرکین ذبح کرتے وقت باسم اللات والعزیٰ کہہ کر ذبح کرتے تھے ہر تفسیر میں یہی معنی مذکور ہے لہٰذا وہ جانور جو اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ذبح کیے جائیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

اور ذبح کرتے وقت صرف بسم اللہ اللہ اکبر پڑھا جائے۔ غیر کا نام شامل نہ کیا جائے۔ تو وہ ذبح للہ ہے لغیر اللہ نہیں۔ لہٰذا وہ جانور جنہیں اللہ کے نام پر ذبح کیا جاتا ہے اور ان کا گوشت اللہ کے نام پر صدقہ کیا جاتا ہے۔ اسے غیر اللہ کی عبادت قرار دینا اور اس پر شرک و کفر کے فتوے لگانا بہت بڑی جہالت اور بے دینی ہے۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ بکرا غوث اعظم کا ہے۔ یا یہ گائے خواجۂ اجمیر کی ہے۔ تو ان کا مقصد قطعاً یہ نہیں ہوتا۔ کہ یہ ان کی عبادت کے لیے ذبح کیا جاتا ہے۔ اور وہ اللہ کے ساتھ اس مالی عبادت میں شریک ہیں۔ بلکہ مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ جو ثواب اس کے صدقہ کرنے سے ملے گا۔ وہ ان مقدس ہستیوں کے لیے ہے۔ اور اسی مقصد کے تحت یہی الفاظ خود صحابہ کرام نے استعمال فرمائے ہیں۔

سیدنا حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ نے انتقال فرمایا تو انہوں نے آپ کی طرف سے صدقہ کرنا چاہا۔ بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا۔ پانی صدقہ کرنا سب سے افضل صدقہ ہے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کنواں کھودا اور اس کو اللہ کے لیے وقف کر دیا۔ اور فرمایا ھٰذا لِاُمِّ سَعْدٍ یہ کنواں سعد کی ماں کے لیے ہے۔ یعنی اس کا ثواب سعد رضی کی ماں کے لیے ہے۔

اسی طرح سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں بصرہ سے چند آدمی آئے تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا۔ کہ تمہارے قریب ایک قصبہ ہے۔ جس کو اُبلّہ کہا جاتا ہے۔ کیا تم اسے جانتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں ہم اسے جانتے ہیں۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "تم میں سے کون شخص مجھے اس بات کی ضمانت دیتا ہے۔ کہ وہ اُبلّہ کی مسجد میں دو یا چار رکعتیں پڑھے اور پھر کہے۔ کہ یہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے ہے؟ یعنی اس کا ثواب سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نامۂ اعمال میں درج ہو؟ (مشکوٰۃ شریف)

نماز بھی اللہ کے لیے ہے اور صدقہ بھی اللہ ہی کے لیے ہے۔ لیکن نماز کا ثواب سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو پہنچانا ہے۔ اور صدقہ کا ثواب حضرت اُمّ سعد رضی اللہ عنہا کو لہٰذا اس نیت سے یہ کہنا کہ یہ بکرا سیدنا حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے لیے ہے اور یہ گائے حضرت خواجہ اجمیری رضی اللہ عنہ کے لیے ہے۔ وغیرہ وغیرہ بالکل جائز ہے۔ نیز کسی کی طرف سے جانور ذبح کر کے اسے ثواب میں شریک کرنا سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ الغرض عبادات مالی ہوں یا بدنی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ لیکن عبادت اللہ کے لیے کی جائے اور اس سے ملنے والے ثواب کو کسی کی طرف بھی بطور ہدیۃً پیش کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ بالکل جائز ہے۔ عقائد کی کتابوں میں ہے۔

زندہ لوگوں کا فوت ہونے والوں کے لیے دعا کرنا، صدقہ کرنا اور ایصالِ ثواب کرنا ان کے لیے نافع ہے۔

لہٰذا کوئی بھی اہلِ سنت و جماعت، سوادِ اعظم سے متعلق ... اور مذہب حق کا پرستار اس کو کفر و شرک اور ناجائز و حرام نہیں کہہ سکتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلنَّهْيُ عَنِ الْاَكْلِ مِنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلٰثٍ وَّعَنْ اِمْسَاكِهَا

قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانا اور اس کا رکھ دینا منسوخ ہے

۴۴۲۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّؤْكَلَ لُحُوْمُ الْاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلٰثٍ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا (بلکہ اسے تقسیم کر دینا چاہیئے)۔

۴۴۳۰ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَّوْلٰى بْنِ عَوْفٍ قَالَ شَهِدْتُّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ بَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ صَلّٰى بِلَا اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى اَنْ يُّمْسِكَ اَحَدٌ مِّنْ نُّسُكِهٖ شَيْئًا فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ.

سیدنا حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ راوی ہے۔ اور آپ حضرت ابن عوف رضی اللہ عنہ کے غلام تھے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید کی تو آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی۔ اور اذان و اقامت نہ کہی۔ پھر فرمایا کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع فرماتے تھے۔

۴۴۳۱ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَاكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا لُحُوْمَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلٰثٍ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تم کو قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن سے زیادہ۔

اَلْاِذْنُ فِيْ ذٰلِكَ

تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے اور اس کے کھانے کی اجازت

۴۴۳۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلٰثٍ ثُمَّ قَالَ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا وَادَّخِرُوْا.

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع فرمایا۔ پھر فرمایا۔ کھاؤ اور سفر کا توشہ کرو۔ اور تم رکھ سکتے ہو۔

نوٹ:۔ اس سے ممانعت منسوخ ہو گئی۔

۴۴۳۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَقُدِّمَ اِلَيْهِ اَهْلُهٗ لَحْمًا مِّنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ فَقَالَ مَا اَنَا بِاٰكِلِهٖ حَتّٰى اَسْاَلَ فَانْطَلَقَ اِلٰى اَخِيْهِ لِاُمِّهٖ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ وَكَانَ بَدْرِيًّا فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ حَدَثَ بَعْدَكَ اَمْرٌ نَقْضًا لِمَا كَانُوْا نُهُوْا عَنْهُ مِنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن خباب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سفر سے واپس تشریف لائے اور ان کے گھر والوں نے ان کے سامنے قربانی کا گوشت رکھا جو سکھا کر رکھ چھوڑا تھا۔ آپ نے فرمایا میں اسے نہیں کھاؤں گا۔ بعد ازاں اپنے ماں جائے بھائی کے پاس گئے۔ جن کا اسم گرامی قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ تھا۔ اور وہ جنگ بدر میں موجود تھے۔ ان سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ تمہارے بعد نیا حکم نازل ہوا جس سے سابقہ حکم جو تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ رکھ سکنے کے متعلق تھا وہ منسوخ ہو گیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۴۲۴ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیِّ فَوْقَ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ فَقَدِمَ قَتَادَۃُ بْنُ النُّعْمَانِ وَکَانَ اَخَا اَبِیْ سَعِیْدٍ لِاُمِّہٖ وَکَانَ بَدْرِیًّا فَقَدِمُوْا اِلَیْہِ فَقَالَ اٰیْنَ قَدْ نَھٰی عَنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ قَدْ حَدَثَ فِیْہِ اَمْرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھَانَا اَنْ نَاْکُلَہٗ فَوْقَ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ فَقَدْ رَخَّصَ لَنَا اَنْ نَاْکُلَہٗ وَنَدَّخِرَہٗ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع فرمایا۔ حضرت ابوسعید کے اخیافی بھائی حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سفر سے واپس تشریف لائے۔ اور وہ بدر کی لڑائی میں موجود تھے لوگوں نے آپ کے سامنے قربانی کا گوشت رکھا۔ تو انہوں نے دریافت کیا کیا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا؟ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اس کے متعلق ایک اور تازہ حکم نازل ہوا۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا تھا۔ بعد ازاں کھانے اور رکھ چھوڑنے کی اجازت بخشی۔

(نوٹ:۔ اخیافی بھائی یعنی ماں ایک باپ دو)

۴۴۲۵ عَنْ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ ثَلٰثٍ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا وَلْتَزِدْکُمْ زِیَارَتُکُمْ خَیْرًا وَنَھَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیِّ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَکُلُوْا مِنْھَا وَاَمْسِکُوْا مَا شِئْتُمْ وَنَھَیْتُکُمْ عَنِ الْاَشْرِبَۃِ فِی الْاَوْعِیَۃِ فَاشْرَبُوْا فِیْ اَیِّ وِعَاءٍ شِئْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْکِرًا (وَلَمْ یَذْکُرْ مُحَمَّدٌ وَاَمْسِکُوْا)

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تمہیں تین باتوں سے منع کیا تھا۔ ایک تو قبروں کی زیارت سے۔ (کیونکہ زمانہ شرک نزدیک تھا) لیکن اب زیارت کرو اور زیارت سے اپنی نیکیاں بڑھاؤ۔ دوسرے تمہیں گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے (کیونکہ اس زمانہ میں مختاج اور بھوکے بہت تھے) اب کھاؤ اور جب تک چاہو رکھو۔ (محمد کی روایت میں رکھو نہیں ہے) تیسرے میں نے تمہیں بعض برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا (جن میں قبل ازیں شراب بنتی تھی) اب تم جس برتن میں چاہو پیو لیکن وہ شراب نہ پیو جو نشہ لائے

۴۴۲۶ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیِّ بَعْدَ ثَلٰثٍ وَعَنِ النَّبِیْذِ اِلَّا فِیْ سِقَاءٍ وَعَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا وَکُلُوْا مِنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیِّ مَا بَدَا لَکُمْ وَتَزَوَّدُوْا

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ تم قربانیوں کا گوشت تین روز کے بعد نہ کھاؤ۔ نیز یہ کہ مشکیزے کے سوا دوسرے برتنوں میں نبیذ نہ بناؤ اور قبروں کی زیارت سے۔ لیکن اب جب تک چاہو۔ قربانیوں کا گوشت کھاؤ اور سفر کے لیے توشہ کرو اور رکھ

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَادَّخِرُوْا وَمَنْ اَرَادَ نِيَارَةَ الْقُبُوْرِ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ وَاشْرَبُوْا وَ اتَّقُوْا كُلَّ مُسْكِرٍ.

چھوڑو۔ اور جو شخص چاہے قبروں کی زیارت کرے۔ کیونکہ قبروں کی زیارت سے آخرت یاد آتی ہے۔ اور ہر برتن میں پیو لیکن نشہ لانے والی شراب سے بچو۔

اَلْاِدِّخَارُ مِنَ الْاَضَاحِيِّ

قربانیوں کا گوشت خشک کر کے رکھ چھوڑنا

۴۴۲۷ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَفَّتْ دَافَّةٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضَرَةَ الْاَضْحٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا وَادَّخِرُوْا ثَلٰثًا فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَنْتَفِعُوْنَ مِنْ اَضَاحِيِّهِمْ يَحْمِلُوْنَ مِنْهُ الْوَدَكَ وَيَتَّخِذُوْنَ مِنْهَا الْاَسْقِيَةَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الَّذِيْ نُهِيْتَ مِنْ اِمْسَاكِ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ قَالَ اِنَّمَا نَهَيْتُ لِلدَّافَّةِ الَّتِيْ دَفَّتْ كُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَتَصَدَّقُوْا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ ایک دفعہ عید الاضحیٰ کے موقعہ پر محتاجوں کا جھنڈ مدینہ منورہ میں آگیا۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ تین دن تک قربانیوں کا گوشت کھاؤ۔ اور رکھو (تاکہ لوگ خیرات صدقات کریں اور اس طرح محتاجوں کا پیٹ بھرے۔) اس کے بعد لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ اپنی قربانیوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور ان کی چربی جمع کر کے رکھتے ہیں اس کی کھالوں سے مشکیں بناتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ تو پھر اب کیا ہوتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے قربانیوں کا گوشت رکھ چھوڑنے سے منع کیا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تو ان محتاجوں کی وجہ سے منع کیا تھا جو اب آتے تھے کھاؤ رکھ چھوڑو اور صدقہ کرو۔

۴۴۲۸ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلٰثٍ قَالَتْ نَعَمْ اَصَابَ النَّاسَ بِشِدَّةٍ فَاَحَبَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيْرَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ اٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُوْنَ الْكُرَاعَ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ قُلْتُ مَا ذَاكِ فَضَحِكَتْ فَقَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا انہوں نے بتایا کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ یا بعد کھانے سے منع فرمایا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا ہاں لوگ محتاج تھے تو حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مالدار ہو وہ غریب کو کھلائے لہٰذا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع فرما دیا) پھر فرمایا میں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو دیکھا کہ آپ پندرہ دن کے بعد بکری کا پایا تناول فرماتے تھے (لہٰذا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا جائز ہوا) میں نے دریافت کیا کیوں ایسی تکلیف کیا تھی؟ تو وہ ہنسنے لگی اور بولیں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل نے تین دن مسلسل روٹی

www.sirat-e-mustaqeem.com

لِاَدْنٰی ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ حَتّٰی یَلْحَقَ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

اور سالن پیٹ بھر کر نہیں کھایا حتیٰ کہ آپ کا وصال شریف ہو گیا

۴۴۳۹ عَنْ عَابِسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیِّ قَالَتْ كُنَّا نَخْبَاُ الْكُرَاعَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا ثُمَّ يَاْكُلُ.

سیدنا حضرت عابس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے قربانیوں کے گوشت کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا ہم ایک ماہ تک سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پایہ محفوظ رکھ لیتے تھے پھر آپ اسے تناول فرماتے۔

۴۴۴۰ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اِمْسَاكِ الْاَضْحِيَةِ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ثُمَّ كُلُوْا وَاَطْعِمُوْا.

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع فرمایا بعد ازاں فرمایا جب تک چاہو کھاؤ اور کھلاؤ

بَابُ ذَبَائِحِ الْيَهُوْدِ

یہودیوں کا ذبح کیا ہوا جانور

۴۴۴۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ دُلِّيَ جِرَابٌ مِّنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ وَالْتَزَمْتُهُ، قُلْتُ لَا اُعْطِيْ اَحَدًا مِّنْهُ شَيْئًا فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ فتح خیبر کے روز چربی کی ایک مشک ہاتھ لگی اور میں اس سے لپٹ گیا اور میں نے کہا کہ میں یہ کسی شخص کو نہیں دوں گا پھر میں نے دیکھا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے اور ہنس رہے ہیں جو کچھ میں نے کہا تھا اسے سنتے ہوئے۔

نوٹ بہ اس سے ثابت ہوا کہ یہود و نصاریٰ اگر اللہ کے نام پر ذبح کریں تو ان کا ذبیحہ درست ہے

ذَبِيْحَةُ مَنْ لَّمْ يُعْرَفْ

وہ جانور جس کا حال معلوم نہ ہو کہ ذبح کرتے وقت اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا کہ نہیں

۴۴۴۲ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَعْرَابِ كَانُوْا يَاْتُوْنَنَا بِلُحْمَانٍ وَّلَا نَدْرِيْ اَذَكَرُوا اسْمَ اللّٰهِ اَمْ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِ وَكُلُوْا.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عرب کے بعض لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے تھے اور ہمیں معلوم نہ ہوتا تھا کہ انہوں نے ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا ہے یا کہ نہیں ہم نے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تم کھاتے وقت اللہ کا نام لے لو اور کھاؤ

تَاْوِيْلُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ. آیت ہذا کی تفسیر

۴۴۴۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَاكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ خَاصَمَهُمُ الْمُشْرِكُونَ فَقَالُوا مَا ذَبَحَ اللّٰهُ فَلَا تَاكُلُونَهُ وَمَا ذَبَحْتُمْ اَنْتُمْ اَكَلْتُمُوهُ.

وَلَا تَاكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ (اس جانور کو نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو) یہ اس وقت اتری، جب مشرکین نے مسلمانوں سے بحث کی کہ جو جانور مر جائے، اللہ ذبح کرے تو اسے تم نہیں کھاتے اور تم جسے ذبح کرتے ہو اسے کھاتے ہو۔

نوٹ: بہ تو ان کی حلت اور حرمت تو اللہ کے نام سے ہوئی لہٰذا ہم جسے اللہ رب العزت کا نام لے کر حلال کریں وہ حلال ہے اور جس جانور پر اللہ کا نام نہ لیں ہمارا ذبح کیا ہوا بھی حرام ہے اور مزار پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہے لہٰذا وہ حرام ہے اور کوئی مسلمان ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام نہیں لیتا۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ

اگر ایک جانور کو نشانہ باندھ کر ماریں تو اس کا کھانا درست نہیں

۴۴۴۴ عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الْمُجَثَّمَةُ.

سیدنا حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجثمہ درست نہیں۔

نوٹ: یعنی وہ جانور جسے تیروں اور گولیوں کے لیے کھڑا کریں اور پھر وہ مر جائے

۴۴۴۵ عَنْ هِشَامِ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ يَعْنِي ابْنَ اَيُّوبَ فَاِذَا اُنَاسٌ يَرْمُونَ دَجَاجَةً فِي دَارِ الْاَمِيرِ فَقَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ.

سیدنا حضرت ہشام بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حکم بن ایوب کے پاس گیا وہاں لوگ ایک امیر کے گھر میں ایک مرغی پر نشانہ باندھ رہے تھے سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو اس طرح مارنے سے منع فرمایا ہے

۴۴۴۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اُنَاسٍ وَهُمْ يَرْمُونَ كَبْشًا بِالنَّبْلِ فَكَرِهَ ذٰلِكَ وَقَالَ لَا تُمَثِّلُوا بِالْبَهَائِمِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا کہ لوگ ایک مینڈھے کو تیروں سے مار رہے تھے (اسے باندھ کر) آپ نے اسے ناپسند فرمایا اور ارشاد فرمایا جانوروں کا مثلہ نہ کرو۔

نوٹ: مثلہ یہ ہے کہ زندہ ہوتے ہوئے اس کے اعضاء کاٹ دیے جائیں یا اسے زخم لگایا جائے۔

۴۴۴۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شخص پر لعنت فرمائی جو جاندار کو تیر یا گولی مارنے کے لیے اس پر نشانہ لگائے۔

۴۴۴۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَعَنَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰہُ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَیَوَانِ۔

ارشاد فرماتے تھے۔ اللہ تعالےٰ کی اس شخص پر لعنت ہے جو جانور کا مثلہ کرے۔

۴۴۴۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَیْئًا فِیْہِ الرُّوْحُ غَرَضًا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں، کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جاندار کو نشانہ مت بناؤ۔

۴۴۵۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تُتَّخَذَ شَیْءٌ فِیْہِ الرُّوْحُ غَرَضًا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں، کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جاندار کو نشانہ مت بناؤ۔

مَنْ قَتَلَ عَصْفُوْرًا بِغَیْرِ حَقِّھَا

جو شخص بے فائدہ چڑیا کو مارے

۴۴۵۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو یَرْفَعُہٗ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَھَا بِغَیْرِ حَقِّھَا سَاَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا حَقُّھَا قَالَ حَقُّھَا اَنْ یَّذْبَحَھَا فَیَاْکُلَھَا وَلَا تَقْطَعَ رَاْسَھَا فَیَرْمِیَ بِھَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک چڑیا، یا اس سے بڑے جانور کو بلاوجہ مارے تو قیامت کے دن اس سے پرسش ہوگی لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کا کیا حق ہے؟ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کا حق یہ ہے۔ کہ اسے ذبح کرے اور پھر کھائے اور اس کے سر کا ٹکڑا کاٹ کر نہ پھینک دے

۴۴۵۲ عَنِ الشَّرِیْدِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَتَلَ عَصْفُوْرًا عَبَثًا عَجَّ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَقُوْلُ یَا رَبِّ اِنَّ فُلَانًا قَتَلَنِیْ عَبَثًا وَلَمْ یَقْتُلْنِیْ لِمَنْفَعَۃٍ

حضرت شرید رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ میں نے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا۔ جو شخص ایک چڑیا کو بلاوجہ مار ڈالے تو وہ چڑیا قیامت کے دن اللہ کے سامنے چلائے گی اور کہے گی اے اللہ فلاں شخص نے مجھے بلاوجہ قتل کیا ہے کسی کسی فائدہ کیلئے مجھے قتل نہیں کیا

نوٹ:۔ یعنی اگر کھانے کے لیے مارتا تو کوئی حرج نہیں تھی۔ اور جانور کو بلاوجہ ہلاک کرنا مکروہ ہے۔

اَلنَّھْیُ عَنْ اَکْلِ لَحْمِ الْجَلَّالَۃِ

جلّالہ کے گوشت سے ممانعت

نوٹ جلالہ وہ جانور جو صرف نجاست اور غلاظت کھاتا ہو۔ گائے، بکری، مرغی یا کوئی اور جانور وغیرہ ایسے جانور کا گوشت بعض علماء کے نزدیک کھانا درست نہیں۔ اور بعض کے نزدیک جب درست ہے کہ اسے کئی دنوں تک باندھ کر پاکیزہ چارہ کھلائیں۔

۴۴۵۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ وَعَنِ الْجَلَّالَۃِ وَعَنْ رُکُوْبِھَا وَعَنْ اَکْلِ لَحْمِھَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے دن بستی کے گدھوں کے گوشت اور جلالہ سے منع فرمایا۔ اس کا گوشت کھانے اور اس پر سواری کرنے سے منع فرمایا کیونکہ وہ نجس ہے تو سواری کرتے ہے اس کی

www.sirat-e-mustaqeem.com

کا پسینہ لگ جائے گا اور جسم پلید ہوگا۔

اَلنَّهْيُ عَنْ لَّبَنِ الْجَلَّالَةِ

جلّالہ کے دودھ پینے کی ممانعت

۴۴۵۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَ لَبَنِ الْجَلَّالَةِ وَالشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجثمہ سے منع فرمایا جلالہ کے دودھ پینے اور مشک میں منہ لگا کر پانی پینے سے

اٰخِرُ كِتَابُ الضَّحَايَا

قربانیوں کی کتاب ختم شد

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْبُيُوعِ

بیچنے اور خریدنے کی کتاب

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْكَسْبِ

۴۴۵۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَإِنَّ وَلَدَ الرَّجُلِ مِنْ كَسْبِهِ

۴۴۵۶ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ .

۴۴۵۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَوَلَدُهُ مِنْ كَسْبِهِ .

۴۴۵۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَوَلَدُهُ مِنْ كَسْبِهِ .

كسب حلال کی ترغیب

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بہتر کمائی وہ ہے جسے آدمی اپنی محنت سے کمائے اور آدمی کا لڑکا بھی اس کی کمائی میں ہے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے۔ لہٰذا اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے۔ لہٰذا اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے۔ لہٰذا اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔

بَابُ اجْتِنَابِ الشُّبُهَاتِ فِي الْكَسْبِ

۴۴۵۹ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ

کمائی میں شکوک و شبہات سے پرہیز کرنا۔

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ لَا أَسْمَعُ بَعْدَهُ أَحَدًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَّ إِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَّإِنَّ بَيْنَ ذٰلِكَ أُمُوْرًا مُتَشَابِهَاتٍ وَرُبَّمَا قَالَ وَإِنَّ بَيْنَ ذٰلِكَ أُمُوْرًا مُشْتَبِهَةً قَالَ وَسَأَضْرِبُ لَكُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَثَلًا إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَمَا حِمًى وَإِنَّ حِمَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا حَرَّمَ وَإِنَّهُ مَنْ يَرْتَعْ حَوْلَ الْحِمَى يُوْشِكْ أَنْ يُّخَالِطَ الْحِمَى وَرُبَّمَا قَالَ إِنَّهُ مَنْ تَمَشَّى حَوْلَ الْحِمَى يُوْشِكْ أَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ وَأَنَّ مَنْ يُّخَالِطِ الرِّيْبَةَ يُوْشِكْ أَنْ يَّجْسُرَ .

میں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور خدا کی قسم میں آپ کے سوا کسی سے نہ سنوں گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا حلال ظاہر ہے (جس میں کوئی شبہ نہیں) اور حرام بھی واضح ہے (جیسے زنا چوری شراب خوری وغیرہ) اور ان دونوں کے درمیان بعض ایسے کام ہیں جن میں شبہ ہے۔ (جن کے حلال اور حرام ہونے میں اختلاف ہے) میں اسے ایک مثال کے ذریعے واضح کرتا ہوں۔ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے ایک چراگاہ بنائی ہے۔ اور اللہ کی چراگاہ حرام چیزیں ہیں۔ (اس کے اندر آنے کا حکم نہیں) تو جو شخص چراگاہ کے اردگرد چرائے (یعنی اس کے اردگرد چلا جائے) تو قریب ہے کہ وہ کسی روز چراگاہ کے اندر چلا جائے اسی طرح جو شخص مشتبہ کاموں سے نہ بچے قریب ہے کہ وہ حرام کاموں میں پھنس جائے جو شخص مشکوک کام کرنے لگے تو قریب ہے۔ کہ اور زیادہ جرأت کرے۔ (اور جو یقینی حرام ہے اس کا مرتکب بھی ہو جائے)

۴۴۶۰ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ مَا يُبَالِي الرَّجُلُ مِنْ أَيْنَ أَصَابَ الْمَالَ مِنْ حَلَالٍ أَوْ حَرَامٍ .

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا جب کوئی اس کی پروا نہ کرے گا کہ مال کہاں سے پیدا کیا حلال سے یا حرام سے؟

۴۴۶۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَّأْكُلُوْنَ الرِّبَوٰا فَمَنْ لَّمْ يَأْكُلْ أَصَابَهُ مِنْ غُبَارِهِ .

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ سود کھائیں گے۔ اور جو شخص سود نہ کھائے گا۔ اس پر بھی سود کا غبار اور گرد پڑے گی۔

نوٹ:۔ سود کی غبار اور گرد پہنچے گی کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ سود کے مقدموں میں گواہی اور وکالت کرے گا۔ یا اگر خود نہ کھائے گا تو دوسروں کو کھلائے گا۔

بَابُ التِّجَارَةِ

تجارت کا ذکر

۴۴۶۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ

سیدنا حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت

www.sirat-e-mustaqeem.com

السَّاعَةِ أَنْ يَفْشُوَا الْمَالُ وَيَكْثُرَ وَ تَفْشُوَ التِّجَارَةُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَبِيعُ فَيَقُولُ لَا حَتَّى أَسْتَامِرَ تَاجِرَ بَنِي فُلَانٍ يَلْتَمِسُ فِي الْحَيِّ الْعَظِيمِ الْكَاتِبَ فَلَا يُوجَدُ.

کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ مال پھیل جائے گا اور بکثرت ہوگا۔ تجارت عام ہو جائے گی۔ جہالت ظاہر ہو جائے گی اور ایک شخص فروخت کریگا۔ پھر کہے گا نہیں جب تک میں فلاں سوداگر سے مشورہ نہ کرلوں اور ایک بڑے محلے میں لکھنے والے کو ڈھونڈیں گے کوئی نہ ملے گا۔ علم اٹھ جائے گا۔

مَا يَجِبُ عَلَى التُّجَّارِ مِنَ التَّوَقِّيَةِ فِي مَبَايِعِهِمْ

سوداگروں کو خرید و فروخت میں کس قاعدے پر عمل پیرا ہونا چاہیئے؟

۴۴۶۳ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا.

سیدنا حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فروخت کرنے والے اور خریدنے والے دونوں کو اختیار ہے۔ جب تک وہ الگ الگ نہ ہوں اگر سچ بولیں گے اور چیز میں موجود عیب کو بیان کریں گے تو ان کے بیچنے میں ترقی ہوگی۔ اور اگر قیمت میں جھوٹ بولیں گے۔ عیب چھپائیں گے تو ان کے فروخت کرنے کی برکت چلی جائے گی۔ (اور نفع کی بجائے نقصان ہوگا۔)

اَلْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ

اپنا مالِ تجارت جھوٹی قسمیں کھا کر فروخت کرنے والا!

۴۴۶۴ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ الْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ وَالْمَنَّانُ عَطَاءَهُ.

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تین اشخاص سے بات نہ کرے گا نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا۔ نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا۔ اور انہیں انتہائی دردناک عذاب ہوگا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت شریفہ کی تلاوت فرمائی۔ پھر سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ وہ لوگ نقصان اور گھاٹے میں رہے اور برباد ہوئے آپ نے فرمایا ایک تو اپنی چادر یا شلوار (ٹخنوں سے نیچے غرور سے) لٹکانے والا۔ دوسرا جھوٹی قسمیں کھا کر اپنا مال تجارت فروخت کرنے والا اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

تیسرا کچھ دے کر احسان جتلانے والا۔

۴۴۶۵ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَۃٌ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اَلَّذِیْ لَا یُعْطِیْ شَیْئًا اِلَّا مَنَّہٗ وَالْمُسْبِلُ اِزَارَہٗ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَہٗ بِالْکَذِبِ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین شخصوں کی طرف نظر رحمت سے نہ دیکھے گا۔ اور نہ انہیں پاک فرمائے گا۔ اور انہیں دردناک عذاب ہوگا۔ ایک تو وہ شخص جو کوئی چیز نہیں دیتا مگر احسان جتلاتا ہے۔ یعنی جب کچھ دیتا ہے تو احسان جتلاتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جو اپنا ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکاتا ہے۔ تیسرا وہ شخص جو اپنا مال جھوٹ بول کر فروخت کرتا ہے۔

۴۴۶۶ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِیَّاکُمْ وَکَثْرَۃَ الْحَلِفِ فِی الْبَیْعِ فَاِنَّہٗ یُنَفِّقُ ثُمَّ یَمْحَقُ

سیدنا حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ آپ نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ بیچنے میں زیادہ قسمیں کھانے سے بچو کیونکہ پہلی قسم میں مال فروخت ہوتا ہے، پھر برکت اٹھالی جاتی ہے۔

نوٹ:۔ اس لیے کہ لوگوں کو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ فروخت کرنے والا ہر بات میں قسم کھاتا ہے۔ تو کوئی شخص اس کی قسم کا اعتبار نہیں کرتا۔

۴۴۶۷ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَلِفُ مُنَفِّقَۃٌ لِلسِّلْعَۃِ مُمْحِقَۃٌ لِلْکَسْبِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قسم کھانے سے مال تو فروخت ہو جاتا ہے۔ لیکن کمائی مٹ جاتی ہے۔

اَلْحَلِفُ الْوَاجِبُ لِلْخَدِیْعَۃِ فِی الْبَیْعِ۔

فروخت کرنے میں دھوکا دور کرنے کے لیے قسم کھانا

۴۴۶۸ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَۃٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ رَجُلٌ عَلٰی فَضْلِ مَآءٍ بِالطَّرِیْقِ یَمْنَعُ ابْنَ السَّبِیْلِ مِنْہُ وَرَجُلٌ بَایَعَ اِمَامًا لَا یُبَایِعُہٗ اِلَّا لِدُنْیَا اِنْ اَعْطَاہُ مَا یُرِیْدُ وَفٰی لَہٗ وَاِنْ لَّمْ یُعْطِہٖ لَمْ یَفِ لَہٗ وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا عَلٰی سِلْعَۃٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَہٗ بِاللّٰہِ لَقَدْ اُعْطِیَ بِھَا کَذَا وَکَذَا فَصَدَّقَہُ الْاٰخَرُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین اشخاص سے بات بھی نہ کرے گا اور ان کی طرف نظر رحمت بھی نہ فرمائے گا نہ انہیں پاک کریگا نیز انہیں دردناک عذاب ہوگا۔ ایک تو وہ شخص جس کے راستے میں ضرورت سے زیادہ پانی ہے۔ اور وہ مسافر کو پی لینے سے منع کرے۔ اگر وہ امام اس کی دنیوی حاجات و ضروریات پوری کرے تو یہ اس کی بیعت کرے۔ اور اگر نہ دے تو وہ بھی پوری نہ کرے۔ تیسرا وہ شخص جو عصر کے بعد ایک شخص سے سودا کرے اور اللہ کی قسم کھائے۔ پھر وہ فروخت کرنے والا کہے کہ یہ چیز اتنے کو لی گئی ہے۔ اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

دوسرا اس کو سچ جانے لیکن اس نے درحقیقت اتنے پیسے نہیں دیئے تھے" (بلکہ محض خریدار کے ٹھگنے کے لیے ایسا کیا تھا)

اَلْاَمْرُ بِالصَّدَقَةِ لِمَنْ يَعْتَقِدُ الْيَمِيْنَ بِقَلْبِهٖ فِيْ حَالِ بَيْعِهٖ

جو شخص فروخت کرنے میں سچی قسم کھائے اسے صدقہ دینے کا حکم

۴۴۶۹ عَنْ قَيْسِ ابْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ نَبِيْعُ الْاَوْسَاقَ وَنَبْتَاعُهَا وَنُسَمِّيْ اَنْفُسَنَا السَّمَاسِرَةَ وَيُسَمِّيْنَا النَّاسُ فَخَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ لَّنَا مِنَ الَّذِيْ سَمَّيْنَا اَنْفُسَنَا بِهٖ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّهٗ يَشْهَدُ بَيْعَكُمُ الْحَلِفُ وَاللَّغْوُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ ۔

سیدنا حضرت قیس بن ابو غرزہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم مدینہ منورہ کے بازاروں میں مال فروخت کیا کرتے اور خریدتے تھے۔ ہم اپنے آپ کو دلال کہلاتے اور لوگ بھی ہمیں دلال کہتے۔ ایک دفعہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہمارا اس نام سے اچھا نام رکھا جو ہم نے پہلے اپنے لیے تجویز کیا تھا۔ یعنی (تجار) اور ارشاد فرمایا۔ اے جماعت تجار! تمہاری بیع میں قسم بھی آتی ہے۔ اور لغو و فضول باتیں بھی نکلتی ہیں۔ تو اسے تم صدقے کیساتھ دھویا کرو۔

وُجُوْبُ الْخِيَارِ لِلْمُتَبَايِعَيْنِ قَبْلَ افْتِرَاقِهِمَا

جب تک فروخت کرنے والا اور خریدنے والا الگ الگ نہ ہوں انہیں اختیار ہے"

۴۴۷۰ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا فَاِنْ بَيَّنَا وَصَدَقَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا ۔

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: بیچنے والا اور خریدنے والا دونوں کو اختیار ہے۔ جب تک کہ وہ دونوں جدا نہ ہوں۔ اگر وہ دونوں عیب کو بیان کریں گے اور سچ بولیں گے تو ان کی فروخت میں برکت ہو گی۔ اور اگر جھوٹ بولیں گے اور عیب چھپائیں گے تو ان کی بیع کی برکت مٹ جائے گی۔

نوٹ: جب تک جدا نہ ہوں اگر انہیں نقصان معلوم ہو تو وہ بیع کو فسخ کر ڈالیں گے۔ خواہ وہ زبان سے قبول اور منظور ہی کیوں نہ کر چکے ہوں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى نَافِعٍ فِي لَفْظِ الْحَدِيْثِ

جناب حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے راویوں میں اختلاف کا ذکر

۴۴۷۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَالَمْ يَفْتَرِقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ کہ خریدنے والے اور فروخت کرنے والے ہر دو کو اپنے ساتھی پر اختیار ہے جب تک دونوں الگ اور جدا نہ ہوں۔ ہاں مگر جس بیع میں خیار کی شرط کی گئی ہے۔

نوٹ:۔ اپنے ساتھی پر اختیار ہے۔ یعنی خریدنے والے کو قیمت واپس لینے۔ اور چیز واپس دینے کا اختیار ہے۔ اسی طرح فروخت کرنے والے کو چیز واپس لے لینے اور قیمت واپس دینے کا اختیار ہے۔ اگر نقصان معلوم ہو مگر جس بیع میں شرط کی گئی ہے۔ یعنی واپس لینے کا اقرار کیا گیا ہے۔ وہاں تو الگ اور جدا ہونے کے بعد بھی اختیار ہے۔

۴۴۷۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَيِّعَانِ فِي الْخِيَارِ مَالَمْ يَفْتَرِقَا اَوْ يَكُوْنُ خِيَارًا.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بائع اور مشتری جب تک جدا اور الگ نہ ہوں دونوں کو اختیار ہے یا خیار کی شرط ہو۔

۴۴۷۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْبَيْعُ كَانَ عَنْ خِيَارٍ فَاِنْ كَانَ الْبَيْعُ عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بائع اور مشتری جب تک دونوں جدا نہ ہوں انہیں اختیار ہے۔ مگر جب بیع میں خیار کی شرط ہو تو بیع پوری ہو جاتی ہے۔

نوٹ:۔ لیکن شرط کے موافق اختیار باقی رہتا ہے۔

۴۴۷۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهٖ مَالَمْ يَفْتَرِقَا اَوْ يَكُوْنُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَاِنْ كَانَ عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بائع اور مشتری جب تک دونوں جدا نہ ہوں انہیں اختیار ہے۔ مگر جب بیع میں خیار کی شرط ہو تو بیع پوری ہو جاتی ہے۔

۴۴۷۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَفْتَرِقَا اَوْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ اخْتَرْ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بائع اور مشتری جب تک دونوں جدا نہ ہو انہیں اختیار ہے یا ان میں ایک دوسرے سے کہے کہ مجھے اختیار ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۴۷۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّعَانِ فِي الْخِيَارِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اَوْ يَكُوْنُ بَيْعُ خِيَارٍ وَرُبَّمَا قَالَ نَافِعٌ اَوْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ اخْتَرْ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری کو اختیار ہے۔ جب تک وہ دونوں جدا نہ ہوں، یا بیع میں خیار کی شرط ہو۔ یا ایک دوسرے سے کہے کہ تو اپنے لیے اختیار کی شرط کرلے۔

۴۴۷۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اَوْ يَكُوْنَ بَيْعَ خِيَارٍ وَرُبَّمَا قَالَ نَافِعٌ اَوْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ اخْتَرْ. (ترجمہ اوپر گزرا)

۴۴۷۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى مَالَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيْعًا اَوْ يُخَيِّرُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَاِنْ خَيَّرَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ تَبَايَعَا عَلٰى ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَاِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ اَنْ تَبَايَعَ وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب دو آدمی بیع کا معاملہ کریں، تو ان میں سے ہر ایک کو اختیار ہے جب تک وہ الگ نہ ہوں اور اکٹھے رہیں یا ایک دوسرے کو اختیار دے دے۔ پس اگر اس نے اختیار دے دیا تو اس شرط پر بیع فاسد نہ ہوگی اور بیع پوری ہو جائے گی (لیکن شرط کی وجہ سے اختیار رہے گا) اگر بیع کرنے کے بعد الگ ہوئے اور کسی نے بیع کو فسخ نہیں کیا تو بیع لازم ہو گئی۔

۴۴۷۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِالْخِيَارِ فِيْ بَيْعِهِمَا مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْبَيْعُ خِيَارًا قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ اِذَا اشْتَرٰى شَيْئًا يُعْجِبُهُ فَارَقَ صَاحِبَهُ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بائع اور مشتری کو اپنی بیع میں اختیار ہے۔ جب تک وہ جدا نہ ہوں۔ ہاں مگر اس میں اختیار کی شرط ہو (تو الگ ہو جانے کے بعد بھی اختیار رہے گا) حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب کوئی ایسی چیز خریدتے جو آپ کو پسند ہوتی تو آپ اپنے ساتھی سے الگ ہو جاتے۔

نوٹ:۔ آپ رضی اللہ عنہ اس لیے جدا اور الگ ہوتے تاکہ خریدنے کے بعد وہ فسخ نہ ہو۔

۴۴۸۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُتَبَايِعَانِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں، کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فروخت کرنے والے اور خریدنے والے میں سودا مکمل اور پورا نہیں ہوتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

جب تک کہ وہ علیحدہ نہ ہو جائیں۔ مگر بیع الخیار (پوری ہو جاتی ہے۔ لیکن اختیار باقی رہتا ہے)۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ فِيْ لَفْظِ هٰذَا الْحَدِيْثِ

حدیث ہذا کے الفاظ میں حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ پر راویوں کا اختلاف ہے۔

۴۴۸۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں، کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فروخت کرنے والے اور خریدنے والے میں سودا مکمل اور پورا نہیں ہوتا جب تک وہ علیحدہ نہ ہو جائیں۔ مگر بیع الخیار (پوری ہو جاتی ہے۔ لیکن اختیار باقی رہتا ہے)۔

۴۴۸۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ بَيِّعَيْنِ فَلَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں، کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فروخت کرنے والے اور خریدنے والے میں سودا مکمل اور پورا نہیں ہوتا جب تک وہ علیحدہ نہ ہو جائیں مگر بیع الخیار پوری ہو جاتی ہے۔ لیکن اختیار باقی رہتا ہے۔

۴۴۸۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں، کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فروخت کرنے والے اور خریدنے والے میں سودا مکمل اور پورا نہیں ہوتا جب تک وہ علیحدہ نہ ہو جائیں مگر بیع الخیار پوری ہو جاتی ہے۔ لیکن اختیار باقی رہتا ہے)۔

۴۴۸۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں، کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فروخت کرنے والے اور خریدنے والے میں سودا مکمل اور پورا نہیں ہوتا جب تک وہ علیحدہ نہ ہو جائیں مگر بیع الخیار پوری ہو جاتی ہے۔ لیکن اختیار باقی رہتا ہے)۔

۴۴۸۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ فَلَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہر ایک بائع اور مشتری کی بیع مکمل نہیں ہوتی۔ جب تک وہ علیحدہ اور جدا نہ ہوں۔ لیکن بیع خیار۔

۴۴۸۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَكُوْنُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بائع اور مشتری جب تک دونوں جدا نہ ہوں، انہیں اختیار ہے۔ سوائے اس کے کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

ان کی بیع خیار ہو۔

۴۴۸۷ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ حَتّٰی یَتَفَرَّقَا اَوْ یَاْخُذَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِنَ الْبَیْعِ مَا هَوٰی وَیَتَخَایَرَانِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ .

سیدنا حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ بائع اور مشتری جب تک جدا نہ ہوں دونوں کو اختیار ہے۔ یا ہر ایک بیع کو اپنی خواہش کے مطابق پورا کرے۔ اور وہ بیع کو تین دفعہ اختیار کریں۔

نوٹ:۔ یعنی ایجاب اور قبول کے بعد دونوں ایک دوسرے کو فسخ کا اختیار دیں لیکن ان میں سے ہر ایک بیع پر راضی ہو اور اسے نافذ کرے تو پھر اختیار نہ رہے گا۔

۴۴۸۸ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَالَمْ یَتَفَرَّقَا اَوْ یَاْخُذَ اَحَدُهُمَا مَا رَضِیَ مِنْ صَاحِبِهٖ اَوْ هَوٰی .

سیدنا حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ بائع اور مشتری جب تک جدا نہ ہوں دونوں کو اختیار ہے۔ یا ہر ایک بیع کو اپنی خواہش کے مطابق پورا کرے۔

وُجُوْبُ الْخِیَارِ لِلْمُتَبَایِعَیْنِ قَبْلَ افْتِرَاقِهِمَا بِاَبْدَانِهِمَا

جب تک بائع اور مشتری دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں تب تک انہیں اختیار ہے۔

۴۴۸۹ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُتَبَایِعَانِ بِالْخِیَارِ مَالَمْ یَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ صَفْقَةَ خِیَارٍ وَلَا یَحِلُّ لَهٗ اَنْ یُّفَارِقَ صَاحِبَهٗ خَشْیَةَ اَنْ یَّسْتَقِیْلَهٗ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے۔ جب تک وہ جدا نہ ہوں ہاں مگر اس صورت میں کہ بیع خود خیار کے ساتھ ہو۔ (تو اس میں جدا ہونے کے بعد بھی اختیار رہے گا) اور ایک کو دوسرے سے جدا نہیں ہونا چاہیئے اس خیال سے کہ وہ فسخ نہ کرے۔

نوٹ:۔ سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کوئی بیع کرتے اور آپ چاہتے کہ یہ فسخ نہ ہو۔ تو آپ بیع کے بعد دو قدم تشریف لے جاتے۔ اور پھر واپس لوٹ آتے۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ہذا میں تفرق بالابدان مراد ہے۔ لیکن سیدنا حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تفرق بالاقوال مراد ہے

اَلْخَدِیْعَةُ فِی الْبَیْعِ

بیع میں دھوکا کھانا

۴۴۹۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا ذَکَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ یُخْدَعُ فِی الْبَیْعِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَایَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَکَانَ الرَّجُلُ اِذَا بَایَعَ یَقُوْلُ لَا خِلَابَةَ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں سودے میں نقصان اٹھاتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب

www.sirat-e-mustaqeem.com

تو فروخت کرے تو کہے کہ فریب نہیں ہے۔ جب وہ شخص فروخت کرتا تو یہی کہتا۔

نوٹ:۔ فریب نہیں ہے کیونکہ میں ناواقف ہوں۔ بیع کا مجھے علم نہیں۔ لہٰذا مسلمان کو لازمی اپنے بھائی کا نقصان نہ کرنے جب وہ فروخت کرتا تو یہی کہتا۔ اور اس طرح نقصان نہیں اٹھاتا تھا۔

۴۴۹۱ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْ عُقْدَتِهٖ ضُعْفٌ كَانَ يُبَايِعُ وَاِنَّ اَهْلَهٗ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ احْجُرْ عَلَيْهِ فَدَعَاهُ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ لَا اَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ اِذَا بِعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک شخص کی عقل میں ضعف تھا۔ اور وہ فروخت کیا کرتا تھا۔ اس کے رشتہ دار سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے (اور شکایت کی) آپ نے ارشاد فرمایا جب تم فروخت کرو تو کہا کرو کہ فریب اور دھوکا نہیں ہے۔

اَلْمُحَفَّلَةُ

ایسا جانور جس کے تھنوں میں خریدار کو دھوکا دینے کے لیے دودھ جمع کیا گیا ہو

۴۴۹۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَاعَ اَحَدُكُمُ الشَّاةَ اَوِ اللِّقْحَةَ فَلَا يُحَفِّلْهُمَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جب کوئی شخص بکری اور اونٹنی فروخت کرے تو وہ اس کے جسم میں دودھ جمع نہ کرے۔

اَلنَّهْيُ

مصراۃ کے فروخت کرنے کی ممانعت

۴۴۹۳ عَنِ الْمُصَرَّاةِ وَهُوَ اَنْ يَّرْبِطَ اَخْلَافَ النَّاقَةِ اَوِ الشَّاةِ وَتُتْرَكَ مِنَ الْحَلَبِ يَوْمَيْنِ وَالثَّلٰثَةَ حَتّٰى يَجْتَمِعَ لَهَا لَبَنٌ فَيَزِيْدُ مُشْتَرِيْهَا فِيْ قِيْمَتِهَا لَمَّا يَرٰى مِنْ كَثْرَةِ لَبَنِهَا۔

(ا) مصراۃ ایسا جانور مثلاً بکری، اونٹنی، گائے، بھینس کا دودھ دو تین دنوں تک نہ دوہے۔ حتیٰ کہ اس کے تھنوں میں دودھ جمع ہو جائے۔ اور خریدار اس کا دودھ بہت سا سمجھ کر اس کی قیمت میں اضافہ کر دے۔

۴۴۹۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ وَلَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ مَنِ ابْتَاعَ مِنْ مَالِكٍ شَيْئًا وَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا وَاِنْ شَاءَ اَنْ يَّرُدَّهَا رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ۔

(ب) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آگے جا کر قافلے سے مت ملو اور اونٹنی اور بکری کا دودھ نہ روکو اگر کوئی شخص ایسا جانور خریدے جس کا دودھ جمع کیا گیا ہو تو اسے اختیار ہے چاہے تو رکھ لے اور چاہے تو واپس کر دے۔ اور جو خریدار نے استعمال کیا ہو اس کے بدلے ایک صاع کھجور دے دے۔

نوٹ:۔ قافلے سے ملنے کا مطلب یہ ہے ایسا قافلہ جو غلہ لے کر شہر میں وارد ہو رہا ہو۔ اور اسے شہر کا بھاؤ معلوم

www.sirat-e-mustaqeem.com

نہ ہو۔ تو وہ دھوکا دے کر اس سے سستا خریدے۔ پھر شہر میں مہنگا بیچے۔

۴۴۹۴ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰی مُصَرَّاةً فَاِنْ رَضِیَهَا اِذَا حَلَبَهَا فَلْیُمْسِکْهَا وَاِنْ کَرِهَهَا فَلْیَرُدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو شخص ایسا جانور خریدے جس کا دودھ جمع کیا گیا ہو۔ اگر اسے پسند آئے تو رکھ لے ورنہ واپس کر دے اور ایک صاع کھجور بھی اس کے ساتھ دے

۴۴۹۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ مُحَفَّلَةً اَوْ مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِیَارِ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اِنْ شَاءَ یُمْسِکُهَا وَاِنْ شَاءَ اَنْ یَرُدَّهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص ایسا جانور خریدے جس کا دودھ روکا گیا ہو تو اسے تین دن تک اختیار ہے چاہے تو اسے رکھ لے اور چاہے تو اسے واپس کر دے۔ اور گندم کی بجائے کھجوروں کا ایک صاع واپس کر دے۔

نوٹ:۔ یہ صاع دودھ کی قیمت کے بدلے واپس کیا جائے اور اہل عرب کے ہاں گیہوں کھجور سے زیادہ قیمتی ہے

اَلْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ

نفع اس شخص کے لیے ہے جو ضامن ہوگا

۴۴۹۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا۔ مال کا نفع اس کا ہے جو شخص ضامن ہو۔

یہ حدیث شریف کا ایک بہت بڑا قاعدہ اور کلیہ ہے۔ جس سے فقہاء کرام نے بہت سے مسائل اخذ کیے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کے ذمے مال کا تاوان ہو۔ یعنی تلف ہو جانے کی صورت میں اس شخص کا نقصان ہو تو وہی شخص اس کے نفع کا مستحق ہے۔ مثلاً ایک شخص نے ایک بیل خریدا۔ اور اس سے کھیتی باڑی کی اس کے بعد اس سے کوئی عیب اور نقص معلوم ہوا۔ اور بیل بائع کو لوٹا دیا گیا۔ تو کھیتی باڑی سے حاصل ہونے والی آمدنی کا پیسہ خریدار کا ہوگا۔ کیونکہ مثلاً اگر بیل مر جاتے تو مشتری کا نقصان ہوتا۔ بائع سے کچھ غرض نہ تھی اور نہ ہی اس سے کوئی پوچھتا۔

بَیْعُ الْمُهَاجِرِ لِلْاَعْرَابِیِّ

جو شخص ایک شہر میں ہجرت کر کے آیا ہو۔ یعنی وہاں رہنے والا ہو گیا ہو۔ وہ باہر والے کا مال فروخت نہ کرے

۴۴۹۷ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّیْ وَاَنْ یَّبِیْعَ مُهَاجِرٌ لِاَعْرَابِیٍّ وَعَنِ التَّصْرِیَةِ وَالنَّجْشِ وَاَنْ یَّسْتَامَ الرَّجُلُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تلقی سے منع فرمایا اور یہ کہ مہاجر دیہاتی کا مال فروخت کرے۔ اور جانور کے تھنوں میں دودھ (روک) کرتے، بخش اور اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرتے اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ وَاَنْ تَسْاَلَ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا ۔ اپنی سوکن کی طلاق کے لیے خاوند کو کہنے سے منع فرمایا۔

تلقی یعنی تاجروں سے شہر کے باہر جا کر ملنا تاکہ انہیں دھوکا دے کر شہر کا نرخ سستا بتا دیں اور اس طرح مال خرید لیں۔ مہاجر کو دیہاتی کا مال فروخت کرنے سے یعنی ایک گڈر یا غلہ لایا۔ تاکہ وہ اسے فروخت کرے اور وہ موجودہ نرخ پر فروخت کرنا چاہتا ہے۔ ایک شہری نے کہا کہ یہ غلہ میرے پاس چھوڑ جایئے۔ جب یہ مہنگا ہوگا تو فروخت کر دوں گا۔ اس سے منع کیا کہ لوگوں کا اس میں نقصان ہے

تصریہ کا مطلب ہے۔ جانور کے جسم میں دودھ جمع کرنا اور اسے نہ دوہنا۔ تاکہ خریدار زیادہ دودھ سمجھ کر مہنگی قیمت پر خریدے۔

نجش کا مطلب یہ ہے کہ ایک چیز کا خریدنا منظور نہ ہو۔ لیکن دوسرے شخص کو نقصان پہنچانے کے لیے قیمت بڑھا دے تاکہ وہ بیچارہ دھوکا کھائے۔

بَيْعُ الْحَاضِرِ لِلْبَادِيْ

شہری دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے

۴۴۹۸ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَاِنْ كَانَ اَبَاهُ وَاَخَاهُ ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہری کو باہر والے کا مال فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ اگرچہ وہ اس کا باپ یا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔

نوٹ اس کی تشریح ابھی گزری۔

۴۴۹۹ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نُهِيْنَا اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ اَوْ اَبَاهُ ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہری کو باہر والے کا مال فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ اگرچہ وہ اس کا باپ یا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔

۴۵۰۰ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نُهِيْنَا اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہری کو باہر والے کا مال فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

۴۵۰۱ عَنْ جَابِرٍ يَّقُوْلُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ شہری باہر والے شخص کا مال فروخت نہ کرے۔ لوگوں کو ان کی مرضی کے مطابق سودا کرنے دو اللہ تعالیٰ ایک شخص کے ہاتھوں دوسرے کو رزق دلاتا ہے۔

۴۵۰۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ وَلَا يَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تم آگے جا کر قافلے سے نہ ملو جو (غلہ لایا ہو) تاکہ تم اس سے مال خرید لو۔ حتیٰ کہ شہر میں داخل ہو جائے) اور تم میں سے کوئی شخص دوسرے کے بیچنے پر

www.sirat-e-mustaqeem.com

نہ بیچے (ضد، عداوت اور حسد پر کہ اس کا مال نہ بکے) اور نجش نہ کرو۔ اور شہری دیہاتی کے لیے نہ بیچے (یعنی اس کا دلال نہ بنے)

۴۵۰۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ النَّجْشِ وَالتَّلَقِّيْ وَاَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجش قافلے سے آگے جاکر ملنے اور شہری کو دیہاتی کا مال فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

اَلتَّلَقِّيْ — قافلے سے آگے جاکر ملنا

۴۵۰۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّلَقِّيْ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قافلے سے آگے جاکر ملنے سے منع فرمایا۔

نوٹ:۔ کیونکہ اس طرح قافلہ والوں کو گھاٹا اور نقصان ہے۔ انہیں شہر کا بھاؤ معلوم نہیں وہ اسے سستا بیچ دیں گے۔

۴۵۰۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَلَقِّي الْجَلَبِ حَتّٰى يُدْخَلَ بِهَا السُّوْقَ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلے سے آگے جاکر ملنے سے منع فرمایا۔ جب تک کہ وہ بازار میں نہ آئے (اور خود بھاؤ تاؤ معلوم نہ کرلے)

۴۵۰۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَلَقَّى الرُّكْبَانَ وَاَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهٗ حَاضِرٌ لِّبَادٍ قَالَ لَا يَكُوْنُ لَهٗ سِمْسَارًا ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلوں کی ملاقات سے منع فرمایا۔ (تاکہ بستی کے باہر جاکر ملاقات کی جائے) اور یہ کہ شہری دیہاتی کے پاس فروخت کرے حدیث ہذا کے راوی جناب طاؤس نے فرمایا۔ کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا۔ کہ اس سے کیا مراد ہے۔ کہ شہری دیہاتی کے ہاتھوں فروخت نہ کرے؟ تو آپ نے فرمایا کہ شہری باہر والے کا دلال نہ بنے۔

۴۵۰۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرَاهُ مِنْهُ فَاِذَا اَتٰى سَيِّدُهُ السُّوْقَ وَهُوَ بِالْخِيَارِ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اس قافلے سے نہ ملو جو مال لے کر آئے۔ اگر کوئی شخص جاکر ملے اور مال خریدے پھر مال والا بازار میں آئے (اور دیکھے کہ مجھے دھوکا دیا حالانکہ بازار میں اس سے قیمت زیادہ ہے) تو اسے اختیار ہے۔ چاہے تو وہ بیع فسخ کر ڈالے۔ اور اپنا مال واپس لے لے

سَوْمُ الرَّجُلِ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ — اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرنا

۴۵۰۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَسُمِ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ مَا فِي إِنَائِهَا وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّمَا لَهَا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهَا۔

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ شہر سے باہر والے کے لیے فروخت نہ کرو۔ نجش نہ کرو۔ اور کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے جب کہ اس سے سودا طے پا چکا ہو۔ اور بائع بیچنے کو مستعد ہو گیا ہو اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیام پر پیام نہ دے۔ اور کوئی عورت اپنی بہن کے لیے طلاق کا تقاضا نہ کرے۔ یعنی اپنے خاوند سے یہ نہ کہے کہ تم اپنی سابقہ بیوی کو طلاق دے دو۔ تاکہ وہ اس کے برتن سے انڈیل دے جو اس دوسری کے حصے میں تھا اور نکاح کرے جو اللہ نے اس کی قسمت میں لکھا ہے۔

نوٹ:۔ اس کے برتن میں آتا تھا۔ یعنی اس خیال سے کہ اس کا حصہ بھی مجھے ملے گا۔

بَيْعُ الرَّجُلِ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ

اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرنا

۴۵۰۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَالَ لَا يَبِيعُ أَحَدُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے۔

۴۵۱۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ حَتَّى يَبْتَاعَ أَوْ يَدَرَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے۔ جب تک کہ خریدار اس کا مال خریدے یا چھوڑ دے!

نوٹ:۔ اگر چھوڑ کر آگے چلے تو وہ اپنا مال فروخت کر سکتا ہے۔ لیکن جب تک دوسرے شخص سے سودا ہو رہا ہو تب تک دخل اندازی نہ کرے۔

اَلنَّجْشُ

نجش کا بیان

۴۵۱۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّجْشِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نجش سے منع فرمایا

نوٹ:۔ نجش کا مطلب یہ ہے۔ کہ ایک چیز کا خریدنا منظور نہ ہو۔ لیکن دوسرے کسی شخص کو ٹھگانے کے لیے اس کی قیمت بڑھا دی جائے!

۴۵۱۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَزِيدُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ الْأُخْرَى لِتَكْتَفِئَ مَا فِي إِنَائِهَا۔

اور شہری آدمی دیہاتی کے لیے فروخت نہ کرے اور نجش نہ کرو۔ اور اپنے بھائی کے بیچنے پر زیادہ نہ کرو اور کوئی عورت اپنی بہن کے لیے طلاق نہ مانگے! تاکہ وہ عورت انڈیل لے جو اس کے برتن میں ہے۔ یعنی اپنی بہن کا حصہ بھی لے لے۔

نوٹ:۔ اپنے بھائی کے فروخت کرنے پر زیادہ نہ کرو۔ یعنی ایک بھائی فروخت کر رہا ہے۔ تو تم اب اس کے خریدار کو نہ بھڑکاؤ۔ کہ میں اتنا اتنا زیادہ دوں گا۔

۴۵۱۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَزِيدُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ بِهِ مَا فِي صَحْفَتِهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا اور شہری آدمی دیہاتی آدمی کے لیے فروخت نہ کرے اور نجش نہ کرو۔ اور اپنے بھائی کے بیچنے پر زیادہ نہ کرو اور کوئی عورت اپنی بہن کے لیے طلاق نہ مانگے! تاکہ وہ عورت انڈیل لے جو اس کے برتن میں ہے۔ یعنی اپنی بہن کا حصہ بھی لے لے۔

اَلْبَيْعُ فِي مَنْ يَزِيدُ

نیلام کرنے کا بیان

۴۵۱۴ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ قَدَحًا وَحِلْسًا فِيمَنْ يَزِيدُ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک پیالہ اور کمبل نیلام فرمایا۔

بَيْعُ الْمُلَامَسَةِ

ایک دوسرے کو چھو کر سودا کرنے کا بیان

نوٹ:۔ ملامسہ کے معنی ہیں ایک دوسرے کو چھونا۔ اور یہ بیع دور جاہلیت میں مروج تھی جب کہ ایک دوسرے کا کپڑا چھو لیتے۔ تو بیع لازم ہو جاتی۔ نہ تو ایجاب و قبول کرتے۔ اور نہ ہی مبیع یعنی فروخت شدہ چیز کو دیکھتے۔

۴۵۱۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا۔ (اس کی تشریح آگے آتی ہے)

تَفْسِيرُ ذٰلِكَ

ملامسہ اور منابذہ کی تشریح

۴۵۱۶ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ لَمْسُ الثَّوْبِ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَ

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملامسہ سے منع فرمایا۔ ملامسہ کا مطلب ہے۔ کپڑے کا چھونا۔ اور اس کو اس طرح

www.sirat-e-mustaqeem.com

هِيَ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ إِلَى الرَّجُلِ بِالْبَيْعِ قَبْلَ أَنْ يُقَلِّبَهُ أَوْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ.

نہ دیکھا کہ یہ اندر سے کیسا ہے۔ اور منابذہ کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے شخص کی طرف پھینک دے۔ اس سے پہلے کہ وہ اسے الٹ پلٹ کرنے یا دیکھے۔

بَيْعُ الْمُنَابَذَةِ

بیع منابذہ کا بیان

نوٹ:۔ اس کا رواج دور جاہلیت میں تھا۔ مشتری بائع کی طرف اپنا کپڑا پھینک دیتا تو بیع لازمی اور ضروری ہو جاتی۔ نہ ایجاب وقبول کرتے اور نہ مبیع کو اچھی طرح سے دیکھتے۔

۴۵۱۷ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ.

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔

۴۵۱۸ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ.

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو قسم کی بیع ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔

تَفْسِيرُ ذَلِكَ

اس کی تشریح

۴۵۱۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُلَامَسَةُ أَنْ يَتَبَايَعَ الرَّجُلَانِ بِالثَّوْبَيْنِ تَحْتَ اللَّيْلِ يَلْمِسُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ثَوْبَ صَاحِبِهِ بِيَدِهِ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ الثَّوْبَ وَيَنْبِذَ الْآخَرُ إِلَيْهِ الثَّوْبَ فَيَتَبَايَعَا عَلَى ذَلِكَ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے تردید و فروخت میں ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا ملامسہ کی تعریف یہ ہے۔ کہ دو افراد رات کو دو کپڑوں پر سودا کریں۔ ہر ایک دوسرے کا کپڑا چھولے۔ اور منابذہ کی تعریف یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے شخص کی طرف پھینکے اور وہ اس کی طرف اسی طرح بیع ہو۔

۴۵۲۰ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الثَّوْبِ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُنَابَذَةُ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ إِلَى الرَّجُلِ قَبْلَ أَنْ يُقَلِّبَهُ.

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملامسہ سے منع فرمایا ملامسہ یہ ہے کہ کوئی شخص کپڑے کو چھولے اور اس کی طرف نہ دیکھے۔ اور منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے شخص کی طرف پھینک دے۔ اور وہ اسے الٹ کر نہ دیکھے۔

۴۵۲۱ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ اَمَّا الْبَيْعَتَانِ فَالْمُلَامَسَةُ وَالْمُنَابَذَةُ وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ يَقُوْلَ اِذَا نَبَذْتُ هٰذَا الثَّوْبَ فَقَدْ وَجَبَ يَعْنِي الْبَيْعَ وَالْمُلَامَسَةُ اَنْ يَمَسَّهُ بِيَدِهٖ وَلَا يَنْشُرُهٗ وَلَا يُقَلِّبُهٗ اِذَا مَسَّهُ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو طرح کے پہناوے سے منع فرمایا۔ اور دو طرح کے بیچنے سے بھی لیکن دو طرح کا بیچنا وہ ملامسہ اور منابذہ ہیں منابذہ کی تعریف یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے کہے کہ جب میں یہ کپڑا پھینک دوں تو بیع درست اور صحیح ہو گئی اور ملامسہ یہ ہے کہ کپڑے کو اپنے ہاتھ سے چھوئے۔ نہ ہی اسے کھولے اور نہ الٹے جب اس کپڑے کو چھوئے تو بیع لازمی ہو گئی۔

نوٹ:۔ دو طرح کے پہننے کی تشریح نہیں فرمائی وہ یہ ہے کہ ایک کندھے پر کپڑا ہو اور دوسرا کندھا کھلا ہو یا ننگا ہو۔ دوسرا یہ کہ کوئی شخص آلتی پالتی مار کر بیٹھے اور اپنا کپڑا اس طرح باندھے کہ اس کا ستر کھلا رہے۔

۴۵۲۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَهِيَ بُيُوْعٌ كَانُوْا يَتَبَايَعُوْنَ بِهَا فِي

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پہننے سے منع فرمایا۔ اور دو بیعوں سے بھی منع فرمایا۔ ایک منابذہ اور دوسری ملامسہ اور دور جاہلیت میں یہ دونوں بیعیں لوگ کیا کرتے تھے۔

۴۵۲۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ اَمَّا الْبَيْعَتَانِ فَالْمُنَابَذَةُ وَالْمُلَامَسَةُ وَزَعَمَ اَنَّ الْمُلَامَسَةَ اَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ اَبِيْعُكَ ثَوْبِيْ بِثَوْبِكَ وَلَا يَنْظُرُ وَاَحَدٌ مِنْهُمَا اِلٰى ثَوْبِ الْاٰخَرِ وَلٰكِنْ يَلْمِسُهٗ لَمْسًا وَاَمَّا الْمُنَابَذَةُ اَنْ يَقُوْلَ اَنْبِذُ مَا مَعِيْ وَتَنْبِذُ مَا مَعَكَ لِيَشْتَرِيَ اَحَدُهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ وَلَا يَدْرِيْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا كَمْ مَعَ الْاٰخَرِ وَنَحْوًا مِنْ هٰذَا الْوَصْفِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بیعوں سے منع فرمایا۔ ایک منابذہ سے اور دوسری ملامسہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں۔ کہ ملامسہ کا مطلب یہ ہے کہ ایک مرد دوسرے مرد سے کہے۔ میں یہ کپڑا تمہارے کپڑے کے بدلے فروخت کرتا ہوں۔ اور دونوں ایک دوسرے کے کپڑے کو نہ دیکھیں بلکہ صرف چھولیں

منابذہ کی تعریف یہ ہے۔ کہ ایک شخص کہے جو کچھ تمہارے پاس ہے۔ اسے پھینک دے اور دوسرا کہے جو کچھ تیرے پاس ہے اسے پھینک دے لیکن کسی شخص کو معلوم نہ ہو کہ دوسرے کے پاس کتنا ہے اور جو اس کے مشابہ ہو۔

بَيْعُ الْحَصَاةِ — کنکری کو فروخت کرنا:

نوٹ:۔ یہ بھی دور جاہلیت کی ایک بیع تھی۔ مثلاً خریدنے والا کہے کہ جب میں تمہاری چیز پر کنکریاں ماروں تو اس وقت بیع صحیح ہو جائے گی، یا فروخت کرنے والا کہے کہ میں تمہارے ہاتھوں وہ سامان فروخت کر دوں گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

جس پر تمہاری کنکری لگے۔ یا اتنی زمین بیچی جہاں تک تیری کنکری جائے گی۔

۴۵۲۴ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَیْعِ الْغَرَرِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری کی بیع اور غرر سے منع فرمایا (جیسے دریا کی مچھلی یا ہوا کے پرندے کو فروخت کرنا)

بَیْعُ الثِّمَارِ قَبْلَ اَنْ یَّبْدُوَ صَلَاحُهٗ

پھلوں کے پکنے کی اطلاع سے قبل انہیں فروخت کرنا

۴۵۲۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِیْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُهٗ نَهَی الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِیَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ پھل کو درخت پر فروخت نہ کرو جب تک اس کا پختہ ہونا ظاہر نہ ہو جائے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فروخت کنندے کو فروخت کرنے اور خریدنے والے کو خریدنے سے منع فرمایا۔

نوٹ:۔ بائع کو منع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر پھل تباہ ہو جائیں گے۔ تو مشتری کا مال مفت لینا درست نہ ہوگا۔ اور مشتری کو خریدنے سے اس لیے منع فرمایا۔ تاکہ اس کا مال ضائع نہ ہو

۴۵۲۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْبَیْعِ الثَّمَرِ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُهٗ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ جب تک کہ اس کی بہتری کا حال معلوم نہ ہو جب یہ یقین ہو جائے کہ یہ پھل پک کر اتریں گے۔ اور خراب نہ ہوں گے۔ تو اس وقت فروخت کرے)۔

۴۵۲۷ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِیْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ مِّثْلِهٖ سَوَآءً۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھلوں کو فروخت نہ کرو۔ جب تک کہ ان کا پختہ ہونا اور پکنا یقینی نہ ہو جائے۔ اور پھلوں کے بدلے پھلوں کو فروخت نہ کرو۔ ابن شہاب فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سالم نے بتایا اور انہوں نے اپنے والد گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کو اسی پھل کے بدلے میں فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

نوٹ:۔ پھلوں کے بدلے پھلوں کو فروخت نہ کرو یعنی درختوں پر سے پھلوں کا اندازہ کر کے اس کے بدلے سوکھے پھلوں کو فروخت نہ کرو۔ کیونکہ اس طرح کمی و بیشی کا خوف ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھل کو جنس کے پھل کے بدلے میں فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ تو دوسرے قسم کے پھل کے بدلے بیچنا درست ہے۔ کیونکہ جب جنس مختلف ہو گی تو سود کا احتمال نہ رہے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۵۲۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهٗ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے ارشاد فرمایا۔ جب تک پھلوں کی بہتری اور پختگی ظاہر اور واضح نہ ہو انہیں فروخت نہ کرو۔

۴۵۲۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَاَنْ يَّبِيْعَ الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهٗ وَاَنْ لَّا يُبَاعَ اِلَّا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ مزابنہ، محاقلہ سے منع فرمایا اور آپ نے پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ ان کی پختگی کا حال معلوم نہ ہو۔ اور پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ ہاں مگر روپیہ اور اشرفیوں کے بدلے میں اور عرایا میں رخصت دی۔

نوٹ:۔ مذکورہ بالا مجمل الفاظ کی تفصیل و توضیح اس طرح ہے۔

(۱) مخابرہ کا مطلب یہ ہے۔ کہ پیداوار کے ایک حصے پر زمین کرائے پر دی جائے۔ مثلاً ایک زمین دار کسی کسان کو زمین کرائے پر دے دیتا ہے۔ کہ وہ وہاں جوتے اور بوئے اور اس کے ساتھ شرط لگائے۔ کہ جو کچھ اس میں پیدا ہو۔ اس میں سے تہائی یا چوتھائی یا نصف مجھے دے دینا۔ اس سے آپ نے منع فرمایا۔ کیونکہ اجرت مجہول ہے۔ اور یہ عین ممکن ہے کہ کچھ بھی پیدا نہ ہو۔

(۲) مزابنہ کا مطلب یہ ہے۔ کہ درخت پر موجود پھلوں کا اندازہ کیا جائے اور اس کے بدلے اترے ہوئے پھلوں کے بدلے میں فروخت کرے۔ مثلاً درختوں پر سے کھجور کا اندازہ کیا کہ سو من کھجور اترے گی اور اس کو سو من کھجور کے بدلے میں فروخت کر دے۔ اس سے منع فرمایا کیونکہ اس میں کمی بیشی کا احتمال ہے۔ اور یہ حرام ہے۔ جب کہ جنس ایک ہو۔

(۳) محاقلہ کے معنی یہ ہیں کہ گیہوں کا بالیوں اور میں ہی اندازہ کر لیا جائے کہ کتنے من نکلے گا۔ اور پھر اسے اتنے گیہوں کے دانوں کے بدلے فروخت کر دے دوسرے تمام غلوں کا بھی یہی حکم ہے جب کہ جنس ایک ہو۔ کیونکہ اس میں کمی بیشی کا احتمال ہے اور وہ ربا ہے۔

(۴) عرایا کی تشریح یہ ہے کہ عرایا عریۃ کی جمع ہے۔ جو مزابنہ کی ایک قسم ہے۔ اس اجمال کی تفصیل اور اشکال کی توضیح یہ ہے کہ لوگ اپنے باغ میں ایک یا دو درخت غریب اور مسکین کو دیتے۔ پھر بار بار اس کے باغ میں آنے سے تنگ آ کر اس کے درختوں کے پھلوں کا اندازہ کر کے اتنے ہی خشک میوے دے کر خرید لیتے۔ اسے جائز فرمایا۔ تاکہ محتاجوں کو تکلیف نہ ہو۔ اور اس کا دینا بند نہ ہو جائے۔ تاہم عریہ کی مقدار پانچ وسق تک ہے۔ اور اس سے زیادہ عریہ نہیں اگر زیادہ ہو تو وہ ممنوع ہے۔ اور ایک وسق میں ساٹھ صاع ہوتے ہیں۔

۴۵۳۰ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَبَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يُطْعَمَ اِلَّا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا۔ اور پھلوں کو فروخت کرنے سے جب تک وہ کھانے

www.sirat-e-mustaqeem.com

کے قابل نہ ہوں اور آپ نے عرایا کی اجازت بخشی۔

۴۵۳۱ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يُطْعَمَ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھجور کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ جب تک کہ وہ کھانے کے قابل نہ ہو۔

شِرَاءُ الثِّمَارِ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ وَصَلَاحُهَا عَلٰى اَنْ يَقْطَعَهَا وَلَا يَتْرُكَهَا

پھلوں کو ان کے پکنے سے پہلے خریدنا۔ اس شرط پر کہ خریدنے والا انہیں کاٹ لے گا اور درخت پر نہ رکھیگا

۴۵۳۲ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِيَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تُزْهِيَ قَالَ حَتّٰى تَحْمَرَّ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ اِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ فَبِمَا يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيْهِ.

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ جب تک کہ وہ خوش رنگ نہ ہوں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش رنگ کا مطلب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا پک کر سرخ ہو جائیں (اور کسی ارضی وسماوی آفت کا امکان نہ رہے) پھر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دیکھو اگر اللہ جل جلالہ وعم نوالہ، پھلوں کو روک دے تو تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا مال کس چیز کے بدلے میں لے گا۔

نوٹ:۔ اللہ رب العزت پھلوں کو روک دے یعنی وہ نہ پکیں اور گر جائیں یا تباہ و برباد ہو جائیں تو اس طرح لینے والے کا زبردست نقصان ہے۔

وَضْعُ الْجَوَائِحِ

آفت اور مصیبت کا نقصان ادا کرنا

۴۵۳۳ عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ بِعْتَ مِنْ اَخِيْكَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر تو اپنے بھائی کے ہاتھ کھجور فروخت کرے پھر اس کھجور پر مصیبت یا آفت آجائے تو، تجھے اس کے مال کے بدلے میں کچھ لینا درست اور جائز نہیں آخر تو کس چیز کے بدلے میں اپنے بھائی کا مال لے گا

نوٹ:۔ تو ثابت ہوا کہ اگر سب پھل خراب ہو جائیں تو سارا روپیہ واپس کر دے ورنہ جتنا نقصان ہو اتنا روپیہ حساب سے نقصان اور تاوان ادا کرے۔

۴۵۳۴ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَاْخُذَنَّ مِنْ اَخِيْهِ وَذَكَرَ شَيْئًا عَلٰى مَا يَاْكُلُ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ.

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص پھل فروخت کرے پھر اس پر آفت آجائے تو وہ اپنے بھائی کا مال نہ لے۔ اور آپ نے کچھ اس طرح

www.sirat-e-mustaqeem.com

ارشاد فرمایا۔ آخر تم میں سے کس بات پر کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کا مال کھائے گا؟

۴۵۲۵ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَضَعَ الْجَوَائِحَ ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے آفتوں اور حادثات کا نقصان اور تاوان دلایا۔

۴۵۲۶ عَنْ اَبِی سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اُصِیْبَ رَجُلٌ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ثِمَارٍ اِبْتَاعَھَا فَکَثُرَ دَیْنُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَیْہِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَیْہِ فَلَمْ یَبْلُغْ ذٰلِکَ وَفَاءَ دَیْنِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مَا وَجَدْتُّمْ وَلَیْسَ لَکُمْ اِلَّا ذٰلِکَ ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ایک شخص نے پھل خریدے۔ ان پر آفت آگئی۔ اور وہ شخص بہت قرضدار ہوگیا حضورؐ نے فرمایا۔ اسے صدقہ دو! لوگوں نے صدقہ دیا۔ تب بھی اس کا قرض پورا ادا نہ ہوا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے قرض خواہوں سے ارشاد فرمایا۔ جو کچھ تمہیں ملا اسے لے لو۔ اور اس سے زائد کچھ نہیں ملے گا۔

نوٹ:۔ یعنی اس قدر بھی غنیمت سمجھو اور چاہیے تو یہ تھا کہ جب پھلوں پر آفت آئی تھی تو تمہیں کچھ نہ ملتا۔

بَیْعُ الثَّمَرِ سِنِیْنَ

کئی سالوں کا میوہ فروخت کرنا

نوٹ:۔ یہ جاہلیت کا رواج تھا کہ باغ کا مالک دو یا تین سال کا میوہ کسی کے ہاتھ فروخت کرتا اب میوہ پیدا ہو یا نہ ہو۔ یا خراب ہو جائے تو یہ خریدار کا مال اور اس کی قسمت۔

۴۵۲۷ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ نَھٰی عَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ سِنِیْنَ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی برس کا میوہ فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

بَیْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ

درختوں کے پھلوں کو خشک پھلوں کے بدلے فروخت کرنا

۴۵۲۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِی الْعَرَایَا ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے درختوں پر لگے ہوئے پھلوں کو کواتری ہوئی کھجور کے بدلے فروخت کرنے سے منع فرمایا سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مجھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت بخشی۔ (اس کا مطلب پہلے گزرا)

۴۵۲۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يُبَاعَ مَا فِي رُؤُسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِكَيْلٍ مُسَمًّى إِنْ زَادَ لِي وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ ۔

فرمایا اور مزابنہ کا مطلب یہ ہے کہ درخت پر لگی ہوئی کھجور ایک مقررہ ناپ کی کھجور کے عوض میں فروخت کی جائے ۔ اگر کھجور درخت سے زیادہ نکلے تو وہ زیادہ خریدار کی ہوگی ۔ اور اگر کم نکلے تو اسی کا نقصان ہے ۔

بَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيبِ

تازہ انگوروں کو خشک انگوروں کے عوض فروخت کرنا

۴۵۴۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزابنہ سے منع فرمایا اور مزابنہ کا معنی یہ ہے کہ درخت پر کھجور کو خشک کھجور کے عوض ناپ کر فروخت کیا جائے ۔ اور تازہ انگوروں کو خشک انگوروں کے بدلے ناپ تول کر فروخت کر دیا جائے ۔

۴۵۴۱ عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ ۔

سیدنا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ۔

۴۵۴۲ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا ۔

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا میں رخصت دی

۴۵۴۳ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا بِالتَّمْرِ وَالرُّطَبِ ۔

سیدنا حضرت زید اپنے باپ ثابت رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں ۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا میں خشک اور تر کھجور دینے کی اجازت بخشی ۔

بَابُ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا

عرایا میں اندازہ کر کے خشک کھجور دینا

۴۵۴۴ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا ۔

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ حضور علیہ والصلوٰۃ والسلام نے عرایا میں پھلوں کے اندازہ کر کے فروخت کیے جانے کی اجازت فرمائی ۔

۴۵۴۵ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا ۔

ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عریہ کی بیع میں خشک کھجور کا اندازہ کر کے دینے کی اجازت بخشی ۔

بَيْعُ الْعَرَايَا بِالرُّطَبِ

عرایا میں تر کھجور سے سودا کرنا

۴۵۴۶ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں ۔ کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِالرُّطَبِ وَبِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِ ذٰلِكَ .

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا میں تر اور خشک کھجور دینے کی اجازت فرمائی اور اس کے علاوہ کسی اور بیع میں رخصت نہ دی ۔

۴۵۴۷ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا فِي خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ مَادُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ .

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں ۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا میں اندازہ کر کے فروخت کرنے کی اجازت دی بشرطیکہ وہ پانچ وسق ہوں یا اس سے کم ۔

۴۵۴۸ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَاْكُلُهَا اَهْلُهَا رُطَبًا .

سیدنا حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ ان کی خوبی معلوم نہ ہو ۔ اور عرایا میں اندازہ کر کے فروخت کرنے کی اجازت دی ۔ تاکہ لوگ فروخت کر کے رطب کھائیں ۔

۴۵۴۹ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَسَهْلِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ بَيْعَ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا لِاَصْحَابِ الْعَرَايَا فَاِنَّهٗ اَذِنَ لَهُمْ .

سیدنا حضرت رافع بن خدیج اور حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہم راوی ہیں ۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزابنہ سے منع فرمایا ۔ (مزابنہ) درخت کے پھلوں کو خشک پھلوں کے عوض فروخت کرنا مگر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا والوں کی اجازت بخشی کیونکہ وہ محتاج ہوتے ہیں ۔ انہیں ضرورت ہوتی ہے ۔

۴۵۵۰ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ قَالُوْا رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا .

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے مروی ہے ۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیع میں پھلوں کا اندازہ کر کے فروخت کرنے کی اجازت بخشی

اِشْتِرَاءُ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ

تر کھجور کے بدلے میں خشک کھجور فروخت کرنا

۴۵۵۱ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ قَالُوْا نَعَمْ فَنَهٰى عَنْهُ .

سیدنا حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا گیا خشک کھجور کو تر کھجور کے عوض فروخت کرنا کیسا ہے ؟ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خدمت میں حاضر لوگوں سے دریافت کیا تر کھجور خشک ہو کر (وزن میں) کم ہو جاتی ہے ۔ انہوں نے کہا ۔ ہاں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ۔

نوٹ :۔ اس جگہ سوال اور اعتراض ہوتا ہے ۔ کہ تر کھجور کی بیع خشک کھجور کے بدلے میں کیوں ممنوع ہے تو اس کا جواب یہ ہے ۔ کہ یہ خشک کھجور کے برابر نہیں ہو سکتی اس کو خشک کھجور کے عوض فروخت کرنا ممنوع ٹھہرا کیونکہ تولتے وقت برابر اور مساوی ہے ۔ مگر درحقیقت تر کھجور خشک کھجور کے بدلے وزن میں کم ہے ۔ اور اس میں کمی کا اندازہ دشوار اور مشکل ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب"

۴۵۵۲ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ فَقَالَ يَنْقُصُ إِذَا يَبِسَ قَالُوا نَعَمْ فَنَهٰى عَنْهُ.

سیدنا حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: تر کھجور کو خشک کھجور کے عوض فروخت کرنا کیسا ہے؟ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تر کھجور سوکھ کر کم ہو جاتی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا ہاں۔ تب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

بَيْعُ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيْلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ

"کھجوروں کا ایک نامعلوم وزن والا ڈھیر معلوم شدہ وزن والی کھجور کے بدلے فروخت کرنا

۴۵۵۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيْلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ.

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے ایسے ڈھیر کو فروخت کرنے سے منع فرمایا جس کا وزن معلوم نہ ہو۔ اس کھجور کے بدلے جس کا ناپ معلوم ہے۔

نوٹ: کیونکہ اس میں کمی بیشی کا احتمال ہے

بَيْعُ الصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ بِالصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ

اناج کا ڈھیر اناج کے ڈھیر کے بدلے فروخت کرنا

۴۵۵۴ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاعُ الصُّبْرَةُ مِنَ الطَّعَامِ بِالصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ وَلَا الصُّبْرَةُ مِنَ الطَّعَامِ بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ الطَّعَامِ.

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ راوی ہیں، کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اناج کا ایک ڈھیر اناج کے ڈھیر کے بدلے فروخت نہ کیا جائے اور نہ ہی ناپے ہوئے اناج کے عوض میں۔

نوٹ: کیونکہ دونوں صورتوں میں کمی بیشی کا احتمال ہے۔ اگر دونوں کو ناپ کر مساوی فروخت کرے تو جائز ہے۔

بَيْعُ الزَّرْعِ بِالطَّعَامِ

اناج کے عوض کھیتی فروخت کرنا

۴۵۵۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ أَنْ يَبِيْعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ وَإِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيْعَهُ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيْعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا۔ اور مزابنہ کا مطلب یہ ہے کہ اپنے باغ میں درختوں پر موجود کھجور کو کھجور کے بدلے فروخت کر ڈالے اور درختوں پر لگے ہوئے انگور کو خشک انگوروں کے بدلے ناپ کر فروخت کر دے اور کھیتی کو اناج کے بدلے میں ناپ کر فروخت کر دے حضور

www.sirat-e-mustaqeem.com

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسی تمام اقسام کی فروخت سے منع فرمایا۔

۴۵۵۶ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ قَبْلَ اَنْ يُطْعَمَ وَعَنْ بَيْعِ ذٰلِكَ اِلَّا بِالدَّنَانِيْرِ وَالدَّرَاهِمِ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مخابرہ، مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا۔ نیز پھلوں کو فروخت کرنے سے منع بھی فرمایا جب تک وہ کھانے کے قابل نہ ہوں۔ اور روپیہ واشرفی کے سوا پھلوں کے فروخت کرنے سے بھی منع فرمایا۔

بَيْعُ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ

جب تک بالی سفید نہ ہو اسے فروخت نہ کرنا:

۴۵۵۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلَةِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَيَاْمَنَ الْعَاهَةَ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھجور کو فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ وہ خوش رنگ نہ ہو۔ اور بالی کو فروخت کرنے سے جب تک کہ وہ سفید نہ ہو۔ اور آفت کا خطرہ بھی ٹل جائے آپ نے فروخت کرنے والے کو فروخت کرنے سے اور خریدنے والے کو خریدنے سے منع فرمایا۔

۴۵۵۸ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَجِدُ الصَّيْحَانِيَّ وَلَا الْعَذْقَ بِجَمْعِ التَّمْرِ حَتّٰى نَزِيْدَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْهُ بِالْوَرِقِ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ.

سیدنا حضرت ابو صالح نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ، سے سنا۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کھجور کی دو قسمیں صیحانی اور عذق کھجور کو نہیں پاتے۔ جب تک کہ اس کے بدلے میں زیادہ نہ دیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ کہ کھجور کو پہلے چاندی کے بدلے فروخت کر ڈالو۔ اور بعد ازاں اس کے بدلے صیحانی اور عذق خرید لو۔

بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ مُتَفَاضِلًا

کھجور کو کھجور کے بدلے کم وبیش فروخت کرنا

۴۵۵۹ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَآءَ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِصَاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلٰثَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا.

سیدنا حضرت ابو سعید خدری اور جناب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا عامل مقرر فرمایا۔ وہ شخص عمدہ قسم کی کھجوریں (جنہیں جنیب کہا جاتا تھا) لایا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا خیبر کی تمام کھجوریں اسی طرح ہیں؟ اس شخص نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم اسے ہم دو صاع کھجور دے کر ایک صاع یا تین صاع دے کر دو صاع وصول کرتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

www.sirat-e-mustaqeem.com

نے فرمایا۔ ایسا مت کیجئو بلکہ کھجور کو پہلے درہم کے بدلے فروخت کردو اور بعدازاں روپیہ دے کر جنیب خرید لیجئے!

۴۵۶۰ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِتَمْرٍ رَیَّانَ وَکَانَ تَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعِزُّ فِیْہِ یُبْسٌ فَقَالَ اَنّٰی لَکُمْ ھٰذَا قَالُوْا اِبْتَعْنَاہُ صَاعًا بِصَاعَیْنِ مِنْ تَمْرِنَا فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ ھٰذَا لَا یَصِحُّ وَلٰکِنْ بِعْ تَمْرَکَ وَاشْتَرِ مِنْ ھٰذَا حَاجَتَکَ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عمدہ قسم کی ایک کھجور "ریان" پیش کی گئی۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود کھجوریں، خشک تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ یہ کھجور کہاں سے آئی؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم نے اس کو ایک صاع کے بدلے دو صاع دے کر خریدا۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ درست نہیں۔ لیکن تم اپنی کھجوروں کو نقد قیمت پر فروخت کرو اور پھر جو ضرورت ہو۔ خرید لو۔

۴۵۶۱ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کُنَّا نَرْزُقُ تَمْرَ الْجَمْعِ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَبِیْعُ الصَّاعَیْنِ بِالصَّاعِ فَبَلَغَ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَّمَ فَقَالَ لَا صَاعَیْ حِنْطَۃٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْھَمٍ بِدِرْھَمَیْنِ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ہمیں کھجور ملتی تھی۔ اور ہم اس کے دو صاع کے بدلے ایک صاع خرید لیتے تھے۔ اس بات کی اطلاع حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ نے فرمایا۔ کھجور کے دو صاع ایک صاع کے بدلے فروخت نہ کئے جائیں۔ اور دو صاع گیہوں کے ایک صاع کے بدلے دو درہم میں نہ دیا جائے۔

۴۵۶۲ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کُنَّا نَبِیْعُ یَعْنِیْ تَمْرَ الْجَمْعِ صَاعَیْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَاعَیْ تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعَیْ حِنْطَۃٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْھَمَیْنِ بِدِرْھَمٍ۔

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ملی ہوئی کھجور کے دو صاع دے کر ایک صاع لیتے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ کھجور کے دو صاع ایک صاع کے بدلے میں نہ دو اور نہ دو صاع گیہوں کے بدلے میں ایک صاع گیہوں دو ایک درہم کے بدلے میں دو درہم نہ دو۔

۴۵۶۳ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اَتٰی بِلَالٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِیٍّ فَقَالَ مَا ھٰذَا قَالَ اشْتَرَیْتُہٗ صَاعًا بِصَاعَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّہْ عَیْنُ الرِّبَا لَا تَفْعَلْ بِہٖ۔

جناب حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک عمدہ قسم کی کھجور (برنی) لے کر حاضر ہوئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دریافت فرمایا۔ یہ کیا ہے؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ میں نے دو صاع دے کر اس کا ایک صاع لیا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو نرا سود ہے۔ اس کے قریب نہ جاؤ۔

۴۵۶۴ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الذَّھَبُ بِالْوَرِقِ

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ سونا چاندی کے عوض

www.sirat-e-mustaqeem.com

رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ.

فروخت کرنا سود ہے۔ ہاں مگر جب کہ نقد کے بدلے میں نقد ہو۔ اور کھجور کے عوض کھجور دینا سود ہے۔ سوائے اس کے نقد کے بدلے فروخت کی جائے۔ اور گیہوں کے بدلے گیہوں دینا سود ہے۔ سوائے اس کے کہ نقد کے بدلے نقد دی جائے۔ اور جو کے بدلے جو دینا سود ہے۔ ہاں مگر نقد کے بدلے نقد دی جائے تو نہیں۔

بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ

کھجور کے بدلے میں کھجور فروخت کرنا

۴۵۶۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى إِلَّا مَا اخْتَلَفَتْ أَلْوَانُهُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ کھجور کے بدلے کھجور گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو، نمک کے بدلے نمک ہاتھوں ہاتھ جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو سود ہو گیا۔ ہاں مگر جب قسم مختلف ہو جائے۔

نوٹ: یعنی گیہوں کو کھجور کے عوض فروخت کیا جائے۔ تو زیادہ یا کم لینا درست ہے۔

بَيْعُ الْبُرِّ بِالْبُرِّ

گندم کے بدلے گندم فروخت کرنا

۴۵۶۷ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَا جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَمُعَاوِيَةَ فَحَدَّثَهُمْ عُبَادَةُ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ قَالَ أَحَدُهُمَا وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلْهُ الْآخَرُ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ وَأَمَرَنَا أَنْ نَبِيعَ الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا قَالَ أَحَدُهُمَا فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى.

سیدنا حضرت مسلم بن یسار اور حضرت عبداللہ بن عبید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما دونوں ایک مکان میں اکٹھے ہوئے۔ پھر حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے حدیث شریف بیان فرمائی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے کے بدلے میں سونا۔ چاندی کے عوض چاندی گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو اور کھجور کے عوض کھجور فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ ان دونوں حضرات میں سے ایک راوی غالباً مسلم نے اتنا زیادہ روایت کیا کہ نمک کے بدلے نمک اور دوسرے راوی نے اسے بیان نہیں کیا۔ "مگر برابر برابر، نقد نقد" اور ہمیں سونا چاندی کے بدلے اور چاندی سونے کے بدلے میں فروخت کرنے کا حکم ہوا۔ اور گندم جو کے بدلے میں۔ اور جو گندم کے بدلے میں نقد بہ نقد ہم جس طرح چاہیں فروخت کریں (کم و بیش یا مساوی) ایک راوی نے اتنا زیادہ بیان فرمایا کہ جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا۔ اس نے سود دیا یا سود لیا۔

ث عُتَيْكَ ج اسْتَزَادَ

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۵۶۷ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ وَّقَدْ كَانَ يُدْعَى ابْنَ هُرْمُزَ قَالَ جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَهُمْ عُبَادَةُ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ قَالَ اَحَدُهُمَا وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلِ الْاٰخَرُ اِلَّا سَوَآءً بِسَوَآءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ قَالَ اَحَدُهُمَا مَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى وَلَمْ يَقُلْهُ الْاٰخَرُ وَاَمَرَنَا اَنْ نَبِيْعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ وَالشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا۔

سیدنا حضرت مسلم بن یسار اور حضرت عبداللہ بن عبید رضی اللہ عنہما جو ابن ہرمز بھی کہلاتے تھے سے مروی ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما دونوں ایک مکان میں اکٹھے ہوئے۔ پھر حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے حدیث شریف بیان فرمائی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے کے بدلے میں سونا۔ چاندی کے عوض چاندی کھجور کے بدلے کھجور، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو اور فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ ان دونوں حضرات میں سے ایک راوی غالباً مسلم نے اتنا زیادہ روایت کیا کہ نمک کے بدلے نمک اور دوسرے راوی نے اسے بیان نہیں کیا: مگر برابر برابر، نقد نقد اور ہمیں سونا چاندی کے بدلے اور چاندی سونے کے عوض میں فروخت کرنے کا حکم ہوا اور گندم جو کے بدلے میں اور جو گندم کے بدلے میں ہم جس طرح چاہیں فروخت کریں (کم وبیش یا مساوی) ایک راوی نے اتنا زیادہ بیان فرمایا کہ جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سود دیا یا سود لیا۔

بَيْعُ الشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ

جَو کے بدلے جَو فروخت کرنا

۴۵۶۸ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عُبَادَةُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَبِيْعَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقَ بِالْوَرِقِ وَالْبُرَّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرَ بِالتَّمْرِ قَالَ اَحَدُهُمَا وَالْمِلْحَ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلِ الْاٰخَرُ اِلَّا سَوَآءً بِسَوَآءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ قَالَ اَحَدُهُمَا مَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى وَلَمْ يَقُلِ الْاٰخَرُ وَاَمَرَنَا اَنْ نَبِيْعَ الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ وَالشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا فَبَلَغَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُعَاوِيَةَ فَقَامَ فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يُحَدِّثُوْنَ بِاَحَادِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت مسلم بن یسار اور حضرت عبداللہ بن عبید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما دونوں ایک مکان میں اکٹھے ہوئے۔ پھر حضرت عبادہ رضی اللہ عنہما نے حدیث شریف بیان فرمائی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے کے بدلے میں سونا۔ چاندی کے عوض چاندی، گندم کے بدلے گندم جو کے بدلے جو اور کھجور کے عوض کھجور فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ ان دونوں حضرات میں سے ایک راوی غالباً مسلم نے اتنا زیادہ روایت کیا کہ نمک کے بدلے نمک اور دوسرے راوی نے اسے بیان نہیں کیا "مگر برابر برابر، نقد نقد" اور ہمیں سونا چاندی کے بدلے میں اور چاندی سونے کے عوض فروخت کرنے کا حکم ہوا۔ اور گندم جو کے بدلے میں جو گندم کے بدلے میں ہم جس طرح چاہیں گے فروخت کریں (کم وبیش یا مساوی) ایک راوی

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَقَدْ صَحِبْنَاهُ لَمْ نَسْمَعْهُ مِنْهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُبَادَةُ ابْنَ الصَّامِتِ فَقَامَ فَأَعَادَ الْحَدِيثَ وَقَالَ لَنُحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَاهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ سَخِطَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ.

نے اتنا زیادہ بیان فرمایا کہ جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سود دیا یا سود لیا۔ البتہ اس میں اس قدر زیادہ ہے کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث شریف سنی تو فرمایا۔ ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث نقل کرتے ہیں جو ہم نے نہیں سنیں، اور ہم آپ کی صحبت میں رہے۔ جب یہ بات سیدنا حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے سنی تو آپ پھر کھڑے ہو گئے۔ اور اسی حدیث کو دہرایا اور فرمایا کہ ہم نے جو کچھ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ اسے بیان کریں گے۔ خواہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ناراض ہی کیوں نہ ہوں۔

۴۵۶۹ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَكَانَ بَدْرِيًّا وَكَانَ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا نَخَافَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ إِنَّ عُبَادَةَ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ قَدْ أَحْدَثْتُمْ بُيُوعًا لَا أَدْرِي مَا هِيَ إِلَّا إِنَّ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَعَيْنُهَا وَإِنَّ الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَعَيْنُهَا وَلَا بَأْسَ يَعْنِي بَيْعَ الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ يَدًا بِيَدٍ وَالْفِضَّةُ أَكْثَرُهُمَا وَلَا يَصْلُحُ النَّسِيئَةُ إِلَّا إِنَّ الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ مُدْيًا بِمُدْيٍ وَلَا بَأْسَ بَيْعُ الشَّعِيرِ بِالْحِنْطَةِ يَدًا بِيَدٍ وَالشَّعِيرُ أَكْثَرُهُمَا وَلَا يَصْلُحُ نَسِيئَةً إِلَّا وَإِنَّ التَّمْرَ بِالتَّمْرِ مُدْيًا بِمُدْيٍ حَتَّى ذَكَرَ الْمِلْحَ مُدْيًا بِمُدْيٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرْبَى.

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ راوی ہیں اور آپ حضور انور کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس بات پر بیعت کی تھی۔ کہ ہم اللہ رب العزت کے حکم کی بجاآوری میں کسی کے شخص کی برائی سے نہ ڈریں گے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے۔ اور فرمایا۔ اے لوگو! تم نے ایسے نئے نئے سودے نکالے ہیں جو مجھے معلوم نہیں ہیں آگاہ رہو۔ سونے کو سونے کے بدلے فروخت کرو۔ تول کر ڈلا ہو یا سکہ ہو۔ اور چاندی کے بدلے چاندی بیچو وزن شدہ ہو کر ڈلا ہو یا سکہ۔ اور چاندی کو سونے کے بدلے میں فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اگرچہ چاندی زیادہ بھی کیوں نہ ہو۔ مگر نقد نقد لازمی ہے۔ اور اس میں میعاد درست نہیں۔ خبردار گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو برابر برابر تول کر فروخت کرو۔ اور اگر کوئی شخص جو گیہوں کے بدلے میں فروخت کرے۔ تو زیادہ دینے میں کوئی حرج نہیں مگر نقد نقد دینا لازمی ہے اور ادھار درست نہیں آگاہ رہو۔ کھجور کو کھجور کے بدلے میں برابر برابر ناپ کر فروخت کرو۔ حتیٰ کہ آپ نے نمک کو بیان فرمایا کہ اسے بھی برابر ناپ کر بیچو جو شخص زیادہ دے یا لے تو اس نے سود کھایا یا کھلایا۔

نوٹ:۔ اس میں سونے اور چاندی کے بیچنے میں میعاد درست نہیں۔ یعنی اگر چاندی سونے کے بدلے میں فروخت کرے۔ تو وزن میں برابر ہونا ضروری نہیں، تاہم دست بدست ضروری ہے ایک اب دے اور ایک میعاد پہ تو۔ یہ ناجائز ہے۔

۴۵۷۰ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ،

ف فَلَمْ نَسْمَعْهُ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ تِبْرُهَا وَعَيْنُهُ وَزْنًا بِوَزْنٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَزْنًا بِوَزْنٍ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى.

راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ سونا سونے کے بدلے میں تولا ہوا اور سکہ برابر برابر بروزن کر کے فروخت کرو۔ چاندی کو چاندی کے بدلے سکہ یا ڈلا برابر برابر فروخت کرو۔ نمک کے بدلے نمک، کھجور کے بدلے کھجور گیہوں کے بدلے گیہوں جو کے بدلے جو برابر برابر یکساں اور مساوی فروخت کرو جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو اس کا سود ہوا۔

۴۵۷۱ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ مَرَّ بِهِمْ فِي السُّوقِ فَقَامَ إِلَيْهِ قَوْمٌ أَنَا فِيهِمْ قَالَ قُلْنَا أَتَيْنَاكَ لِنَسْأَلَكَ عَنِ الصَّرْفِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ رَجُلٌ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ غَيْرُهُ قَالَ فَإِنَّ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقَ بِالْوَرِقِ قَالَ سُلَيْمَانُ أَوْ قَالَ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ سَوَاءً بِسَوَاءٍ فَمَنْ زَادَ عَلَى ذٰلِكَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى وَالْآخِذُ وَالْمُعْطِي فِيهِ سَوَاءٌ.

سیدنا حضرت سلیمان بن علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ابو المتوکل (علی بن داؤد) بازار میں لوگوں کے قریب سے گذرے اور بہت سے لوگ ان کی طرف ہو گئے۔ میں بھی ان میں تھا ہم نے کہا کہ ہم آپ سے بیع صرف کے متعلق دریافت کرنا چاہتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا اسی دوران ایک شخص نے کھڑے ہو کر پوچھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور آپ کے درمیان کوئی چوتھا راوی تو نہیں؟ تو (علی بن داؤد) نے فرمایا ابو سعید رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی نہیں۔ آپ نے فرمایا سونے کے بدلے سونا چاندی کے بدلے چاندی سکہ سکہ کے بدلے (روپیہ) گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو، کھجور کے بدلے میں کھجور اور نمک نمک کے بدلے برابر برابر فروخت کرو۔ جو شخص زیادہ دے یا زیادہ لے اس نے سود لیا یا سود دیا۔ دینے والا اور لینے والا دونوں ایک جیسے (گنہگار) ہیں۔

۴۵۷۲ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الذَّهَبُ الذَّهَبُ هَاءَ وَهَاءَ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ هَاءَ وَهَاءَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ إِنَّ هٰذَا لَا يَقُولُ شَيْئًا قَالَ عُبَادَةُ إِنِّي وَاللّٰهِ مَا أُبَالِي أَنْ لَا أَكُونَ بِأَرْضٍ يَكُونُ بِهَا مُعَاوِيَةُ أَنِّي أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذٰلِكَ.

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ سونے کا ایک پلڑا دوسرے پلڑے کے برابر (اور حضرت یعقوب نے پلڑے کا ذکر نہ فرمایا) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو اس بات کی سمجھ نہیں آئی۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ خدا کی قسم مجھے اس بات کی بالکل پروا نہیں کہ میں اس ملک میں نہ رہوں جہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ رہیں! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے جناب

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَيْعُ الدِّيْنَارِ بِالدِّيْنَارِ

اشرفی کو اشرفی کے بدلے میں فروخت کرنا

۴۵۷۲ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا .

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اشرفی کو اشرفی کے عوض فروخت کرو۔ روپئے کو روپئے کے عوض فروخت کرو تول کر برابر برابر اس طرح کہ کم و بیش نہ ہو۔

نوٹ:۔ اگر بالفرض ایک کی چاندی بہتر ہو یا ایک شخص کا سونا کھرا ہو تو روپئے کو اشرفی دے کر یا اشرفی کو روپیہ دے کر خریدے۔

بَيْعُ الدِّرْهَمِ بِالدِّرْهَمِ

روپیہ کو روپیہ کے بدلے میں فروخت کرنا

۴۵۷۴ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ اَفْضَلُ بَيْنَهُمَا هٰذَا عَهْدُ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ دینار کو دینار کے بدلے، درہم کو درہم کے عوض فروخت کرو۔ برابر برابر اور برابر کم یا زیادہ نہ ہو۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کا حکم فرمایا ہے۔

۴۵۷۵ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰى .

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا سونے کو سونے کے بدلے میں تول کر برابر برابر فروخت کرو۔ اور چاندی کو چاندی کے بدلے میں تول کر برابر برابر فروخت کرو جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو سود ہوگا۔

بَيْعُ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ

سونے کے بدلے سونا فروخت کرنا:

۴۵۷۶ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَبِيْعُوْا مِنْهَا شَيْئًا غَائِبًا بِنَاجِزٍ .

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سونے کو سونے کے بدلے میں فروخت نہ کرو ہاں مگر برابر برابر اور ایک کو دوسرے پر نہ بڑھاؤ۔ چاندی کے عوض چاندی نہ دو مگر برابر برابر۔ اور ان میں سے کسی ایک کو فروخت نہ کرو جو نقد کے بدلے ادھار ہو۔

۴۵۷۷ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ بَصُرَ عَيْنِیْ وَسَمِعَ اُذُنِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَذَكَّرَ النَّهْیَ عَنِ الذَّهَبِ

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو سونے کے بدلے

ن اسْتَزَادَ ن مِنْهَا

بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ اِلَّا سَوَآءً بِسَوَآءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّلَا تَبِيْعُوْا غَآئِبًا بِنَاجِزٍ وَّلَا تُشِفُّوْا اَحَدَكُمَا عَلَى الْاٰخَرِ .

میں، چاندی کو چاندی کے عوض برابر برابر اور ہم وزن ہونے کے سوا فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ اور فرمایا۔ ادھار کو نقد کے بدلے میں نہ بیچو۔ اور ایک کو دوسرے پر زیادہ نہ کرو اگرچہ ایک کھوٹا ہو اور دوسرا کھرا ہو۔

۲۵۷۸ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بَاعَ سِقَايَةً مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ وَرِقٍ بِاَكْثَرَ مِنْ وَّزْنِهَا فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِّثْلِ هٰذَا اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ .

جناب حضرت عطا بن یسار رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سونے یا چاندی کا بنا ہوا پانی پینے کا ایک برتن فروخت کیا اور اس کے وزن سے زیادہ چاندی یا سونا لیا۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ آپ برابر برابر ہونے کے سوا اس قسم کی بیع سے منع فرماتے تھے۔

بَيْعُ الْقِلَادَةِ فِيْهَا الْخَرَزُ وَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ

ایسے ہار کو سونے کے عوض فروخت کرنا جس میں موتی اور ہیرے اور سونا جڑا ہوا ہو۔

۲۵۷۹ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً فِيْهَا ذَهَبٌ وَّخَرَزٌ بِاثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُّ فِيْهَا اَكْثَرَ مِنْ اثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ .

سیدنا حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے غزوۂ خیبر کے دن سونے کا ایک ایسا ہار جس میں نگینے جڑے ہوئے تھے بارہ دینار کے بدلے میں خریدا جب میں نے اس کا سونا الگ کیا تو یہ بارہ اشرفیوں سے زیادہ نکلا۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ جب تک سونا الگ نہ کیا جائے۔ یہ فروخت نہ کیا جائے۔

نوٹ:۔ بشرطیکہ سونے کے عوض فروخت کیا جانا مقصود ہو۔

۲۵۸۰ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اَصَبْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً فِيْهَا ذَهَبٌ وَّخَرَزٌ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَبِيْعَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُفْصُلْ بَعْضَهَا مِنْ بَعْضٍ ثُمَّ بِعْهَا .

سیدنا حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ غزوۂ خیبر کے روز مجھے ایک ایسا ہار ملا جس میں سونا اور موتی و جواہر جڑے ہوئے تھے۔ میں نے اسے فروخت کرنے کا ارادہ کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ سونا اور موتی الگ الگ کر دو۔ اور بعد ازاں اسے فروخت کر دو۔

بَيْعُ الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ نَسِيْئَةً

چاندی کو سونے کے بدلے میں ادھار فروخت کرنا

۲۵۸۱ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ بَاعَ شَرِيْكٌ

جناب حضرت ابو المنہال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ راوی ہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

لِي وَرِقًا نَسِيئَةً فَجَاءَنِي فَأَخْبَرَنِي فَقُلْتُ هٰذَا لَا يَصْلُحُ فَقَالَ قَدْ وَاللّٰهِ بِعْتُهُ فِي السُّوقِ وَمَا عَابَهُ عَلَيَّ أَحَدٌ فَأَتَيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَبِيعُ هٰذَا الْبَيْعَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَهُوَ رِبًا ثُمَّ قَالَ لِي إِيتِ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

کہ میرے ایک حصہ دار نے ادھار پر (سونے کے بدلے) چاندی فروخت کی۔ اور بعد ازاں مجھے آکر بتایا۔ میں نے کہا یہ جائز نہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے علی الاعلان بھرے بازار میں فروخت کی۔ اور کسی شخص نے یہ نہیں کہا کہ یہ بُری بات ہے بعد ازاں میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپؓ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے اور ہم اسی طرح کے سودے کیا کرتے تھے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر نقد کے بدلے نقد ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اور اگر ادھار ہو تو یہ سود ہے پھر مجھے فرمایا کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس جائیے! میں حضرت زید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؓ سے پوچھا آپ نے بھی یہی ارشاد فرمایا۔

۴۵۸۲ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ وَإِنْ كَانَتْ نَسِيئَةً فَلَا يَصْلُحُ.

سیدنا حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ ہم دونوں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں تجارت کیا کرتے تھے۔ ہم نے آپ سے صرف سونے کو چاندی کے عوض یا چاندی کو سونے کے بدلے میں فروخت کرنے کی بابت دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا۔ اگر نقد در نقد ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اور اگر ادھار ہو تو ناجائز ہے۔

۴۵۸۳ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ سَلْ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَإِنَّهُ خَيْرٌ مِنِّي وَأَعْلَمُ فَسَأَلْتُ زَيْدًا فَقَالَ سَلِ الْبَرَاءَ فَإِنَّهُ خَيْرٌ مِنِّي وَأَعْلَمُ فَقَالَ جَمِيعًا نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ دَيْنًا.

جناب حضرت ابو المنہال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے صرف کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے مجھے فرمایا کہ تم حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے دریافت کرو۔ کیونکہ آپ مجھ سے افضل ہیں اور زیادہ جانتے ہیں۔ میں نے حضرت زید سے دریافت کیا۔ تو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تم حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھو کیونکہ وہ مجھ سے افضل ہیں اور زیادہ جانتے ہیں۔ بعد ازاں دونوں نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو سونے کے بدلے میں ادھار پر فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

بَيْعُ الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ وَبَيْعُ الذَّهَبِ بِالْفِضَّةِ

چاندی کو سونے کے بدلے اور سونے کو چاندی کے عوض فروخت کرنا

۴۵۸۴ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَأَمَرَنَا أَنْ نَبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا.

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو چاندی کے بدلے میں فروخت کرنے سے منع فرمایا اور سونے کو سونے کے بدلے میں فروخت کرنے سے ہاں مگر برابر برابر ہو۔ اور ہمیں سونا چاندی کے بدلے خریدنے کا حکم ہوا ہم جس طرح (کم وبیش) چاہیں سونے کو چاندی کے بدلے اور چاندی کو سونے کے بدلے میں جس طرح چاہیں خریدنے کا حکم ہوا۔

۴۵۸۵ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيعَ الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ إِلَّا عَيْنًا بِعَيْنٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَلَا نَبِيعَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا عَيْنًا بِعَيْنٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَايَعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْتُمْ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ.

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں چاندی کے بدلے چاندی فروخت کرنے سے منع فرمایا، مگر نقد کے بدلے نقد، برابر برابر اور آپ نے سونے کو سونے کے بدلے میں فروخت کرنے سے منع فرمایا، مگر نقد کے عوض نقد، برابر کے بدلے برابر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، سونے کو چاندی کے بدلے فروخت کرو جس طرح تم چاہو۔ اور چاندی کو سونے کے عوض فروخت کرو جیسے تمہاری مرضی ہو۔

۴۵۸۶ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبًا إِلَّا فِي النَّسِيئَةِ.

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ادھار کے سوا سود نہیں ہے۔

۴۵۸۷ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّى أَتَيْتَ هٰذَا الَّذِي تَقُوْلُ أَشَيْئًا وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ شَيْئًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ.

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ میں نے جناب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا، آپ جو کچھ فرماتے ہیں کیا آپ نے اسے اللہ کی کتاب میں پایا ہے، یا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، کہ نہ تو میں نے اسے اللہ کی کتاب میں پایا اور نہ ہی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ لیکن حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، نے مجھ سے بیان فرمایا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ سود صرف ادھار ہی میں ہے۔ (اگر چہ وہ برابر برابر ہی فروخت کرے)!

۴۵۸۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالنَّقِيعِ فَأَبِيعُ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نقیع میں اونٹ فروخت کیا کرتا تھا۔ تو میں اشرفیوں کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ فَآتِيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ إِنِّي أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالنَّقِيعِ فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ.

عوض فروخت کیا کرتا اور روپیہ لے لیتا تھا میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں حاضر ہوا اور میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ میں نقیع میں اونٹ فروخت کرتا چاہتا ہوں۔ اور اشرفیوں کے عوض فروخت کر کے روپے لے لیتا ہوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر تم اسی دن کے بھاؤ سے لے لو۔ جب تک کہ تم دونوں الگ اور جدا نہ ہو۔ اس حال میں کہ ایک کا کچھ دوسرے کے ذمہ باقی ہو۔

"نوٹ"۔ یعنی اگر نقد نقد سودا ہو تو کوئی حرج نہیں۔

اَسْنُ الْوَرِقِ مِنَ الذَّهَبِ وَالذَّهَبِ مِنَ الْوَرِقِ

سونے کے عوض چاندی اور چاندی کے عوض سونا لینا:

۴۵۸۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ فَآتِيتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ صَاحِبَكَ فَلَا تُفَارِقْهُ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهُ لَبْسٌ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ میں چاندی کے عوض سونا فروخت کیا کرتا تھا۔ اور چاندی سونے کے بدلے فروخت کرتا تھا۔ میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ جب فروخت کرے تو تو اپنے ساتھی سے الگ مت ہو۔ جب تک تیرے اور اس کے درمیان معاملہ رہے۔

نوٹ:۔ یعنی حساب کتاب، لین دین ختم کر کے الگ ہو۔

۴۵۹۰ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْخُذَ الدَّنَانِيرَ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالدَّرَاهِمَ مِنَ الدَّنَانِيرِ.

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ روپیہ کے بدلے میں اشرفیاں اور اشرفیوں کے بدلہ میں روپیہ لینے کو مکروہ فرماتے۔

۴۵۹۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا يَعْنِي فِي قَبْضِ الدَّرَاهِمِ مِنَ الدَّنَانِيرِ وَالدَّنَانِيرِ مِنَ الدَّرَاهِمِ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ روپے کے بدلے اشرفیاں لینے اور اشرفیوں کے عوض روپیہ لینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

۴۵۹۲ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي قَبْضِ الدَّنَانِيرِ مِنَ الدَّرَاهِمِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُهَا إِذَا كَانَ مِنْ قَرْضٍ.

جناب حضرت ابراہیم روپیوں کے عوض اشرفیاں لینے کو برا جانتے تھے۔ جب کسی شخص کا قرض دینا ہو۔

۴۵۹۳ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اس میں کوئی

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَإِنْ كَانَ مِنْ قَرْضٍ . حرج نہیں سمجھتے تھے خواہ قرض ہی کیوں نہ ہو۔

۴۵۹۴ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ بِمِثْلِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَذَا وَجَدْتُهُ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ۔ (ترجمہ اوپر گزرا)

أَخْذُ الْوَرِقِ مِنَ الذَّهَبِ

سونے کے عوض چاندی لینا

۴۵۹۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَرَوَيْدَكَ أَسْأَلُكَ إِنِّي أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَ بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ذرا ٹھہریئے میں آپ سے عرض پرداز ہوں کہ بقیع میں اشرفیوں کے عوض اونٹ فروخت کرتا ہوں اور روپیہ لیتا ہوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ اگر تو مروجہ بھاؤ سے لے لے۔

جب تم ایک دوسرے پر چھوڑ کر الگ نہ ہو۔

الزِّيَادَةُ فِي الْوَزْنِ

تول میں زیادہ دینا

۴۵۹۶ عَنْ جَابِرٍ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ دَعَا بِمِيزَانٍ فَوَزَنَ لِي وَأَرْجَحَ لِي۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے ایک ترازو منگوایا۔ اس میں تول کر دیا اور مجھے میرے قرض سے زیادہ عنایت فرمایا۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا سے ثابت ہوا کہ اگر قرض دار اپنی خوشی اور رضامندی سے زیادہ دے تو بہتر اور افضل ہے۔ اور قرضخواہ کو اس کا لینا جائز اور درست ہے۔

۴۵۹۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَنِي۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرا قرض ادا کیا اور مجھے زیادہ عنایت فرمایا۔

الرُّجْحَانُ فِي الْوَزْنِ

تولتے وقت جھکتا تولنا

۴۵۹۸ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَأَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِمِنًى وَدَنَا أَنْ يَزِنَ بِالْأَجْرِ فَاشْتَرَى مِنَّا سَرَاوِيلَ فَقَالَ لِلْوَزَّانِ زِنْ وَأَرْجِحْ۔

سیدنا حضرت سوید بن قیس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں اور مخرفہ عبدی ہجر کی بستی سے کپڑا لے کر آئے۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے پاس تشریف لائے۔ اور ہم منیٰ میں تھے اور وہاں ایک تولنے والا قیمت لے کر تولتا تھا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پاجامہ خریدا اور آپ نے تولنے والے سے ارشاد فرمایا۔

تولو اور جھکتا ہوا تولو!

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۵۹۹ عَنْ اَبِیْ صَفْوَانَ قَالَ بِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَرَاوِیْلَ قَبْلَ الْہِجْرَۃِ فَاَرْجَحَ لِیْ۔

حضرت ابوصفوان رحمۃ اللہ علیہ راوی ہیں۔ کہ میں نے ہجرت سے پہلے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک شلوار فروخت کی۔ تو آپ نے وزن میں جھکتی ہوئی تول مجھے عنایت فرمائی

۴۶۰۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمِکْیَالُ عَلٰی مِکْیَالِ اَہْلِ الْمَدِیْنَۃِ وَالْوَزْنُ عَلٰی وَزْنِ اَہْلِ مَکَّۃَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ناپ مدینہ منورہ والوں کی معتبر ہے اور تول مکہ مکرمہ والوں کی۔

بَیْعُ الطَّعَامِ قَبْلَ اَنْ یَسْتَوْفٰی

جب تک غلے کو تول یا ناپ لیا جائے اس کو فروخت کرنے کی ممانعت:

۴۶۰۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِیْعُہٗ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَہٗ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اناج خریدے۔ وہ جب تک اسے ناپ یا تول نہ لے اسے فروخت نہ کرے

۴۶۰۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِیْعُہٗ حَتّٰی یَقْبِضَہٗ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اناج خریدے۔ وہ اسے فروخت نہ کرے۔ جب تک کہ اس پر قبضہ نہ کرے۔

۴۶۰۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِیْعُہٗ حَتّٰی یَکْتَالَہٗ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روی ہیں۔ کہ حضور سرور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے۔ وہ جب تک اسے ناپ نہ لے فروخت نہ کرے۔

۴۶۰۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ وَالَّذِیْ قَبْلَہٗ حَتّٰی یَقْبِضَہٗ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا حدیث ہذا میں اتنا زیادہ ہے۔ کہ جب تک قبضہ نہ کرے۔

۴۶۰۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ اَمَّا الَّذِیْ نَہٰی عَنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّبَاعَ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَ الطَّعَامُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبضہ سے قبل جس چیز کی بیع کرنے سے منع فرمایا وہ اناج ہے۔

۴۶۰۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اناج

www.sirat-e-mustaqeem.com

طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَحْسِبُ أَنَّ كُلَّ شَيْءٍ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ.

خریدے۔ وہ جب تک قبضہ نہ کرے۔ اس کو فروخت نہ کرے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میرے خیال کے مطابق ہر چیز کو قبضے سے پہلے فروخت کرنا درست نہیں

۴۶۰۷ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِعْ طَعَامًا حَتَّى تَشْتَرِيَهُ وَتَسْتَوْفِيَهُ.

سیدنا حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جب تک تو اناج کو خرید نہ لے اور اس پر قبضہ نہ کرے اسے فروخت نہ کر۔

۴۶۰۸ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۶۰۹ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ اِبْتَعْتُ طَعَامًا مِنْ طَعَامِ الصَّدَقَةِ فَرَبِحْتُ فِيهِ قَبْلَ أَنْ أَقْبِضَهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ فَقَالَ لَا تَبِعْهُ حَتَّى تَقْبِضَهُ.

سیدنا حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے صدقے کا اناج خریدا اور اس پر قبضہ کرنے سے پہلے اس پر نفع کمایا۔ پھر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور آپ سے عرض کیا۔ تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک تو اس پر قبضہ نہ کرے اسے فروخت نہ کر۔

اَلنَّهْيُ عَنْ بَيْعِ مَا اشْتُرِيَ مِنَ الطَّعَامِ بِكَيْلٍ حَتَّى يَسْتَوْفِيَ

"جو اناج ناپ کر خریدے اس پر قبضہ ہونے سے پہلے اسے فروخت کرنا ممنوع ہے"

۴۶۱۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَبِيعَ أَحَدٌ طَعَامًا اشْتَرَاهُ بِكَيْلٍ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے اناج کو فروخت کرنے سے منع فرمایا جس کو ناپ کر خریدا ہو۔ جب تک کہ اس پر قبضہ نہ کر۔

بَيْعُ مَا يُشْتَرَى مِنَ الطَّعَامِ جِزَافًا قَبْلَ أَنْ يُنْقَلَ مِنْ مَكَانِهِ

اناج کا جو ڈھیر ناپے بغیر خریدا ہوا ہو۔ اسے اس جگہ سے اٹھانے سے پہلے فروخت کرنا:

۴۶۱۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ فَيَبْعَثُ عَلَيْنَا مَنْ يَأْمُرُنَا بِانْتِقَالِهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي ابْتَعْنَا فِيهِ إِلَى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ أَنْ نَبِيعَهُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں اناج خریدتے تھے پھر ہم آپ کی خدمت اقدس میں ایک ایسا شخص روانہ کرتے جو ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم اسے بیچنے سے پہلے کسی اور جگہ اٹھالیں۔

نوٹ:۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ سے اٹھانے کا حکم فرماتے جہاں سے خریدا ہے۔

۴۶۱۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَبْتَاعُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں

www.sirat-e-mustaqeem.com

فِي أَعْلَى السُّوقِ جُزَافًا فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِ حَتَّى يَنْقُلُوهُ.

لوگ بازار کی بلندی پر ڈھیروں کے ڈھیر غلہ خریدتے۔ تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کے فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ جب تک کہ اسے اپنی جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ نہ لے جائیں۔

۴۶۱۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَبْتَاعُونَ الطَّعَامَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَ الرُّكْبَانِ فَنَهَاهُمْ أَنْ يَبِيعُوا فِي مَكَانِهِمُ الَّذِي بَاعُوا حَتَّى يَنْقُلُوهُ إِلَى سُوقِ الطَّعَامِ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں لوگ سواروں سے اناج خریدتے تھے۔ آپ نے انہیں اس جگہ فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ جب تک اسے بازار میں نہ لائیں۔

۴۶۱۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّاسَ يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَوُا الطَّعَامَ جُزَافًا أَنْ يَبِيعُوهُ حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ میں نے دیکھا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں لوگوں کو اس بات پر جھاڑ پڑتی کہ وہ اناج کا ڈھیر خرید کر اس جگہ فروخت کریں جب تک کہ گھر نہ لائیں۔

اَلرَّجُلُ يَشْتَرِي الطَّعَامَ إِلَى أَجَلٍ وَّ يَسْتَرْهِنُ الْبَائِعَ مِنْهُ بِالثَّمَنِ رَهْنًا

ایک شخص ایک مدت تک ادھار پر غلہ خرید لے اور فروخت کرنے والا قیمت کے اطمینان کیلئے اسکی کوئی چیز گروی رکھ لے

۴۶۱۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ وَّ رَهَنَهُ دِرْعَهُ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ادھار پر ایک مدت تک اناج خریدا۔ اور آپ نے اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھ دی۔

اَلرَّهْنُ فِي الْحَضَرِ

گھر میں رہ کر کسی چیز کو گروی رکھنا۔

۴۶۱۶ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ مَشَى إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ قَالَ وَلَقَدْ رَهَنَ دِرْعَهُ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِالْمَدِينَةِ وَأَخَذَ مِنْهُ شَعِيرًا لِأَهْلِهِ.

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جو کی روٹی اور چربی لے کر حاضر خدمت ہوئے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زرہ مدینہ منورہ میں ایک یہودی کے پاس گروی رکھ دی تھی۔ اور آپ نے اپنے گھر کے لیے اس سے جو لیے تھے۔

بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَ الْبَائِعِ

اس چیز کو فروخت کرنا جو بائع کے پاس نہیں۔

۴۶۱۷ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ سَلَفٌ وَّبَیْعٌ وَّلَا شَرْطَانِ فِیْ بَیْعٍ وَّلَا بَیْعُ مَا لَیْسَ عِنْدَکَ

راوی ہیں، کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بیع قرض جائز نہیں۔ اور نہ ہی بیع میں دو شرطیں کرنا جائز ہے۔ اور نہ ہی اس چیز کو فروخت کرنا جائز ہے جو تمہارے پاس نہیں ہے

نوٹ (۱): بیع قرض کا مطلب ہے کہ کسی کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کی جائے۔ اس شرط پر کہ اتنا روپیہ تم مجھے قرض دینا یا کسی کو قرض دیا جائے اور اس کے ہاتھ کوئی چیز اس کی قیمت سے زیادہ فروخت کر دی جائے۔ تاکہ قرض دینے والے کو فائدہ حاصل ہو جائے۔

(۲) اور نہ ہی بیع میں دو شرطیں کرنی جائز ہیں اور نہ ہی ایک شرط جیسے مثلاً ایک دوسری روایت میں ہے۔ کہ میں یہ چیز تیرے ہاتھ فروخت کرتا ہوں۔ اس شرط پر کہ تو دس روپے نقد دے اور اگر ادھار ہی لینا ہے۔ تو بیس روپے کو فروخت کروں گا۔

(۳) اس چیز کو فروخت کرنا بھی ناجائز ہے جو تیری ملک میں نہیں ہے۔ یا قبضہ میں نہیں ہے۔ مثلاً بھاگا ہوا غلام یا ہوا میں اڑتا ہوا پرندہ یا کسی دوسرے شخص کا مال فروخت کرنا۔

۴۶۱۸ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلٰی رَجُلٍ بَیْعٌ فِیْمَا لَا یَمْلِکُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا انسان پر اس چیز کی بیع لازم نہیں ہوتی جس کا وہ مالک نہ ہو۔

نوٹ: اگر وہ چیز کسی دوسرے شخص کی ملک میں ہے تو وہ اس کی اجازت پر موقوف ہے۔ اور جو چیز کسی شخص کی ملک میں نہ آتی ہو مثلاً اڑتا ہوا پرندہ یا تیرتی ہوئی مچھلی تو اس کی بیع باطل ہے۔

۴۶۱۹ عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَاْتِیْنِی الرَّجُلُ فَیَسْاَلُنِی الْبَیْعَ لَیْسَ عِنْدِیْ اَبِیْعُہٗ مِنْہُ ثُمَّ اَبْتَاعُہٗ مِنَ السُّوْقِ قَالَ لَا تَبِعْ مَا لَیْسَ عِنْدَکَ۔

سیدنا حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک شخص میرے پاس آتا ہے۔ اور وہ مجھ سے کوئی چیز خریدنا چاہتا ہے۔ جو میرے پاس نہیں ہوتی میں بازار سے خرید کر اسے فروخت کر دیتا ہوں۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم ایسی چیز کو فروخت نہ کرو جو تمہارے پاس نہیں ہے۔

اَلسَّلَمُ فِی الطَّعَامِ — اناج میں بیع سلم کرنا

نوٹ: سلم اور سلف اس بیع کو کہا جاتا ہے۔ کہ فروخت کرنے والے کو نقد روپیہ دے دیا جائے۔ اور چیز کے وصول کرنے کی ایک مدت مقرر کر دی جائے۔ مثلاً ایک شخص نے دوسرے شخص کو سو روپے دیئے۔ کہ تم مجھے دو ماہ کے بعد اسی نرخ سے اتنی گندم دینا۔ یہ بیع سلم ہے۔

۴۶۲۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِی الْمُجَالِدِ قَالَ سَاَلْتُ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰی عَنِ السَّلَفِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن ابو المجالد رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَقَالَ كُنَّا نُسْلِفُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي الْبُرِّ وَالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ عَلٰى قَوْمٍ لَا اَدْرِيْ عِنْدَهُمْ اَمْ لَا .

دریافت کیا۔ کہ سلف جائز ہے یا نہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جناب حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے دور اقدس میں گندم جو اور کھجور میں سلف کیا کرتے تھے۔ اور یہ سودا ہم ایسے لوگوں کے ساتھ کیا کرتے تھے جن کے متعلق معلوم نہیں تھا کہ ان کے پاس یہ چیزیں موجود ہوتیں یا نہیں۔

اَلسَّلَمُ فِي الزَّبِيْبِ

خشک انگور میں سلم کرنا

۴۶۲۱ عَنِ ابْنِ اَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ تَمَارٰى اَبُوْ بُرْدَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ فِي السَّلَمِ فَاَرْسَلُوْنِيْ اِلٰى ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ كُنَّا نُسْلِمُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى عَهْدِ اَبِيْ بَكْرٍ وَعَلٰى عَهْدِ عُمَرَ فِي الْبُرِّ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ اِلٰى قَوْمٍ مَا نَرَاهُ عِنْدَهُمْ وَسَاَلْتُ ابْنَ اَبْزٰى فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ .

سیدنا حضرت ابن ابوالمجالد رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضرت ابوبردہ اور حضرت عبداللہ بن شداد نے بیع سلم میں بحث کی تو مجھے ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔ ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس اور جناب حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے زمانے میں بیع سلم کیا کرتے تھے اور ہم یہ بیع گیہوں، جو سوکھے انگور اور کھجور وغیرہ کی ایسے لوگوں کے ساتھ کیا کرتے۔ جن کے پاس یہ چیزیں ہم نہیں دیکھتے تھے۔ بعدازاں میں نے حضرت ابن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ تو آپ نے بھی ایسے ہی فرمایا۔

اَلسَّلَفُ فِي الثِّمَارِ

پھلوں میں بیع سلف کرنا

۴۶۲۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثَّمَرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلٰثَ فَنَهَاهُمْ وَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ سَلَفًا فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے اور لوگ کھجور میں دو یا تین سال کی مدت تک سلف کرتے تھے۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ جو شخص سلم کرے تو وہ ماپ، وزن اور مدت مقرر کرے۔

اِسْتِسْلَافُ الْحَيَوَانِ وَاسْتِقْرَاضُهُ

جانور میں سلم کرنا

۴۶۲۳ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَاَتَاهُ

سیدنا حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ ہیں۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے ایک نوجوان اونٹ میں

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَتَقَاضَاهُ بَكْرَةً فَقَالَ لِرَجُلٍ انْطَلِقْ فَابْتَعْ لَهُ بَكْرًا فَاتَاهُ فَقَالَ مَا اَصَبْتُ اِلَّا بَكْرًا رَبَاعِيًا خِيَارًا فَقَالَ اَعْطِهِ فَاِنَّ خَيْرَ الْمُسْلِمِيْنَ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً۔

بیع سلف کی بعدازاں وہ شخص اپنا اونٹ لینے کے لیے آیا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا جاؤ اور اس کے لیے ایک بچھیرا خرید لاؤ۔ وہ شخص واپس حاضر خدمت ہو کر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تو صرف ساتویں برس میں لگا ہوا اونٹ ملا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اسے وہی دے دے۔ مسلمانوں میں سے بہترین شخص وہ ہے۔ جو قرض کو بطریق احسن ادا کرے۔

۴۶۲۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِنَ الْاِبِلِ فَجَاءَ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَلَمْ يَجِدُوْا اِلَّا سِنًّا فَوْقَ سِنِّهِ قَالَ اَعْطُوْهُ فَقَالَ اَوْفَيْتَنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خِيَارَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک شخص نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹ لینا تھا وہ شخص اس اونٹ کو لینے آیا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے دے دو۔ بعدازاں لوگوں کو اس اونٹ کی عمر سے زیادہ عمر والا اونٹ ملا حضور نے فرمایا یہی دے دو۔ اس شخص نے عرض کیا حضور آپ نے مجھے دینے کا حق ادا کر دیا ہے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اچھی طرح ادا کریں۔

۴۶۲۵ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ يَقُوْلُ بَعَثَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَاَتَيْتُهُ اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ اَجَلْ لَا اَقْضِيْكَهَا اِلَّا بَخْتِيَّةً فَقَضَانِيْ فَاَحْسَنَ قَضَائِيْ وَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ يَتَقَاضَاهُ سِنًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْهُ سِنًّا فَاَعْطَوْهُ يَوْمَئِذٍ جَمَلًا فَقَالَ لَهُنَّ اَخَيْرٌ مِنْ سِنِّيْ فَقَالَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ قَضَاءً۔

سیدنا حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک نوجوان اونٹ پیش کیا تھا میں اسے لینے کے لیے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں تمہیں بہترین نسل کا اونٹ (بختی) دوں گا۔ تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کرنے کا حق ادا کر دیا۔ اور ایک اعرابی سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اونٹ لینے کے لیے حاضر ہوا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اسی عمر کا اونٹ اس شخص کو دے دو لوگوں نے اسے ایک بڑا اونٹ دیا اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو میرے اونٹ سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں بہتر وہ شخص ہے جو اچھی طرح ادا کرے۔

بَيْعُ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً

جانور کو جانور کے عوض ادھار پر فروخت کرنا۔

۴۶۲۶ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو جانور کے عوض ادھار پر فروخت کرنے سے منع فرمایا (اور اگر نقد فروخت کرے تو جائز ہے)

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَيْعُ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ يَدًا بِيَدٍ مُتَفَاضِلًا

جانور کو جانور کے بدلے نقد کم یا زیادہ قیمت پر فروخت کرنا

۴۶۲۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعَبْدٌ هُوَ أَمْ حُرٌّ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک غلام آیا اور اس نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت پر بیعت کی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم نہیں تھا کہ یہ غلام ہے بعد ازاں اس کا مالک اسے تلاش کرتا ہوا آیا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ مجھے فروخت کر دو۔ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کالے غلام دے کر اسے خرید لیا۔ بعد ازاں کسی سے بیعت نہ لی جب تک کہ دریافت نہ کر لیا، کہ یہ غلام ہے (یا آزاد ہے۔ اگر وہ آزاد ہوتا تو حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیعت لیتے)۔

بَيْعُ حَبَلِ الْحَبَلَةِ

پیٹ کے بچے کے بچے کو فروخت کرنا

۴۶۲۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّلَفُ فِي حَبَلِ الْحَبَلَةِ رِبًا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ بیٹ کے بچے کے بچے میں سلم کرنا سود ہے۔

نوٹ:۔ یعنی حرام ہے۔ مثلاً ایک شخص دوسرے شخص کو پیسے دے۔ کہ جب تیری اونٹنی کا بچہ پیدا ہو۔ اور پھر اس بچے کا بچہ پیدا ہو تو وہ میرا ہے۔ تو یہ بیع باطل ہے کیونکہ اس میں صریح دھوکا ہے۔ شاید اس اونٹنی کا بچہ۔ پیدا نہ ہو۔ اور اگر بالفرض ہو بھی جائے تو شاید اس کے بچے کا بچہ نہ ہو۔ اور بعض علماء نے کہا ہے۔ کہ دور جاہلیت میں لوگ بیع سلم کی میعاد بچے کے بچے کو کرتے یعنی ایک شخص رقم دیتا اور مال دینے کی مدت یہ مقرر کرتا۔ کہ میری جو اونٹنی حاملہ ہے جب یہ بچہ جنے گی پھر وہ بچہ جب حمل سے ہوگا اور جنے گی تو اس وقت میں تیرا مال دوں گا۔ چونکہ یہ میعاد نامعلوم، غیر مقررہ اور مجہول ہے لہٰذا اس بیع سے بھی منع فرمایا۔

۴۶۲۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیٹ کے بچے کے بچے کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

۴۶۳۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیٹ کے بچے کے بچے کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

تَفْسِيرُ ذٰلِكَ

اس کی تشریح

۴۶۳۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ جَزُورًا إِلٰى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِي فِي بَطْنِهَا.

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ سے بچے کے بچے کو فروخت کرنے سے منع فرمایا، یہ ایک دور جاہلیت کی بیع تھی۔ ایک شخص ایک اونٹ خریدتا اور رقم دینے کا وعدہ کرتا۔ جب تک اونٹنی جنے پھر اس کا بچہ جنے۔

بَيْعُ السِّنِيْنَ

کئی سالوں کا میوہ فروخت کرنا

۴۶۳۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی سالوں کا میوہ فروخت کرنے سے منع فرمایا

نوٹ:۔ یعنی کوئی شخص اپنے باغ کا میوہ دو یا تین سالوں کا کسی شخص کے ہاتھوں فروخت کرے تو یہ جائز نہ ہوگا۔ اور اس میں دھوکا ہے۔ معلوم نہیں کہ پھل پیدا ہو یا نہ ہو۔

۴۶۳۳ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی سالوں کا میوہ فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

اَلْبَيْعُ إِلَى الْأَجَلِ الْمَعْلُوْمِ

ایک مدت مقرر کر کے ادھار فروخت کرنا۔

۴۶۳۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَيْنِ قَطَرِيَّيْنِ فَكَانَ إِذَا جَلَسَ عَرِقَ فِيْهِمَا ثَقُلَا عَلَيْهِ وَقَدِمَ لِفُلَانِ الْيَهُوْدِيِّ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ فَقُلْتُ لَوْ أَرْسَلْتَ إِلَيْهِ فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ إِلَى الْمَيْسَرَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ مَا يُرِيْدُ مُحَمَّدٌ أَنَّهُ إِنَّمَا يُرِيْدُ أَنْ تَذْهَبَ بِمَالِي أَوْ يَذْهَبَ بِمَا لِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ أَنِّي مِنْ أَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ وَأَدَّاهُمْ لِلْأَمَانَةِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر (بحرین کی بستی) قطر کی دو چادریں تھیں۔ جب آپ تشریف فرما ہوتے اور پسینہ آتا تو وہ کپڑے آپ پر بوجھل اور بھاری ہو جاتے ایک یہودی کا کپڑا شام سے آیا۔ میں نے کہا کاش آپ اس کے پاس کسی کو ارسال فرماتے۔ اور دو کپڑے اس شرط پر خریدتے کہ جب آپ کے پاس روپیہ ہوگا تو دیں گے۔ آپ نے اس کے پاس کسی شخص کو ارسال کیا۔ اس نے کہا مجھے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب سمجھ آگیا آپ میرا مال یا میرے کپڑے ضبط کرنا چاہتے ہیں۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور وہ اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ میں اللہ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ اور میں امانت کو سب سے زیادہ ادا کرنے والا ہوں۔

سَلَفٌ وَّبَيْعٌ

(۱) سلف اور بیع ایک ساتھ کرنا

(ب) وَهُوَ أَنْ يَبِيْعَ السِّلْعَةَ عَلٰى أَنْ يُسْلِفَهُ سَلَفًا.

(ب) کسی شخص کے ہاتھ ایک چیز اس شرط پر فروخت کرے کہ وہ اس کے ساتھ کسی مال میں سلم کرے

۴۶۳۵ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعٍ وَّ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیع وسلف، بیع میں دو

www.sirat-e-mustaqeem.com

سَلَفٍ وَّشَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَرِبْحِ مَالَمْ يُضْمَنْ . شرطیں کرنے اور اس چیز کے منافع جس کا تاوان اپنے ذمہ نہ ہو سے منع فرمایا۔

نوٹ :۔ بیع میں دو شرطیں کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً ایک کپڑا اس شرط پر خریدا کہ تم اسے دھلوا دینا یا سلوا دینا۔ (۲) اور اس چیز کا نفع جس کا تاوان اپنے ذمہ پر نہ ہو کا معنی یہ ہے کہ پرائے مال سے نفع اٹھایا جائے۔ مثلاً ایک ایسا جانور خریدا جو ابھی تک بائع کے پاس ہے۔ اس کے کرائے کا خریدار دعویٰ کرے۔ تو یہ ناجائز ہے کیونکہ وہ جانور جب تک خریدار کے قبضہ میں نہ آئے گا۔ اس وقت تک اگر وہ تباہ ہو جائے یا مر جائے تو خریدار کا نقصان نہیں بلکہ فروخت کنندے کا ہی نقصان ہے لہٰذا نفع بھی بیچنے والا ہی لے گا۔

تَشْرِطَانِ فِي بَيْعٍ وَّهُوَ اَنْ يَّقُوْلَ اِبِيْعُكَ هٰذِهِ السِّلْعَةَ اِلٰى شَهْرٍ بِكَذَا وَاِلٰى شَهْرَيْنِ بِكَذَا

ایک بیع میں دو شرطیں لگانا: مثلاً کوئی شخص یوں کہے کہ میں یہ چیز تمہارے ہاتھ فروخت کرتا ہوں۔ اگر ایک ماہ میں قیمت دے گا تو اتنے پیسے اور اگر دو ماہ میں دے گا تو تجھے اتنے اتنے پیسے دینا ہوں گے۔

۴۶۳۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا رِبْحُ مَالَمْ يُضْمَنْ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سلف اور بیع درست نہیں نہ ہی بیع میں دو شرطیں لگائی جا سکتی ہیں اور نہ اس چیز کا نفع اٹھانا جو چیز قبضہ میں نہیں۔

۴۶۳۷ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَلَفٍ وَبَيْعٍ وَعَنْ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَاحِدٍ وَعَنْ بَيْعِ مَالَيْسَ عِنْدَكَ وَعَنْ رِبْحِ مَالَمْ يُضْمَنْ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلف اور بیع اور ایک بیع میں دو شرطیں کرنے، جو چیز اپنے پاس نہیں اسے فروخت کرنے اور جس چیز کا نقصان اپنے ذمے نہیں اس کا نفع لینے سے منع فرمایا۔

بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ وَّهُوَ اَنْ يَّقُوْلَ اِبِيْعُكَ هٰذِهِ السِّلْعَةَ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ نَقْدًا اَوْ بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ نَسِيْئَةً

ایک بیع کے اندر دو بیعیں کرنا:

مثلاً کوئی شخص یوں کہے کہ میں یہ چیز تمہیں بیچتا ہوں۔ اگر تو نقد دے گا تو سو روپیہ اور ادھار دے گا تو دو سو روپیہ کو۔

۴۶۳۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ .

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو بیعیں کرنے سے منع فرمایا۔

اَلنَّهْيُ عَنْ بَيْعِ الثُّنْيَا حَتّٰى يُعْلَمَ

بیع ثنیا کی ممانعت مگر جب معلوم ہو۔

نوٹ :۔ ثنیا کا مطلب ہے۔ استثناء کرنا۔ یعنی ایک چیز کو فروخت کرنا اور اس میں سے ایک نامعلوم مقدار کو مستثنیٰ کر لینا مثلاً کوئی شخص اپنے باغ کا میوہ فروخت کرے مگر کچھ میوہ نکال لینے کی شرط کرے تو جب تک اس کا اندازہ ٹھیک ٹھیک معلوم نہ ہو یہ ناجائز ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۶۲۹ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا اِلَّا اَنْ تُعْلَمَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلت، مزابنت، مخابرت سے منع فرمایا۔ اور استثناء سے بھی مگر جب معلوم ہو تو جائز ہے

ان سب کے معانی گزر چکے ہیں۔

اور استثناء معلوم کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس کی مقدار معلوم ہو۔ یعنی وہ کل غلہ یا میوہ جس کو فروخت کرتا ہے۔ اس کا اندازہ معلوم ہو۔ اور پھر جتنا نکالتا ہے۔ وہ بھی معلوم ہو۔

۴۶۳۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَالثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ، مخابرہ، معاومہ اور ثنیا سے منع فرمایا اور عرایا کی اجازت بخشی۔

نوٹ:۔ معاومہ کا مطلب یہ ہے۔ کہ کئی سالوں کا رکھا ہوا میوہ فروخت کیا جائے۔

اگر کوئی کھجور کا درخت فروخت کرے تو پھل کس کے ہیں

اَلنَّخْلُ يُبَاعُ اَصْلُهَا وَيَسْتَثْنِي الْمُشْتَرِي ثَمَرَتَهَا۔

۴۶۳۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرِئٍ اَبَّرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ اَصْلَهَا فَلِلَّذِي اَبَّرَ ثَمَرُ النَّخْلِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کوئی کھجور کا درخت فروخت کرے جسے وہ پیوند کر چکا ہو۔ تو پھل اسی کے ہیں۔ اگر خریدار یہ شرط کرے۔ کہ پھل میں لوں گا۔ اور بائع راضی ہو جائے تو اسے ہی ملیں گے۔

اگر غلام فروخت ہو اور خریدار اس کا مال لینے کی شرط کرے

اَلْعَبْدُ يُبَاعُ وَيَسْتَثْنِي الْمُشْتَرِي مَالَهُ

۴۶۳۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کھجور کا درخت پیوند کرنے کے بعد خریدے تو وہ اس کے فروخت کرنے والے کو ملیں گے۔ مگر جب خریدار اس طرح شرط کرے اور جو شخص غلام کو فروخت کرے اور اس کے پاس مال ہو تو وہ مال بائع کا ہے سوائے اس کے کہ خریدار شرط کرے۔

بیع میں شرط لگانا

اَلْبَيْعُ يَكُوْنُ فِيْهِ الشَّرْطُ فَيَصِحُّ الْبَيْعُ وَالشَّرْطُ

۴۶۳۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَاَعْيَا جَمَلِي فَاَرَدْتُ اَنْ اُسَيِّبَهُ فَلَحِقَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا لَهُ فَضَرَبَهُ فَسَارَ سَيْرًا لَمْ يَسِرْ مِثْلَهُ فَقَالَ بِعْنِيهِ بِوُقِيَّةٍ قُلْتُ لَا قَالَ بِعْنِيهِ فَبِعْتُهُ بِوُقِيَّةٍ وَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهُ اِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں ایک سفر میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور میرا اونٹ تھک گیا۔ میں نے چاہا کہ میں اس اونٹ کو آزاد کر دوں اسی دوران حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم آکر مجھے ملے۔ اور آپ نے اس اونٹ کے لیے دعا فرمائی۔ اور آپ نے اسے ہانکا وہ اس طرح چلا جیسے پہلے کبھی اتنا تیز نہیں چلا تھا۔ سرور کونین

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَلَغْنَا الْمَدِيْنَةَ اَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ وَابْتَغَيْتُ ثَمَنَهُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَاَرْسَلَ اِلَيَّ فَقَالَ اَتُرَانِيْ اِنَّمَا مَاكَسْتُكَ لِاٰخُذَ جَمَلَكَ خُذْ جَمَلَكَ وَدِرْهَمَكَ .

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ اونٹ بہ چالیس درہم کے بدلے مجھے دے دو۔ میں نے عرض کیا کہ میں یہ فروخت نہیں کرتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیچ دو۔ چنانچہ میں نے اسے چالیس درہم کے عوض فروخت کر دیا اور ساتھ یہ شرط کی کہ ہم مدینہ منورہ تک اس پر سوار ہوں گے جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو میں اونٹ لے کر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور قیمت وصول کی۔ میں واپس چلا تو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا بھیجا اور فرمایا۔ کیا تو یہ خیال کرتا ہے۔ کہ میں نے تیرے اونٹ کی قیمت کم لگائی تھی تاکہ تیرا اونٹ لے لوں۔ لو یہ رہا تمہارا اونٹ اور تمہارا روپیہ۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا سے مندرجہ ذیل مسائل کا استنباط ہوتا ہے۔

۱:۔ بیع میں شرط کرنا جائز اور درست ہے۔ اگرچہ اس میں فروخت کرنے والے کا نفع ہو۔

۲:۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن خلق ملاحظہ ہو۔ کہ آپ نے وہ چیز بھی واپس کر دی۔ اور دام بھی دے دیئے۔

۳:۔ یہ حدیث شریف ایک معجزہ ہے۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ انتہائی ضعیف اور کمزور اونٹ آپ کی برکت سے چالاک اور تیز ہو گیا۔

۴۶۴۴ عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاضِحٍ لَنَا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ ثُمَّ ذَكَرَ كَلَامًا مَعْنَاهُ فَاَزْحَفَ الْجَمَلُ فَزَجَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَشَطَ حَتّٰى كَانَ اَمَامَ الْجَيْشِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ مَا اٰرَاكَ اِلَّا قَدِ انْتَشَطَ قُلْتُ بِبَرَكَتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِعِيْنِهٖ وَلَكَ ظَهْرُهٗ حَتّٰى تَقْدَمَ فَبِعْتُهُ وَكَانَتْ لِيَ الْمَدِيْنَةَ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ وَلٰكِنِّيْ اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ فَلَمَّا قَضَيْنَا غَزَاتَنَا وَدَنَوْنَا اِسْتَاْذَنْتُهُ بِالتَّعْجِيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرُسٍ قَالَ اَبِكْرًا تَزَوَّجْتَ اَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَمْرٍو اُصِيْبَ وَتَرَكَ جَوَارِيَ بِكَارًا اَفَكَرِهْتُ اَنْ اٰتِيَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا تُعَلِّمُهُنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ فَاَذِنَ لِيْ وَقَالَ لِيْ اَتِيْتَ اَهْلَكَ عَشِيًّا فَلَمَّا قَدِمْتُ اَخْبَرْتُ خَالِيْ بِبَيْعِ الْجَمَلِ فَلَامَنِيْ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پانی بھرنے والے اونٹ پر سوار ہو کر جہاد کیا۔ اور بعد ازاں حدیث شریف کو بیان کیا۔ اس کے بعد فرمایا۔ کہ اونٹ تھک گیا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ڈانٹا تو وہ تیز ہو گیا۔ حتیٰ کہ سب لشکر کے آگے ہو گیا۔ جناب سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے جابر مجھے معلوم ہے کہ تمہارا اونٹ تیز ہو گیا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی برکت سے۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ یہ مجھے بیچ دو۔ اور تم مدینہ منورہ پہنچنے تک اس پر [illegible]۔ میں نے یہ [illegible] حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سرمت رہا۔ اگرچہ مجھے اونٹ کی بہت ضرورت تھی مجھے اس بات پر شرم آئی۔ (کہ آپ فروخت کرنے کو فرماتے ہیں۔ اور میں فروخت نہ کروں) جب ہم جہاد سے فارغ ہوئے اور ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے جانے کی اجازت طلب کی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ابھی نکاح کیا ہے۔ حضور علیہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَوْتُ بِالْجَمَلِ فَأَعْطَانِيْ ثَمَنَ الْجَمَلِ وَالْجَمَلَ وَسَهْمًا مَعَ النَّاسِ۔

الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا۔ کیا کنواری عورت سے شادی کی ہے یا شادی شدہ سے؟ میں نے عرض کیا۔ ثیب سے (یعنی جس کی شادی ہو چکی تھی اور وہ بعد میں بیوہ ہو گئی) (اس کی وجہ یہ ہے کہ) میرے باپ عبداللہ مارے گئے اور وہ کنواری لڑکیاں پیچھے چھوڑ گئے تو مجھے ان کے پاس ایک کنواری لڑکی لانا برا معلوم ہوا (یعنی ایسی بیوی سے نکاح کر کے لاؤں) لہٰذا میں نے ثیبہ سے نکاح کر لیا۔ کہ وہ انہیں تعلیم دے اور ادب سکھلائے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اجازت دی۔ اور فرمایا رات کو اپنی بیوی کے پاس جاؤ۔ جب میں گیا تو اپنے ماموں سے اونٹ فروخت کرنے کا حال بیان کیا انہوں نے مجھے ڈانٹ پلائی۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تو میں صبح کے وقت اونٹ لے کر گیا۔ آپ نے اونٹ کی قیمت ادا فرمائی۔ اور اونٹ بھی واپس کر دیا۔ اور مال غنیمت سے ایک حصہ سب لوگوں کے برابر عطا فرمایا۔

۲۶۴۵ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ وَكُنْتُ عَلٰى جَمَلٍ فَقَالَ وَمَالَكَ فِيْ اٰخِرِ النَّاسِ قُلْتُ أَعْيٰى بَعِيْرِيْ فَأَخَذَ بِذَنَبِهٖ فَزَجَرَهٗ فَإِنْ كُنْتُ إِنَّمَا أَنَا فِيْ أَوَّلِ النَّاسِ يَهْمِنِيْ رَأْسُهٗ فَلَمَّا ذَكَرْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَالَ مَا فَعَلَ الْجَمَلُ بِعُنَيْنِيْرٍ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ بِعْنِيْهِ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ قَالَ لَا بَلْ بِعْنِيْهِ قَدْ أَخَذْتُهٗ بِوُقِيَّةٍ اُرْكَبْهُ فَإِذَا قَدِمْتَ الْمَدِيْنَةَ فَأْتِنَا بِهٖ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ جِئْتُهٗ بِهٖ فَقَالَ لِبِلَالٍ يَا بِلَالُ زِنْ لَهٗ أُوقِيَّةً وَزِدْهُ قِيْرَاطًا قُلْتُ هٰذَا شَيْءٌ زَادَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُفَارِقْنِيْ فَجَعَلْتُهٗ فِيْ كِيْسِيْ فَلَمْ يَزَلْ عِنْدِيْ حَتّٰى جَاءَ أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ فَأَخَذُوْا مِنَّا مَا أَخَذُوْا۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک سفر میں میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور اونٹ پر سوار تھا۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا وجہ ہے کہ تو سب لوگوں کے پیچھے اور سب سے آخر میں رہتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میرا اونٹ کمزور اور نحیف ہو گیا ہے۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اونٹ کی دم پکڑ کر اسے ڈانٹ دیا۔ اور پھر وہ ایسا ہو گیا کہ میں سب لوگوں سے آگے تھا۔ جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو آپ نے دریافت فرمایا۔ اونٹ کو کیا ہوا۔ یہ تم میرے ہاتھ بیچ دو۔ میں نے عرض کیا نہیں آپ بلا قیمت ہی قبول فرمائیے آپ نے فرمایا۔ نہیں فروخت کر ڈالو۔ میں نے عرض کیا آپ یوں ہی لے لیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں فروخت کر دو۔ میں نے یہ اونٹ چالیس درہم کے عوض خریدا (آپ نے فرمایا) تم اس پر سواری کرتے رہو جب مدینہ منورہ پہنچو تو اسے ہمارے پاس لانا۔ جب میں مدینہ منورہ آیا تو میں نے اونٹ آپ کی خدمت اقدس میں پیش کر دیا۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اے بلال انہیں ایک اوقیہ چاندی تول کر دے دو۔ اور ایک قیراط زیادہ دینا میں نے کہا یہ وہ چیز ہے۔ جو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زائد بخشی ہے لہٰذا میں نے اسے ایک تھیلی میں محفوظ رکھا۔ اور وہ ہمیشہ میرے پاس محفوظ رہا یہاں تک کہ حرہ کے روز اہل شام آئے اور وہ ہم سے سب کچھ لوٹ کر لے گئے۔

نوٹ: حرہ مدینہ منورہ کے نزدیک کالی زمین کو کہتے ہیں۔ ذوالحجہ ۶۳ ہجری میں یزیدی لشکر نے مدینہ منورہ پر چڑھائی کی۔ جنہوں نے اہل مدینہ کو شہید کیا اور ان کے مال و متاع کو لوٹا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۶۴۶ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَدْرَكَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ عَلٰى نَاضِحٍ لَنَا سُوْءٍ فَقُلْتُ لَا يَزَالُ لَنَا نَاضِحُ سُوْءٍ يَا لَهْفَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَتَبِيْعُنِيْهِ يَا جَابِرُ قُلْتُ بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ قَدْ اَخَذْتُهُ بِكَذَا وَكَذَا وَقَدْ اَعْرَتُكَ ظَهْرَهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ ذَهَبْتُ بِهِ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا بِلَالُ اَعْطِهِ ثَمَنَهُ فَلَمَّا اَدْبَرْتُ دَعَانِيْ فَخِفْتُ اَنْ يَرُدَّهُ فَقَالَ هُوَ لَكَ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک پانی بھرنے والے اونٹ پر سوار دیکھا۔ جو بڑا سرکش تھا۔ میں نے کہا ہمارے لیے ہمیشہ ہی پانی کا بُرا اونٹ رہتا ہے۔ ہائے افسوس حضرت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے جابر کیا تم اسے فروخت کرتے ہو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ اونٹ بلا قیمت آپ ہی کا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ جابر کو بخش دے اور اس پر رحم فرما! میں نے اتنے پیسوں کے بدلے اونٹ لے لیا اور میں تمہیں اس پر مدینہ منورہ تک سوار ہونے کی اجازت دیتا ہوں۔ جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو میں اس اونٹ کو تیار کر کے لے گیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اے بلال! اس کی قیمت دے دو۔ جب میں واپس ہو کر چلا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھر بلایا۔ میں اس بات کا اندیشہ لاحق ہوا کہ کہیں آپ اپنا فرمان واپس نہ لے لیں آپ نے فرمایا۔ اونٹ بھی تمہارا ہے لہٰذا لے جائیے۔

۴۶۴۷ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰى نَاضِحٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَبِيْعُنِيْهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللّٰهِ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ اَتَبِيْعُنِيْهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللّٰهِ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ اَتَبِيْعُنِيْهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللّٰهِ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ قَالَ اَبُوْ نَضْرَةَ وَكَانَتْ يَقُوْلُهَا الْمُسْلِمُوْنَ اَفْعَلُ كَذَا وَكَذَا وَاللّٰهِ يَغْفِرُ لَكَ.

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے اور میں ایک پانی بھرنے والے اونٹ پر سوار تھا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ کیا تم اسے اتنی قیمت لے کر بیچو گے؟ اللہ تمہاری مغفرت کرے۔ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ آپ کا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ اتنے اتنے پیسے لے کر فروخت کرو گے؟ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاں وہ آپ ہی کا ہے۔ آپ ہی کا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تو اتنی قیمت کے بدلے فروخت کرے گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ آپ ہی کا ہے؟ حدیث ہذا کے راوی ابو نضرہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے، ایک ایسا حکم ہے جیسے مسلمان کہتے ایسا ایسا کرو۔ خدا تمہاری مغفرت کرے!

اَلْبَيْعُ يَكُوْنُ فِيْهِ الشَّرْطُ الْفَاسِدُ فَيُغَيِّرُهُ الْبَيْعَ وَيُبْطِلُ الشَّرْطَ

اگر بیع میں شرط فاسد ہو تو بیع درست ہو جائے گی اور شرط باطل ہو گی!

۴۶۴۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرَيْتُ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْطَى الْوَرِقَ قَالَ فَاَعْتَقَهَا قَالَتْ فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَتْ زَوْجُهَا حُرًّا.

ہے۔ کہ میں نے بریرہ کو خریدا اور اس کے والیوں نے یہ شرط لگائی کہ اس کا ترکہ ہم لیں گے۔ میں نے اس بات کا تذکرہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے ارشاد فرمایا اسے آزاد کر دو۔ کیونکہ ترکہ اسی شخص کو ملتا ہے جو خرید کر روپیہ دے۔ پھر اسے آزاد کر دیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور اپنے خاوند کی طرف سے اختیار دیا اس نے خاوند سے جدا ہونا اختیار کیا اور اس کا خاوند آزاد تھا۔

نوٹ:۔ حضور نے اسے اپنے خاوند کی طرف سے اختیار دیا۔ یعنی وہ چاہے تو اس کے پاس رہے۔ اور چاہے تو اس سے علیحدہ اور الگ ہو جائے! کیونکہ آزاد کردہ لونڈی کو اختیار ہوتا ہے۔ کہ اس خاوند کے پاس رہے یا نہ رہے جس خاوند سے اس کا آزاد ہونے سے قبل نکاح ہوا تھا۔

۴۶۴۹ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ لِلْعِتْقِ وَاَنَّهُمْ اشْتَرَطُوْا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ وَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيْلَ هٰذَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَخُيِّرَتْ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپؓ نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کرنے کے لیے خریدنے کا ارادہ فرمایا لیکن اس کے مالکوں نے شرط یہ لگائی کہ اس کا ترکہ ہم لیں گے۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس بات کا تذکرہ ہوا۔ آپ نے فرمایا تم اسے خرید لو اور آزاد کر دو۔ کیونکہ ولا اسی شخص کو ملے گا جو آزاد کرے گا۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں گوشت لایا گیا۔ لوگوں نے کہا کہ یہ گوشت صدقہ کا ہے۔ جو حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو ملا تھا۔ آپ نے فرمایا بریرہ کے لیے یہ صدقہ ہے اور ہمارے لیے بریرہ کی طرف سے تحفہ (ہدیہ ہے) اور جب وہ آزاد ہوئیں تو انہیں اختیار ملا کہ چاہے اپنے خاوند کے پاس رہیں یا نہ رہیں۔

۴۶۵۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَائِشَةَ اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ اَهْلُهَا نَبِيْعُكِهَا عَلٰى اَنَّ الْوَلَاءَ لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكَ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک لونڈی خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ فرمایا۔ اس کے مالکوں نے کہا کہ ہم یہ لونڈی آپ کے ہاتھوں اس شرط پر فروخت کرتے ہیں۔ کہ ولا (ترکہ) ہمیں ملے گا۔ انہوں نے اس کا ذکر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تمہیں یہ شرط خریدنے سے نہ روکے۔ کیونکہ ولا اسی شخص کو ملے گی جو آزاد کرے۔

نوٹ:۔ پس بیع صحیح ہے۔ اور ان کی شرط باطل ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَيْعُ الْمَغَانِمِ قَبْلَ اَنْ يُّقْسَمَ

مال غنیمت کو تقسیم ہونے سے پہلے فروخت کرنا

۴۶۵۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ وَعَنِ الْحَبَالٰى وَاَنْ يُّوْطَئْنَ حَتّٰى حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِيْ بُطُوْنِهِنَّ وَعَنْ لَحْمِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نے مال غنیمت کی فروخت سے منع فرمایا۔ جب تک کہ یہ تقسیم نہ ہو۔ اور آپ نے (جہاد میں قید ہو کر آنے والی) حاملہ عورتوں سے جماع کرنے سے بھی منع فرمایا جب تک کہ وہ بچہ نہ جنیں اور آپ نے ہر ڈاڑھوں والے درندے کے گوشت سے بھی منع فرمایا۔ (جیسے شیر، بھیڑیا، چیتا وغیرہ)۔

بَيْعُ الْمَشَاعِ

مال مشترک کو فروخت کرنا۔

۴۶۵۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شِرْكٍ رِبْعَةٍ اَوْ حَائِطٍ لَا يَصْلُحُ لَهٗ اَنْ يَّبِيْعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهٗ فَاِنْ بَاعَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ حَتّٰى يُؤْذِنَهٗ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شفعہ ہر مشترک چیز میں ہے۔ خواہ وہ زمین ہو یا باغ ایک شریک کے لیے یہ درست نہیں کہ وہ اپنا مال غنیمت فروخت کرے جب تک وہ دوسرے شریک سے اجازت نہ لے۔ اگر وہ فروخت کرے تو دوسرا شریک لینے کا زیادہ حق دار ہے۔ جب تک کہ اجازت نہ دے

اَلتَّسْهِيْلُ فِيْ تَرْكِ الْاِشْهَادِ عَلَى الْبَيْعِ

فروخت کرتے وقت گواہ مقرر کرنے میں آسانی۔

قرآن مجید میں ہے۔ کہ جب تم فروخت کرو۔ تو گواہ مقرر کر لو۔ اور یہ حکم بطریق استحباب کے ہے، وجوبی نہیں اور اس میں حکمت یہ ہے کہ آئندہ معاملہ پیچیدہ نہ ہو۔

۴۶۵۳ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ اَنَّ عَمَّهٗ حَدَّثَهٗ وَهُوَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَ فَرَسًا مِّنْ اَعْرَابِيٍّ وَاسْتَتْبَعَهٗ لِيَقْبِضَ ثَمَنَ فَرَسِهٖ فَاَسْرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبْطَأَ الْاَعْرَابِيُّ وَطَفِقَ الرِّجَالُ يَتَعَرَّضُوْنَ لِلْاَعْرَابِيِّ فَيُسَاوِمُوْنَ بِالْفَرَسِ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَهٗ حَتّٰى نَادَ بَعْضُهُمِ فِي السَّوْمِ عَلٰى مَا ابْتَاعَهٗ مِنْهُ فَنَادَى الْاَعْرَابِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ

سیدنا حضرت عمارہ بن خزیمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں اور انہوں نے اپنے چچا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا اور وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے اجناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گنوار سے ایک گھوڑا خریدا اور اسکو ساتھ لے گئے ایسے کہ اپنے گھوڑے کی قیمت لے لے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی چلے اور گنوار دیر سے چلا۔ لوگوں نے اعرابی سے پوچھنا شروع کیا اور گھوڑے کی قیمت مقرر کرنے لگے انہیں علم نہ تھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس گھوڑے کو خرید چکے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض لوگوں نے (لاعلمی میں) آپ کی قیمت خرید سے اس کی قیمت میں اضافہ کر دیا۔ اس وقت اعرابی نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا اگر آپ نے خریدنا ہے تو ٹھیک ورنہ میں گھوڑا کسی دوسرے شخص کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

كُنْتَ مُبْتَاعًا هٰذَا الْفَرَسَ وَإِلَّا بِعْتُهُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ سَمِعَ نِدَاءَهُ فَقَالَ لَيْسَ قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا بِعْتُكَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ فَطَفِقَ النَّاسُ يَلُوْذُوْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَعْرَابِيِّ وَهُمَا يَتَرَاجَعَانِ فَطَفِقَ الْأَعْرَابِيُّ يَقُوْلُ هَلُمَّ شَاهِدًا يَشْهَدُ أَنِّي قَدْ بِعْتُكَهُ قَالَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بِعْتَهُ قَالَ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خُزَيْمَةَ قَالَ لَوْ لَمْ تَشْهَدْ قَالَ بِمَ تَصْدِيْقِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ.

ہاتھ فروخت کر رہا ہوں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم یہ آواز سن کر کھڑے ہوئے اور دریافت فرمایا۔ کیا تم نے یہ گھوڑا مجھے فروخت نہیں کر دیا؟ اور میں نے تم سے خرید نہیں لیا؟ اعرابی نے کہا خدا کی قسم میں نے اسے آپ کے ہاتھ فروخت نہیں کیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم سے خرید چکا ہوں کچھ لوگ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہو گئے اور بعض دوسرے اعرابی کی طرف اور دونوں میں تکرار ہونے لگی۔ اعرابی نے کہا۔ اچھا تو آپ گواہ لائیے۔ کہ میں نے آپ کے ہاتھوں گھوڑا فروخت کر دیا ہے۔؟ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو نے یہ گھوڑا حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تم کیوں گواہی دیتے ہو؟ انہوں نے کہا میں آپ کو جان چکا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی کو دو اشخاص کی گواہی کے برابر قرار دیا۔

خِلَافُ الْمُتَبَايِعَيْنِ فِي الثَّمَنِ

بیچنے والے اور خریدنے والے کا قیمت میں اختلاف

۴۶۵۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَالْقَوْلُ مَا يَقُوْلُ رَبُّ السِّلْعَةِ أَوْ يَتَتَارَكَانِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ فرماتے تھے۔ جب فروخت کنندہ اور خریدار قیمت میں اختلاف کریں فروخت کرنے والا زیادہ بتائے اور خریدار کم ہے اور دونوں کے پاس گواہ نہ ہوں تو فروخت کرنے والے کی بات کو ترجیح دی جائے گی (اسی کا اعتبار ہوگا بشرطیکہ وہ قسم کھائے) اور خریدار کو اسی قیمت پر لینا ہوگا۔ یا اگر نہ لے تو اسے چھوڑ دینے کا اختیار ہے۔

۴۶۵۵ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ حَضَرْنَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَتَاهُ رَجُلَانِ تَبَايَعَا سِلْعَةً فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَخَذْتُهَا بِكَذَا وَقَالَ هٰذَا بِعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا فَقَالَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ أُتِيَ بْنُ مَسْعُوْدٍ فِي مِثْلِ هٰذَا فَقَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمِثْلِ هٰذَا فَأَمَرَ الْبَائِعَ أَنْ يَسْتَحْلِفَ ثُمَّ يَخْتَارَ

جناب حضرت عبدالملک بن عبید راوی ہیں۔ کہ ہم حضرت ابوعبیدہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور وہاں دو آدمی آئے جنہوں نے سامان فروخت کیا تھا۔ ایک شخص بولا کہ میں نے تو اتنے اتنے دام دے کر لیا ہے۔ اور دوسرا کہنے لگا میں نے اتنے اتنے داموں کے عوض فروخت کیا ہے۔ حضرت ابوعبیدہ نے بتایا کہ حضرت ابن مسعود رضی

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْمُتَبَاعَ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ.

اللہ عنہ کے پاس اسی نوعیت کا ایک مقدمہ آیا۔ انہوں نے بتایا کہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ آپ کی خدمت میں بھی ایسا ہی مقدمہ پیش ہوا اور آپ نے فروخت کرنے والے کو حلف اٹھانے کا حکم صادر فرمایا۔ اور بعد ازاں خریدار کو اختیار دیا کہ وہ چاہے تو (فروخت کنندے کی قسم کے مطابق بیان کیے گئے) داموں کے بدلے سامان لے لے وگرنہ چھوڑ دے۔

مُبَايَعَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ

اہل کتاب سے خرید و فروخت کرنا

۴۶۵۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيئَةٍ وَأَعْطَاهُ دِرْعًا لَهُ رَهْنًا.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ادھار اناج خریدا اور آپ نے اس کے پاس اپنی زرہ گروی رکھ دی۔

۴۶۵۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ لِأَهْلِهِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا اور آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس دو تہائی صاع جَو کے بدلے گروی تھی۔ جو آپ نے اپنے گھر والوں کے لیے خریدے تھے:

بَيْعُ الْمُدَبَّرِ

مدبر کی بیع

نوٹ: اس غلام یا لونڈی کو مدبر کہا جاتا ہے۔ جس کو اس کے مالک نے اپنے مرنے کے بعد آزاد کر دینے کا کہا ہو۔

۴۶۵۸ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عُذْرَةَ عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَبَلَغَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَكَ مَالٌ غَيْرُهُ قَالَ لَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِأَهْلِكَ فَإِنْ فَضَلَ مِنْ أَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِي قَرَابَتِكَ فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ مِنْ ذِي قَرَابَتِكَ فَهَكَذَا يَقُولُ وَهَكَذَا يَقُولُ وَهَكَذَا بَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ بنو عذرہ میں سے ایک شخص نے ایک غلام کو مرنے کے بعد آزاد کر دیا اس بات کی اطلاع حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی۔ آپ نے اس کے مالک سے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس اس کے علاوہ کوئی لونڈی یا غلام ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ اس غلام کو مجھ سے کون خریدتا ہے؟ یہ سن کر جناب نعیم بن عبداللہ نے اس غلام کو آٹھ سو درہم کے عوض خریدا اور وہ درہم لا کر آپ کی خدمت میں پیش کیے۔ آپ نے یہ درہم اس کے مالک کو دیئے اور فرمایا پہلے اپنے آپ پر خرچ کرو اور صدقہ دو۔ پھر اگر کچھ بچے تو اپنے گھر والوں کو دو۔ اگر اپنے گھر والوں سے بھی بچ جائے تو اپنے عزیزوں کو دو۔ اگر عزیزوں سے بھی بچے تو اس طرح یعنی سامنے اور دائیں و بائیں طرف اشارہ فرمایا یعنی فقیروں کو صدقہ دے دے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۶۵۹ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ اَبُو مَذْكُوْرٍ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهٗ عَنْ دُبُرٍ يُقَالُ لَهٗ يَعْقُوْبُ لَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهٗ فَدَعَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيْهِ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ وَ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فَقِيْرًا فَلْيَبْتَدِئْ بِنَفْسِهٖ قَالَ كَانَ فَضْلًا فَعَلٰى عِيَالِهٖ فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلٰى قَرَابَتِهٖ اَوْ عَلٰى ذِيْ رَحِمٍ فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَهٰهُنَا وَهٰهُنَا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ ابو مذکور نامی ایک مرد انصاری نے اپنے غلام یعقوب کو اپنے مرنے کے بعد آزاد کر دیا کہ اس کے پاس اسکے سوا اور کوئی مال نہ تھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے بلایا اور دریافت فرمایا۔ اس غلام کو کون خریدتا ہے؟ نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو آٹھ سو درہم کے عوض خریدا۔ آپ نے وہ درہم اس مرد انصاری کو دیئے اور فرمایا۔ تم میں سے جب کوئی شخص محتاج ہو تو وہ سب سے پہلے اپنی ذات سے شروع کرے پھر اگر کوئی بچے تو وہ اسے اپنی بیوی بچوں پر صرف کرے پھر اگر کچھ بچے تو وہ اسے اپنے رشتہ داروں یا ذی رحم پر خرچ کرے۔ اور اگر پھر بھی کچھ بچے تو وہ ادھر ادھر فقیروں پر خرچ کرے۔

۴۶۶۰ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ الْمُدَبَّرَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر کو فروخت فرمایا۔

بَيْعُ الْمُكَاتَبِ

مکاتب کو فروخت کرنا

نوٹ:۔ مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں۔ جسے اس کے مالک نے کہہ دیا ہو۔ کہ اگر تو اتنے روپے دے تو آزاد ہے۔

۴۶۶۱ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِيْ اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِاَهْلِهَا فَاَبَوْا وَقَالُوْا اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ فَيَكُوْنَ لَنَا وَلَاؤُكِ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْ وَاَعْتِقِيْ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَمَنِ اشْتَرَطَ شَيْئًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس (بدل کتابت ادا کرنے کے لیے) مدد طلب کرنے آئیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ جاؤ اور اپنے مالکوں سے پوچھو اگر انہیں منظور ہوا تو میں تمہاری کتابت کے پیسے ادا کر دوں گی اور تمہارا ترکہ میں لے لوں گی اس نے آکر اپنے مالکوں سے بیان کیا اور انہوں نے انکار کیا۔ اور کہا۔ اگر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔ کو منظور ہو تو وہ جو چاہیں اور جیسے چاہیں کریں تیری وراثت ہم لیں گے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا ذکر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے ان سے ارشاد فرمایا تم خرید کر لو اور آزاد کر دو۔ ترکہ اسی شخص کو ملے گا جو آزاد کرے بعد ازاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ وہ لوگ کتنے قابل افسوس ہیں۔ جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

میں نہیں ہیں۔ جو شخص ایسی شرط لگائے جو کتاب اللہ میں نہیں ہے وہ پوری نہ ہوگی اگرچہ سو شرطیں لگائے اللہ تعالیٰ کی شرط قبول کرنے اور بھروسا کرنے کے زیادہ لائق ہے۔

اَلْمُكَاتَبُ يُبَاعُ اِنْ يُقْضَى مِنْ كِتَابَتِهِ شَيْئًا

مکاتب نے اگر اپنی بدل کتابت میں سے کچھ ادا نہ کیا ہو تو اس کا فروخت کرنا درست ہے

۴۶۶۳ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ اِلَيَّ فَقَالَتْ يَا عَائِشَةُ اِنِّي كَاتَبْتُ اَهْلِي عَلَى سَبْعِ اَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ اُوقِيَةٌ فَاَعِينِينِي وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَنَفَسَتْ فِيهَا اِرْجِعِي اِلَى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوا اَنْ اُعْطِيَهُمْ ذٰلِكِ جَمِيعًا وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ اِلَى اَهْلِهَا فَعَرَضَتْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا وَقَالُوا اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ مِنْهَا اِبْتَاعِي وَاَعْتِقِي فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ فَفَعَلَتْ وَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالَى ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ النَّاسِ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ وَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ .

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ بریرہ میرے پاس آئیں اور کہنے لگیں اے عائشہ میں نے اپنے مالکوں سے سات اوقیہ پر کتابت کی۔ کریں ہر سال ایک اوقیہ ادا کروں گی لہٰذا آپ میرے ساتھ تعاون فرمائیں! اور انہوں نے اپنی کتابت میں سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی طرف رغبت ہوئی تو آپ نے فرمایا۔ تم اپنے مالکوں کے پاس چلی جاؤ اور اگر وہ رضامند ہوں تو میں یہ سات اوقیے دے دوں گی لیکن تمہارا ترکہ میں لوں گی۔ بریرہ مالکوں کے پاس گئیں۔ اور ان سے یہ بیان کیا انہوں نے انکار کر دیا کہ اگر عائشہ چاہیں تو للہ آپ سے سلوک کریں تاہم ترکہ ہم لیں گے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ذکر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم ان کے کہنے سے بریرہ کو نہ چھوڑو خرید لو اور آزاد کر دو۔ کیونکہ ولا اسی کو ملے گی جو آزاد کرے گا آپ نے ایسا ہی کیا۔ بعد ازاں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان فرمائی۔ اور فرمایا۔ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں۔ جو شخص ایسی شرط لگائے جو کتاب اللہ میں نہیں ہے۔ تو وہ باطل ہے۔ اگرچہ سو شرطیں بھی ہوں اللہ جل شانہ کا حکم قبول کرنے کے زیادہ لائق ہے۔ اور اس کی شرط بھی نہایت مضبوط ہے۔ ولا اسی شخص کو ملے گی جو آزاد کرے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَيْعُ الْوَلَاءِ

۴۶۶۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ۔

۴۶۶۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ۔

۴۶۶۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ۔

ولا کا فروخت کرنا:

جناب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ولا کے فروخت کرنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ولاء کی فروخت اور ہبہ سے منع فرمایا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ولاء کی فروخت اور ہبہ سے منع فرمایا۔

بَيْعُ الْمَاءِ

۴۶۶۶ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ۔

۴۶۶۷ عَنْ مُرَّةَ بْنِ عَبْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ۔

پانی کو فروخت کرنا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت مرہ بن عبد رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا۔ آپ پانی کے فروخت کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

بَيْعُ فَضْلِ الْمَاءِ

۴۶۶۸ عَنْ اِيَاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ وَبَاعَ قَيِّمُ الْوَهْطِ فَضْلَ مَاءِ الْوَهْطِ فَكَرِهَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ۔

۴۶۶۹ عَنْ اِيَاسِ بْنِ عَبْدٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوْا فَضْلَ الْمَاءِ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ۔

بچے ہوئے پانی کا فروخت کرنا:

سیدنا حضرت ایاس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے ہوئے پانی کو بیچنے سے منع فرمایا۔ اور قیم نے طائف کے ایک گاؤں وہط کا پانی فروخت کیا تو اسے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے برا جانا۔

ایک صحابی جناب حضرت ایاس بن عبد رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ بچا ہوا پانی فروخت نہ کرو کیونکہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے ہوئے پانی کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

بَيْعُ الْخَمْرِ

۴۶۷۰ عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ الْمِصْرِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَهْدٰى رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شراب فروخت کرنا

سیدنا حضرت ابن وعلہ مصری نے جناب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انگور سے نچوڑے ہوئے پانی کے متعلق دریافت کیا۔ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِرِوَايَةِ حَكِيمٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عَلِمْتَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَهَا فَسَارَّ وَلَمْ اَفْهَمْ مَا سَارَّهُ كَمَا اَرَدْتُ فَسَاَلْتُ اِنْسَانًا اِلٰى جَنْبِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ سَارَّكَ قَالَ اَمَرْتُهُ اَنْ يَبِيعَهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا فَفَتَحَ الْمَزَادَتَيْنِ حَتّٰى ذَهَبَ مَا فِيهَا.

نے فرمایا کہ ایک شخص سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں شراب کی مشکیں تحفہ لایا آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام فرمایا ہے۔ پھر کسی نے آہستہ سے اس شخص کے کان میں کچھ کہا۔ اور مجھے معلوم نہیں۔ کہ کیا کہا۔ میں نے اس کے نزدیک بیٹھے ہوئے ایک اور شخص سے پوچھا۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو نے اس کے کان میں کیا کہا؟ اس شخص نے عرض کیا۔ کہ میں نے تو اس شخص سے کہا کہ فروخت کردو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس ذات اقدس نے اس کا پینا حرام قرار دیا ہے اس نے اس کا فروخت کرنا بھی حرام قرار دیا ہے۔ تب اس نے دونوں مشکوں کا منہ کھول دیا۔ اور اس میں جتنی شراب تھی بہ گئی۔

۴۶۷۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اٰيَاتُ الرِّبٰوا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَلَاهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ جب سود کی آیات نازل ہوئیں تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور لوگوں کو پڑھ کر سنائیں بعد ازاں شراب کی تجارت کو حرام قرار دیا۔

بَابُ بَيْعِ الْكَلْبِ

کتے کو فروخت کرنا

۴۶۷۲ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ.

سیدنا حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتے کی قیمت اور رنڈی (داشتہ) عورت کے کرائے اور نجومی کی کمائی سے منع فرمایا۔

۴۶۷۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَشْيَاءَ حَرَّمَهَا وَثَمَنِ الْكَلْبِ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی چیزوں کو حرام فرمایا اور اس میں سے کتے کی قیمت کو بھی حرام قرار دیا۔

مَا اسْتُثْنِيَ

کون سا کتا فروخت کرنا درست ہے

۴۶۷۴ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ.

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا۔ مگر شکاری کتا اس سے مستثنیٰ ہے۔

نوٹ:۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ حدیث ہذا منکر ہے یعنی معتبر لوگوں کی روایت کے برعکس ہے۔ اور اس میں شکاری

www.sirat-e-mustaqeem.com

کتا اور اس کا استثنار مذکور نہیں:

بَيْعُ الْخِنْزِيْرِ

سؤر کا فروخت کرنا

۴۶۷۵ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهٗ يُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ قَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهَا جَمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپؓ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مکہ مکرمہ میں فتح مکہ کے سال ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ بے شک اللہ رب العزت اور اسکے رسول نے شراب مردار، سؤر اور بتوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مردے کی چربی کے متعلق آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ جس سے کشتیاں چکنی کی جاتی ہیں اور کھالوں کو تیل لگایا جاتا ہے؟ اور لوگ اسے جلا کر روشنی کرتے ہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں وہ حرام ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یہود کو تباہ و برباد کرے۔ جب اللہ رب العزت نے ان پر چربی کو حرام فرمایا۔ تو انہوں نے اسے پگھلایا۔ بعد ازاں فروخت کر کے اس کی قیمت کھائی۔

بَيْعُ ضِرَابِ الْجَمَلِ

نر اونٹ کو مادہ پر چڑھانے کا معاوضہ لینا

۴۶۷۶ عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَبَيْعِ الْاَرْضِ لِلْحَرْثِ يَبِيْعُ الرَّجُلُ اَرْضَهٗ وَمَاءَهٗ فَعَنْ ذٰلِكَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نر اونٹ کو مادہ اونٹنی کے ساتھ جفتی پر اجرت لینے سے منع فرمایا۔ نیز آپ نے پانی فروخت کرنے، اور کھیتی کے لیے زمین کو فروخت کرنے سے منع فرمایا

نوٹ:۔ پانی اور کھیتی کو فروخت کرنے سے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ یعنی کوئی شخص اپنی زمین اور پانی کو دوسرے شخص کے ہاتھ فروخت کرے۔ کہ وہ اس میں کھیتی باڑی کرے گا۔ اور اس میں سے ایک حصہ بھی لے۔

۴۶۷۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کی جفتی کرانے پر اجرت لینے سے منع فرمایا۔

نوٹ:۔ بلکہ نر کو بغیر اجرت کے دینا چاہیئے۔ اگر مادہ والا خوشی سے دے تو کوئی حرج نہیں۔

۴۶۷۸ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الصَّعِقِ اَحَدُ بَنِيْ كِلَابٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ

سیدنا حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ قبیلہ بنی کلاب کی ایک شاخ بنی صعق میں سے ایک شخص سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّا نُكْرِمُ عَلٰى ذٰلِكَ ۔

اور نر مادہ کی جفتی کے متعلق دریافت کیا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع فرمایا۔ اس شخص نے کہا ہمیں بطور تحفہ کچھ ملتا ہے۔

نوٹ:۔ یعنی ہم شرط نہیں کرتے۔ بلکہ مادہ جانور والا اپنی خوشی سے کچھ نذر کرتا ہے۔ ترمذی شریف کی روایت میں اتنا زیادہ ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بطور تحفہ کے ملنی والی رقم کی اجازت بخشی۔

۴۶۷۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ وَعَسْبِ الْفَحْلِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوانے کی کمائی کھانے، نر سے جفتی کرانے کی اجرت وصول کرنے اور کتے کی قیمت وصول کرنے سے منع فرمایا۔

۴۶۸۰ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کی مادہ کے ساتھ جفتی کی مزدوری سے منع فرمایا۔

۴۶۸۱ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَعَسْبِ الْفَحْلِ ۔

سیدنا حضرت ابوحازم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت وصول کرنے اور نر کی مادہ سے جفتی کی مزدوری سے منع فرمایا۔

اَلرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْبَيْعَ فَيُفْلِسُ وَيُوجَدُ الْمَتَاعُ بِعَيْنِهٖ

ایک شخص ایک چیز خریدے پھر (اس کی قیمت ادا کرنے سے پہلے) مفلس ہو جائے اور وہ چیز جوں کی توں موجود ہو تو فروخت کرنے والا خریدار اور قرض خواہوں کی نسبت سے اس کا زیادہ مستحق ہے؛

۴۶۸۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرِئٍ ثُمَّ وَجَدَ الرَّجُلُ عِنْدَهُ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا فَهُوَ أَوْلٰى بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص مفلس ہو جائے۔ بعد ازاں اس کے پاس ایک شخص اپنا فروخت شدہ سامان جوں کا توں پائے تو دوسروں کی نسبت وہ شخص اس کے لینے کا زیادہ حقدار ہے۔

۴۶۸۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُعْدِمُ إِذَا وَجَدَ عِنْدَهُ الْمَتَاعَ بِعَيْنِهٖ وَعَرَفَ أَنَّهُ لِصَاحِبِهِ الَّذِي بَاعَهُ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب کوئی شخص غریب اور نادار ہو جائے۔ اور اس کے پاس کسی کی چیز جوں کی توں ملے اور وہ اس کو پہچان بھی لے تو وہ چیز اسی شخص کی ہے۔ جس نے اسے فروخت کیا تھا!

۴۶۸۴ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک شخص کے خریدے ہوئے پھلوں پر حضور سرور کونین

www.sirat-e-mustaqeem.com

فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا وَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقُوا عَلَيْهِ وَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں آفت آئی اور وہ شخص بہت مقروض ہوگیا۔ تو حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے صدقہ دو۔ لوگوں نے اسے صدقہ دیا تب بھی اس کا قرض ادا نہ ہوا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں سے ارشاد فرمایا۔ اب جو کچھ موجود ہے۔ اسے لو۔ اور تمہیں کچھ نہ ملے گا۔

اَلرَّجُلُ يَبِيعُ السِّلْعَةَ فَيَسْتَحِقُّهَا مُسْتَحِقٌّ ایک شخص مال فروخت کرے۔ اور بعد ازاں اس کا مالک کوئی اور شخص نکلے!

۴۶۸۵ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرِ بْنِ سِمَاكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّهُ إِذَا وَجَدَهَا فِي يَدِ الرَّجُلِ غَيْرِ الْمُتَّهَمِ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَهَا بِمَا اشْتَرَاهَا وَإِنْ شَاءَ اتَّبَعَ سَارِقَهُ وَقَضَى بِذٰلِكَ عُمَرُ وَأَبُو بَكْرٍ۔

سیدنا حضرت اُسید بن حضیر بن سماک رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا۔ کہ اگر کوئی شخص اپنی چیز کسی ایسے شخص کے پاس پائے جس پر چوری کا گمان نہ ہو۔ تو اگر وہ چاہے تو اتنی قیمت دے کر جتنے کو اس نے خریدا ہے، اس چیز کو لے لے۔ اور اگر چاہے تو چور کا پیچھا کرنے اور جناب حضرت فاروق اعظم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما نے بھی یہی حکم ارشاد فرمایا۔ (بعض علماء کے مذہب کے مطابق مالک اپنی چیز واپس لے لے۔ اور جس شخص کے پاس وہ چیز نکلے اسے حکم ہوگا کہ وہ اسے فروخت کرنے والے سے دام وصول کرے۔ بعد ازاں اپنے بائع سے یہاں تک کہ چور پکڑا جائے اور ان کی دلیل دوسری حدیث شریف ہے)۔

۴۶۸۶ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ عَامِلًا عَلَى الْيَمَامَةِ وَأَنَّ مَرْوَانَ كَتَبَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ أَيُّمَا رَجُلٍ سُرِقَ مِنْهُ سَرِقَةٌ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا حَيْثُ وَجَدَهَا ثُمَّ كَتَبَ بِذٰلِكَ مَرْوَانُ إِلَيَّ فَكَتَبْتُ إِلَى مَرْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِأَنَّهُ إِذَا كَانَ الَّذِي ابْتَاعَهَا مِنَ الَّذِي سَرَقَهَا غَيْرَ مُتَّهَمٍ بِغَيْرِ سَيِّدِهَا فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ الَّذِي سَرَقَ مِنْهُ بِثَمَنِهَا وَإِنْ شَاءَ اتَّبَعَ سَارِقَهُ ثُمَّ قَضَى بِذٰلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَبَعَثَ مَرْوَانُ بِكِتَابِي إِلَى مُعَاوِيَةَ وَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى مَرْوَانَ إِنَّكَ لَسْتَ أَنْتَ وَلَا أُسَيْدٌ تَقْضِيَانِ عَلَيَّ وَلٰكِنِ اقْضِ فِيمَا وُلِّيتُ عَلَيْكُمَا فَأَنْفَذْ

سیدنا حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ یمامہ کے حاکم تھے۔ اور مروان نے آپ کی طرف لکھا کہ حضرت معاویہ نے مجھے لکھا ہے۔ کہ جس شخص کی کوئی چیز چوری ہو جائے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔ جہاں وہ اسے پائے اُسید نے کہا۔ کہ مروان نے مجھے یہ لکھا اور میں نے مروان کی طرف لکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرح فیصلہ کیا ہے۔ جب وہ شخص جس نے اس چیز کو چور سے خریدا ہے۔ معتبر ہو (یعنی اس پر چوری کا گمان نہ ہو) تو چیز کے مالک کو اختیار ہے۔ خواہ قیمت دے کر (یعنی جتنی قیمت سے اس نے چور سے لیا ہے۔) وہ چیز لے لے۔ خواہ وہ چور کا پیچھا کرے۔ بعد ازاں اسی کے مطابق سیدنا حضرت ابوبکر صدیق، جناب فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے فیصلہ فرمایا۔ مروان نے میرے خط کو معاویہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

لَمَّا أَمَرْتُكَ بِهِ فَبَعَثَ مَرْوَانُ بِكِتَابِ مُعَاوِيَةَ فَقُلْتُ لَا أَقْضِي بِهِ مَا وُلِّيتُ بِمَا قَالَ مُعَاوِيَةُ.

کے پاس بھیج دیا۔ جناب معاویہ نے مروان کو لکھا کہ تو اور اسید مجھ پر حکمرانی نہیں کر سکتے۔ لیکن اس کے برعکس میں تم دونوں پر حکمرانی کر سکتا ہوں۔ کیونکہ میں نے تمہیں مقرر کیا ہے اور پھر جو حکم میرا ہے۔ اسی کے مطابق عمل کرو۔ مروان نے معاویہ کا خط میرے پاس بھیج دیا اور میں نے کہا کہ میں اس کے مطابق عمل نہیں کروں گا جو معاویہ کہتے ہیں جب تک ان کی طرف سے حاکم رہوں گا۔

۴۶۸۷ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ أَحَقُّ بِعَيْنِ مَالِهِ إِذَا وَجَدَهُ وَيَتْبَعُ الْبَائِعُ مَنْ بَاعَهُ.

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آدمی اس وقت اپنی چیز کا مستحق اور حق دار بنتا ہے جب وہ اسے پائے۔ اور جس شخص کے پاس کوئی چیز نکلے تو وہ فروخت کنندے کا پیچھا کرے (غالباً جناب معاویہ نے اسی حدیث پر عمل کیا ہے)۔

۴۶۸۸ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس عورت کا نکاح دو ولی کریں۔ یعنی ایک ولی ایک سے نکاح اور دوسرا دوسرے سے کرے تو پہلے ولی کا نکاح معتبر ہوگا۔ اور جس شخص نے دو شخصوں کے ہاتھ ایک چیز کو فروخت کیا تو جس کے ہاتھ اس نے پہلے فروخت کیا وہ چیز اسی کو ملے گی۔

اَلْاِسْتِقْرَاضُ

قرض لینے کا بیان

۴۶۸۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ مِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ أَلْفًا فَجَاءَهُ مَالٌ فَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ إِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْأَدَاءُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے چالیس ہزار درہم قرض لیے۔ بعد ازاں آپ کی خدمت میں مال پیش ہوا۔ آپ نے یہ سارے ادا کر دیئے اور ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تیرے گھر اور تیرے مال میں برکت دے۔ قرض کا بدلہ اور عوض یہ ہے، کہ آدمی اپنے قرض خواہ کا شکریہ ادا کرے۔ اور اسے ادا کرے۔

* * * * *

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلتَّغْلِيْظُ فِي الدَّيْنِ

قرضہ لینے کی برائی

۴۶۹۰ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ وَضَعَ رَاحَتَهٗ عَلٰى جَبْهَتِهٖ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا نَزَلَ مِنَ التَّشْدِيْدِ فَسَكَتْنَا وَفَزِعْنَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ سَأَلْتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا التَّشْدِيْدُ الَّذِيْ نَزَلَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ أُحْيِيَ ثُمَّ قُتِلَ ثُمَّ أُحْيِيَ ثُمَّ قُتِلَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ دَيْنُهٗ.

جناب محمد بن جحش رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ اسی دوران سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا۔ بعدازاں آپ نے اپنا دست مبارک پیشانی پر رکھا۔ اور ارشاد فرمایا سبحان اللہ کتنی سختی نازل ہوئی ہے۔ ہم لوگ خاموش ہو رہے۔ اور گھبرا گئے۔ جب دوسرا دن آیا۔ تو میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ سختی کیسی ہے؟ جو نازل ہوئی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر ایک شخص اللہ کی راہ میں جان دے دے اور پھر جلایا جائے۔ پھر مارا جائے پھر جلایا جائے۔ پھر مارا جائے۔ اور اس پر قرض ہو تو وہ جنت میں نہ جائے گا جب تک کہ وہ قرض ادا نہ کرے۔

۴۶۹۱ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَقَالَ أَهٰهُنَا مِنْ بَنِيْ فُلَانٍ أَحَدٌ ثَلٰثًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ فِي الْمَرَّتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ إِلَّا تَكُوْنُ أَجَبْتَنِيْ أَمَا إِنِّيْ لَمْ أُنَوِّهْ بِكَ إِلَّا بِخَيْرٍ إِنَّ فُلَانًا لِرَجُلٍ مِنْهُمْ مَاتَ مَأْسُوْرًا بِدَيْنِهٖ.

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ راوی ہیں۔ کہ ہم ایک جنازے میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ دریافت فرمایا۔ کیا اس جگہ فلاں فلاں قبیلے کا کوئی شخص ہے؟ تو ایک شخص کھڑا ہوا۔ آپ نے فرمایا تو نے پہلے دو دفعہ مجھے جواب کیوں نہ دیا؟ میں نے تجھ [illegible] نہیں کیا [illegible] فلاں شخص یہ [illegible]

کی وجہ سے رکا ہوا ہے۔

نوٹ: یعنی وہ جنت میں جانے سے رکا ہوا ہے

اَلتَّسْهِيْلُ فِيْهِ

قرض داری میں آسانی

۴۶۹۲ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَتْ مَيْمُوْنَةُ تَدَّانُ وَتُكْثِرُ فَقَالَ لَهَا أَهْلُهَا فِيْ ذٰلِكَ وَلَامُوْهَا وَوَجَدُوْا عَلَيْهَا فَقَالَتْ لَا أَتْرُكُ الدَّيْنَ وَقَدْ سَمِعْتُ خَلِيْلِيْ وَصَفِيِّيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدَّانُ دَيْنًا فَعَلِمَ اللّٰهُ أَنَّهٗ

سیدنا حضرت عمران بن حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا لوگوں سے بہت سا قرض لیا کرتی تھیں۔ لوگوں نے آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا اور انہیں ملامت کی۔ اور ان سے ناراض ہوئے انہوں نے فرمایا میں قرض لینا نہ چھوڑوں گی۔ میں نے اپنے پیارے

www.sirat-e-mustaqeem.com

يُرِيْدُ قَضَاءَهُ إِلَّا أَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الدُّنْيَا۔

اور برگزیدہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جو شخص قرض لے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ اس کی ادائیگی کی فکر میں ہے۔ تو اللہ رب العزت دنیا میں اس کا قرض ادا فرما دے گا

۴۶۹۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَدَانَتْ فَقِيْلَ لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ تَسْتَدِيْنِيْنَ وَلَيْسَ عِنْدَكِ وَفَاءٌ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَخَذَ دَيْنًا وَهُوَ يُرِيْدُ أَنْ يُؤَدِّيَهُ أَعَانَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

عبداللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ آپ قرض لیتی تھیں۔ لوگوں نے ان سے کہا اے ام المومنین آپ قرض لیتی ہیں۔ حالانکہ اس قرض کی ادائیگی کے لیے تمہارے پاس جائداد نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ ارشاد فرماتے تھے۔ کہ جو شخص قرض لے۔ اور وہ اسے ادا کرنے کی نیت رکھے تو اللہ جل شانہ اس کی امداد فرمائے گا۔

مَطْلُ الْغَنِيِّ

امیر آدمی کا قرض ادا کرنے میں تاخیر کرنا

۴۶۹۴ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ وَالظُّلْمُ مَطْلُ الْغَنِيِّ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کا قرض کسی کے ذمے لگایا جائے۔ تو قرض دار کو مہلت دینی چاہیئے۔ اور اگر امیر شخص قرض ادا نہ کرے تو یہ ظلم ہے۔

نوٹ: کسی مالدار پر اتراؤ کیا جائے یعنی قرض دار اپنے قرض کا ذمہ اور حوالہ ایک امیر شخص کے ذمے کر دے جسے حوالہ کہتے ہیں۔ تو چاہیئے کہ وہ بیچا کرے۔ اور امیر آدمی کا قرض ادا نہ کرنا ظلم ہے۔ یعنی اگر نادار مفلس اور غریب ہو اور قرض ادا نہ کرے تو کوئی گناہ نہیں۔ کیونکہ مجبور ہے۔ لیکن روپیہ ہونے کے باوجود بھی کسی شخص کا قرض ادا نہ کرے۔ تو بہت بڑا گناہ ہے۔

۴۶۹۵ عَنِ الشَّرِيْدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْوَاجِدِ يَحِلُّ عِرْضُهُ وَعُقُوْبَتُهُ۔

سیدنا حضرت شرید رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ امیر آدمی اگر قرض ادا کرنے میں تاخیر کرے تو اس کے قرض خواہ کو حق حاصل ہے کہ وہ اس کی برائی کرے۔ اور اسے حاکم قید بھی کر سکتا ہے۔

۴۶۹۶ عَنِ الشَّرِيْدِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوْبَتَهُ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

اَلْحَوَالَةُ

قرض کا حوالہ

۴۶۹۷ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مالدار شخص کا قرض ادا کرنے میں دیر کرنا ظلم ہے۔ اور جب تم میں سے کسی شخص کے ذمہ لگایا جائے کہ قرض وصول کرو تو وہ اسے ڈھیل اور مہلت دے اور مقروض کو تنگ نہ کرے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلْكَفَالَةُ بِالدَّيْنِ

قرض کی ضمانت اٹھانا

۴۶۹۸ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اُتِیَ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیُصَلِّیَ عَلَیْهِ فَقَالَ اِنَّ عَلٰی صَاحِبِكُمْ دَیْنًا فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ اَنَا اَتَكَفَّلُ بِهٖ قَالَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک انصاری مرد کا جنازہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا تاکہ آپ اس کی نمازِ جنازہ پڑھائیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اس پر تو قرض ہے؛ سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس کا ضامن بنتا ہوں۔ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ پورا قرض ادا کرو گے؟ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا پورا۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ حُسْنِ الْقَضَاءِ

اچھی طرح قرض ادا کرنے کی فضیلت

۴۶۹۹ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِیَارُكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں بہترین وہ ہیں جو قرض کو بطریقِ احسن ادا کرتے ہیں۔

حُسْنُ الْمُعَامَلَةِ وَالرِّفْقِ فِی الْمُطَالَبَةِ

قرض وصول کرنے میں خوش معاملگی اور نرمی برتنا۔

۴۷۰۰ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا لَمْ یَعْمَلْ خَیْرًا قَطُّ وَكَانَ یُدَایِنُ النَّاسَ فَیَقُوْلُ لِرَسُوْلِهٖ خُذْ مَا تَیَسَّرَ وَاتْرُكْ مَا عَسَرَ وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَنْ یَّتَجَاوَزَ عَنَّا فَلَمَّا هَلَكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ هَلْ قُلْتَ خَیْرًا قَطُّ قَالَ لَا اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ لِیْ غُلَامٌ وَكُنْتُ اُدَایِنُ النَّاسَ فَاِذَا بَعَثْتُهٗ لِیَتَقَاضٰی قُلْتُ لَهٗ خُذْ مَا تَیَسَّرَ وَاتْرُكْ مَا عَسَرَ وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللّٰهَ یَتَجَاوَزُ عَنَّا فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْكَ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک شخص نے اس کے سوا کوئی بھلائی کا کام نہیں کیا تھا لیکن وہ لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا پھر وہ اپنے ایلچی کو کہتا جہاں آسانی سے موصول ہو وہاں سے وصول کر لیکن جہاں مقروض بے چارہ مفلس اور تنگ دست ہو تو چھوڑ دو اور درگزر کرو شاید اللہ تعالیٰ ہمارے قصوروں اور غلطیوں سے بھی درگزر فرمائے جب وہ فوت ہو گیا تو اللہ ربّ العزت نے دریافت فرمایا کیا تو نے بھی کوئی نیکی کی تھی! اس شخص نے عرض کیا نہیں مگر میرا ایک نوکر تھا اور میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا جب میں اس کو قرض کی وصولی کے لیے بھیجتا تو کہہ دیتا اگر آسانی سے ملے تو لے لے اور جہاں دشواری ہو چھوڑ دے اور معاف کر شاید اللہ تعالیٰ بھی ہمیں معاف فرما دے اللہ ربّ العزت نے فرمایا میں نے تجھے معاف کر دیا۔

۴۷۰۱ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ یُدَایِنُ النَّاسَ وَكَانَ اِذَا رَاٰی مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْیَانِهٖ تَجَاوَزُوْا عَنْهُ لَعَلَّ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا اور جب وہ کسی تنگ دست کو دیکھتا تو اپنے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهُ يَتَجَاوَزُ عَنَّا فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ نوکر کو کہتا اسے معاف کردو۔ ارشاد اللہ تعالیٰ ہمیں بھی معاف فرمادے) جب وہ اللہ کے پاس گیا تو اللہ رب العزت نے اسے معاف فرمایا۔

۴۷۰۲ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلًا كَانَ سَهْلًا مُشْتَرِيًا وَبَائِعًا وَقَاضِيًا وَمُقْتَضِيًا نِ الْجَنَّةَ.

سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو جنت میں داخل فرمادیا۔ جو خریدتے، بیچتے ادا کرتے، اور وصول کرتے وقت لوگوں سے نرمی کا سلوک روا رکھتا تھا۔

اَلشَّرِكَةُ بِغَيْرِ مَالٍ

مال کے بغیر شرکت

۴۷۰۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ أَنَا وَعَمَّارٌ وَسَعْدٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَجَاءَ سَعْدٌ بِأَسِيرَيْنِ وَلَمْ أَجِئْ أَنَا وَعَمَّارٌ بِشَيْءٍ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں عمار اور سعد بدر کے دن شریک ہوئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ دو قیدی پکڑ کر لائے۔ اور میں اور عمار کچھ نہ لائے۔

۴۷۰۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ أَوْ قَوْمًا بَقِيَ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کرے۔ تو دوسرے حصہ دار کا حصہ بھی اپنا مال دے کر آزاد کرے اگر اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی قیمت کو پہنچتا ہو۔

نوٹ:۔ ایک غلام میں سے حصہ آزاد کرے۔ مثلاً ایک غلام میں دو آدمی نصف نصف شریک ہوں اور ایک شریک یا حصہ دار اپنا نصف حصہ آزاد کرے۔

(۲) اگر آزاد کرنے والا مالدار اور امیر ہے تو اسے دوسرے حصہ دار کے پیسے بھی دینا پڑیں گے اور غلام پورا آزاد ہو جائے گا اور اگر غریب و مفلس ہو تو غلام نصف آزاد ہوگا اور غلام کو اختیار حاصل ہے کہ وہ محنت مزدوری کر کے دوسرے حصہ دار کے حصے کے پیسے بھی ادا کرے اور غلام آزاد ہو جائے۔

اَلشَّرِكَةُ فِي الرَّقِيقِ

غلام یا لونڈی میں حصہ دار ہونا

۴۷۰۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ وَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيمَةِ الْعَبْدِ فَهُوَ عَتِيقٌ مِنْ مَالِهِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص غلام یا لونڈی میں اپنا حصہ آزاد کرے۔ اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی دوسرے حصے کی قیمت کو کافی ہو تو وہ اس کے مال میں سے آزاد ہو جائے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلشَّرِكَةُ فِي النَّخْلِ

درخت یا پھل دار درخت یا کھجور کے درخت میں حصہ داری

۴۷۰۶ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّكُمْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ اَوْ نَخْلٌ فَلَا يَبِعْهَا حَتّٰى يَعْرِضَهَا عَلٰى شَرِيْكِهٖ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے کہ سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جس شخص کے پاس زمین یا کھجور کا درخت ہو۔ تو جب تک وہ اپنے حصہ دار سے دریافت نہ کرے، اسے فروخت نہ کرے۔

نوٹ:۔ کیونکہ اگر شریک لینا چاہے تو وہ دوسروں کی نسبت زیادہ حق دار ہے!

اَلشَّرِكَةُ فِي الرِّبَاعِ

زمین میں حصہ داری

۴۷۰۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ شَرِكَةٍ لَمْ يُقْسَمْ رَبْعَةٍ وَحَائِطٍ لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَبِيْعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهٗ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ وَاِنْ بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مال مشترک میں شفعہ کا حکم فرمایا ایسا مال جو تقسیم نہ ہوا ہو۔ زمین ہو یا باغ ایک شریک کو اپنا حصہ فروخت کرنا جائز نہیں۔ جب تک وہ دوسرے حصہ دار سے اجازت نہ لے لے۔ اس شریک کو اختیار ہے چاہے تو وہ اس سے لے۔ اور چاہے تو نہ لے۔ اور اگر ایک حصہ دار اپنا حصہ فروخت کرے اور دوسرے حصہ دار کو اطلاع نہ دے تو وہ شفعے کا زیادہ حق دار ہے۔

نوٹ:۔ شریک کو اختیار ہے۔ کہ اگر وہ چاہے تو لے لے۔ اور اگر چاہے تو نہ لے۔ تب دوسرا شخص لے گا دوسرے حصہ دار کو اطلاع نہ کرے کہ میں اپنا حصہ فروخت کر رہا ہوں تو وہ اس حصہ کو خریدنے اور شفعہ کرنے کا زیادہ حق دار ہے۔ اور وہ اتنے پیسے جتنے کو حصہ دار نے فروخت کیا ہے، دے کر غیر سے خرید سکتا ہے۔

ذِكْرُ الشُّفْعَةِ وَاَحْكَامِهَا

شفعہ اور اس کے احکام

نوٹ:۔ شفعہ ایک ایسا حق ہے۔ جس کی وجہ سے انسان ایک زمین کا مالک ہو سکتا ہے۔ زبردستی اور جبراً۔ اب اس امر میں علماء کا اختلاف ہے۔ کہ حق شفعہ کیسے پہنچتا ہے۔ بعض کے نزدیک صرف حصہ دار کو پہنچتا ہے۔ اور بعض دوسرے علماء کے نزدیک پڑوسی کو بھی یہ حق حاصل ہے۔

۴۷۰۸ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ۔

سیدنا حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۷۰۹ عَنِ الشَّرِيدِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضِيْ لَيْسَ لِاَحَدٍ فِيْهَا شِرْكَةٌ وَلَا قِسْمَةٌ اِلَّا الْجِوَارُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ ..

جناب حضرت شرید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری زمین ہے۔ جس میں کسی کی شرکت نہیں اور نہ حصہ ہے۔ تاہم ہمسائیگی کا حق ہے۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہمسایہ اپنے پڑوس کا زیادہ حق دار ہے!

نوٹ:۔ ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ہمسائے کو شفعہ کا حق ہے۔

۴۷۱۰ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَعُرِفَتِ الطُّرُقُ وَلَا شُفْعَةَ .

سیدنا حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شفعہ ہر ایسے مال میں ہے۔ جو تقسیم نہ کیا جائے! جب حد بندی ہو جائے اور راستہ متعین و مقرر ہو جائے تو پھر شفعہ نہیں ہے۔

۴۷۱۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ وَالْجِوَارِ .

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعے اور ہمسائے کے حق کا حکم فرمایا۔

اٰخِرُ كِتَابِ الْبُيُوْعِ

کتاب البیوع ختم شد

www.sirat-e-mustaqeem.com

كِتَابُ الْقَسَامَةِ

ذِكْرُ الْقَسَامَةِ الَّتِي كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

اس قسامت کا ذکر جو دور جاہلیت میں رائج تھی

نوٹ: قسامت کا مطلب ہے۔ قسم۔ اصطلاح میں قسامت اس امر کو کہتے ہیں کہ مقتول کی قوم میں سے اس کے وارث پچاس افراد قسم کھائیں کہ فلاں فلاں شخص نے اس کو قتل کیا ہے۔ اور اگر اس کے وارث پچاس سے کم ہوں تو جتنے ہوں انہی کو پچاس دفعہ قسمیں دی جائیں۔ یا جن لوگوں پر قتل کی تہمت ہو وہ قسم کھائیں کہ ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔

۴۷۱۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَوَّلُ قَسَامَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ اسْتَأْجَرَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَخَذٍ أَحَدِهِمْ قَالَ فَانْطَلَقَ مَعَهُ فِي إِبِلِهِ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهِ فَقَالَ أَغِثْنِي بِعِقَالٍ أَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِي لَا تَنْفِرُ الْإِبِلُ فَأَعْطَاهُ عِقَالًا يَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِهِ فَلَمَّا نَزَلُوا وَعَقَلَتِ الْإِبِلُ إِلَّا بَعِيرًا وَاحِدًا فَقَالَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ مَا شَأْنُ هَذَا الْبَعِيرِ لَمْ يُعْقَلْ مِنْ بَيْنِ الْإِبِلِ قَالَ لَيْسَ لَهُ عِقَالٌ قَالَ فَأَيْنَ عِقَالُهُ قَالَ مَرَّ بِي رَجُلٌ مِنْ هَاشِمٍ قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهِ فَاسْتَغَاثَنِي فَقَالَ أَغِثْنِي بِعِقَالٍ أَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِي لَا تَنْفِرُ الْإِبِلُ فَأَعْطَيْتُهُ عِقَالًا فَخُذْ فَدَهُ بَعْضَ مَا كَانَ فِيهَا أَجَدُ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ تَشْهَدُ الْمَوْسِمَ قَالَ مَا أَشْهَدُ وَرُبَّمَا شَهِدْتُ قَالَ هَلْ أَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي رِسَالَةً مَرَّةً مِنَ الدَّهْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِذَا شَهِدْتَ الْمَوْسِمَ فَنَادِ يَا آلَ قُرَيْشٍ فَإِذَا أَجَابُوكَ فَنَادِ يَا آلَ هَاشِمٍ فَإِذَا أَجَابُوكَ فَسَلْ عَنْ أَبِي طَالِبٍ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ فُلَانًا قَتَلَنِي فِي عِقَالٍ وَمَاتَ الْمُسْتَأْجَرُ فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ أَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سب سے پہلی قسامت جو دور جاہلیت میں ہوئی۔ اس طرح ہوئی۔ بنی ہاشم میں سے ایک شخص نے قریش کے ایک شخص کی ملازمت کی (قریش کی شاخ میں سے تھا) وہ اس کے ساتھ اونٹوں میں گیا وہاں اس کی ملاقات ایک اور شخص سے ہوئی جو بنو ہاشم سے متعلق تھا۔ جس کے برتن کی (باندھنے والی) رسی ٹوٹ گئی تھی۔ اس شخص نے کہا ایک رسی سے میری امداد کیجیے تاکہ میں اپنے برتن کو باندھ دوں۔ ایسا نہ ہو کہ اونٹ چل پڑے اور برتن گر پڑے تو اس ملازم نے باندھنے کیلیے ایک رسی دے دی۔ جب سب لوگ اترے اور اونٹ باندھے گئے تو ایک اونٹ (بوجہ رسی نہ ہونے کے) نہ باندھا جا سکا۔ جس شخص نے ملازم رکھا تھا اس نے دریافت کیا۔ کیوں یہ اونٹ کیسا ہے۔ اور تم نے اسے باندھا کیوں نہیں؟ نوکر نے جواب دیا اس کی رسی نہیں ہے۔ اس نے پوچھا رسی کہاں گئی نوکر نے جواب دیا مجھے بنو ہاشم میں سے ایک شخص ملا جس کے برتن کی رسی ٹوٹ گئی تھی۔ اس نے فریاد کی۔ اور کہا۔ ایک رسی دے کر میری مدد کرو۔ جس سے میں اپنا برتن باندھوں کہیں اونٹ نہ چل پڑے۔ لہٰذا میں نے باندھنے کے لیے اسے رسی دے دی۔ یہ سنتے ہی مالک نے نوکر کو ایک لاٹھی ماری۔ اس میں اس نوکر کی موت تھی (وہ قریب الموت ہو گیا) وہاں یمن کے لوگوں میں سے ایک

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَاحِبُنَا قَالَ مَرِضَ فَاَحْسَنْتُ الْقِيَامَ عَلَيْهِ ثُمَّ مَاتَ فَنَزَلْتُ فَدَفَنْتُهُ فَقَالَ كَانَ اِذَا اَهَلُّ ذَاكَ مِنْكَ فَمَكَثَ حِيْنًا ثُمَّ اِنَّ الرَّجُلَ الْيَمَانِيَّ الَّذِيْ كَانَ اَوْصٰى اِلَيْهِ اَنْ يُبَلِّغَ عَنْهُ وَاَتَى الْمَوْسِمَ فَقَالَ يَا اٰلَ قُرَيْشٍ قَالُوْا هٰذِهٖ قُرَيْشٌ قَالَ يَا اٰلَ بَنِيْ هَاشِمٍ قَالُوْا هٰذِهٖ بَنُوْ هَاشِمٍ قَالَ اَيْنَ اَبُوْطَالِبٍ قَالَ هٰذَا اَبُوْطَالِبٍ قَالَ اَمَرَنِيْ فُلَانٌ اَنْ اُبَلِّغَكَ رِسَالَةً اَنَّ فُلَانًا قَتَلَهٗ فِيْ عِقَالٍ فَاَتَاهُ اَبُوْطَالِبٍ وَقَالَ اخْتَرْ مِنَّا اَحْدٰى ثَلَاثٍ اِنْ شِئْتَ اَنْ تُؤَدِّيَ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ فَاِنَّكَ قَتَلْتَ صَاحِبَنَا خَطَاءً وَاِنْ شِئْتَ يَحْلِفُ خَمْسُوْنَ مِنْ قَوْمِكَ اِنَّكَ لَمْ تَقْتُلْهُ فَاِنْ اَبَيْتَ قَتَلْنَاكَ بِهٖ فَاَتٰى قَوْمَهٗ فَذَكَرَ لَهُمْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا نَحْلِفُ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنِيْ هَاشِمٍ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِّنْهُمْ قَدْ وَلَدَتْ لَهٗ فَقَالَتْ يَا اَبَا طَالِبٍ اُحِبُّ اَنْ تُجِيْزَ ابْنِيْ هٰذَا بِرَجُلٍ مِّنَ الْخَمْسِيْنَ وَلَا تُصْبِرْ يَمِيْنَهٗ فَفَعَلَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ يَا اَبَا طَالِبٍ اَرَدْتَ خَمْسِيْنَ رَجُلًا اَنْ يَّحْلِفُوْا مَكَانَ مِائَةٍ مِّنَ الْاِبِلِ يُصِيْبُ كُلَّ رَجُلٍ بَعِيْرَانِ فَهٰذَا بَعِيْرَانِ فَاقْبَلْهُمَا عَنِّيْ وَلَا تُصْبِرْ يَمِيْنِيْ حَيْثُ تُصْبِرُ الْاِيْمَانُ فَقَبِلَهُمَا وَجَاءَ ثَمَانِيَةٌ وَاَرْبَعُوْنَ رَجُلًا حَلَفُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا حَالَ الْحَوْلُ وَمِنَ الثَّمَانِيَةِ وَالْاَرْبَعِيْنَ عَيْنٌ تَطْرِفُ .

شخص نکلا تو اس نوکر نے اس یمنی سے دریافت کیا، کیا تو اس دفعہ مکہ مکرمہ جائے گا؟ اس نے کہا نہیں جاؤں گا، غالباً چلا بھی جاؤں! نوکر نے التجا کی کیا مکہ مکرمہ پہنچ کر میری طرف سے ایک پیغام پہنچا دے گا؟ تو یمنی نے کہا ہاں. تب نوکر نے کہا جب تو موسم میں مکہ مکرمہ پہنچے تو بلانا اے اہل قریش! جب وہ جواب دیں تو بلانا، اے اولاد ہاشم جب وہ جواب دیں تو تم ابوطالب کو پوچھنا (کہ کہاں ہیں) پھر ان سے کہہ دینا کہ فلاں شخص نے (اس شخص کا نام لیا جس نے اسے نوکر رکھا تھا) مجھے فقط ایک معمولی سی رسی کے بدلے جان سے مار ڈالا۔ بعد ازاں وہ ملازم مر گیا۔ جب نوکر رکھنے والا شخص مکہ مکرمہ میں آیا، تو جناب ابوطالب نے اس شخص سے دریافت کیا کہ ہمارا نوکر کہاں گیا، وہ بولا کہ بیمار ہوا۔ میں نے اس کی اچھی طرح خدمت کی پھر مر گیا، تو میں نے راستے میں اتر کر اسے دفن کیا۔ ابوطالب نے کہا تم سے (خبر گیری کرنے اور اچھی طرح دفن کرنے کی) یہی توقع تھی۔ بعد ازاں حضرت ابوطالب چند روز ٹھہرے رہے۔ اتنے میں یمن کا وہ شخص آ پہنچا جسے اس نے پیغام پہنچانے کی وصیت کی تھی، اور وہ ٹھیک موسم پر آیا۔ اس نے بلایا اور پکارا۔ اے اہل قریش؟ لوگوں نے جواب دیا یہ قریش کے لوگ ہیں۔ پھر اس نے بلایا۔ اے اولاد ہاشم! لوگوں نے بتایا یہ ہیں ہاشم کے بیٹے۔ اس نے دریافت کیا، ابوطالب کہاں ہیں۔ لوگوں نے بتایا، یہ ہیں حضرت ابو طالب! پھر اس نے کہا کہ فلاں فلاں شخص نے مجھے پیغام دیا تھا۔ کہ اسے فلاں شخص نے جان سے مار ڈالا۔ فقط ایک رسی کے بدلے۔ جناب ابوطالب یہ سن کر اس شخص کے پاس آئے اور کہا کہ تین باتوں میں جو تمہاری مرضی ہے، ایک کرو، اگر تمہارا جی چاہے تو دیت کے سو اونٹ دو۔ کیونکہ تم نے ہمارے آدمی کو بھول کر مارا۔ اگر تم چاہو، تو تمہاری قوم میں سے پچاس آدمی اس بات کی قسم کھائیں۔ کہ تو نے اسے نہیں مارا اگر تو یہ دونوں شرائط پوری نہ کرے گا، تو ہم تمہیں اس شخص

www.sirat-e-mustaqeem.com

کے بدلے قتل کریں گے۔ اس شخص نے اپنی قوم سے بیان کیا۔ تو انہوں نے کہا ہم قسم کھائیں گے پھر بنو ہاشم قبیلہ سے تعلق رکھنے والی ایک عورت حضرت ابو طالب کے پاس آئی جو ان کے ہاں بیاہی ہوئی تھی۔ اس کا ایک بیٹا تھا۔ اس عورت نے کہا۔ اے ابو طالب! میری خواہش ہے۔ کہ آپ پچاس آدمیوں میں سے ایک کے بدلے اس لڑکے کو منظور فرمالیں۔ اور اس سے قسم نہ لیں۔ ابو طالب نے منظور کیا۔ بعد ازاں ان میں سے ایک اور شخص آیا اور کہنے لگا۔ اے ابو طالب! آپ سو اونٹوں کے بدلے پچاس آدمیوں سے قسم لینا چاہتے ہیں؛ تو ہر شخص کے حصے میں دو دو اونٹ آتے ہیں۔ یہ لیجیے دو اونٹ اور منظور کیجیے۔ اور مجھ سے قسم نہ لیجیے۔ جب آپ زبردستی قسمیں دیں گے۔ جناب ابو طالب نے منظور فرمالیا اور اڑتالیس آدمی آئے۔ انہوں نے قسم کھائی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ ایک سال نہ گذرنے پایا تھا کہ ان اڑتالیس آدمیوں میں سے کوئی بھی دیکھنے والی آنکھ باقی نہ رہی یعنی سب مر گئے۔

اَلْقَسَامَةُ

قسامت کا بیان

۴۷۱۳ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَرَّ الْقَسَامَةَ عَلٰى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کو اسی طرح باقی رکھا۔ جیسے یہ دور جاہلیت میں رائج تھی۔

۴۷۱۴ عَنْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْقَسَامَةَ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ اَقَرَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ قَضٰى بِهَا بَيْنَ اُنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِي قَتِيْلٍ اِدَّعَوْهُ عَلٰى يَهُوْدِ خَيْبَرَ.

سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین راوی ہیں کہ قسامت دور جاہلیت میں جاری تھی بعد ازاں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قائم رکھا جیسے یہ دور جاہلیت میں رائج تھی اور آپ نے انصار کے مقدمے میں قسامت کا حکم فرمایا۔ جب ان میں سے چند لوگ خیبر کے یہودیوں پر ایک خون کا دعویٰ کرتے تھے۔

۴۷۱۵ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَتِ الْقَسَامَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ اَقَرَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَنْصَارِ الَّذِيْ وَجَدَ مَقْتُوْلًا فِيْ جُبِّ الْيَهُوْدِ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ الْيَهُوْدُ قَتَلُوْا صَاحِبَنَا.

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ دور جاہلیت میں قسامت مروج تھی۔ بعد ازاں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس انصار کے مقدمے میں باقی رکھا جس کی لاش یہودیوں کے کنویں سے ملی تھی۔ کیونکہ انصار نے دعویٰ کیا تھا کہ یہودیوں نے ہمارے آدمی کو شہید کر دیا ہے

تَبْدِئَةُ اَهْلِ الدَّمِ فِي الْقَسَامَةِ

قسامت میں مقتول والے مدعیوں کو پہلے قسم دینا

نوٹ:۔ اگر وہ قسم کھائیں جن لوگوں پر قتل کا گمان ہے۔ وہ دیت ادا کریں۔ اور اگر قسم نہ کھائیں تو جن لوگوں پر گمان ہے۔ وہ قسم کھائیں۔ اگر وہ بھی قسم کھالیں تو بری ورنہ دیت دینی ہوگی!!

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۷۱۶ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنِ سَهْلٍ وَّمُحَیِّصَةَ خَرَجَا اِلٰی خَیْبَرَ مِنْ جَهْدٍ اَصَابَهُمَا فَاُتِیَ مُحَیِّصَةُ فَاُخْبِرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِیْ فَقِیْرٍ اَوْ عَیْنٍ فَاُتِیَ یَهُوْدَ فَقَالَ اَنْتُمْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوْهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّٰی قَدِمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِكَ لَهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ هُوَ وَحُوَیِّصَةُ وَهُوَ اَخُوْهُ اَکْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَیِّصَةُ لِیَتَکَلَّمَ وَهُوَ الَّذِیْ کَانَ بِخَیْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَبِّرْ کَبِّرْ وَتَکَلَّمَ حُوَیِّصَةُ ثُمَّ تَکَلَّمَ مُحَیِّصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِمَّا اَنْ یَّدُوْا صَاحِبَکُمْ وَاِمَّا اَنْ یُّؤْذَنُوْا بِحَرْبٍ فَکَتَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ فَکَتَبُوْا اِنَّا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَیِّصَةَ وَمُحَیِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ تَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِکُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَتَحْلِفُ لَکُمْ یَهُوْدُ قَالُوْا لَیْسُوْا مُسْلِمِیْنَ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ فَبَعَثَ اِلَیْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتّٰی اُدْخِلَتْ عَلَیْهِمُ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ لَقَدْ رَکَضَتْنِیْ مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ.

سیدنا حضرت سہل ابن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ کچھ تکلیف کی وجہ سے خیبر کی طرف نکلے جو انہیں تھی۔ بعدازاں محیصہ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے انہیں بتایا کہ عبداللہ بن سہل مارے گئے اور ایک نہایت گہرے یا اندھیرے کنویں یا چشمے میں پھینک دیے گئے۔ یہ سن کر محیصہ یہودیوں کے پاس آئے اور پوچھنے لگے۔ خدا کی قسم تم نے اسے قتل کیا ہے؟ وہ بولے خدا کی قسم ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ محیصہ وہاں سے چلے اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور سارا قصہ آپ سے عرض کیا۔ بعدازاں محیصہ اور آپ کے بڑے بھائی حویصہ اور حضرت عبدالرحمن بن سہل مل کر آئے۔ محیصہ خیبر میں پہلے گئے تھے لہٰذا انہوں نے پہلے بات کرنا چاہی۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بڑے کا لحاظ کرو۔ بڑے کا لحاظ کرو (انہیں بات پہلے کرنے دو) آخر حویصہ نے سارا قصہ بیان کیا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہودیوں کو چاہیے کہ وہ تمہارے بھائی کی دیت دیں وگرنہ ان کو لڑائی کیلیے تیار رہنے کو کہا جائے۔ بعدازاں آپ نے اس کے متعلق یہودیوں کی طرف لکھا۔ یہودیوں نے جواب دیا خدا کی قسم ہم نے اسے قتل نہیں کیا اس کے بعد حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حویصہ، محیصہ اور عبدالرحمن سے فرمایا۔ اچھا تو تم قسم کھاؤ اور اپنے دوست کا قتل ثابت کرو۔ تو انہوں نے کہا (چونکہ قتل ہم نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا) ہم قسم نہ کھائیں گے تو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہودی تمہارے لیے قسمیں کھائیں گے (کہ ہم نے نہ تو قتل کیا ہے اور نہ ہی ہمیں علم ہے) انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ تو مسلمان نہیں ہیں (کافر ہیں اور جھوٹی قسمیں بھی کھالیں گے) پھر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گرہ سے انہیں دیت دی اور سو اونٹ ارسال فرمائے حتیٰ کہ وہ ان کے گھروں میں داخل ہو گئے۔ سہل نے بتایا کہ اس میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری۔ (مترجم)

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ وَرِجَالٌ مِّنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهٖ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةَ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ اَصَابَهُمْ فَاُتِيَ مُحَيِّصَةَ فَاُخْبِرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِيْ فَقِيْرٍ اَوْ عَيْنٍ فَاَتَى يَهُوْدَ فَقَالَ اَنْتُمْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوْهُ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَاَقْبَلَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى قَوْمِهٖ فَذَكَرَ لَهُمْ ثُمَّ اَقْبَلَ هُوَ وَاَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ اَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِيْ كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيْدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنْ يَّدُوْا صَاحِبَكُمْ وَاَمَّا اَنْ يُّؤْذِنُوْا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَكَتَبُوْا اِنَّا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَيَحْلِفُ لَكُمْ يَهُوْدُ قَالُوْا لَيْسُوْا مُسْلِمِيْنَ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتّٰى اُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ لَقَدْ رَكَضَتْنِيْ مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ

سیدنا حضرت سہل ابن ابو حثمہ رضی اللہ عنہ اور اسکی قوم کے بزرگ راوی ہیں کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ کچھ تکلیف کی وجہ سے خیبر کی طرف نکلے جو انہیں تھی۔ بعد ازاں محیصہ کے پاس ایک شخص آیا۔ اور اس نے انہیں بتایا کہ عبداللہ بن سہل مارے گئے اور ایک نہایت گہرے یا اندھیرے کنویں یا چشمے میں پھینک دیے گئے یہ سن کر محیصہ یہودیوں کے پاس آئے اور پوچھنے لگے خدا کی قسم تم نے اسے قتل کیا ہے! وہ بولے خدا کی قسم ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ محیصہ وہاں سے چلے یہاں تک کہ وہ اپنی قوم کے پاس آگئے اور سارا واقعہ آپ سے عرض کیا۔ بعد ازاں محیصہ اور آپ کے بڑے بھائی حویصہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن سہل مل کر آئے محیصہ خیبر میں پہلے گئے تھے لہٰذا انہوں نے پہلے بات کرنا چاہی۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بڑے کا لحاظ کرو بڑے کا لحاظ کرو۔ (انہیں پہلے بات کرنے دو) آخر حویصہ نے سارا قصہ بیان کیا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا یہودیوں کو چاہیے کہ وہ تمہارے بھائی کی دیت دیں۔ وگرنہ ان کو لڑائی کیلیے تیار رہنے کو کہا جائے۔ بعد ازاں آپ نے اس کے متعلق یہودیوں کی طرف لکھا۔ یہودیوں نے جواب دیا۔ خدا کی قسم ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ اس کے بعد حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حویصہ، محیصہ اور عبدالرحمٰن سے فرمایا اچھا تو تم قسم کھاؤ اور اپنے دوست کا قتل ثابت کرو۔ تو انہوں نے کہا (چونکہ قتل ہم نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا) ہم قسم نہ کھائیں گے تو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہودی تمہارے لیے قسمیں کھائیں گے (کہ ہم نے نہ تو قتل کیا ہے اور نہ ہی ہمیں علم ہے) انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ تو مسلمان نہیں ہیں۔ (کافر ہیں اور جھوٹی قسمیں بھی کھالیں گے) پھر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گرہ سے انہیں دیت دی۔ اور سو اونٹ ارسال فرمائے حتی کہ وہ ان کے گھروں میں داخل ہو گئے سہل نے بتایا کہ اس میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ذِكْرُ اخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ سَهْلٍ فِيْهِ

۴۷۱۸ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِيْ بَعْضِ مَا هُنَالِكَ ثُمَّ اِذَا مُحَيِّصَةُ يَجِدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيْلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ اَقْبَلَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ اَصْغَرَ الْقَوْمِ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ اَوْ قَالَ لِيَبْدَاَ الْاَكْبَرُ فَصَمَتَ وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَتَسْتَحِقُّوْنَ صَاحِبَكُمْ اَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ الْخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا قَالُوْا وَكَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ

جناب حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث پاک میں راویوں کا اختلاف :۔

سیدنا حضرت سہل ابن ابی حثمہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضرت عبداللہ بن سہل اور حضرت محیصہ بن مسعود اکٹھے نکلے جب مقام خیبر میں پہنچے تو وہاں کسی مقام پر الگ ہو گئے۔ محیصہ نے عبداللہ بن سہل کو دیکھا کہ آپ مارے ہوئے پڑے ہیں۔ انہوں نے آپ کو دفن کیا، پھر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ خود، جناب حویصہ بن مسعود اور عبدالرحمن بن سہل آئے اور عبدالرحمن بن سہل تمام لوگوں میں کم سن تھے تو حضرت عبدالرحمن سب سے پہلے گفتگو کرنے لگے پھر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو لوگ عمر کے لحاظ سے بڑے ہوں ان کی بڑائی اور عزت کرو۔ وہ خاموش رہے اور ان کے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی۔ پھر انہوں نے بھی ان کے ساتھ گفتگو کی پھر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے اس جگہ کو بیان فرمایا جہاں حضرت عبداللہ بن سہل قتل ہوئے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم میں سے پچاس آدمی قسمیں کھاتے ہو کہ تم نے اپنے ساتھی کا خون پایا یا اس کے قاتل کو دیکھا۔ انہوں نے عرض کی جب ہم نے دیکھا نہیں اور ہم موجود بھی نہیں تھے تو ہم کس طرح قسم کھائیں گے حضور نے فرمایا پھر یہودی پچاس قسمیں کھا کر بری ہو جائیں گے انہوں نے کہا کہ ہم کافروں کی قسمیں کیسے قبول کریں جب سرور کونین نے یہ حالت دیکھی تو اپنے پاس سے دیت دی۔

۴۷۱۹ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ اَتَيَا خَيْبَرَ فِيْ حَاجَةٍ لَهُمَا فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ اَخُوْهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ اِبْنَا عَمِّهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فِيْ اَمْرِ اَخِيْهِ وَهُوَ اَصْغَرُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ لِيَبْدَاَ الْاَكْبَرُ

حضرت سہل بن ابوحثمہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ محیصہ اور عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہما کسی کام کیلئے خیبر میں مل کر آئے اور پھر کھجوروں کے درختوں میں الگ الگ ہو گئے۔ آخر تک جیسے اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ سہل نے کہا میں ان کے ایک تھان میں گیا۔ تو انہی اونٹوں میں سے (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے دیت میں دیئے تھے۔ ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَتَكَلَّمَا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً ذَكَرَ مَعْنَاهَا يُقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْكُمْ فَقَالُوا رَسُولَ اللهِ أَمْرٌ لَمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ قَالَ سَهْلٌ فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ فَرَكَضَتْنِي نَاقَةٌ مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ.

۴۷۲۰ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودِ ابْنِ زَيْدٍ أَنَّهُمَا أَتَيَا خَيْبَرَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فَأَتَى مُحَيِّصَةُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ وَهُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ سِنًّا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ مَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحْلِفُونَ بِخَمْسِينَ يَمِينًا مِنْكُمْ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ أَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ قَالَ تُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ نَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ

سہل بن ابو حثمہ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید رضی اللہ عنہما خیبر میں آئے اور ان دنوں وہاں صلح تھی۔ پھر دونوں الگ ہو گئے تاکہ اپنے کام کریں۔ بعد ازاں محیصہ عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، اور دیکھا وہ قتل ہو کر اپنے خون میں لوٹ رہے ہیں۔ پھر انہیں دفن کیا اور مدینہ منورہ آئے۔ پھر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں محیصہ و حویصہ بن مسعود اور عبدالرحمٰن بن سہل حاضر ہوئے آپ خود جناب اور عبدالرحمٰن بن سہل تمام لوگوں میں سے کم سن تھے تو حضرت عبدالرحمٰن سب سے پہلے گفتگو کرنے لگے پھر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو لوگ عمر کے لحاظ سے بڑے ہوں ان کی بڑائی اور عزت کرو۔ وہ خاموش رہے اور ان کے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی

آپ نے دریافت فرمایا کیا تم میں سے پچاس آدمی قسمیں کھاتے ہو کہ تم نے اپنے ساتھی کا خون پایا۔ یا اس کے قاتل کو دیکھا۔ انہوں نے عرض

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَعَقَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ۔

کی جب ہم نے دیکھا نہیں اور ہم موجود بھی نہیں تھے تو ہم کس طرح تسلیم کریں گے؟ حضور نے فرمایا پھر یہودیوں سے پچاس قسمیں لے لو تو وہ بری ہو جائیں گے انہوں نے کہا کہ کافروں کی قسم کیسے قبول کریں گے جب سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حالت دیکھی تو آپ نے اپنے پاس سے اسے دیت دی۔

۲۲۷۱م عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ ابْنِ زَيْدٍ اِلٰى خَيْبَرَ وَهُمْ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فِيْ حَوَائِجِهِمَا فَاَتٰى مُحَيِّصَةُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَهْلٍ وَّهُوَ يَتَشَحَّطُ فِيْ دَمِهٖ قَتِيْلًا فَدَفَنَهٗ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَّحُوَيِّصَةُ وَ مُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ وَهُوَ اَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَحْلِفُوْنَ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا مِّنْكُمْ وَتَسْتَحِقُّوْنَ قَاتِلَكُمْ اَوْ صَاحِبَكُمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَحْلِفُ وَ لَمْ نَرَ فَقَالَ اَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَاْخُذُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

(ترجمہ دی جو دیکھ کر)

۲۲۷۲م عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ سَهْلٍ الْاَنْصَارِيَّ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِيْ حَاجَتِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ الْاَنْصَارِيُّ فَجَآءَ مُحَيِّصَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَخُو الْمَقْتُوْلِ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ فَتَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ فَذَكَرُوا شَأْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْلِفُونَ خَمْسِينَ فَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَحْضُرْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ قَالَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَشِيرٌ قَالَ لِي سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ لَقَدْ رَكَضَتْنِي فَرِيضَةٌ مِنْ تِلْكَ الْفَرَائِضِ فِي مِرْبَدِنَا۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا سوائے معمولی اختلاف کے

۴۷۲۳ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ وَجَدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ قَتِيلًا فَجَاءَ أَخُوهُ وَعَمَّاهُ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ وَهُمَا عَمَّا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ قَالَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا وَجَدْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيلًا فِي قَلِيبٍ مِنْ بَعْضِ قُلُبِ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَتَّهِمُونَ قَالُوا نَتَّهِمُ الْيَهُودَ قَالَ أَفَتَقْسِمُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا أَنَّ الْيَهُودَ قَتَلَتْهُ قَالُوا وَكَيْفَ نُقْسِمُ عَلَى مَا لَمْ نَرَ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ الْيَهُودُ بِخَمْسِينَ أَنَّهُمْ لَمْ يَقْتُلُوهُ قَالُوا وَكَيْفَ نَرْضَى بِأَيْمَانِهِمْ وَهُمْ مُشْرِكُونَ

حضرت بشیر بن یسار اور حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عبداللہ بن سہل مرے ہوئے ملے تو ان کے بھائی اور دونوں چچا حویصہ اور محیصہ جو عبداللہ بن سہل کے بھی چچا تھے۔ سردو کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور حضرت عبدالرحمن نے گفتگو کرنا چاہی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کا لحاظ اور ادب کرو! ان دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے عبداللہ بن سہل کو مرا ہوا پایا اور انہیں شہید کر کے خیبر کے ایک کنویں میں ڈال دیا گیا تھا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تم کس شخص پر گمان کرتے ہو؟ انہوں نے کہا ہمارا گمان یہودیوں پر ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا تم پچاس قسمیں کھاتے ہو کہ یہودیوں نے اسے مار ڈالا ہے؟ انہوں نے کہا کیا ہم اس بات پر قسم کس طرح کھائیں جسے ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تو یہودی پچاس قسمیں کھا کر بری ہو جائیں گے کہ ہم نے اسے نہیں مارا۔ انہوں نے کہا ہم ان کی قسموں پر کس طرح راضی ہو جائیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَرَدَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ.

۴۷۲۴ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ الْاَنْصَارِيَّ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِيْ حَوَائِجِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَقَدِمَ مُحَيِّصَةُ فَاَتٰى هُوَ وَاَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ لِسِنِّ اَخِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ كَبِّرْ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ فَذَكَرُوْا شَاْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ اَوْ قَاتِلَكُمْ قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيٰى فَزَعَمَ بُشَيْرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَاهُ مِنْ عِنْدِهٖ.

۴۷۲۵ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ زَعَمَ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ اَبِيْ حَثْمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهٖ انْطَلَقُوْا اِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوْا فِيْهَا فَوَجَدُوْا اَحَدَهُمْ قَتِيْلًا فَقَالُوْا لِلَّذِيْنَ وَجَدُوْهُ عِنْدَهُمْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا قَالُوْا مَا قَتَلْنَاهُ وَلَا عَلِمْنَا انْطَلَقُوْا وَاَتَوْا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ انْطَلَقْنَا اِلٰى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا اَحَدَنَا قَتِيْلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ فَقَالَ لَهُمْ تَاْتُوْنَ بِالْبَيِّنَةِ عَلٰى مَنْ قَتَلَ قَالُوْا مَا لَنَا بَيِّنَةٌ قَالَ فَيَحْلِفُوْنَ لَكُمْ قَالُوْا لَا نَرْضٰى بِاَيْمَانِ

وہ تو مشرک ہیں بعد ازاں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت دی۔

سیدنا حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب عبداللہ بن سہل انصاری اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہما دونوں مل کر خیبر کی طرف نکلے اور اپنے کاموں کیلیے جدا ہوئے۔ عبداللہ بن سہل مارے گئے محیصہ ان کے بھائی حویصہ اور عبدالرحمن بن سہل سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ عبدالرحمن نے بات کرنا چاہی کیونکہ عبداللہ بن سہل کے حقیقی بھائی تھے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بڑے کا ادب کرو۔ بڑے کا لحاظ کرو۔ پھر حویصہ اور محیصہ نے گفتگو کی۔ اور عبداللہ بن سہل کا حال بیان کیا۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تم پچاس قسمیں کھاتے ہو اور اپنے صاحب یا قاتل کے خون کے حقدار ہوتے ہو؟ امام مالک نے کہا کہ یحیٰی نے کہا انہوں نے بشیر بن یسار سے سنا کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے انہیں دیت دی۔

سیدنا حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک انصاری شخص جس کا نام سہل بن ابی حثمہ تھا۔ آپ کو بتایا کہ ان کی قوم کے کئی آدمی خیبر کو گئے اور وہاں الگ الگ ہو گئے بعد ازاں ان میں سے ایک شخص کو دیکھا گیا کہ قتل کیے گئے ہیں۔ انہوں نے اس جگہ جہاں مقتول قتل ہوئے تھے کے لوگوں سے کہا کیا تم نے ہمارے آدمی کو مارا ہے انہوں نے کہا ہم نے اسے نہیں مارا نہ ہی ہم اس کے قاتل کو جانتے ہیں وہ لوگ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم خیبر کو گئے تھے وہاں ہم نے اپنے ساتھی کو قتل کیا ہوا پایا۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بزرگی کا لحاظ کرو۔ بزرگی کا لحاظ کرو۔ آپ نے کہا کیا تم گواہ لا سکتے ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْيَهُودِ وَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبْطِلَ دَمَهُ فَوَدَاهُ مِائَةً مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ.

کر کس نے مارا۔ انہوں نے کہا ہمارے پاس گواہ نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا تو وہ حلف لیں گے انہوں نے کہا ہم یہودیوں کی قسموں پر راضی نہ ہوں گے! سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بری معلوم ہوئی کہ اس شخص کا خون رائیگاں جائے تو آپ نے صدقے کے اونٹوں میں سے سو اونٹوں کی دیت دی۔

۴۷۲۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ ابْنَ مُحَيِّصَةَ الْاَصْغَرَ اَصْبَحَ قَتِيْلًا عَلٰى اَبْوَابِ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِمْ شَاهِدَيْنِ عَلٰى مَنْ قَتَلَهٗ اَدْفَعْهُ اِلَيْكُمْ بِرُمَّتِهٖ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَيْنَ اُصِيْبُ شَاهِدَيْنِ اِنَّمَا اَصْبَحَ قَتِيْلًا عَلٰى اَبْوَابِهِمْ قَالَ فَتَحْلِفُ خَمْسِيْنَ قَسَامَةً قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ اَحْلِفُ عَلٰى مَا لَا اَعْلَمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْتَحْلِفُ مِنْهُمْ خَمْسِيْنَ قَسَامَةً فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَسْتَحْلِفُهُمْ وَهُمُ الْيَهُوْدُ فَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَتَهٗ عَلَيْهِمْ وَاَعَانَهُمْ بِنِصْفِهَا.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ محیصہ کا چھوٹا بیٹا خیبر کے میدان پر مارا گیا۔ تو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم قاتل پر دو گواہ لاؤ میں اسے اس کی رسی سمیت تمہارے حوالے کر دوں گا! اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں دو گواہ کہاں سے لاؤں؟ وہ ان کے دروازوں پر مرا پڑا تھا۔ پھر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم قسامت کی پچاس قسمیں کھاؤ گے؟ اس نے عرض کیا۔ کیا میں اس بات کی قسم کیسے کھاؤں جسے میں جانتا نہیں۔ تو پھر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ قسامت کی پچاس قسمیں کھائیں گے! اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ان سے کس طرح قسمیں لیں وہ تو یہود (کافر) ہیں۔ آخرکار سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت یہودیوں پر تقسیم کی۔ اور نصف دیت اپنے پاس سے دے کر ان کی امداد کی۔

بَابُ الْقَوَدِ

قصاص کا بیان

۴۷۲۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ نَفْسٌ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مسلمان کے لیے مسلمان کو قتل کرنا حرام ہے۔ سوائے تین صورتوں کے۔ ایک تو جان کے بدلے جان۔ (یعنی جب کوئی جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کے قصاص میں قتل کیا جائے) دوسرے اس کا نکاح ہو چکا ہو اور پھر زنا کرے۔ (تو اسے سنگسار کیا جائے گا) تیسرے اگر وہ اپنے دین (یعنی اسلام سے) پھر جائے تو لوگ اسے سمجھائیں گے اور دوبارہ اسلام پر لائیں گے اگر وہ تسلیم نہ کرے گا تو قتل کیا جائیگا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۷۲۸ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قُتِلَ رَجُلٌ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ الْقَاتِلُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهٗ اِلٰی وَلِیِّ الْمَقْتُوْلِ فَقَالَ الْقَاتِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا وَاللّٰهِ مَا اَمَاتَتْ قَتْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِوَلِیِّ الْمَقْتُوْلِ اَمَا اَنَّهٗ اِنْ کَانَ صَادِقًا ثُمَّ قَتَلْتَهٗ دَخَلْتَ النَّارَ فَخَلّٰی سَبِیْلَهٗ قَالَ وَکَانَ مَکْتُوْفًا بِنِسْعَةٍ فَخَرَجَ یَجُرُّ نِسْعَتَهٗ فَسُمِّیَ ذَا النِّسْعَةِ .

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ پاک میں ایک شخص کو قتل کیا تو قاتل کو سرورکونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا آپ نے اسے مقتول کے وارث کے حوالے کیا (تاکہ وہ اسے مار ڈالے) قاتل نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اسے قتل کرنے کی نیت سے نہیں مارا۔ آپ نے مقتول کے وارث سے فرمایا اگر وہ سچا ہے تو پھر اسے مار ڈالے گا۔ تو تو جہنم رسید ہوگا۔ اس نے اسے چھوڑ دیا اور وہ رسی سے بندھا ہوا تھا۔ وہ اپنی رسی کھینچتا ہوا چلا اس دن سے اسے رسی والا کہا جانے لگا۔

۴۷۲۹ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ جِیْءَ بِالْقَاتِلِ الَّذِیْ قَتَلَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِهٖ وَلِیُّ الْمَقْتُوْلِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَعْفُوْ قَالَ لَا قَالَ اَتَقْتُلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَلَمَّا ذَهَبَ دَعَاهُ قَالَ اَتَعْفُوْ قَالَ لَا قَالَ اَتَاْخُذُ الدِّیَةَ قَالَ لَا قَالَ اَتَقْتُلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَلَمَّا ذَهَبَ قَالَ اَمَا اِنَّكَ اِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ یَبُوْءُ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِ صَاحِبِكَ فَعَفَا عَنْهُ فَاَرْسَلَهٗ قَالَ فَرَاَیْتُهٗ یَجُرُّ نِسْعَتَهٗ .

سیدنا حضرت علقمہ بن وائل حضرمی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے اپنے والد سے سنا کہ وہ قاتل جس نے قتل کیا تھا اسے مقتول کا وارث سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لایا۔ آپ نے پوچھا۔ کیا تم معاف کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے پوچھا کیا تم بدلہ لوگے؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا جاؤ قتل کرو۔ جب وہ چلا تو سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور کہا کیا تو معاف کرتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تو دیت لیتا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کیا اسے قتل کرے گا۔ اس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا جاؤ جب وہ چلا آپ نے فرمایا اگر تو معاف کرے گا تو وہ سمیٹ لے گا تیرا گناہ اور تیرے دوست کا گناہ بھی اس کے ذمہ ہوگا جو مارا گیا ہے

اس نے اسے معاف کر دیا۔ اور اسے چھوڑ دیا۔ اور وہ شخص اپنی رسی کھینچتا ہوا چلا۔

ذِکْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِیْنَ لِخَبَرِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ فِیْهِ

علقمہ بن وائل کی روایت میں راویوں کا اختلاف

۴۷۳۰ عَنْ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ شَهِدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ جَاءَ بِالْقَاتِلِ یَقُوْدُهٗ وَلِیُّ الْمَقْتُوْلِ فِیْ نِسْعَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِوَلِیِّ الْمَقْتُوْلِ اَتَعْفُوْ قَالَ لَا قَالَ اَتَاْخُذُ الدِّیَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ اِذْهَبْ بِهٖ فَلَمَّا ذَهَبَ بِهٖ فَوَلّٰی مِنْ عِنْدِهٖ دَعَا فَقَالَ لَهٗ اَتَعْفُوْ قَالَ لَا قَالَ

سیدنا حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے وائل بن حجر سے سنا کہ وہ سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں موجود تھے جب مقتول کا وارث قاتل کو کھینچتا ہوا ایک رسی میں باندھ کر لایا سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کے وارث سے دریافت فرمایا۔ کیا تم معاف کرتے ہو۔ وہ بولا نہیں پھر پوچھا کیا تو دیت لیتا ہے۔ اس نے عرض کیا نہیں آپ نے پوچھا کیا تو قتل کرتا ہے۔ اس نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

تَأْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِ صَاحِبِكَ فَعَفَا عَنْهُ وَتَرَكَهُ فَأَنَا رَأَيْتُهُ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ.

کہا ہاں آپ نے فرمایا تو خیر اسے لے جا جب وہ لیکر آپ کے پاس چلا تو آپ نے اسے بلایا اور پوچھا کیا تو معاف کرتا ہے اس نے کہا نہیں پھر پوچھا دیت لیتا ہے اس نے کہا نہیں پھر پوچھا قتل کرتا ہے اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اسے لے جا اور ان آپ نے فرمایا اگر تو اسے معاف کریگا تو وہ تیرا گناہ اور اپنے مقتول کا گناہ سمیٹ لے گا۔ اس نے اسے معاف کر دیا اور چھوڑ دیا میں نے دیکھا

۴۷۲۱ قَالَ عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ يَحْيَى وَهُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ - (ترجمہ اوپر گزرا)

۴۷۲۲ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ رَجُلٌ فِي عُنُقِهِ نِسْعَةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا وَأَخِي كَانَا فِي جُبٍّ يَحْفِرُ إِزَاءَهَا فَوَقَعَ أَحَدُهُمَا فَانْقَارَ فَضَرَبَ بِهِ رَأْسَ صَاحِبِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْفُ عَنْهُ فَأَبَى وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا وَأَخِي كَانَا فِي جُبٍّ يَحْفِرُ إِزَاءَهَا فَوَقَعَ أَحَدُهُمَا فَانْقَارَ فَضَرَبَ بِهِ رَأْسَ صَاحِبِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ اعْفُ عَنْهُ فَأَبَى ثُمَّ قَامَ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا أَوْ أَخِي كَانَا فِي جُبٍّ يَحْفِرُ إِزَاءَهَا فَوَقَعَ أَحَدُهُمَا فَانْقَارَ أَرَاهُ قَالَ فَضَرَبَ رَأْسَ صَاحِبِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ اعْفُ عَنْهُ فَأَبَى قَالَ اذْهَبْ إِنْ قَتَلْتَهُ كُنْتَ مِثْلَهُ فَخَرَجَ بِهِ حَتَّى جَاوَزَ أَفْنَادَيْنَا هُ أَمَا لَسْمَعُ مَا يَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ فَقَالَ إِنْ قَتَلْتُهُ كُنْتُ مِثْلَهُ قَالَ نَعَمْ اعْفُ عَنْهُ فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَةً حَتَّى خَفِيَ عَلَيْنَا.

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اسی دوران ایک شخص آیا اور اس کی گردن میں رسی پڑی ہوئی تھی اسے ایک اور شخص لایا۔ اس شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ شخص اور میرا بھائی دونوں کنواں کھود رہے تھے اسی دوران اس نے کدال اٹھائی اور میرے بھائی کے سر پر ماری۔ وہ مر گیا۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے معاف کر دو۔ اس شخص نے انکار کیا تین دفعہ ایسے ہی ہوا پھر آپ نے فرمایا اچھا جاؤ اگر تم نے اسے قتل کر دیا تو تم بھی اسی کی طرح ہو گے (یعنی تمہیں کوئی ثواب نہ ملے گا۔ بلکہ جس طرح اس نے خون کیا تھا تو بھی اس کا خون کر کے اسی طرح ہو گا) وہ اسے لے کر جب دور نکل گیا۔ تو ہم سب نے پکارا کہ کیا وہ نہیں سنتا جو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ وہ لوٹا اور پوچھا کہ اگر میں نے اسے قتل کیا تو میں بھی اسی کی طرح ہوں گا؟ آپ نے فرمایا ہاں اسے

۴۷۲۳ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقُودُ آخَرَ بِنِسْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَتَلَ هٰذَا أَخِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَتَلْتَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْلَا أَنْ يَبُوءَ بِإِثْمِي أَقَمْتُ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ قَالَ نَعَمْ قَتَلْتُهُ قَالَ كَيْفَ قَتَلْتَهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ

سیدنا حضرت علقمہ بن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے اسی دوران ایک شخص ایک اور شخص کو رسی سے پکڑ کر کھینچتا ہوا آیا۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے میرے بھائی کو مار ڈالا ہے پھر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا تو نے اسے مارا ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر یہ اقرار نہ کرتا تو میں گواہ لاتا۔ اسی دوران اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَيَحْتَطِبُ مِنْ شَجَرَةٍ فَسَبَّنِي فَاَغْضَبَنِي فَضَرَبْتُ بِالْفَاسِ عَلٰى قَرْنِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ تُؤَدِّيْهِ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ اِلَّا فَاسِيْ وَكِسَائِيْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُرٰى قَوْمُكَ يَشْتَرُوْنَكَ قَالَ اَنَا اَهْوَنُ عَلٰى قَوْمِيْ مِنْ ذٰلِكَ فَرَمٰى بِالنِّسْعَةِ اِلَى الرَّجُلِ فَقَالَ دُوْنَكَ صَاحِبَكَ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ قَتَلَهٗ فَهُوَ مِثْلُهٗ فَاَدْرَكُوا الرَّجُلَ فَقَالُوْا وَيْلَكَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ قَتَلَهٗ فَهُوَ مِثْلُهٗ فَرَجَعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حُدِّثْتُ اَنَّكَ قُلْتَ اِنْ قَتَلَهٗ فَهُوَ مِثْلُهٗ وَهَلْ اَخَذْتُهٗ اِلَّا بِاَمْرِكَ فَقَالَ مَا تُرِيْدُ اَنْ يَبُوْءَ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِ صَاحِبِكَ قَالَ بَلٰى قَالَ فَاِنَّ ذَاكَ قَالَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ.

صلی اللہ علیہ وسلم میں نے قتل کیا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کس طرح مارا؟ اس نے عرض کیا کہ میں اور اس کا بھائی دونوں ایک درخت کے نیچے لکڑیاں اکٹھی کر رہے تھے۔ کہ اس شخص نے مجھے گالی دی مجھے غصہ آیا اور میں نے کلہاڑی اس کے سر پر ماری۔ (وہ مر گیا) پھر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تیرے پاس مال ہے جو تو اپنی جان کے بدلے دے؟ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تو کچھ نہیں۔ ہاں مگر کمبل اور کلہاڑی ہے آپ نے فرمایا کیا تو سمجھتا ہے کہ تیری قوم (دیت دے کر) تجھے خرید لے گی؟ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی قوم کے نزدیک مال سے زیادہ ذلیل ہوں (یعنی میری جان کی انہیں اتنی پروا نہیں کہ مال دیں) یہ سن کر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے رسی وارث کی طرف پھینک دی۔ اور ارشاد فرمایا۔ اسے لے جاؤ یعنی جو تمہارا جی چاہے کرو جب وہ پیٹھ پھیر کر واپس چلا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اگر یہ مارے گا تو اس کی طرح ہوگا۔ لوگوں نے جا کر اس سے علامات کی اور کہا تیرا ناس ہو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اگر تو اسے قتل کرے گا تو تو بھی اسی طرح ہوگا؛ وہ واپس آکر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کرنے لگا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں نے مجھے ایسے کہا اور آپ فرماتے ہیں۔ میں نے اسے مارا تو میں بھی اسی کی طرح ہوں گا! اور میں تو آپ کے حکم اور ارشاد سے اسے لے کر گیا ہوں۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تو چاہتا ہے۔ کہ وہ تیرا اور تیرے دوست مقتول کا گناہ سمیٹ لے۔ وہ بولا۔ کیوں نہیں چاہتا۔ آپ نے فرمایا یہی ہوگا۔ وہ بولا تو یہی سہی (میں اسے چھوڑ دیتا ہوں)

۴۷۳۴ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ قَالَ اِنِّيْ لَقَاعِدٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقُوْدُ اٰخَرَ نَحْوَهٗ.

ترجمہ اوپر گذر چکا ہے۔

۴۷۳۵ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا فَدَفَعَهٗ اِلٰى وَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ يَقْتُلُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ان کے والد نے روایت کیا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص لایا گیا جس نے ایک دوسرے شخص کو قتل کر دیا تھا آپ نے اس قاتل کو مقتول کے وارث

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَلَسَائِهِ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قَالَ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ فَلَمَّا أَخْبَرَهُ تَرَكَهُ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ حِينَ تَرَكَهُ يَذْهَبُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِحَبِيبٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَشْوَعَ قَالَ وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الرَّجُلَ بِالْعَفْوِ.

کے حوالے کر دیا تاکہ وہ اسے مار ڈالے۔ بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے وارث کے ساتھیوں سے فرمایا قاتل اور مقتول دونوں جہنم رسید ہوں گے ایک شخص نے جا کر وارث کو اطلاع دی جب اسے معلوم ہوا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح ارشاد فرما رہے ہیں تو اس نے قاتل کو چھوڑ دیا راوی نے فرمایا کہ میں نے قاتل کو دیکھا وہ اپنی رسی کھینچ رہا تھا پھر وارث نے اسے چھوڑ دیا کہ وہ چلا جائے اسمٰعیل نے کہا میں نے یہ روایت حبیب سے بیان کی انہوں نے کہا کہ مجھے یہ حدیث شریف سعید بن اشوع نے بتائی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معاف کرنے کا حکم فرمایا تھا۔

نوٹ:۔ قاتل اپنے خون اور قتل کرنے کی وجہ سے جہنم میں جائے گا۔ اور اس کو مارنے والا اور گناہوں کی وجہ سے من جملہ ان گناہوں سے سب سے بڑا گناہ یہ ہے۔ کہ اس شخص نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے خلاف کیا کیونکہ آپ نے معاف کر دینے کو فرمایا تھا اس نے اس پر عمل نہیں کیا۔

۴۷۳۶ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى بِقَاتِلِ وَلِيِّهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْفُ عَنْهُ فَأَبَى فَقَالَ خُذِ الدِّيَةَ فَأَبَى قَالَ اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ فَإِنَّكَ مِثْلُهُ فَذَهَبَ فَلَحِقَ الرَّجُلَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلْهُ فَإِنَّكَ مِثْلُهُ فَخَلَّى سَبِيلَهُ فَمَرَّ بِي الرَّجُلُ وَهُوَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ.

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص اپنے عزیز کے قاتل کو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لایا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اسے معاف کر دو۔ اس شخص نے انکار کیا۔ تو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیت لے لو اس نے انکار کیا۔ آپ نے فرمایا جاؤ اسے قتل کر دو۔ اور تم بھی اسی کی طرح ہو گے۔ وہ چلا گیا ایک شخص نے اس کو آ کر کہا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اسے قتل کرو اور تم بھی اسی کی طرح ہو گے یہ سن کر اس شخص نے اس قاتل کو معاف کر دیا اور وہ میرے سامنے سے رسی کھینچتا ہوا گذرا۔

۴۷۳۷ عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَتَلَ أَخِي فَقَالَ اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ كَمَا قَتَلَ أَخَاكَ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ اتَّقِ اللَّهَ وَاعْفُ عَنْهُ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِأَجْرِكَ وَخَيْرٌ لَكَ وَلِأَخِيكَ يَوْمَ

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے میرے بھائی کو مار ڈالا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جاؤ تم اسی طرح مار ڈالو جیسے اس نے تمہارے بھائی کو قتل کر دیا۔ ایک شخص نے کہا کہ اللہ سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْقِيٰمَةِ قَالَ فَخَلّٰى عَنْهُ قَالَ فَاُخْبِرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ لَهُ قَالَ فَاَعْتَقَهُ اَمَا اَنَّهُ خَيْرًا مِمَّا هُوَ صَانِعٌ بِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ يَا رَبِّ سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِيْ.

ڈرو اور معاف کر دو تمہیں اس طرح زیادہ ثواب ہوگا۔ اور یہ تمہارے لیے اور تمہارے بھائی کیلئے قیامت کے روز بہتر ہوگا۔ یہ سن کر اس نے قاتل کو چھوڑ دیا۔ پھر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی۔ آپ نے اس سے پوچھا اس نے وہی بیان کیا جو اس نے کیا تھا۔ حضور نے فرمایا۔ آزاد کر دو یہ تمہارے لیے اس سلوک سے بہتر ہوگا جو وہ تمہارے ساتھ کرنے والا تھا قیامت کے دن وہ کہتا اے اللہ اس شخص سے دریافت فرما کہ اس نے کس غلطی کی بنا پر مجھے قتل کیا۔

تَاوِيْلُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ)

وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ کی تفسیر

۴۷۳۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيْرُ وَكَانَ النَّضِيْرُ اَشْرَفَ مِنْ قُرَيْظَةَ وَكَانَ اِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْظَةَ رَجُلًا مِّنَ النَّضِيْرِ قُتِلَ بِهٖ وَاِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِّنَ النَّضِيْرِ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْظَةَ اَدٰى مِائَةَ وَسْقٍ مِّنْ تَمْرٍ فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُتِلَ رَجُلٌ مِّنَ النَّضِيْرِ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْظَةَ فَقَالُوْا اِدْفَعُوْهُ اِلَيْنَا نَقْتُلُهٗ فَقَالُوْا لَوْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَوْهُ فَنَزَلَتْ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَالْقِسْطُ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ ثُمَّ نَزَلَتْ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ یہود کے دو قبائل قریظہ اور نضیر میں سے بنو نضیر کا درجہ زیادہ تھا جب بنو قریظہ کا کوئی شخص بنو نضیر کے کسی شخص کو قتل کر دیتا تو وہ قتل کیا جاتا۔ اور جب بنو نضیر کا کوئی شخص قریظہ کے کسی آدمی کو قتل کرتا تو دیت میں (۱۰۰) وسق کھجور دینا پڑتی تھی جب سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہوئے۔ تو قبیلہ بنو نضیر کے ایک شخص نے قریظہ کے ایک آدمی کو مار ڈالا۔ قریظہ نے کہا اس مارنے والے کو ہمارے حوالے کر دو ہم اسے قتل کر دیں گے بنو نضیر نے کہا کہ ہم اور تم میں یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ کریں گے۔ وہ آپ کے پاس آئے تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ یعنی اگر آپ کافروں کے درمیان فیصلہ کریں تو انصاف سے فیصلہ فرمائیے انصاف یہ ہے کہ جان کے بدلے جان لی جائے گی بعد ازاں یہ آیت شریفہ نازل ہوئی اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ یعنی کیا وہ جاہلیت کا رواج پسند کرتے ہیں۔

۴۷۳۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْاٰيَاتِ الَّتِيْ فِيْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ الَّتِيْ قَالَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ اِلَى الْمُقْسِطِيْنَ اِنَّمَا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ سورہ مائدہ کی دو آیات فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اور اَعْرِضْ عَنْهُمْ ..... مُقْسِطِيْنَ تک بنو نضیر اور قریظہ کی دیت کے بارے

www.sirat-e-mustaqeem.com

نَزَلَتْ فِي الدِّيَةِ بَيْنَ النَّضِيرِ وَبَيْنَ قُرَيْظَةَ وَذٰلِكَ اَنَّ قَتْلَ النَّضِيرِ كَانَ لَهُمْ شَرَفٌ يُؤَدُّوْنَ الدِّيَةَ كَامِلَةً وَاَنَّ بَنِي قُرَيْظَةَ كَانُوْا يُؤَدُّوْنَ نِصْفَ الدِّيَةِ فَتَحَاكَمُوْا فِي ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ فِيْهِمْ فَحَمَلَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحَقِّ فِي ذٰلِكَ فَجَعَلَ الدِّيَةَ سَوَاءً

میں نازل ہوئیں کیونکہ بنو نضیر کو بڑائی حاصل تھی جب ان میں سے کوئی شخص قتل کیا جاتا۔ تو پوری دیت لیتے اور اگر بنو قریظہ کا کوئی شخص مارا جاتا تو وہ آدھی دیت پاتے بعد ازاں ان لوگوں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم انہیں حق پر لائے آپ نے دیت برابر کر دی

بَابُ الْقَوَدِ بَيْنَ الْاَحْرَارِ وَالْمَمَالِيْكِ

آزاد اور غلام میں قصاص لینے کا بیان

۴۷۴۰ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَالْاَشْتَرُ اِلٰى عَلِيٍّ فَقُلْنَا هَلْ عَهِدَ اِلَيْكَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً قَالَ لَا اِلَّا مَا كَانَ فِي كِتَابِيْ هٰذَا فَاَخْرَجَ كِتَابًا مِنْ قِرَابِ سَيْفِهِ فَاِذَا فِيْهِ الْمُؤْمِنُوْنَ تَتَكَافَاُ دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ اَلَا لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ بِعَهْدِهِ مَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلٰى نَفْسِهِ اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ .

جناب حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں اور حضرت اشتر سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے دریافت کیا۔ کیا سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کوئی خاص بات ارشاد فرمائی ہے۔ جو دوسروں کو آپ نے ارشاد نہ فرمائی ہو؟ آپ نے بتایا نہیں مگر جو اس کتاب میں ہے۔ بعد ازاں آپ نے اپنی نیام سے ایک کتاب نکالی۔ اس میں لکھا ہوا تھا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں (یعنی ان کے شریف رذیل اور غلام و آزاد میں کوئی فرق نہیں) اور وہ غیر مسلم طاقتوں پر ایک ہاتھ کی طرح ہیں (یعنی سب مسلمان غیروں کے خلاف متفق ہیں۔ جیسے ایک جسم کے اعضاء ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے ہوتے ہیں خواہ وہ حرکت کر رہے ہوں خواہ سکون میں ہوں) اور مسلمانوں میں سے ایک عام شخص بھی کسی ذمی کافر کو امن دے تو گویا اسے سب مسلمانوں نے امن دیا۔ اب اس پر دست درازی نہیں کی جا سکتی۔ خبردار مسلمان کافر (ذمی یا حربی) کے بدلے میں نہ مارا جائے اور نہ ذمی کو قتل کرو جب تک کہ وہ ذمی ہے۔ جو شخص دین میں بدعت نکالے تو اس کا گناہ اور وبال اسی شخص پر ہوگا۔ اور جو شخص بدعت نکالنے والے شخص کو ٹھکانہ دے اس پر اللہ رب العزت، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔

۴۷۴۱ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُوْنَ تَتَكَافَاُ دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ يَسْعٰى

حضرت علی راوی ہیں کہ حضور نے فرمایا مسلمانوں کے خون برابر ہیں اور اعتبار پر وہ ایک ہاتھ ہیں ادنیٰ عام آدمی کا پناہ دینا سب کی طرف سے ہوگا خبردار مومن کو

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَّلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ۔

کافر کے بدلے میں نہ قتل کرو اور ذمی کو مت مارو جب تک وہ ذمی ہے۔

اَلْقَوَدُ مِنَ السَّيِّدِ لِلْمَوْلٰى

اگر کوئی شخص اپنے غلام کو قتل کرڈالے تو وہ اسکے بدلے قتل کیا جائیگا

۴۷۴۲ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ وَمَنْ اَخْصٰى اَخْصَيْنَاهُ۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے۔ ہم اسے قتل کریں گے۔ اور جو شخص ناک یا کان کاٹے یا کوئی اور عضو تو ہم بھی اس کا وہی عضو کاٹیں گے۔ اور جو شخص اپنے غلام کو خصی کرے ہم بھی اسے خصی کریں گے۔

۴۷۴۳ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے۔ ہم اسے قتل کریں گے۔ اور جو شخص ناک یا کان کاٹے یا کوئی اور عضو تو ہم بھی اس کا وہی عضو کاٹیں گے

۴۷۴۴ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے ہم اسے قتل کریں گے۔ اور جو شخص ناک یا کان کاٹے یا کوئی اور عضو تو ہم بھی اس کا وہی عضو کاٹیں گے۔

قَتْلُ الْمَرْاَةِ بِالْمَرْاَةِ

عورت کو عورت کے بدلے قتل کرنا

۴۷۴۵ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ نَشَدَ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَامَ حَمَلُ ابْنُ مَالِكٍ فَقَالَ كُنْتُ بَيْنَ جَارَتَيَّ امْرَاَتَيْنِ فَضَرَبَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْهَا وَجَنِيْنِهَا فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنِيْنِهَا بِغُرَّةٍ وَاَنْ تُقْتَلَ بِهَا۔

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ آپ کو اس بات کی بہت تمنا تھی کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق کیا فیصلہ فرمایا ہے۔ تو حمل بن مالک کھڑے ہوئے اور کہا کہ میں دو عورتوں کی کوٹھڑیوں کے درمیان میں قیام پذیر تھا۔ ایک نے دوسری کو خیمہ کی لکڑی سے مارا اور وہ مرگئی اور اس کا پیٹ کا بچہ بھی مرگیا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کے بدلے ایک غلام یا لونڈی کو دینے کا حکم اور عورت کو عورت کے بدلے مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلْقَوَدُ مِنَ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ

مرد کو عورت کے بدلے قتل کرنا

۴۷۴۶ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ یَهُوْدِیًّا قَتَلَ جَارِیَةً عَلٰی اَوْضَاحٍ لَهَا فَاَقَادَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهَا .

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کو اس کے چاندی کے زیور کے لیے قتل کر دیا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کے قصاص میں یہودی کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

۴۷۴۷ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ یَهُوْدِیًّا اَخَذَ اَوْضَاحًا لِاِمْرَاَةٍ فَرَضَخَ رَاْسَهَا بَیْنَ حَجَرَیْنِ فَاَدْرَكُوْهَا وَبِهَا رَمَقٌ فَجَعَلُوْا یَنْبُشُوْنَ بِهَا النَّاسَ هُوَ هٰذَا هُوَ هٰذَا قَالَتْ نَعَمْ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَخَ رَاْسَهٗ بَیْنَ حَجَرَیْنِ .

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک یہودی نے ایک عورت کا چاندی کا زیور لے لیا۔ اور بعد ازاں دو پتھر مار کر اس کا سر پھوڑ دیا۔ لوگوں نے اس عورت کو دیکھا کہ اس کا معمولی سا سانس جاری تھا۔ اور وہ لوگوں کو بتاتے ہوئے پھرتے ہے، کہ اسے اس یہودی نے مارا ہے، اسے اس یہودی نے قتل کیا ہے۔ آخر اس نے ایک کو کہا ہاں اس نے مارا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلنے کا حکم فرمایا۔

۴۷۴۸ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَتْ جَارِیَةٌ عَلَیْهَا اَوْضَاحٌ فَاَخَذَ یَهُوْدِیٌّ فَرَضَخَ رَاْسَهَا وَاَخَذَ مَا عَلَیْهَا مِنَ الْحُلِیِّ فَاَدْرَكَتْ وَبِهَا رَمَقٌ فَاُتِیَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَكِ فُلَانٌ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ قَالَ فُلَانٌ حَتّٰی سَمَّی الْیَهُوْدِیَّ قَالَتْ بِرَاْسِهَا نَعَمْ فَاَخَذَ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَخَ رَاْسَهٗ بَیْنَ حَجَرَیْنِ .

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک لڑکی چاندی کا زیور پہنے ہوئے نکلی اسے ایک یہودی نے پکڑا۔ اور اس کا سر کچل دیا۔ اور زیور اتار لیا۔ بعد ازاں لوگوں نے اس لڑکی کو دیکھا کہ اس میں معمولی سی زندگی کے آثار پائے جاتے تھے۔ وہ اسے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے آپ نے اس سے دریافت فرمایا۔ تمہیں کس شخص نے مارا ہے فلاں نے وہ بولی نہیں خدا کی قسم حتیٰ کہ آپ نے اس مارنے والے یہودی کا نام لیا تب اس نے سر ہلا کر بتایا وہ یہودی پکڑا گیا۔ اس نے اقرار کیا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔ تو اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلا گیا۔

سُقُوْطُ الْقَوَدِ مِنَ الْمُسْلِمِ لِلْكَافِرِ

کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہ کیا جائے

۴۷۴۹ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا یَحِلُّ قَتْلُ مُسْلِمٍ اِلَّا فِیْ اِحْدٰی ثَلٰثٍ خِصَالٍ زَانٍ مُحْصِنٍ فَیُرْجَمُ وَرَجُلٍ یَقْتُلُ مُسْلِمًا مُتَعَمِّدًا وَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے تین صورتوں کے سوا مسلمان کو مارنا جائز نہیں ہے۔ ایک، تو یہ کہ وہ شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرے اسے رجم کیا جائے۔ دوسرا

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ فَيُحَارِبُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلَهٗ فَيُقْتَلُ أَوْ يُصَلَّبُ أَوْ يُنْفَى مِنَ الْأَرْضِ۔

یہ کہ وہ جان بوجھ کر کسی مسلمان کو مار ڈالے تیسرا وہ شخص جو اسلام سے پھر جائے۔ پھر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑے تو وہ قتل کیا جائے یا سولی دیا جائے، یا ملک بدر کیا جائے۔

۴۷۵۰ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ يَقُوْلُ سَأَلْتُ عَلِيًّا فَقُلْنَا هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ سِوَى الْقُرْآنِ فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِلَّا أَنْ يُعْطِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَبْدًا فَهْمًا فِيْ كِتَابِهٖ أَوْ مَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قُلْتُ وَمَا فِيْ الصَّحِيْفَةِ قَالَ فِيْهَا الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيْرِ وَأَنْ لَّا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔

سیدنا حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ راوی۔ کہ ہم نے سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، کیا آپ کے پاس قرآن مجید کے سوا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کچھ اور ارشادات ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نہیں اس ذات کی قسم جس نے دانے کو چیر کر اگایا ہے۔ اور جان کو پیدا فرمایا ہاں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اپنی کتاب کی سمجھ دے۔ یا جو اس صحیفہ میں ہے۔ میں نے عرض کیا اس صحیفہ میں کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا۔ اس میں دیت کے احکام ہیں۔ اور قیدی کو آزاد کرانے کا بیان ہے۔ اور اس بات کا ذکر ہے کہ مسلمان کافر کے بدلے میں نہ مارا جائے

۴۷۵۱ عَنْ أَبِيْ حَسَّانَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُوْنَ النَّاسِ إِلَّا فِيْ صَحِيْفَةٍ فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ فَلَمْ يَبْرَحْ بِهٖ حَتّٰى أَخْرَجَ الصَّحِيْفَةَ فَإِذَا فِيْهَا الْمُؤْمِنُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ يَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ

سیدنا حضرت ابو حسان رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی ایسی بات نہیں بتائی جو آپ نے لوگوں سے نہ فرمائی ہو ہاں مگر میری تلوار کی نیام میں جو ایک کتاب ہے۔ (اس کے سوا) لوگوں نے آپ کا پیچھا نہ چھوڑا حتیٰ کہ انہوں نے وہ کتاب نکالی اس میں مرقوم تھا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں اور ادنیٰ مسلمان بھی امان دے سکتا ہے مسلمان غیروں پر ایک ہاتھ کی مانند ہیں اور مسلمان کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے اور نہ ہی اپنے اقرار پر رہنے والے ذمی کو قتل کیا جائے

۴۷۵۲ عَنِ الْأَشْتَرِ قَالَ قَالَ لِعَلِيٍّ إِنَّ النَّاسَ قَدْ تَشَغَّبَ بِهِمْ مَا يَسْمَعُوْنَ فَإِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيْكَ عَهْدًا فَحَدِّثْنَا بِهٖ قَالَ مَا عَهِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا لَمْ يَعْهَدْ إِلَى النَّاسِ غَيْرَ أَنَّ فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ صَحِيْفَةً فَإِذَا فِيْهَا الْمُؤْمِنُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ يَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ

جناب حضرت مالک بن حارث اشتر راوی ہیں۔ کہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا۔ لوگوں میں یہ بات معروف ہو گئی ہے جو سنتے ہیں یہ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر آپ کو کوئی بات بتائی ہو۔ تو بیان فرمایئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے کوئی ایسی بات نہیں فرمائی جو دوسروں کو نہ فرمائی ہو ہاں مگر میری تلوار کی نیام میں ایک کتاب ہے۔ اسے دیکھا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا۔ کہ مسلمانوں کے خون باہم برابر ہیں اور ایک۔ عام

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَهْدِهٖ مُخْتَصَرٌ۔

مسلمان کسی کافر کی امان کا ذمہ لے سکتا ہے۔ اور مسلمان کافر کے بدلے میں نہیں مارا جائے گا نہ ہی کافر جس سے اقرار ہو جب تک وہ اپنے اقرار پر قائم رہے۔ مختصر بیان کیا گیا۔

تَعْظِيْمُ قَتْلِ الْمُعَاهِدِ

ذمی (کافر) کو قتل کرنے کا گناہ۔

۴۷۵۳ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا غَيْرَ كُنْهِهٖ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔

جناب حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مسلمان شخص کسی کو جس سے عہد و اقرار ہوا ہے (ذمی) اس کی وجہ کے بغیر قتل کرے اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام فرما دے گا!

نوٹ:۔ ذمی کا مطلب وہ کافر ہے جس سے عہد و اقرار ہوا ہے۔ بغیر اس کی وجہ کے یا وقت کے۔ تو اللہ جل شانہٗ اس پر جنت حرام فرمائے گا۔ اگر کوئی وجہ ہو تو درست مثلاً وہ ذمی ایسی بات کرے جس سے اس کا عہد ٹوٹ جائے یا اس کے عہد کا زمانہ گزر جائے تو اس کو قتل کرنا درست اور جائز ہے۔

۴۷۵۴ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدًا بِغَيْرِ حِلِّهَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ اَنْ يَشَمَّ رِيْحَهَا۔

جناب حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ذمی کو اس کے خون کے حلال ہونے کے بغیر قتل کرے۔ تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حتیٰ کہ جنت کی خوشبو بھی حرام فرما دے گا۔

۴۷۵۵ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَجِدْ رِيْحَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ سَبْعِيْنَ عَامًا۔

سیدنا حضرت قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ آپ نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے سنا کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص کسی ذمی کو قتل کرے وہ جنت کی خوشبو تک بھی نہ سونگھے گا۔ حالانکہ جنت کی خوشبو ستر برس کی مسافت سے سونگھی جا سکتی ہے۔

۴۷۵۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا مِّنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَجِدْ رِيْحَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ عَامًا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی ذمی کو قتل کرے وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا۔ حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے سونگھی جا سکتی ہے۔

سُقُوْطُ الْقَوَدِ بَيْنَ الْمَمَالِيْكِ فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ

جب غلام قتل کی بجائے زخم پہنچائیں یا عضو کاٹ ڈالیں تو ان میں قصاص نہ ہونا

۴۷۵۷ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ غُلَامًا لِّنَاسٍ فُقَرَآءَ قَطَعَ اُذُنَ غُلَامٍ لِّنَاسٍ اَغْنِيَآءَ

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ لوگوں کا ایک غریب غلام تھا اور اس نے مالداروں کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَاَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَجْعَلْ لَّھُمْ شَیْئًا۔

ایک غلام کا کان کاٹ ڈالا وہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ تو آپ نے انہیں دیت وغیرہ کچھ نہ دلایا۔

نوٹ:۔ چونکہ اس غلام کے مالک مفلس اور غریب تھے۔ اور اگر مالدار ہوتے تو دیت ادا کرنی پڑتی۔ لہٰذا آپ نے اسے کچھ نہ دلایا۔

اَلْقِصَاصُ فِی السِّنِّ

دانت میں قصاص ہے

۴۷۵۸ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِالْقِصَاصِ فِی السِّنِّ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کِتَابُ اللّٰہِ الْقِصَاصُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت میں قصاص کا حکم صادر فرمایا۔ اور فرمایا اللہ تعالےٰ کی کتاب قصاص کا حکم فرماتی ہے۔

۴۷۵۹ عَنْ سَمُرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَہٗ قَتَلْنَاہُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَہٗ جَدَعْنَاہُ۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے گا ہم اسے قتل کریں گے۔ اور جو شخص اپنے غلام کا عضو کاٹے گا ہم اس کا عضو کاٹیں گے۔

۴۷۶۰ عَنْ سَمُرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَصٰی عَبْدَہٗ خَصَیْنَاہُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَہٗ جَدَعْنَاہُ۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے غلام کو خصی کرے گا ہم اسے خصی کریں گے اور جو شخص اپنے غلام کا ناک، کان یا کوئی اور عضو کاٹے گا۔ ہم اس کا وہی عضو کاٹیں گے۔

۴۷۶۱ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُخْتَ الرُّبَیِّعِ اُمَّ حَارِثَۃَ جَرَحَتْ اِنْسَانًا فَاخْتَصَمُوْا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْقِصَاصَ اَلْقِصَاصَ فَقَالَتْ اُمُّ الرُّبَیِّعِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُقْتَصُّ مِنْ فُلَانَۃَ لَا وَاللّٰہِ لَا یُقْتَصُّ مِنْھَا اَبَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰہِ یَا اُمَّ الرُّبَیِّعِ اَلْقِصَاصُ کِتَابُ اللّٰہِ قَالَتْ لَا وَاللّٰہِ لَا یُقْتَصُّ مِنْھَا اَبَدًا فَمَا زَالَتْ حَتّٰی قَبِلُوا الدِّیَۃَ فَقَالَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ مَنْ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ربیع کی بہن ام حارثہ نے ایک شخص کو زخمی کیا بعد ازاں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں مقدمہ پیش ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ بدلہ لیا جائے گا ام الربیع بولیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس سے بدلہ لیا جائے گا۔ خدا کی قسم اس سے کبھی بدلہ نہیں لیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ اے ام ربیع اللہ کی کتاب حکم کرتی ہے بدلے کا وہ بولیں نہیں قسم خدا کی اس سے کبھی بدلہ نہیں لیا جائے گا۔ وہ یہی کہتی رہیں حتیٰ کہ ان لوگوں نے دیت لینی منظور کر لی۔ پھر حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کے بعض خاص بندے ایسے ہیں۔ کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں اللہ رب العزت انہیں سچا فرما دیتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلْقِصَاصُ مِنَ الثَّنِيَّةِ

دانت کا قصاص لینا

۴۷۶۲ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ ذَكَرَ اَنَسٌ اَنَّ عَمَّتَهُ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَقَضَى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَخُوْهَا اَنَسُ ابْنُ النَّضْرِ اَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ فُلَانَةَ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّةُ فُلَانَةَ قَالَ وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ سَاَلُوْا اَهْلَهَا الْعَفْوَ وَالْاَرْشَ فَلَمَّا حَلَفَ اَخُوْهَا وَهُوَ عَمُّ اَنَسٍ وَهُوَ الشَّهِيْدُ يَوْمَ اُحُدٍ رَضِيَ الْقَوْمُ بِالْعَفْوِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ ۔

جناب حضرت حمید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کی پھوپھی نے ایک ایک لڑکی کا دانت توڑ ڈالا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم فرمایا (انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا) ان کے بھائی نے پوچھا کیا اپنی بہن کا دانت توڑا جائے گا۔ نہیں ہرگز نہیں جس نے آپ کو حق اور سچائی کے ساتھ بھیجا ہے۔ اس کا دانت کبھی نہیں توڑا جائے گا اور ان لوگوں نے اس سے پہلے اس لڑکی کے ورثاء سے کہہ رکھا تھا۔ کہ اس کو معاف کر دو۔ یا دیت لے لو (لیکن وہ راضی نہیں ہوئے تھے) جب ان کے بھائی انس بن نضر نے جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا تھے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے۔ قسم کھائی تو اس کے ورثاء معاف کرنے پر رضامند ہو گئے تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ انہیں سچا فرمادے۔

۴۷۶۳ عَنْ اَنَسٍ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوْا اِلَيْهِمُ الْعَفْوَ فَاَبَوْا فَعَرَضَ عَلَيْهِمُ الْاَرْشَ فَاَبَوْا فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقِصَاصِ قَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ قَالَ يَا اَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَعَفَوْا فَقَالَ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ربیع نے ایک لڑکی کا دانت توڑ ڈالا اس کے ورثاء نے معافی چاہی لیکن لڑکی کے وارثوں نے انکار کر دیا اور ان پر دیت پیش کی گئی۔ پھر وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ نے قصاص دینے کا حکم فرمایا۔ حضرت انس بن نضر نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ربیع کا دانت توڑا جائے گا! اس ذات اقدس کی قسم جس نے آپ کو پیغمبر برحق بنا کر ارسال فرمایا۔ کبھی نہیں توڑا جائے گا۔ آپ نے فرمایا اے انس رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی کتاب بدلے کا حکم فرماتی ہے۔ پھر وہ لوگ رضامند ہو گئے اور انہوں نے معاف کر دیا۔ پھر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ رب العزت کے بعض حاضر بندے ایسے ہیں۔ کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ انہیں سچا فرمادے گا!

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلْقَوَدُ مِنَ الْعَضَّةِ

دانتوں سے کاٹنے کا قصاص

۴۷۶۴ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ اَوْ قَالَ ثَنَايَاهُ فَاسْتَعْدٰى عَلَيْهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَاْمُرُنِيْ اَنْ اَمُرَهُ اَنْ يَدَعَ فِيْ فِيْكَ تَقْضِمُهَا كَمَا تَقْضِمُ الْفَحْلُ اِنْ شِئْتَ فَادْفَعْ اِلَيْهِ يَدَكَ حَتّٰى يَقْضِمَهَا ثُمَّ انْتَزِعْهَا اِنْ شِئْتَ.

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک شخص نے دانتوں سے دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹا اس نے اپنا ہاتھ زور سے کھینچا۔ اور اس کا ایک دانت ٹوٹ گیا یا کئی دانت ٹوٹ گئے۔ اس نے سرور عالم صلی اللہ وسلم کی خدمت اقدس میں فریاد کی۔ آپ نے پوچھا تم مجھے کیا کہتے ہو کیا یہ کہتا ہے کہ میں اسے حکم کروں اور وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں دے پھر تو اس کو چبا دے جیسے جانور چباتا ہے اگر تمہاری خواہش ہو تو اپنا ہاتھ اسے چبانے کو دو پھر اگر چاہو تو نکال لو۔

۴۷۶۵ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ اٰخَرَ عَلٰى ذِرَاعِهِ فَاجْتَذَبَهَا فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَرَفَعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبْطَلَهَا وَقَالَ اَرَدْتَ اَنْ تَقْضَمَ لَحْمَ اَخِيْكَ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ.

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے اپنے دانتوں سے دوسرے شخص کا بازو کاٹا اس نے ہاتھ کھینچا تو اس کا دانت نکل پڑا پھر یہ مقدمہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں پیش ہوا آپ نے اس شخص کو کچھ دلایا۔ جس کا دانت اکھڑا تھا اور ارشاد فرمایا کیا تو چاہتا ہے کہ جانور کی طرح اپنے بھائی کا گوشت چبا ڈالے۔

۴۷۶۶ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَاتَلَ يَعْلٰى رَجُلًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيْهِ فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ فَاخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَهُ.

جناب حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ یعلی ایک شخص سے لڑے۔ پھر ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اس نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے گھسیٹا اور دوسرے شخص کا دانت نکل پڑا پھر دونوں سردار کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لڑتے ہوئے آئے آپ نے فرمایا تم میں سے ایک شخص دوسرے کو جانور کی طرح کاٹتا ہے۔ پھر دیت طلب کرتا ہے۔ اور اسے دیت کبھی نہ ملے گی۔

۴۷۶۷ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ يَعْلٰى قَالَ فِي الَّذِيْ عَضَّ فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا دِيَةَ لَكَ.

عمران بن حصین نے یعلیٰ کے ہاتھ پر کاٹنے اور دوسرے شخص کا دانت ٹوٹنے کے متعلق بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے لیے دیت نہیں ہے۔

۴۷۶۸ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے دانتوں سے دوسرے کا بازو کاٹا۔ اس نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے گھسیٹا اور دوسرے شخص کا دانت نکل پڑا

www.sirat-e-mustaqeem.com

ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ أَرَادَتْ أَنْ تَقْضَمَ ذِرَاعَ أَخِيكَ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ فَأَبْطَلَهَا .

پھر وہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کیا تو چاہتا ہے کہ جانور کی طرح اپنے بھائی کا گوشت چبا ڈالے

بَابُ الرَّجُلِ يَدْفَعُ عَنْ نَفْسِهِ

ایک شخص کا اپنی جان کی حفاظت کرنا:

۴۷۶۹ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ أَنَّهُ قَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَقَلَعَ ثَنِيَّتَهُ فَرُفِعَ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْبَكْرُ فَأَبْطَلَهَا .

سیدنا جناب حضرت یعلی بن منیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے ایک شخص کے ساتھ لڑائی کی پھر ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اس شخص نے اپنا ہاتھ منہ سے چھڑایا اور اس میں دوسرے شخص کا دانت اکھڑ گیا پھر یہ مقدمہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوا آپ نے فرمایا تم میں سے ایک شخص اپنے بھائی کو جوان اونٹ کی طرح کاٹتا ہے۔ اور آپ نے اسے دیت نہیں دلائی۔

نوٹ: اس لیے کہ ہاتھ چھڑانے والے نے اپنا ہاتھ بچایا تو اس پر دانت ٹوٹنے کی دیت نہ ہوگی۔

۴۷۷۰ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ قَاتَلَ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ يَدَهُ فَانْتَزَعَهَا فَأَتَى ثَنِيَّتَهُ فَاخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْبَكْرُ فَأَطَلَّهَا أَيْ أَبْطَلَهَا .

سیدنا جناب حضرت یعلی بن منیہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ آپ نے ایک شخص نے بنی تمیم میں سے دوسرے کے ساتھ لڑائی کی پھر ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اس شخص نے اپنا ہاتھ منہ سے چھڑایا اور اس میں دوسرے شخص کا دانت اکھڑ گیا پھر یہ مقدمہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوا آپ نے فرمایا تم میں سے ایک شخص جو اپنے بھائی کو جوان اونٹ کی طرح کاٹتا ہے۔ اور آپ نے اسے دیت نہیں دلائی۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى عَطَاءٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ

حدیث ہذا میں عطاء پر راویوں کا اختلاف:

۴۷۷۱ عَنْ سَلَمَةَ وَيَعْلَى ابْنَيْ أُمَيَّةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَمَعَنَا صَاحِبٌ لَنَا فَقَاتَلَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَعَضَّ الرَّجُلُ ذِرَاعَهُ فَجَذَبَهَا مِنْ فِيهِ فَطَرَحَ ثَنِيَّتَهُ فَأَتَى الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْطَلَ الْعَقْلَ قَالَ يَنْطَلِقُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ فَيَعَضُّهُ كَعَضِّ الْفَحْلِ ثُمَّ يَأْتِي يَطْلُبُ

جناب سلمہ اور یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ ہم دونوں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک میں نکلے اور ہمارے ساتھ ایک شخص تھا اس نے مسلمان سے لڑائی کی تھی اس نے اس کا ہاتھ دانتوں سے پکڑا اور دوسرے نے اس کا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچا، تو اس کا دانت نکل پڑا۔ بعد ازاں جس شخص کا دانت نکل پڑا تھا، وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں دیت لینے

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْعَقْلُ لَا عَقْلَ لَهَا فَابْطَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حاضر ہوا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ایک شخص نکل کر اپنے بھائی کو کاٹتا ہے۔ جیسے جانور کاٹتا ہے، پھر وہ دیت مانگنے آتا ہے۔ اسے کبھی دیت نہ ملے گی اس دیت کو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے باطل قرار دیا۔

۴۷۷۲ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَتْ ثَنِيَّتَهُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَهَا.

سیدنا حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹا اور اس کا دانت نکل پڑا۔ پھر وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت کی دیت نہ دلائی۔

۴۷۷۳ عَنْ يَعْلَى اَنَّهُ اسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ يَدَهُ فَانْتَزَعَتْ ثَنِيَّتُهُ فَخَاصَمَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَدَعُهَا يَقْضَمُهَا كَقَضْمِ الْفَحْلِ.

سیدنا حضرت یعلی رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ آپ نے ایک شخص کو نوکر رکھا، اور وہ شخص دوسرے شخص سے لڑا۔ اور اس ہاتھ کاٹ دیا۔ اس کا دانت نکل پڑا پھر اس شخص نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں فریاد کی تو آپ نے فرمایا: کیا وہ شخص اپنا ہاتھ چھوڑ دیتا کہ وہ اسے جانور کی طرح چبا ڈالتا۔

نوٹ: یعنی اس نے اچھا کیا کہ اپنا ہاتھ کھینچا۔ اس کا دانت نکل پڑا تو اس کا قصور اور غلطی ہے۔

۴۷۷۴ عَنْ يَعْلَى قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَاسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا فَقَاتَلَ اَجِيْرِيْ رَجُلًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَاَهْدَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدنا حضرت یعلی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے غزوہ تبوک میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کیا۔ وہاں میں نے ایک شخص کو ملازم رکھا اور اس نے ایک شخص سے لڑائی کی اس کا ہاتھ کاٹا اور اس کا دانت نکل پڑا پھر وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا۔ آپ نے اسے لغو قرار دیا۔

۴۷۷۵ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ وَكَانَ اَوْثَقُ عَمَلٍ لِيْ فِيْ نَفْسِيْ وَكَانَ لِيْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا اِصْبَعَ صَاحِبِهِ فَانْتَزَعَ اِصْبَعَهُ فَاَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَسَقَطَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ وَقَالَ اَفَيَدَعُ يَدَكَ فِيْكَ تَقْضَمُهَا.

جناب حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ میں نے جیش العسرۃ میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کیا۔ اور تمام نیک کاموں میں سے یہ کام میرے نزدیک سب سے بڑا تھا میرا ایک ملازم تھا جس نے ایک دوسرے شخص سے لڑائی کی۔ اس کی انگلی کاٹی اس نے اپنی انگلی کھینچی تو اس شخص کا دانت نکل کر گر پڑا وہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس کا دانت

www.sirat-e-mustaqeem.com

لغو کر دیا اور ارشاد فرمایا کیا وہ شخص اپنی انگلی تمہارے منہ میں رہنے دیتا اور تم چبا ڈالتے۔

نوٹ:۔ (۱) غزوۂ تبوک میں چونکہ سواری کھانا وغیرہ میسر نہ تھا۔ اور مسلمانوں پر بڑی سختی تھی گرمی کا موسم تھا۔ لہٰذا اسے جیش العسرۃ کہا جاتا ہے۔

(۲) یہ کام میرے دل میں سب سے بڑا تھا یعنی میں تمام نیک کاموں میں سے اس جہاد کو عظیم ترین خیال کیا کرتا تھا۔

۴۷۶۔ عَنْ يَعْلَى بِمِثْلِ الَّذِي عَضَّ فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا دِيَةَ لَكَ.

سیدنا حضرت یعلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے روایت بھی اسی طرح ہے۔ اس میں یہ ہے کہ حضور علیہ والصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ تجھے دیت نہیں ملے گی۔

۴۷۷۔ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ أَنَّ أَجِيرًا لِيَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ عَضَّ إِخْرَ ذِرَاعَهُ فَانْتَزَعَهَا مِنْ فِيهِ فَوَقَعَ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ فَأَبْطَلَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَوَ يَدَعُهَا فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا كَقَضْمِ الْفَحْلِ.

سیدنا حضرت صفوان بن یعلی بن منیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یعلی بن منیہ کے خادم نے دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹا۔ اور اس نے اپنا ہاتھ کھینچا۔ مقدمہ دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش ہوا۔ کیونکہ کاٹنے والے کا دانت گر پڑا تھا۔ آپ نے اسے لغو قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کیا یہ تمہارے منہ میں دے دیتا اور تو جانوروں کی طرح چبا ڈالتا؟

۴۷۸۔ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى أَنَّ أَبَاهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَاسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ الرَّجُلُ ذِرَاعَهُ فَلَمَّا أَوْجَعَهُ نَتَرَهَا فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَرَفَعَ ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَعَضُّ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ فَأَبْطَلَ ثَنِيَّتَهُ.

سیدنا حضرت صفوان یعلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کے والد نے غزوۂ تبوک میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا۔ اور ایک ملازم رکھا وہ ایک شخص سے لڑا اور اس کا ہاتھ کاٹا۔ اسے درد ہونے لگا۔ اور ہاتھ کھینچا تو دانت بھی ساتھ ہی باہر کھینچ لایا یہ مقدمہ پھر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش ہوا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا تم سے ایک شخص اپنے بھائی کو جانور کی طرح کاٹتا ہے اور بعد ازاں اس کا دانت لغو کر دیا۔

۵۔ اَلْقَوَدُ فِي الطَّعْنَةِ

کچوکے میں قصاص کا بیان

۴۷۹۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک مرتبہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم فرما رہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

شَيْئًا اَقْبَلَ رَجُلٌ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ فَطَعَنَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْجَنٍ كَانَ مَعَهُ فَخَرَبَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَ فَاسْتَقِدْ فَقَالَ بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ.

تھے۔ ایک شخص سامنے سے آکر آپ پر جھک پڑا۔ آپ نے اپنے ہاتھ کی لکڑی سے اسے کچوکہ دیا۔ وہ نکلا تو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آؤ اور بدلہ لے لو۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں معاف کرتا ہوں۔

نوٹ:۔ عدل وانصاف اسی چیز کا نام ہے۔ اگرچہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ادب سکھانے کے لیے کچوکہ دیا تھا۔ لہٰذا اس کا بدلہ ضروری نہ تھا۔ تاہم شاید لوگوں کو اعتراض کرنے کا موقعہ مل جاتا کہ آپ نے اپنے نفس پر عدل کے مطابق عمل نہیں کیا۔ لہٰذا سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے درجے اور مرتبے کا کچھ خیال نہ فرمایا۔ اور بدلہ لینے کو اجازت بخشی۔

۴۸۰۰ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ شَيْئًا اِذْ اَكَبَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَطَعَنَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُرْجُوْنٍ كَانَ مَعَهُ فَصَاحَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَ فَاسْتَقِدْ بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ.

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں:

کہ ایک مرتبہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم فرما رہے تھے ایک شخص سامنے سے آکر آپ پر جھک پڑا۔ آپ نے اپنے ہاتھ کی لکڑی سے اسے کچوکہ دیا۔ وہ نکلا تو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آؤ اور بدلہ لے لو۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں معاف کرتا ہوں۔

اَلْقَوَدُ مِنَ اللَّطْمَةِ

طمانچہ مارنے کا بدلہ

۴۸۸۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا وَقَعَ فِيْ اَبٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَطَمَهُ الْعَبَّاسُ فَجَاءَ قَوْمُهُ فَقَالُوْا لَيَلْطِمَنَّهُ كَمَا لَطَمَهُ فَلَبِسُوا السِّلَاحَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اَيُّ اَهْلِ الْاَرْضِ تَعْلَمُوْنَ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالُوْا اَنْتَ قَالَ فَاِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ لَا تَسُبُّوْا مَوْتَانَا فَتُؤْذُوْا اَحْيَاءَنَا فَجَاءَ الْقَوْمُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِكَ اسْتَغْفِرْ لَنَا.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دورِ جاہلیت کے کسی باپ دادا کو برا کہہ دیا۔ سیدنا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اسے برا جانتے ہوئے اسے تھپڑ مارا۔ اس کے قبیلہ کے لوگ آکر کہنے لگے۔ کہ وہ حضرت عباس (رضی اللہ عنہ) کو اسی طرح طمانچہ مارے گا جیسے انہوں نے طمانچہ مارا اور ہتھیار لگا لیے۔ اس بات کی اطلاع حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ منبر پر چڑھے۔ اور فرمایا۔ اے لوگو! کیا تمہیں معلوم ہے۔ کہ زمین پر رہنے والوں میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت کس کی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا۔ حضور آپ کی عزت اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ السلام نے فرمایا۔ تو عباس میرے ہیں اور میں ان کا

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہوا۔ ہمارے فوت شدہ باپ دادا کو برا نہ کہو۔ تاکہ اس سے ہمارے زندوں کو تکلیف پہنچے یہ سن کر وہ قوم حاضر خدمت ہوئی اور عرض کرنے لگی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اللہ تعالیٰ سے آپ کی ناراضگی اور بے ادبی کی پناہ مانگتے ہیں۔ ہمارے لیے بخشش کی دعا فرمایئے۔

القود من الجبذة

پکڑ کر کھینچنے کا بدلہ

۴۷۸۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كُنَّا نَقْعُدُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ فَاِذَا قَامَ قُمْنَا فَقَامَ یَوْمًا وَ قُمْنَا مَعَهٗ حَتّٰی لَمَّا بَلَغَ وَسْطَ الْمَسْجِدِ اَدْرَكَهٗ رَجُلٌ فَجَبَذَهٗ بِرِدَائِهٖ مِنْ وَّرَائِهٖ وَكَانَ رِدَاءً كَاخِشِنًا فَحَمَرَ رَقَبَتَهٗ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ احْمِلْ لِیْ عَلٰی بَعِیْرَیَّ هٰذَیْنِ فَاِنَّكَ لَا تَحْمِلُ مِنْ مَّالِكَ وَلَا مِنْ مَّالِ اَبِیْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لَا اَحْمِلُ لَكَ حَتّٰی تُقِیْدَنِیْ مِمَّا جَبَذْتَ بِرَقَبَتِیْ فَقَالَ الْاَعْرَابِیُّ لَا وَاللّٰهِ لَا اُقِیْدُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ یَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ لَا اُقِیْدُكَ فَلَمَّا سَمِعْتُ قَوْلَ الْاَعْرَابِیِّ اَقْبَلْنَا اِلَیْهِ سِرَاعًا فَالْتَقَتْ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَزَمْتُ عَلٰی مَنْ سَمِعَ كَلَامِیْ اَنْ لَّا یَبْرَحَ مَقَامَهٗ حَتّٰی اٰذَنَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِّنَ الْقَوْمِ یَا فُلَانُ احْمِلْ لَهٗ عَلٰی بَعِیْرٍ شَعِیْرًا وَّعَلٰی بَعِیْرٍ تَمْرًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انْصَرِفُوْا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم مسجد میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوتے تھے۔ جب آپ کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے۔ ایک دن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ جب آپ مسجد کے درمیان میں پہنچے تو ایک شخص آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کی چادر مبارک پکڑ کر پیچھے سے کھینچی۔ اور وہ چادر کھردری تھی آپ کی گردن مبارک اس سے سرخ ہو گئی۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ان دو اونٹوں کو (غلہ سے) بھر دیجئے کیونکہ (یہ غلہ) نہ تو آپ نے اپنے پاس سے دینا ہے اور نہ ہی باپ دادا سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نہیں میں اللہ تعالیٰ سے استغفار طلب کرتا ہوں میں تجھے کبھی نہ دوں گا۔ جب تک تم اس گردن کے کھینچنے کا بدلہ نہ دو۔ اس اعرابی نے کہا خدا کی قسم میں کبھی بدلہ نہ دوں گا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ یہی دہرایا۔ اور وہ اعرابی یہی عرض کرتا رہا کہ میں بدلہ کبھی نہ دوں گا۔ جب میں نے اعرابی کی یہ بات سنی تو ہم سب دوڑ کر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا۔ میں اس شخص کو جس نے میری بات سنی قسم دیتا ہوں کہ کوئی شخص میری اجازت کے بغیر اپنی جگہ سے نہ جائے جب تک میں اجازت نہ دوں پھر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا۔ اس کے اونٹ پر جو لاد دو۔ اور ایک اونٹ پر کھجور اس کے بعد آپ نے لوگوں سے ارشاد فرمایا چلو۔

نوٹ: حدیث ہذا سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن اخلاق معلوم ہوا۔ اس کے باوجود کہ آپ ہر طرح کا اختیار رکھتے تھے آپ نے بالکل غصہ نہ فرمایا۔ اور گنوار کی غرض کو پورا فرمایا خلق عظیم آپ کی نبوت کی دلیل ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلْقِصَاصُ مِنَ السَّلَاطِيْنِ

بادشاہوں سے قصاص

۴۷۸۴ عَنْ اَبِیْ فِرَاسٍ اَنَّ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْتَصُّ مِنْ نَفْسِهٖ.

سیدنا ابوفراس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی ذات سے بدلہ دلاتے ہوئے دیکھا

اَلسُّلْطَانُ یُصَابُ عَلٰی یَدَیْهِ

بادشاہ کے کام میں کسی آفت کے آنے کا بیان

۴۷۸۴ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا جَهْمِ بْنَ حُذَیْفَةَ مُصَدِّقًا فَلَاجَّهٗ رَجُلٌ فِیْ صَدَقَتِهٖ فَضَرَبَهٗ اَبُوْ جَهْمٍ فَاَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْقَوَدَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ یَرْضَوْا بِهٖ فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوْا بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ خَاطِبٌ عَلَی النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ قَالُوْا نَعَمْ فَخَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ اَتَوْنِیْ یُرِیْدُوْنَ الْقَوَدَ فَعَرَضْتُ عَلَیْهِمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوْا قَالُوْا نَعَمْ اَفَرَضِیْتُمْ فَرَضِیَ اَصْحَابُهٗ قَالُوْا لَا فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَكُفُّوْا فَكَفُّوْا ثُمَّ دَعَاهُمْ فَقَالَ اَرَضِیْتُمْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاِنِّیْ خَاطِبٌ عَلَی النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ قَالُوْا نَعَمْ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَرَضِیْتُمْ قَالُوْا نَعَمْ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کو صدقہ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ اور ایک شخص نے آپ سے صدقہ دینے میں لڑائی کی۔ ابوجہم رضی اللہ عنہ نے اسے مارا وہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور اس کے رشتہ دار بھی ساتھ آئے۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قصاص دیجئے! تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اچھا تم اتنا مال لے لو۔ وہ اس پر رضامند نہ ہوئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اچھا اتنا مال لے لو۔ تو وہ رضامند ہو گئے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھوں گا۔ اور انہیں تمہارے راضی ہونے کی اطلاع دوں گا۔ انہوں نے عرض کیا اچھا جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا۔ یہ لوگ میرے پاس قصاص لینے آئے۔ میں نے انہیں اس قدر مال دینے کو کہا وہ رضامند ہو گئے۔ پھر ان لوگوں نے کہا ہم راضی نہیں ہوئے۔ مہاجرین نے انہیں سزا دینے کا ارادہ کیا۔ آپ نے فرمایا۔ ٹھہرو وہ ٹھہر گئے بعد ازاں آپ نے ان لوگوں کو بلایا اور فرمایا۔ کیا تم راضی نہیں ہوئے؟ انہوں نے عرض کیا ہاں راضی ہوئے تھے آپ نے فرمایا تو میں خطبہ پڑھتا ہوں اور لوگوں کو تمہاری رضامندی کی اطلاع کرتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا اچھا۔ آپ نے خطبہ دیا اور دریافت فرمایا۔ کیا تم لوگ راضی ہو گئے؟ انہوں عرض کیا ہاں!

اَلْقَوَدُ بِغَیْرِ حَدِیْدَةٍ

تلوار کے سوا کسی اور چیز سے قصاص لینا

۴۷۸۵ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ یَهُوْدِیًّا رَضَّ رَاْسَ جَارِیَةٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک یہودی نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَوْضَاحًا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ قَالَ أَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا يَعْنِي أَنْ لَا قَالَ أَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا يَعْنِي أَنْ لَا فَقَالَ أَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا يَعْنِي أَنْ نَعَمْ فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ.

ایک لڑکی کو کنگن پہنے ہوئے دیکھا۔ اس نے اس کو پتھر سے مار ڈالا (کنگن اتار لیا) بعد ازاں لوگ اس لڑکی کو لے کر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور اس میں تھوڑی سی جان باقی تھی آپ نے اس سے دریافت فرمایا۔ کیا تجھے فلاں نے مارا ہے؟ اس نے اشارے سے عرض کیا نہیں۔ بعد ازاں آپ نے دوسرے کا نام لیا اس نے اشارے سے عرض کیا نہیں۔ بعد ازاں آپ نے اس یہودی کا نام لیا۔ اس نے اشارے سے بتایا کہ ہاں (اس یہودی نے مجھے مارا ہے) حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی کو بلوایا۔ اور حکم فرمایا کہ اس کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا جائے (جیسے اس نے لڑکی کو کچلا تھا)

۴۷۸۶ عَنْ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً إِلَى قَوْمٍ مِنْ خَثْعَمَ فَاسْتَعْصَمُوا بِالسُّجُودِ فَقَتَلُوا فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مَعَ مُشْرِكٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَاءَى نَارَاهُمَا.

جناب قیس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے خثعم کا ایک مختصر سا لشکر روانہ کیا (وہ کفار کے ملک میں قیام پذیر ہوئے) وہ دشمن کو دیکھ کر سجدے میں گر گئے یہ خیال کرتے ہوئے کہ اس طرح دشمن چھوڑ دیں گے۔ لیکن کفار نے انہیں مار ڈالا آپ نے ان کفار کو نصف دیت دینے کا حکم فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ مسلمان اگر مشرک کے ساتھ ہو تو میں اس مسلمان کی طرف سے جواب دہ نہیں (اگر وہ مارا جائے) بعد ازاں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دیکھو مسلمان اور کافر اس قدر فاصلے پر رہیں کہ انہیں ایک دوسرے کی آگ دکھائی دے۔

تاویل قولہ عزوجل فمن عفی لہ من اخیہ شیء فاتباع بالمعروف وادآء الیہ باحسان: اس آیت کی تفسیر

۴۷۸۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى إِلَى قَوْلِهِ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ فَالْعَفْوُ أَنْ يُقْبَلَ الدِّيَةُ فِي الْعَمْدِ وَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ يَقُولُ يَتْبَعُ هٰذَا بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ وَيُؤَدِّي هٰذَا بِإِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ مِمَّا كُتِبَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ إِنَّمَا هُوَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ بنی اسرائیل میں قصاص کا حکم تھا لیکن دیت دینے کا حکم نہ تھا۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ نے یہ آیت نازل فرمائی "ترجمہ تم پر قصاص فرض کیا گیا ہے۔ ان لوگوں کا جو مارے جائیں۔ آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام، عورت کے بدلے عورت پھر جس شخص کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معاف کر دیا گیا۔ تو معاف کرنے والا دستور اور رواج کے مطابق چلے اور جسے معاف کیا گیا وہ اچھی طرح دیت ادا کرے۔ عفو کا مطلب یہ ہے۔ کہ مقتول کا وارث قتل عمد میں دیت قبول کرے اور معاف

الْقِصَاصُ لَيْسَ الدِّيَةُ .

کرنے والا قانون کے مطابق چلے (قاتل پر زیادتی نہ کرے) اور قاتل اچھی دیت ادا کرے ۔ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے رعایت اور رحمت ہے ۔ کیونکہ تم سے پہلے گزرنے والے لوگوں میں بدلے کا حکم تھا دیت کا حکم نہ تھا ۔

۴۷۸۸ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ قَالَ كَانَ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ عَلَيْهِمُ الْقِصَاصُ وَلَيْسَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمُ الدِّيَةَ فَجَعَلَهَا عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ تَخْفِيْفًا عَلٰى مَا كَانَ عَلٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ .

جناب حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ راوی ہیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان تم پر قتل ہونے والوں کے بدلے میں قصاص فرض کیا گیا ہے (آخر تک) تو بنی اسرائیل میں قصاص تھا ۔ لیکن دیت نہ تھی اللہ تعالیٰ نے دیت کا حکم نازل فرمایا ۔ اور بنی اسرائیل کی نسبت اس امت پر تخفیف فرمائی ۔

اَلْاَمْرُ بِالْعَفْوِ عَنِ الْقِصَاصِ

قصاص کو معاف کر دینے کا حکم

۴۷۸۹ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قِصَاصٍ فَاَمَرَ فِيْهِ بِالْعَفْوِ .

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں ۔ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس قصاص کا ایک مقدمہ پیش ہوا ۔ آپ نے معاف کرنے کا حکم صادر فرمایا ۔

نوٹ :۔ آپ کے اس حکم میں عفو و درگزر کی ترغیب تھی یہ حکم وجوبی نہیں تھا ۔

۴۷۹۰ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ فِيْهِ قِصَاصٌ اِلَّا اَمَرَ فِيْهِ بِالْعَفْوِ .

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں جب قصاص کا مقدمہ پیش ہوتا ۔ تو آپ معافی کا حکم فرماتے

نوٹ :۔ یعنی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم معافی کی فضیلت بیان فرماتے اور مقتول کے ورثاء کو خون معاف کرنے کی ترغیب دیتے

هَلْ يُؤْخَذُ مِنْ قَاتِلِ الْعَمْدِ الدِّيَةُ اِذَا عَفَا وَلِيُّ الْمَقْتُوْلِ عَنِ الْقَوَدِ .

جب مقتول کا وارث خون معاف کر دے تو کیا قاتل سے دیت لی جائے گی ؟

۴۷۹۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يُّقَادَ وَاِمَّا اَنْ يُّفْدٰى .

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ جب کوئی شخص قتل کیا جائے تو اس کے وارث کو بدلہ یا فدیہ لینے میں اختیار ہے ۔

نوٹ :۔ دیت لے ۔ خون معاف کرنے سے دیت کا ساقط ہونا لازمی نہیں ۔

۴۷۹۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يُّقَادَ وَاِمَّا اَنْ يُّفْدٰى .

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی دوسری روایت مروی ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۷۹۳ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِیْلٌ مُرْسَلٌ۔

جناب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مرسلاً ایسی ہی روایت مروی ہے۔

عَفْوُ النِّسَاءِ عَنِ الدَّمِ

عورتوں کا خون معاف کرنا

۴۷۹۴ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَعَلَی الْمُقْتَتِلِیْنَ اَنْ یَّنْحَجِزُوْا الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَاِنْ کَانَتِ امْرَاَةً۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مقتول کے وارث کو معاف کرنا چاہیے۔ وہ وارث جو زدیک رشتہ دار ہیں اور پھر جو ان کی رشتہ دار ہیں۔ اگرچہ عورت ہی کیوں نہ ہو۔

بَابُ مَنْ قُتِلَ بِحَجَرٍ اَوْ سَوْطٍ

اس شخص کا بیان جو پتھر یا کوڑے سے مارا جائے"

۴۷۹۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ فِیْ عِمِّیَّةٍ اَوْ رَمِّیَّةٍ تَکُوْنُ بَیْنَهُمْ بِحَجَرٍ اَوْ سَوْطٍ اَوْ بَعْضًا فَعَقْلُهٗ عَقْلُ الْخَطَاءِ وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ فَمَنْ حَالَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهٗ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو شخص اندھا دھند میں قتل کیا جائے یا وہ پتھروں یا کوڑوں کی مار سے مارا جائے یا لکڑی سے مارا جائے تو اس کی دیت دلائی جائے گی جیسے قتل خطا کی اور جو قصداً مارا جائے تو اس میں قصاص لازم ہوگا اور جو شخص قصاص کو روکے اس پر اللہ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اس کا فرض اور نفل قبول نہ ہوگا۔ اس کا فرض اور نفل قبول نہ ہوگا کیونکہ وہ احکام الٰہیہ کے خلاف کرتا ہے۔ اور دنیا کے انتظام کو بگاڑتا ہے

۴۷۹۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ یَرْفَعُهٗ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِیْ عِمِّیَّةٍ اَوْ رَمِّیَّةٍ بِحَجَرٍ اَوْ سَوْطٍ اَوْ عَصًا فَعَقْلُهٗ عَقْلُ الْخَطَاءِ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَمَنْ حَالَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهٗ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔

(ترجمہ وہی جو اوپر گزرا)

کَفِّدِیَةِ شِبْهِ الْعَمْدِ

شبہ عمد کی دیت

۴۷۹۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَتِیْلُ الْخَطَاءِ شِبْہُ الْعَمْدِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَۃٌ مِنَ الْاِبِلِ اَرْبَعُوْنَ مِنْہَا فِیْ بُطُوْنِہَا اَوْلَادُہَا .

کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص شبہ عمد کے طور پر (خطا سے) کوڑے یا لکڑی سے مارا جائے تو اس کی دیت سو اونٹ ہیں ان میں سے چالیس گابھن اونٹنیاں ہوں گی

نوٹ :۔ سیدنا حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ نے حدیث ہذا سے استدلال کیا ہے کہ اگر لٹھ یا پتھر سے مارے تو وہ عمد نہیں۔ بلکہ شبہ عمد ہے۔ اور اس کو خطائے عمد یا خطا شبہ العمد بھی کہتے ہیں۔

۴۷۹۸ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِیْعَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ یَوْمَ الْفَتْحِ مُرْسَلٌ .

قاسم بن ربیعہ سے مرسلاً ایسی ہی روایت مروی ہے۔

۴۷۹۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا وَاِنَّ قَتِیْلَ الْخَطَاءِ شِبْہُ الْعَمْدِ مَا کَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَۃٌ مِنَ الْاِبِلِ اَرْبَعُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہَا اَوْلَادُہَا .

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص شبہ عمد کے طور پر (خطا سے) کوڑے یا لکڑی سے مارا جائے تو اس کی دیت سو اونٹ ہیں ان میں سے چالیس گابھن اونٹنیاں ہوں گی

۴۸۰۰ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ فَقَالَ اَلَا وَاِنَّ قَتِیْلَ الْخَطَاءِ شِبْہُ الْعَمْدِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا وَالْحَجَرِ مِائَۃٌ مِّنَ الْاِبِلِ فِیْہَا اَرْبَعُوْنَ ثَنِیَّۃً اِلٰی بَازِلِ عَامِہَا کُلُّہُنَّ خَلِفَۃٌ

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز خطبہ ارشاد فرمایا تو ارشاد فرمایا آگاہ رہو۔ جو شخص کوڑے، لکڑی یا پتھر سے خطا عمد سے قتل ہو۔ تو اس میں سو اونٹ ہیں۔ ان میں سے چالیس تو چھ برس سے نو برس کی عمر کے ہوں نیز سب بوجھ لادنے کے قابل ہوں۔

۴۸۰۱ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ قَتِیْلَ الْخَطَاءِ قَتِیْلُ السَّوْطِ وَالْعَصَا فِیْہِ مِائَۃٌ مِّنَ الْاِبِلِ مُغَلَّظَۃٌ اَرْبَعُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہَا اَوْلَادُہَا .

سیدنا حضرت عقبہ بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کوڑے اور لکڑی میں مارے جانے میں سو اونٹ کی دیت ہے۔ (دیت مغلظ) ان میں چالیس گابھن ہوں۔

نوٹ :۔ دیت مغلظ یہ ہے۔ کہ سو اونٹوں میں چالیس اونٹنیاں ہوں اور یہ چھ چھ برس کی حاملہ ہوں دیت مخففہ یعنی ہلکی اس میں یہ قید نہیں۔ پانچ طرح کے سو اونٹ ہوں ..... یا ہزار دینار ہوں یا دس ہزار درہم ہوں۔

۴۸۰۲ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَکَّۃَ یَوْمَ الْفَتْحِ قَالَ اَلَا وَاِنَّ کُلَّ قَتِیْلِ خَطَاءِ الْعَمْدِ اَوْ شِبْہِ الْعَمْدِ قَتِیْلُ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِنْہَا اَرْبَعُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہَا اَوْلَادُہَا .

ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے روز خطبہ ارشاد فرمایا۔ تو ارشاد فرمایا آگاہ رہو۔ جو شخص کوڑے، لکڑی یا پتھر سے خطا عمد سے قتل ہو۔ تو (اس میں سو اونٹ ہیں) ان میں سے چالیس گابھن اونٹنیاں ہوں گی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۸۰۳ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ قَالَ أَلَا وَإِنَّ قَتِيلَ الْخَطَإِ الْعَمْدِ قَتِيلُ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا.

حضرت یعقوب بن اوس ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں۔

باقی ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

۴۸۰۴ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ قَالَ أَلَا وَإِنَّ قَتِيلَ الْخَطَإِ الْعَمْدِ قَتِيلُ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا.

اس حدیث کا ترجمہ بھی وہی جو اوپر گزرا ہے

۴۸۰۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى دَرَجَةِ الْكَعْبَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي صَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ أَلَا إِنَّ قَتِيلَ الْعَمْدِ الْخَطَإِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا شِبْهُ الْعَمْدِ فِيهِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مُغَلَّظَةٌ مِنْهَا أَرْبَعُونَ خَلِفَةً فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ جس دن مکہ فتح ہوا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ معظمہ کی سیڑھی پر کھڑے ہوئے آپ نے اللہ کی حمد اور ثنا کی۔ اور فرمایا۔ اس ذات اقدس کا شکر ہے۔ جس نے اپنا وعدہ سچا کیا اپنے بندے کی امداد فرمائی۔ اور دشمن کے لشکروں کو خود ہی بھگا دیا۔ آگاہ رہو جو شخص خطائے عمد سے مارا جائے۔ کوڑے یا لکڑی سے تو یہ شبہ عمد ہے۔ اس میں سو اونٹوں کی دیت مغلظہ ہے ان میں سے چالیس اونٹنیاں حاملہ ہوں جن کے پیٹ میں بچے ہوں۔

۴۸۰۶ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَطَإُ شِبْهُ الْعَمْدِ يَعْنِي بِالْعَصَا وَالسَّوْطِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا.

حضرت قاسم بن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

(باقی ترجمہ گذر چکا ہے)

۴۸۰۷ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ خَطَأً فَدِيَتُهُ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ ثَلَاثُونَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَثَلَاثُونَ بِنْتَ لَبُونٍ وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَعَشَرَةٌ بَنِي لَبُونٍ ذُكُورٍ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُهَا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص خطاء قتل کیا جائے اس کی دیت سو اونٹ ہیں جن میں سے تیس اونٹنیاں دو برس کی ہونی چاہئیں اور تیس اونٹنیاں تین تین سال کی ہونی چاہئیں اور تیس اونٹنیاں چار چار برس کی ہوں اور دس اونٹ تین تین سال کے ہوں۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى اَرْبَعَ مِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَيُقَوِّمُهَا عَلٰى اَهْلِ الْاِبِلِ اِذَا غَلَتْ رُفِعَ فِيْ قِيْمَتِهَا وَاِذَا هَانَتْ نَقَصَ مِنْ قِيْمَتِهَا عَلٰى نَحْوِ الْمَزَاهِنِ مَا كَانَ فَبَلَغَ قِيْمَتُهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْاَرْبَعَ مِائَةِ دِيْنَارٍ اِلٰى ثَمَانِ مِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ قَالَ وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَنْ كَانَ عَقَلَهُ فِي الْبَقَرِ عَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَمَنْ كَانَ عَقَلَهُ فِي الشَّاةِ اَلْفَيْ شَاةٍ وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْعَقْلَ مِيْرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيْلِ عَلٰى فَرَائِضِهِمْ فَمَا فَضَلَ فَلِلْعَصَبَةِ وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّعْقِلَ عَلَى الْمَرْاَةِ عَصَبَتُهَا مَنْ كَانُوْا وَلَا يَرِثُوْنَ مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا مَا فَضَلَ عَنْ وَرَثَتِهَا وَاِنْ قُتِلَتْ فَعَقْلُهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا وَهُمْ يَقْتُلُوْنَ قَاتِلَهَا .

والسلام ان کی قیمت گاؤں والوں کی قیمت کے مطابق لگاتے تھے ۔ چار سو دینار یا اتنی ہی قیمت کی چاندی اور آپ اونٹوں کی قیمت لگاتے جب اونٹ مہنگے ہوتے تو ان کی قیمت بھی زیادہ ہوتی اور جب سستے ہوتے تو ان کی قیمت بھی کم ہوتی جس طرح کا وقت ہوتا ۔ تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ان اونٹوں کی قیمت چار سو دینار سے آٹھ سو تک پہنچی یا اسی قیمت کے برابر چاندی ۔ اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے والوں کو دو سو گائیں دینے کا حکم فرمایا اور بکری والوں دو ہزار بکریاں ۔ اور آپ نے حکم فرمایا کہ دیت کا مال وارثوں میں ان فرائض کے مطابق تقسیم کیا جائے گا جو اللہ رب العزت کے مقرر کردہ ہیں ۔ جو ذوی الفروض سے بچے گا وہ عصبے کو ملے گا اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی طرف سے دیت دینے کا حکم فرمایا اور اس کے عصبات کو عورت کی دیت سے نہ ملے گا ۔ ہاں مگر جو ذوی الفروض سے بچے اور جو عورت ماری جائے تو اس کے وارث کو ملے گی ۔ اور وہی لوگ اس کے قاتل سے قصاص لیں گے (اگر وہ قصاص لینا چاہیں)

ذِكْرُ اَسْنَانِ دِيَةِ الْخَطَاءِ

قتل خطا کی دیت کا بیان

نوٹ :۔ قتل خطا کی تعریف یہ ہے ۔ کہ انسان نشانہ لگانے میں غلطی کرے ۔ مثلاً جانور کو مارے اور آدمی کو لگ جائے یا دور سے صحیح نہ دکھائی دینے کی وجہ سے آدمی کو جانور سمجھے ۔

۴۸۰۸ عَنْ خَشْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْخَطَاءِ عِشْرِيْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرِيْنَ ابْنَ مَخَاضٍ ذُكُوْرًا وَعِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِشْرِيْنَ جَذَعَةً عِشْرِيْنَ حِقَّةً .

سیدنا حضرت خشف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ۔ آپ فرماتے تھے ۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص میں ایسی بیس اونٹنیاں دینے کا حکم فرمایا جو دوسرے سال میں لگی ہوئی ہوں ۔ اور ایسے بیس اونٹ جو دوسرے برس میں لگے ہوئے ہوں ۔ اور ایسی بیس اونٹنیاں تیسرے برس میں لگی ہوئی ہوں اور ایسی بیس اونٹنیاں جو پانچویں برس میں لگی ہوئی ہوں ۔ اور آپ نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

بیس اونٹنیاں ایسی دینے کا حکم فرمایا۔ جو چوتھے برس میں لگی ہوئی ہوں۔

نوٹ: اصل یہ ہے کہ خشف بن مالک رضی اللہ عنہ مجہول راوی ہیں۔ اور حدیث پاک حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

ذِكْرُ الدِّيَةِ مِنَ الْوَرِقِ

چاندی کی دیت

۴۸۰۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ رَجُلًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَتَهُ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا وَذَكَرَ قَوْلَهُ اِلَّا اَنْ اَغْنَاهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مِنْ فَضْلِهِ فِيْ اَخْذِهِمُ الدِّيَةَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ایک شخص نے دوسرے کو قتل کر دیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی دیت بارہ ہزار درہم مقرر فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے فضل سے دیت لینے میں مالدار کر دیا۔

۴۸۱۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِاثْنَيْ عَشَرَةَ اَلْفًا يَعْنِيْ فِي الدِّيَةِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت میں بارہ ہزار درہم کا حکم فرمایا۔

عَقْلُ الْمَرْأَةِ

عورت کی دیت

۴۸۱۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْلُ الْمَرْاَةِ مِثْلُ عَقْلِ الرَّجُلِ حَتّٰى يَبْلُغَ الثُّلُثَ مِنْ دِيَتِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ عورت کی دیت مرد کے برابر ہے۔ ایک تہائی کی دیت تک

نوٹ: اگر دیت ایک تہائی سے زائد ہو تو اس سے زیادہ میں عورت کی دیت مرد کی دیت کے نصف کے برابر ہے

كَمْ دِيَةُ الْكَافِرِ

کافر کی دیت

۴۸۱۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْلُ اَهْلِ الذِّمَّةِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُسْلِمِيْنَ وَهُمُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کافر ذمی (یہودی یا عیسائی) کی دیت مسلمان کی دیت کے نصف کے برابر ہے۔

۴۸۱۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَقْلُ الْكَافِرِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ کافر کی دیت مسلمان کی دیت کے نصف کے برابر ہے۔

دِيَةُ الْمُكَاتَبِ

مکاتب کی دیت

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۸۱۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُكَاتَبِ يُقْتَلُ بِدِيَةِ الْحُرِّ عَلٰى قَدْرِ مَا اَدّٰى .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مکاتب اگر قتل کیا جائے تو وہ جس قدر بدل کتابت کا حصہ ادا کر چکا ہے اس کی دیت آزاد کے مساوی دینی ہوگی۔

نوٹ:۔ اور باقی میں غلام کی مثل مثلاً مکاتب کی بدل کتابت سے آدھا باقی تھا تو دیت میں نصف دیت آزاد کی اور غلام کی نصف قیمت ادا کرنی ہوگی۔

۴۸۱۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي الْمُكَاتَبِ اَنْ يُّؤَدِّيَ بِقَدْرِ مَا عُتِقَ مِنْهُ دِيَةُ الْحُرِّ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکاتب غلام میں دیت دینے کا حکم ارشاد فرمایا۔ کہ وہ جس قدر آزاد ہو گیا دیت آزاد کے برابر دی جائے۔

۴۸۱۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُكَاتَبِ يُؤَدِّيْ بِقَدْرِ مَا اَدّٰى مِنْ مُكَاتَبَتِهٖ دِيَةُ الْحُرِّ وَمَا بَقِيَ دِيَةُ الْعَبْدِ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکاتب غلام کی دیت میں یہ فیصلہ فرمایا۔ کہ اس کی اتنی دیت دی جائے جس قدر وہ بدل کتابت میں سے ادا کر چکا ہے آزاد کے مطابق اور باقی میں غلام کی دیت کے مطابق دیت ادا کی جائے۔

۴۸۱۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُكَاتَبُ يُعْتَقُ بِقَدْرِ مَا اَدّٰى وَ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ بِقَدْرِ مَا عُتِقَ مِنْهُ وَيَرِثُ بِقَدْرِ مَا عُتِقَ مِنْهُ .

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مکاتب اس قدر آزاد ہوگا جس قدر اس نے ادا کیا۔ اور اس پر اتنی حد مقرر ہوگی جتنا وہ آزاد ہوا۔ اور اس کے ترکہ میں سے وارث کو حصہ ملے گا جس قدر آزاد ہوا۔

۴۸۱۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ مُكَاتَبًا قُتِلَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ اَنْ يُّؤَدِّيَ مَا اَدّٰى دِيَةُ الْحُرِّ وَمَا لَا دِيَةَ الْمَمْلُوْكِ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں ایک مکاتب غلام قتل کیا گیا۔ آپ نے حکم فرمایا کہ وہ جس قدر آزاد ہوا ہے۔ اتنے کی دیت آزاد کے برابر دی جائے۔ اور جتنا باقی ہے اس کی دیت غلام کی مثل دی جائے یعنی اس کی قیمت دی جائے

بَابُ دِيَةِ جَنِيْنِ الْمَرْاَةِ

عورت کے پیٹ میں بچے کی دیت

۴۸۱۹ عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ خَذَفَتِ امْرَاَةً فَاَسْقَطَتْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا۔ اور اس کا حمل گر

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَسَلَّمَ فِي وَلَدِهَا خَمْسِينَ شَاةً وَنَهَى يَوْمَئِذٍ عَنِ الْخَذْفِ .

گیا۔ پھر یہ مقدمہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش ہوا۔ آپ نے اس کے بچے کی دیت میں پانچ سو بکریاں دلائیں۔ اور اس دن سے پتھر مارنا ممنوع قرار دیا۔

۴۸۲۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ امْرَأَةً خَذَفَتِ امْرَأَةً فَأَسْقَطَتِ الْمَرْأَةُ الْمَخْذُوفَةُ فَرُفِعَ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ عَقْلَ وَلَدِهَا خَمْسَ مِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَنَهَى يَوْمَئِذٍ عَنِ الْخَذْفِ .

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا اور اس کا حمل گر گیا۔ پھر یہ مقدمہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش ہوا۔ آپ نے اس کے بچے کی دیت میں پانچ سو بکریاں دلائیں۔ اور اس دن سے پتھر مارنے سے منع فرمایا۔ (امام نسائیؒ نے فرمایا کہ یہ راوی کا وہم ہے۔ اور بکریوں کی صحیح تعداد سو بکریاں ہیں)۔

۴۸۲۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ يَكْرَهُ الْخَذْفَ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپؓ نے ایک شخص کو خذف کرتے ہوئے ملاحظہ فرمایا۔ تو آپ نے منع فرمایا۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرمایا کرتے تھے یا اسے برا جانتے تھے۔!

نوٹ:۔ خذف کا مطلب ہے۔ انگلی سے پتھر مارنا یا پتھر کو لکڑی میں رکھ کر مارنا۔

۴۸۲۲ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِي الْجَنِينِ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكٍ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ قَالَ طَاوُسٌ إِنَّ الْفَرَسَ غُرَّةٌ .

حضرت طاؤس رحمۃ اللہ راوی ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے پیٹ کے بچے کی دیت کے بارے میں لوگوں سے مشورہ کیا۔ تو حمل بن مالک کھڑے ہوئے اور عرض کیا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم فرمایا۔ اور طاؤس علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ایک گھوڑا بھی غرہ ہے

۴۸۲۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ إِنَّ امْرَأَةً الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَإِنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا .

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے پیٹ کے بچے میں حکم فرمایا جو گر پڑا تھا وہ عورت بنی لحیان میں سے تھی کہ ایک لونڈی یا غلام دیا جائے پھر وہ عورت جسے غلام یا لونڈی دینے کا حکم فرمایا گیا تھا وہ مر گئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم فرمایا کہ اس عورت کا ترکہ اس کے بیٹوں اور خاوند کو دیا جائے۔ اور اس کی دیت اس کی قوم قبیلے والے ادا کریں۔

۴۸۲۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ قبیلہ بنو ھذیل میں سے دو عورتوں نے آپس میں لڑائی کی۔ ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر مارا وہ مر گئی اور اس

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَاخْتَصَمُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِي سَجَعَ .

کے پیٹ میں بچہ بھی مر گیا بعد ازاں ان لوگوں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں فریاد کی۔ آپ نے فرمایا بچے کی دیت ایک غلام یا لونڈی ہے۔ اور اس عورت کی دیت مارنے والی عورت کے رشتہ داروں سے دلائی۔ اور وہ دیت اس عورت کے بیٹے کو ملی جو عورت مر گئی تھی۔ نیز اس کے ورثاء کو بھی دلائی یہ سن کر حمل بن مالک بن نابغہ کھڑا ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس شخص کا تاوان کیونکر دوں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ بولا، نہ چلایا یہ خون تو لغو ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ کاہنوں کا بھائی ہے (جو قافیہ دار کلام کہتا ہے) اور قرآن مجید کے خلاف کہتا ہے۔ کیونکہ اس نے سجع سے بات کی!

نوٹ:۔ لوگوں کے دلوں میں تاثیر پیدا کرنے کے لیے کاہن بھی ایسی ہی باتیں کیا کرتے ہیں۔ حدیث ہذا سے کلام سجع کی ممانعت نہیں۔ کیونکہ قرآن مجید میں سجع موجود ہے۔ بلکہ سجع کی ممانعت اس جگہ ہے۔ جہاں کوئی ایک ناحق بات کو اپنی فصاحت و بلاغت کے زور سے حق کرنا چاہے۔

۴۸۲۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ .

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ قبیلہ بنو ہذیل کی دو عورتوں میں سے ایک نے دوسری عورت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں پتھر مارا اور اس کا حمل گر پڑا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم صادر فرمایا۔

۴۸۲۶ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْجَنِينِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ فَقَالَ الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَلَا نَطَقَ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ .

حضرت سعید ابن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچے میں جو اپنی ماں کے پیٹ میں مارا جائے ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم صادر فرمایا۔ بعد ازاں آپ نے جس شخص کو حکم فرمایا اس نے عرض کیا میں کس طرح تاوان دوں اس شخص کا جس نے نہ پیا نہ کھایا نہ چلایا۔ نہ بات کی ایسے کا قتل تو لغو ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو کاہنوں میں سے ہے۔

۴۸۲۷ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَةً ضَرَبَتْ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ فَقَتَلَتْهَا وَهِيَ حُبْلَى فَأَتَى فِيهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک عورت نے اپنی سوت کو خیمہ کی لکڑی سے مارا وہ حاملہ تھی اور مر گئی مقدمہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ بِالدِّيَةِ وَفِي الْجَنِيْنِ غُرَّةً فَقَالَ عَصَبَتُهَا اَدَّى مَنْ لَّا طَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ هٰذَا يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ ۔

میں پیش ہوا آپ نے مارنے والی کے رشتہ داروں سے دیت دلائی ۔ اور بچے کے بدلے ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم صادر فرمایا ۔ اس کے رشتہ داروں نے کہا ہم اس بچے کے عوض کیونکر دیت دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ چلایا نہ رویا ؟ اس نے تو اپنا خون کھویا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم گنواروں کی طرح کیا سجع کرتے ہو ؟

صِفَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ وَعَلٰى مَنْ دِيَةُ الْجَنِيْنِ وَشِبْهُ الْعَمْدِ ذِكْرُ اخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضِيْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ

شبہ عمد اور پیٹ کے بچے کی دیت کس پر واجب ہے ؟ اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں راویوں کے اختلاف کا بیان !

۴۸۲۸ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَاَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُوْدِ الْفُسْطَاطِ وَهِيَ حُبْلٰى فَقَتَلَتْهَا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُوْلَةِ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِيْ بَطْنِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ اَنَغْرَمُ دِيَةَ مَنْ لَا اَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ فَجَعَلَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةَ ۔

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں ، کہ ایک عورت نے اپنی سوت کو خیمہ کی لکڑی سے مارا وہ حاملہ تھی اور مرگئی مقدمہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں پیش ہوا تو آپ نے مارنے والی کے رشتہ داروں سے دیت دلائی اور بچے کے بدلے ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم صادر فرمایا ۔ اس کے رشتہ داروں نے کہا ہم اس بچے کے عوض کیونکر دیت دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ چلایا نہ رویا ؟ اس نے تو اپنا خون کھویا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم گنواروں کی طرح کیا سجع کرتے ہو ؟ آپ نے ان پر دیت مقرر فرمائی ۔

۴۸۲۹ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ ضَرَّتَيْنِ ضَرَبَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ فَقَتَلَهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيَةِ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَقَضٰى لِمَا فِيْ بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ تُغَرِّمُنِيْ مَنْ لَا اَكَلَ وَشَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ سَجْعٌ كَسَجْعِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَضٰى لِمَا فِيْ بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ ۔

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں ۔ کہ ایک عورت نے اپنی سوت کو خیمہ کی لکڑی سے مارا وہ حاملہ تھی اور مرگئی مقدمہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں پیش ہوا آپ نے مارنے والی کے رشتہ داروں سے دیت دلائی اور بچے کے بدلے ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم صادر فرمایا ۔ اعرابی نے کہا ہم اس بچے کے عوض کیونکر دیت دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ چلایا نہ رویا ؟ اس نے تو اپنا خون کھویا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دور جاہلیت کی طرح کیا سجع کرتے ہو ؟ اور بچے کے عوض غلام یا لونڈی دینے کا حکم دیا ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۸۳۰ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي لِحْيَانَ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ الْفُسْطَاطِ فَقَتَلَتْهَا وَكَانَتْ بِالْمَقْتُولَةِ حُبْلَى فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ بِالدِّيَةِ وَبِمَا فِي بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ .

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ، راوی ہیں کہ قبیلہ بنولحیان کی ایک عورت نے اپنی سوت کو خیمہ کی لکڑی سے مارا وہ حاملہ تھی اور مرگئی مقدمہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں پیش ہوا آپ نے مارنے والی کے رشتہ داروں سے دیت دلائی اور بچے کے بدلے ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم صادر فرمایا۔

۴۸۳۱ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ فَأَسْقَطَتْ فَاخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا كَيْفَ نَدِي مَنْ لَا صَاحَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَلَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ فَقَضَى بِالْغُرَّةِ عَلَى عَاقِلَةِ الْمَرْأَةِ .

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ قبیلہ ہذیل کے ایک مرد کی دو بیویاں تھیں ان میں سے ایک نے دوسری کو خیمہ کی لکڑی سے مارا اس کا حمل ضائع ہوگیا۔ مقدمہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں پیش ہوا: اس کے رشتہ داروں نے کہا ہم اس بچے کے عوض کیونکر دیت دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ چلایا نہ رویا؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم گنواروں کی طرح کیا سجع کرتے ہو؟ اور عورت کے عاقلہ پر دیت کا فیصلہ فرمایا۔

۴۸۳۲ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ مَاجِلًا مِنْ هُذَيْلٍ كَانَ لَهُ امْرَأَتَانِ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِعَمُودِ الْفُسْطَاطِ فَأَسْقَطَتْ فَقِيلَ أَرَأَيْتَ مَنْ لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَقَالَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ فَقَضَى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ وَجُعِلَتْ عَلَى عَاقِلَةِ الْمَرْأَةِ .

(ترجمہ اوپر گزر چکا)

۴۸۳۳ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَأَةٌ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم گنواروں کی طرح کیا سجع کرتے ہو؟ اور عورت کے عاقلہ پر دیت کا فیصلہ فرمایا

حضرت ابراہیم سے بھی ایسے ہی مروی ہے اور اس میں یہ ہے کہ حضور سرور

www.sirat-e-mustaqeem.com

ضَرَّتَهَا بِحَجَرٍ وَهِيَ حُبْلٰى فَقَتَلَتْهَا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَافِيْ بَطْنِهَا غُرَّةً وَجَعَلَ عَقْلَهَا عَلٰى عَصَبَتِهَا فَقَالُوْا نَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ هُوَ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ

عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تم گنواروں کی طرح سجع بولتے ہو؟ میرے حکم کے مطابق عمل کرنا پڑے گا۔

۴۸۲۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ امْرَاَتَانِ جَارَتَانِ كَانَ بَيْنَهُمَا ضَرْبٌ فَرَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ فَاَسْقَطَتْ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ مَيِّتًا وَمَاتَتِ الْمَرْاَةُ فَقَضٰى عَلَى الْعَاقِلَةِ الدِّيَةَ فَقَالَ عَمُّهَا اَنَدِيَ قَدْ اَسْقَطَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ فَقَالَ اَبُو الْقَاتِلَةِ اِنَّهُ كَاذِبٌ اِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا اسْتَهَلَّ وَلَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ فَمِثْلُهُ يُطَلُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْجَاهِلِيَّةِ وَكُهَّانَتِهَا اِنَّ فِي الصَّبِيِّ غُرَّةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَتْ اِحْدٰهُمَا مُلَيْكَةَ وَالْاُخْرٰى اُمُّ غَطِيْفٍ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ دو عورتیں پڑوسی تھیں۔ ان میں جھگڑا ہو گیا۔ ایک نے دوسری کو پتھر مارا۔ اور اس کے پیٹ سے لڑکا گرا جس کے بال اُگ چکے تھے اور وہ مرا ہوا تھا اور ماں بھی مر گئی۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مارنے والی عورت کے رشتہ داروں کو اس عورت کی دیت دینے کا حکم فرمایا۔ اس کے چچا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لڑکا بھی گرا اور اس کی دیت دلائیں کہ اس کے بال اُگ چکے تھے! مارنے والی کے والد نے کہا خدا کی قسم یہ جھوٹ ہے نہ وہ پکارا، نہ پیا نہ کھایا تو ایسا بچہ قتل کس طرح ہو سکتا ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کاہنوں اور جاہلی عربوں کی طرح کیسے سجع کرتے ہو؟ بلاشبہ لڑکے کے بدلے میں ایک غلام یا لونڈی دینی ہو گی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ ایک عورت کا نام ملیکہ تھا اور دوسری کا نام ام غطیف تھا۔

۴۸۲۵ عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ كَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ بَطْنٍ عُقُوْلَهُ وَلَا يَحِلُّ لِمَوْلًى اَنْ يَتَوَلّٰى مُسْلِمًا بِغَيْرِ اِذْنِهِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر قوم پر دیت فرض فرمائی۔ اور کسی شخص کو اپنے مالک کی اجازت کے بغیر ولا کرنا جائز نہیں۔

نوٹ: ہر قوم پر دیت فرض ہے یعنی ان میں سے کوئی ایسا قصور اور غلطی کرے جس کی دیت کنبے والوں پر ہو تو انہیں لازمی دیت دینی ہو گی۔

اپنے مالک کی اجازت کے بغیر کوئی شخص ولا نہیں کر سکتا یعنی جو غلام آزاد ہو اس کا ترکہ مولیٰ کو ملتا ہے۔ بشرطیکہ کوئی دوسرا نزدیکی رشتہ دار نہ ہو۔ اور اگر وہ کوئی جرم کرے تو دیت بھی مولیٰ کو دینی ہو گی۔ اب کسی شخص کے لیے یہ درست

www.sirat-e-mustaqeem.com

نہیں کہ وہ اس غلام سے عقد ولاء کرے۔ یعنی اس کا نہ کہ اپنے لیے کرے۔ اور دیت کی ذمہ داری لے جب تک کہ اس کا مالک اجازت نہ دے۔

۴۸۲۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يَعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ قَبْلَ ذٰلِكَ فَهُوَ ضَامِنٌ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو شخص لوگوں کا علاج کرے اور وہ علم طب نہ جانتا ہو۔ تو وہ ضامن ہے۔

۴۸۲۷ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مِثْلَهُ.

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور اپنے دادا سے ایسی ہی روایت بیان فرماتے ہیں۔

نوٹ:۔ نیم ملا خطرۂ ایمان نیم حکیم خطرۂ جان ہوتا ہے لہٰذا حاکم وقت کا فرض ہے کہ وہ ایسے کاروباری اور اناڑی ڈاکٹر، طبیب یا حکیم کو منع کرے۔ جو اپنے فن میں پوری طرح ماہر نہ ہو۔ اگر وہ دوا دے تو کوئی شخص اس کی دوا سے مر جائے تو اس پر دیت واجب ہوگی۔

هَلْ يُؤْخَذُ أَحَدٌ بِجَرِيرَةِ غَيْرِهِ

کیا کسی شخص کو دوسرے کے قصور کے عوض پکڑا جا سکتا ہے؟

۴۸۲۸ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي فَقَالَ مَنْ هٰذَا مَعَكَ قَالَ ابْنِي أَشْهَدُ بِهِ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَا تَجْنِي عَلَيْهِ وَلَا يَجْنِي عَلَيْكَ.

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اپنے باپ کے ساتھ حاضر ہوا۔ آپ نے میرے والد سے دریافت فرمایا۔ تمہارے ساتھ یہ کون ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا یہ میرا بیٹا ہے۔ آپ گواہ رہیں۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری غلطی اس پر نہیں اور اس کے قصور کا تاوان تم پر نہیں۔

نوٹ:۔ جاہلیت میں رواج تھا۔ کہ باپ کے عوض بیٹا اور بیٹے کے گناہ کی سزا باپ کو بھگتنا ہوتی۔ اب اسلام نے اس لغو امر کو مٹا دیا۔ کیونکہ یہاں ہر ایک اپنی غلطی اور قصور کا جواب دہ ہے۔ البتہ وہ دیت جو کنبے والوں پر لازمی ہے اس سے مقصد یہ ہے کہ وہ اپنے متعلقہ بدچلن افراد کا خیال رکھیں۔ اور ان کو شر و فساد، بدمعاشی اور قتل سے روکے رکھیں گے

۴۸۲۹ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ الْيَرْبُوعِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ قَتَلُوا فُلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَتَفَ بِصَوْتِهِ

حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے چند لوگوں کو خطبہ سنا رہے تھے۔ اسی دوران انہوں نے کہا یہ ثعلبہ بن یربوع کی اولاد ہیں۔ جنہوں نے دور جاہلیت میں فلاں فلاں شخص کو قتل کیا تھا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلَا لَا تَجْنِیْ نَفْسٌ عَلَی الْاُخْرٰی۔

آگاہ رہو۔ ایک شخص کا قصور دوسرے شخص پر نہیں پڑتا۔

۴۸۴۰ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ انْتَهٰی قَوْمٌ مِّنْ بَنِیْ ثَعْلَبَةَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَخْطُبُ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ یَرْبُوْعَ قَتَلُوْا فُلَانًا رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِیْ نَفْسٌ عَلَی الْاُخْرٰی۔

حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ قبیلہ بنو ثعلبہ کے بعض لوگ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو ثعلبہ کے بعض لوگوں نے فلاں فلاں شخص کو قتل کیا تھا۔ جو حضور کا صحابی تھا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص کی غلطی اور قصور کے بدلے میں دوسرا شخص نہ پکڑا جائے گا

۴۸۴۱ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ ثَعْلَبَةَ بْنِ یَرْبُوْعَ اَنَّ نَاسًا مِّنْ بَنِیْ ثَعْلَبَةَ اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ یَرْبُوْعَ قَتَلُوْا فُلَانًا رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِیْ نَفْسٌ عَلٰی اُخْرٰی۔

ثعلبہ بن یربوع کا ایک شخص (راوی) کا قبیلہ بنی ثعلبہ کے بعض لوگ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو ثعلبہ کے بعض لوگوں نے فلاں فلاں شخص کو قتل کیا تھا جو حضور کا صحابی تھا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شخص کی غلطی اور قصور کے بدلے میں دوسرا شخص نہ پکڑا جائے گا۔

۴۸۴۲ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ ثَعْلَبَةَ بْنِ یَرْبُوْعَ اَنَّ نَاسًا مِّنْ بَنِیْ ثَعْلَبَةَ اَصَابُوْا رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ ثَعْلَبَةَ قَتَلَتْ فُلَانًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِیْ نَفْسٌ عَلٰی اُخْرٰی قَالَ شُعْبَةُ اَیْ لَا یُؤْخَذُ اَحَدٌ بِاَحَدٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

ثعلبہ بن یربوع کے ایک شخص سے مروی ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے بعض لوگ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو ثعلبہ کے بعض لوگوں نے فلاں فلاں شخص کو قتل کیا تھا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شخص کی غلطی اور قصور کے بدلے میں دوسرا شخص نہ پکڑا جائے گا۔ شعبہ نے کہا کسی کو دوسرے کے قصور میں نہ پکڑیں گے۔ واللہ اعلم

۴۸۴۳ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ ثَعْلَبَةَ بْنِ یَرْبُوْعَ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ یَرْبُوْعَ الَّذِیْنَ اَصَابُوْا فُلَانًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَعْنِیْ یَجْنِیْ نَفْسٌ عَلٰی نَفْسٍ۔

ثعلبہ بن یربوع کے ایک شخص سے مروی ہے کہ میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو ثعلبہ کے بعض لوگوں نے فلاں فلاں شخص کو قتل کیا تھا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شخص کی غلطی اور قصور کے بدلے میں دوسرا شخص نہ پکڑا جائے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۸۴۴ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ ثَعْلَبَةَ قَالَ اَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُکَلِّمُ النَّاسَ فَقَامَ اِلَیْهِ اُنَاسٌ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَآءِ بَنُوْ فُلَانٍ الَّذِیْنَ قَتَلُوْا فُلَانًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِیْ نَفْسٌ عَلٰی اُخْرٰی۔

بنی ثعلبہ کے قبیلہ کے بعض لوگ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو ثعلبہ کے بعض لوگوں نے فلاں فلاں شخص کو قتل کیا تھا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص کی غلطی اور قصور کے بدلے میں دوسرا شخص نہ پکڑا جائیگا

۴۸۴۵ عَنْ طَارِقٍ الْمُحَارِبِیِّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَآءِ بَنُوْ ثَعْلَبَةَ الَّذِیْنَ قَتَلُوْا فُلَانًا فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَخُذْ لَنَا بِثَارِنَا فَرَفَعَ یَعْنِیْ یَدَیْهِ حَتّٰی رَاَیْتُ بَیَاضَ اِبْطَیْهِ وَهُوَ یَقُوْلُ لَا تَجْنِیْ اُمٌّ عَلٰی وَلَدٍ مَرَّتَیْنِ۔

حضرت طارق محاربی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ہیں بنو ثعلبہ جنہوں نے دور جاہلیت میں فلاں شخص کو قتل کیا تھا! تو آپ ہمارا بدلہ دلائیے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں دست مبارک اٹھائے حتی کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ ماں کے قصور کا مواخذہ بیٹے سے نہ کیا جائے گا۔ آپ نے دو دفعہ یہی ارشاد فرمایا۔

اَلْعَیْنُ الْعَوْرَآءُ السَّادَّةُ لِمَکَانِهَا اِذَا طُمِسَتْ

"اگر کوئی شخص ایسی آنکھ نکال دے جس آنکھ سے دکھائی نہ دیتا ہو"

۴۸۴۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِی الْعَیْنِ الْعَوْرَآءِ السَّادَّةِ لِمَکَانِهَا اِذَا طُمِسَتْ ثُلُثُ دِیَتِهَا وَفِی الْیَدِ الشَّلَّآءِ اِذَا قُطِعَتْ ثُلُثُ دِیَتِهَا وَفِی السِّنِّ السَّوْدَآءِ اِذَا نُزِعَتْ ثُلُثُ دِیَتِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا۔ جو آنکھ اندھی ہو لیکن وہ آنکھ اپنی جگہ پر قائم ہو۔ اور پھر وہ نکالی جائے تو اس میں آنکھ کی تہائی دیت دینا ہوگی اسی طرح جو ہاتھ شل ہو گیا ہو۔ اس کے کاٹنے میں ہاتھ کی تہائی دیت دینی ہوگی، اسی طرح جو دانت کالا پڑ گیا ہو۔ اس کے نکالنے میں تہائی دیت دینی ہوگی۔

عَقْلُ الْاَسْنَانِ

دانتوں کی دیت

۴۸۴۷ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْاَسْنَانِ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ، راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ ہر دانت کے بدلے پانچ اونٹ دیت دینی ہوگی۔

۴۸۴۸ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَسْنَانُ سَوَآءٌ خَمْسًا خَمْسًا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ تمام دانت برابر ہیں۔ اور ہر ایک دانت میں پانچ پانچ اونٹ ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ عَقْلِ الْاَصَابِعِ

انگلیوں کی دیت

۴۸۴۹ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْاَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ .

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں۔

نوٹ: یعنی ہر انگلی کے بدلے دس دس اونٹ دینے ہوں گے جو پوری دیت کا دسواں حصہ ہیں۔

۴۸۵۰ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَصَابِعُ سَوَآءٌ عَشْرًا عَشْرًا .

سیدنا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ انگلیاں برابر ہیں اور ہر ایک انگلی کے بدلے دس اونٹ ہیں۔

۴۸۵۱ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْاَصَابِعَ سَوَآءٌ عَشْرًا عَشْرًا مِّنَ الْاِبِلِ .

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا انگلیاں سب برابر برابر ہیں اور ہر ایک میں دس دس اونٹ ہیں۔

۴۸۵۲ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّہٗ لَمَّا وَجَدَ الْکِتَابَ الَّذِیْ عِنْدَ اٰلِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ الَّذِیْ ذَکَرُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ لَہُمْ وَجَدْتُّ فِیْہِ وَفِیْمَا هٰهُنَا لِكَ مِنَ الْاَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرًا .

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کو وہ صحیفہ ملا جو عمرو بن حزم کی اولاد کے پاس تھا۔ آپ نے فرمایا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ان کے لیے لکھوا دیا تھا۔ اس میں تحریر تھا کہ انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں۔

۴۸۵۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِہٖ وَهٰذِہٖ سَوَآءٌ یَعْنِی الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ .

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ یعنی انگوٹھا اور چھنگلیا برابر ہیں۔

۴۸۵۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَهٰذِہٖ وَهٰذِہٖ سَوَآءٌ الْاِبْهَامُ وَالْخِنْصَرُ .

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ انگوٹھا اور چھنگلیا برابر ہیں۔

۴۸۵۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْاَصَابِعُ عَشْرٌ عَشْرٌ .

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انگلیاں کاٹنے میں دس دس اونٹ ہیں۔

۴۸۵۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَّۃَ قَالَ فِیْ خُطْبَتِہٖ وَفِی الْاَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فتح مکہ کیا تو آپ نے خطبہ پڑھا اور اس میں ارشاد فرمایا۔ انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں۔

۴۸۵۷ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ خُطْبَتِہٖ وَھُوَ مُسْنِدٌ ظَھْرَہٗ اِلَی الْکَعْبَۃِ الْاَصَابِعُ سَوَآءٌ۔

سے مروی ہے، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس خطبہ میں جس آپ اپنی پیٹھ مبارک کعبہ کی دیوار سے لگائے ہوئے تھے ارشاد فرمایا۔ انگلیاں برابر ہیں۔

اَلْمَوَاضِحُ

ایسے زخموں کی دیت کا بیان جو ہڈی تک پہنچیں!

۴۸۵۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَّۃَ قَالَ فِیْ خُطْبَتِہٖ وَفِی الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ فتح فرمایا تو اپنے خطبہ میں فرمایا ایسا زخم جو ہڈی کھول دے اس میں پانچ اونٹ ہیں۔

ذِکْرُ حَدِیْثِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِی الْعُقُوْلِ وَالْاِخْتِلَافُ النَّاقِلِیْنَ لَہٗ

دیت میں جناب حضرت عمرو بن حزم کی حدیث شریف کا ذکر اور اس میں راویوں کا اختلاف:

۴۸۵۹ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی اَھْلِ الْیَمَنِ کِتَابًا فِیْہِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ وَالدِّیَاتُ وَبَعَثَ بِہٖ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقُرِءَتْ عَلٰی اَھْلِ الْیَمَنِ ھٰذِہٖ نُسْخَتُھَا مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی شُرَحْبِیْلَ بْنِ عَبْدِ کُلَالٍ وَنُعَیْمِ بْنِ عَبْدِ کُلَالٍ وَالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ کُلَالٍ قَیْلِ ذِیْ رُعَیْنٍ وَمَعَافِرَ وَھَمْدَانَ اَمَّا بَعْدُ وَکَانَ فِیْ کِتَابِہٖ اَنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا عَنْ بَیِّنَۃٍ فَاِنَّہٗ قَوَدٌ اِلَّا اَنْ یَّرْضٰی اَوْلِیَآءُ الْمَقْتُوْلِ وَاَنَّ فِی النَّفْسِ الدِّیَۃُ مِائَۃٌ مِنَ الْاِبِلِ وَفِی الْاَنْفِ اِذَا اُوْعِبَ جَدْعُہُ الدِّیَۃُ وَفِی اللِّسَانِ الدِّیَۃُ وَفِی الشَّفَتَیْنِ الدِّیَۃُ وَفِی الْبَیْضَتَیْنِ الدِّیَۃُ وَفِی الذَّکَرِ الدِّیَۃُ وَفِی الصُّلْبِ الدِّیَۃُ وَفِی الْعَیْنَیْنِ الدِّیَۃُ وَفِی الرِّجْلِ الْوَاحِدَۃِ نِصْفُ الدِّیَۃِ وَفِی الْمَأْمُوْمَۃِ نِصْفُ الدِّیَۃِ وَفِی الْجَائِفَۃِ ثُلُثُ الدِّیَۃِ وَفِی الْمُنَقِّلَۃِ خَمْسَ عَشْرَۃَ مِنَ الْاِبِلِ

سیدنا حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو ایک خط لکھا۔ اور آپ نے اس میں فرض، سنت اور دیت کا حال لکھا۔ اور یہ خط حضرت عمرو بن حزم کے ذریعہ بھیجا گیا۔ یمن والوں کو پڑھ کر سنایا گیا۔ اس میں لکھا گیا تھا! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے شرحبیل بن عبد کلال، نعیم بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال کی طرف جو قبیلہ ذی رُعین، معافر اور ہمدان کے سردار ہیں۔ اس خط میں لکھا تھا۔ جو شخص مسلمان کو بلا وجہ مارڈالے اور گواہوں سے اس پر قتل ثابت ہو جائے (یا وہ اقرار کرے) تو بدلہ لیا جائے گا۔ سوائے اس کے کہ مقتول کے وارث بدلہ معاف کر دیں تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ جان کی دیت سو اونٹ ہیں۔ اور جب ساری ناک کاٹی جائے تو اس کی دیت بھی سو اونٹ ہیں۔ اسی طرح زبان، ہونٹوں۔ ذکر اور پیٹھ کی پوری دیت ہے۔ اور دونوں آنکھوں کی پوری دیت ہے اور ایک پاؤں میں نصف دیت ہے لیکن دونوں پاؤں میں پوری دیت ہے)۔ اسی طرح دماغ اور مغز تک پہنچنے والے زخم میں آدھی دیت ہے۔ (اور ایک نسخے میں تہائی دیت مذکور ہے) اور ایسا زخم جو پیٹ تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِّنْ أَصَابِعِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِّنَ الْإِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِّنَ الْإِبِلِ وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِّنَ الْإِبِلِ وَإِنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْأَةِ وَعَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفُ دِينَارٍ

اور جس زخم سے ہڈی سرک جائے اس میں پندرہ اونٹ ہیں اور ہاتھ یا پاؤں کی ہر انگلی میں دس اونٹ ہیں۔ اور ایک دانت کے عوض پانچ اونٹ ہیں۔ اور جس زخم سے ہڈی ہل جائے اس میں پانچ اونٹ ہیں۔ اور مرد کو عورت کے عوض قتل کیا جائے اور وہ لوگ جن کے پاس سونا ہو۔ ان پر ہزار دینار ہیں۔

۴۸۶۰ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ بِكِتَابٍ فِيهِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ وَالدِّيَاتُ وَبَعَثَ بِهِ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقُرِئَ عَلَى أَهْلِ الْيَمَنِ هَذِهِ نُسْخَتُهُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ وَفِي الْعَيْنِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْيَدِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ

ترجمہ سابقہ حدیث مبارکہ کی طرح۔ البتہ اس حدیث شریف میں یوں ہے۔ کہ ایک آنکھ میں آدھی دیت ہے۔ اور ایک ہاتھ میں آدھی دیت ہے۔ اور ایک پاؤں میں نصف دیت ہے۔

(امام نسائی نے فرمایا۔ روایت ہذا صحت کے قریب تر ہے۔ اور اس کی اسناد میں سلیمان بن ارقم ہیں۔ جو متروک الحدیث ہیں)۔

۴۸۶۱ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَرَأْتُ كِتَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَتَبَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حِينَ بَعَثَهُ عَلَى نَجْرَانَ وَكَانَ الْكِتَابُ عِنْدَ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا بَيَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ وَكَتَبَ الْآيَاتِ مِنْهَا حَتَّى بَلَغَ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ثُمَّ كَتَبَ هَذَا كِتَابُ الْجِرَاحِ فِي النَّفْسِ مِائَةٌ مِّنَ الْإِبِلِ نَحْوَهُ

سیدنا حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ میں نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کو پڑھا جو آپ نے حضرت عمرو بن حزم کے لیے لکھا تھا جب انہیں نجران والوں پر والی مقرر فرمایا تھا۔ وہ خط ابی بکر بن حزم کے پاس تھا اس میں لکھا تھا۔ یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بیان ہے۔ اے اہل ایمان تم وعدوں کو پورا کرو۔ بعد ازاں کئی آیات ان اللہ سریع الحساب تک لکھیں پھر یہ لکھا یہ خط ہے۔ زخمی جان میں سو اونٹ ہیں۔ اسی طرح جیسے اوپر گذرا۔

۴۸۶۲ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ جَاءَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ حَزْمٍ بِكِتَابٍ فِي رُقْعَةٍ مِّنْ أَدَمٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا بَيَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ فَتَلَا مِنْهَا آيَاتٍ ثُمَّ قَالَ فِي النَّفْسِ مِائَةٌ مِّنَ الْإِبِلِ وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ

سیدنا حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضرت ابوبکر بن حزم رضی اللہ عنہ میرے پاس ایک خط حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے لائے جو چمڑے کے ایک ٹکڑے پر لکھا ہوا تھا "یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بیان ہے۔ اے اہل ایمان اقراروں کو پورا کرو۔ بعد ازاں آپ نے اس کے بعد کئی آیات پڑھیں۔ پھر فرمایا۔ نفس (جان) میں سو اونٹ ہیں۔ اور آنکھ میں پچاس اونٹ اور ہاتھ کے بدلے پچاس اونٹ پاؤں کے بدلے پچاس

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ فَرِيضَةً وَفِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ وَفِي الْأَسْنَانِ خَمْسٌ خَمْسٌ وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ .

اونٹ اور جو زخم مغز تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے ۔ اور جو زخم پیٹ کے اندر تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے ۔ اور جس زخم میں ہڈی سرک جائے ۔ اس میں پندرہ اونٹ ہیں ۔ اور انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں ۔ اور دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ اور ایسا زخم جس سے ہڈی نظر آنے لگے اس میں پانچ اونٹ ہیں ۔

۴۸۶۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الْكِتَابُ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الْعُقُولِ إِنَّ فِي النَّفْسِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُوعِيَ جَدْعًا مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ النَّفْسِ وَفِي الْجَائِفَةِ مِثْلُهَا وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ .

حضرت عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے عمرو بن حزم کے لیے دیتوں کے متعلق خط لکھا کہ نفس (جان) میں سو اونٹ ہیں اور ناک جب ساری کاٹی جائے سو اونٹ پاؤں اور جو زخم مغز تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے اور جو زخم پیٹ کے اندر تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے اور ہاتھ میں پچاس اونٹ ۔ اور آنکھ میں پچاس اونٹ اور پاؤں میں پچاس اونٹ میں تہائی دیت ہے ۔ اور جو زخم پیٹ کے اندر تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے ۔

اور انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں ۔ اور دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ اور ایسا زخم جس سے ہڈی نظر آنے لگے اس میں پانچ اونٹ ہیں ۔

۴۸۶۴ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْقَمَ عَيْنَهُ خَصَاصَةَ الْبَابِ فَبَصَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَخَّاهُ بِحَدِيدَةٍ أَوْ عُودٍ لِيَفْقَأَ عَيْنَهُ فَلَمَّا أَنْ بَصَرَ انْقَمَعَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ ثَبَتَّ لَفَقَأْتُ عَيْنَكَ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر آیا ۔ تو وہ سوراخ میں سے آنکھیں لگا کر جھانکنے لگا ۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ دیکھا تو آپ نے ایک لکڑی یا لوہے کر اس کی آنکھ پھوڑنے کا ارادہ فرمایا ۔ جب اس نے یہ دیکھا تو اپنی آنکھ ہٹالی ۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ اگر تو اپنی آنکھ اسی جگہ رکھتا تو میں تیری آنکھ پھوڑ ڈالتا ۔

۴۸۶۵ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ حُجْرَةٍ فِي بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

سیدنا حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے دروازے کے سوراخ میں سے جھانکا اور آپ کے پاس ایک لکڑی تھی جس سے آپ اپنا سر مبارک کھجاتے تھے ۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے دیکھا ، تو آپ نے ارشاد فرمایا ۔ اگر مجھے علم ہوتا کہ تم مجھے

www.sirat-e-mustaqeem.com

لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُنِي لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ .

دیکھ رہے ہو۔ تو میں تمہاری آنکھ میں یہ لکڑی گھونپ دیتا۔ اجازت لینے کو اسلیے مقرر کیا گیا ہے کہ آنکھ سے جھانکنے کی ضرورت نہ رہے۔

نوٹ: اگر تو مجھے پکارتا تو میں جواب دیتا۔ بس یہ کافی تھا جھانکنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟

بَابُ مَنِ اقْتَصَّ وَأَخَذَ حَقَّهُ دُونَ السُّلْطَانِ

کسی شخص کا اپنا بدلہ خود لینا اور بادشاہ کو نہ کہنا

۴۸۶۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَفَقَئُوا عَيْنَهُ فَلَا دِيَةَ لَهُ وَلَا قِصَاصَ .

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو شخص اس کی اجازت کے بغیر جھانکے پھر گھر والا اس کی آنکھ پھوڑ دے تو جھانکنے والا نہ دیت لے سکے گا اور نہ بدلہ۔

۴۸۶۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ امْرَأً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ جُنَاحٌ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى جُنَاحٌ .

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر ایک شخص تمہاری اجازت کے بغیر (تمہارے گھر) جھانکے اور تم پتھر مار کر اس شخص کی آنکھ پھوڑ دو تو اس میں کچھ حرج یا گناہ نہیں۔

۴۸۶۸ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فَإِذَا بِابْنٍ لِمَرْوَانَ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَهُ فَلَمْ يَرْجِعْ فَضَرَبَهُ فَخَرَجَ الْغُلَامُ يَبْكِي حَتَّى أَتَى مَرْوَانَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ مَرْوَانُ لِأَبِي سَعِيدٍ لِمَ ضَرَبْتَ ابْنَ أَخِيكَ قَالَ مَا ضَرَبْتُهُ إِنَّمَا ضَرَبْتُ الشَّيْطَانَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ فَأَرَادَ الشَّيْطَانُ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ .

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ اسی دوران مروان کا بیٹا آپ کے سامنے سے گزرنے لگا۔ آپ نے منع فرمایا۔ اس نے نہ مانا۔ ابوسعید نے اسے مارا اور وہ روتا ہوا مروان کے پاس گیا۔ مروان نے ابوسعید سے دریافت کیا آپ نے اپنے بھتیجے کو کیوں مارا؟ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں نے اسے نہیں مارا بلکہ شیطان کو مارا۔ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو۔ اور کوئی شخص اس کے سامنے سے گزرنا چاہے تو جہاں تک ممکن ہے اسے روکو۔ اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑو کیونکہ وہ شیطان ہے۔

نوٹ: اس لیے کہ وہ جان بوجھ کر حق بات نہیں مانتا۔ پھر وہ اگر اسے مارے اور سامنے سے گزرنے والا مر جائے تو قصاص نہ ہوگا اور دیت میں اختلاف ہے۔ ان احادیث مبارکہ سے مولف علیہ الرحمۃ نے یہ ثابت کیا کہ بعض امور میں انسان اپنا بدلہ خود لے سکتا ہے اور حاکم تک فریاد کرنا لازمی نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَا جَاءَ فِي كِتَابِ الْقِصَاصِ مِنَ الْمُجْتَبٰى مِمَّا لَيْسَ فِي السُّنَنِ

"کتاب القصاص میں ان احادیث مبارکہ کا بیان جو سنن کبریٰ میں نہیں لیکن مجتبیٰ میں ان کا اضافہ کیا گیا ہے۔"

تَاوِيلُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا کی تفسیر

۴۸۶۹ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبْزٰى اَنْ اَسْاَلَ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ نَزَلَتْ فِي اَهْلِ الشِّرْكِ۔

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمان بن ابزی رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ آیات پوچھوں میں نے ایک تو وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے فرمایا یہ آیت منسوخ نہیں ہے۔ دوسری آیت جس کے متعلق میں نے پوچھا وہ تھی۔ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ تو آپ نے فرمایا کہ یہ آیت مشرکوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

نوٹ: پہلی آیت سورہ نساء میں ہے۔ اور دوسری سورہ فرقان میں۔

پہلی آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے۔ اس کی سزا یہ ہے کہ قاتل جہنم میں جائے گا۔ وہ ہمیشہ وہیں رہے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی شدید ناراضگی ہے اور لعنت۔ اور اس کے لیے بہت بڑا عذاب تیار ہے اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔ اور وہ کفار کی طرح ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

دوسری آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص ایسی جان کو مارے جس کا مارنا اللہ نے حرام قرار دیا ہے اسے قیامت کے روز دگنا عذاب ہوگا، اور وہ ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا۔ ہاں مگر توبہ کرنے ایمان لانے نیک کام کرنے والے کی برائیوں کو اللہ رب العزت نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربان ہے۔ اس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کے قاتل کی توبہ قبول ہوگی۔ تو بظاہر دونوں آیات ایک دوسرے کے مخالف ٹھہریں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان دونوں آیات کی توجیہ اس طرح کی ہے کہ پہلی آیت منسوخ نہیں کیونکہ وہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ اور دوسری آیت یا تو منسوخ ہے۔ یا پھر مشرکوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ یعنی جو کافر ناحق خون کرے پھر ایمان لائے تو اس کی توبہ قبول ہے۔ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ آیت شریفہ میں لفظ تَابَ وَاٰمَنَ صاف موجود ہے۔ لہٰذا دونوں آیات میں تعارض نہ ہوا۔ الحاصل پہلی آیت شریفہ اس مسلمان کے بارے میں ہے۔ جو مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے۔ اور دوسری آیت کافر کے حق میں ہے جو حالت کفر میں مسلمان یا کافر کو قتل کرے پھر ایمان لائے۔ پہلے شخص کی توبہ قبول نہیں جب کہ دوسرے کی توبہ قبول ہے۔

۴۸۷۰ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْكُوفَةِ فِي هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَرَحَلْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ اہل کوفہ نے اس آیت شریفہ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا کے منسوخ یا محکم ہونے میں اختلاف کیا۔ میں حضرت ابن عباس

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ نَزَلَتْ فِيْ آخِرِ مَا أُنْزِلَتْ وَلَمْ تَنْسَخْهَا شَيْءٌ۔

رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور آپ سے دریافت کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ یہ آیت شریفہ تو آخر میں نازل ہوئی ہے۔ اسے منسوخ کرنے والی آیت کونسی ہے؟

۴۸۷۱ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا وَقَرَأْتُ عَلَيْهِ الْآيَةَ الَّتِيْ فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ هٰذِهِ الْآيَةُ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا آيَةٌ مَدَنِيَّةٌ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ۔

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ کیا مسلمان کو جان بوجھ کر مارنے والے شخص کی توبہ قبول ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے سورۂ فرقان کی یہ آیت تلاوت کی۔ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ۔ آخر تک آپ نے بتایا کہ یہ آیت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور اسے مدینہ منورہ میں نازل ہونے والی آیت نے منسوخ کر دیا یعنی وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ۔ آخر تک

۴۸۷۲ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا ثُمَّ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَنّٰى لَهُ التَّوْبَةُ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَجِيْءُ مُتَعَلِّقًا بِالْقَاتِلِ تَشْخَبُ أَوْدَاجُهٗ دَمًا يَقُوْلُ سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِيْ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ أَنْزَلَهَا وَمَا نَسَخَهَا۔

سیدنا حضرت سالم بن ابوالجعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے دریافت کیا۔ اگر کوئی شخص مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دے۔ پھر توبہ کرے، ایمان لائے اور نیک کام کرے اور وہ راہ راست پر آئے تو کیا اس کی توبہ قبول ہوگی؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ اس کی توبہ کیسے قبول ہوگی۔ میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا، کہ (قیامت کے روز) مقتول قاتل کو پکڑ کر لائے گا۔ اور اس کی رگوں سے خون بہ رہا ہوگا۔ وہ کہے گا اے خداوند اس سے پوچھ کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا؟ بعد ازاں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ حکم اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا۔ اور اسے منسوخ نہیں فرمایا۔

۴۸۷۳ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الشِّرْكُ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ بڑے گناہ یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا ماں باپ کی نافرمانی کرنا کسی کا ناحق خون کرنا۔ اور جھوٹ بولنا۔

۴۸۷۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کبیرہ گناہ یہ ہے۔ کسی دوسرے کو اللہ کے ساتھ شریک کرنا۔ ماں باپ کی نافرمانی قتل۔ جھوٹی قسم کھانا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۸۷۵ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزنی العبد حین یزنی وھو مؤمن ولا یشرب الخمر حین یشربھا وھو مؤمن ولا یسرق ھو مؤمن ولا یقتل وھو مؤمن۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب بندہ ایماندار ہو تو وہ حالت ایمان میں زنا نہیں کرتا۔ شراب نہیں پیتا، چوری نہیں کرتا۔ اور قتل نہیں کرتا۔ جب کہ وہ ایمان دار ہو۔

اٰخر کتاب القسامۃ

کتاب قسامت ختم شد

کتاب قطع السارق

چور کا ہاتھ کاٹنے کی کتاب

تعظیم السرقۃ

چوری کتنا بڑا گناہ ہے

نوٹ:۔ چوری اور زنا کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی زنا کرتا ہے۔ شراب پیتا ہے۔ چوری کرتا ہے۔ اس وقت مومن نہیں رہتا۔ اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے نکال دیتا ہے۔ پھر صدق دل سے توبہ کرے تو نور ایمان واپس آجاتا ہے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

چور کی سزا ہاتھ کاٹ دینا ہے۔ مگر اس سزا کے لیے بہت اہم شرائط ہیں جس کی تفصیل کے لیے کتب فقہ ملاحظہ فرمایئے تاہم یہ امر ذہن نشین رہے کہ اہل سنت کے نزدیک کبیرہ گناہ کا مرتکب شخص دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔

۴۸۷۶ عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مؤمن ولا یسرق السارق حین یسرق وھو مؤمن ولا یشرب الخمر حین یشربھا وھو مؤمن ولا ینتھب نھبۃ ذات شرف یرفع الناس الیھا ابصارھم وھو مؤمن۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب زانی زنا کرتا ہے۔ تو ایمان اس کے ساتھ نہیں رہتا۔ اسی طرح جب چور چوری کرتا ہے تو ایمان اس کے ساتھ نہیں رہتا۔ اور شرابی شراب پیتا ہے تو ایمان اس کے ساتھ نہیں ہوتا۔ اور جو شخص بہت بڑا ڈاکہ ڈالے کہ لوگ اسے دیکھیں تو اس میں ایمان نہیں ہوتا

یعنی یہ کام ایسے ہیں کہ جو انسان کو کفر کے نزدیک پہنچا دیتے ہیں۔

۴۸۷۷ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مؤمن ولا یسرق السارق حین یسرق وھو مؤمن ولا یشرب الخمر حین یشرب وھو مؤمن ثم التوبۃ معروضۃ بعد۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب زانی زنا کرتا ہے۔ تو ایمان اس کے ساتھ نہیں رہتا۔ اسی طرح جب چور چوری کرتا ہے تو ایمان اس کے ساتھ نہیں رہتا۔ اور شرابی شراب پیتا ہے۔ تو ایمان اس کے ساتھ نہیں ہوتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

ان کاموں کے بعد اگر توبہ کرو تو توبہ قبول ہو گی

۴۸۷۸ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَا یَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا یَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّذَکَرَ رَابِعَةً فَنَسِیْتُهَا فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِکَ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ عَنْ عُنُقِهٖ فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب کوئی شخص زنا کرتا ہے۔ تو وہ مسلمان نہیں رہتا اور جب چوری کرتا ہے تو مومن نہیں رہتا۔ اور جب کوئی شخص شراب پیتا ہے۔ تو وہ مسلمان نہیں رہتا۔ اور راوی کا بیان ہے کہ آپ نے ایک اور چوتھی بات بھی بیان فرمائی جسے میں بھول گیا۔ جب یہ یہ گناہ کیئے تو اس نے اسلام کو اپنی گردن سے نکال ڈالا لیکن اگر وہ پھر توبہ کرے۔ تو اللہ معاف فرمائے گا۔

۴۸۷۹ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ یَسْرِقُ الْبَیْضَةَ فَتُقْطَعُ یَدُهٗ یَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ یَدُهٗ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ چور پر لعنت فرمائے وہ کم بخت انڈا چراتا ہے۔ تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ رسی چراتا ہے۔ اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ یعنی تھوڑے سے مال کے بدلے اس کا ہاتھ کٹتا ہے۔

بَابُ امْتِحَانِ السَّارِقِ بِالضَّرْبِ وَالْحَبْسِ

چور سے اس کی چوری تسلیم کرانے کے لیے مارنا یا قید کرنا

۴۸۸۰ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ اَنَّهٗ رَافَعَ اِلَیْهِ نَفَرٌ مِنَ الْکُلَاعِیِّیْنَ اَنَّ حَاکَةً سَرَقُوْا مَتَاعًا فَحَبَسَهُمْ اَیَّامًا ثُمَّ خَلّٰی سَبِیْلَهُمْ فَاَتَوْهُ فَقَالُوْا خَلَّیْتَ سَبِیْلَ هٰؤُلَاءِ بِلَا امْتِحَانٍ وَلَا ضَرْبٍ فَقَالَ النُّعْمَانُ مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ اَضْرِبْهُمْ فَاِنْ اَخْرَجَ اللّٰهُ مَتَاعَکُمْ فَذَاکَ وَاِلَّا اَخَذْتُ مِنْ ظُهُوْرِکُمْ مِثْلَهٗ قَالُوْا اَهٰذَا حُکْمُکَ قَالَ هٰذَا حُکْمُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

جناب حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بعض کلاعی لوگ آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ بعض جولاہوں نے ہمارا سامان چوری کر لیا ہے۔ حضرت نعمان نے ان جولاہوں کو کچھ دیر قید کیے رکھا اور پھر چھوڑ دیا۔ تو وہ کلاعی لوگ حضرت نعمان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے آپ نے جولاہوں کو چھوڑ دیا۔ نہ تو ان کا امتحان لیا اور نہ مارا۔ نعمان نے پوچھا آپ کیا چاہتے ہیں کہ میں انہیں ماروں؟ لیکن اگر تمہارا سامان ان کے پاس سے نکلا تو بہتر ورنہ میں اسی قدر تمہاری پیٹھ پر ماروں گا۔ انہوں نے پوچھا کیا یہ تمہارا حکم ہے؟ نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ اللہ رب العزت کا حکم ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

نوٹ: حدیث ہذا سے ثابت ہوا کہ اگر مجرم مشکوک ہو لیکن قانون کے مطابق ثبوت نہ ہو تو اسے چند دنوں تک قید رکھا جا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کا جرم ثابت ہو جائے۔ اگر جرم ثابت ہو تو سزا دی جائے۔ اگر ثابت نہ ہو تو اسے آزاد کر دیا جائے۔ لیکن اسے مارنا اور سزا دینا درست نہیں۔

۴۸۸۱ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ

جناب حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ نَاسًا فِيْ تُهْمَةٍ .

آپ نے اپنے والد سے آپ نے اپنے دادا سے یہ سنا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو شک کی بنا پر قید کر لیا۔

۴۸۸۳ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِيْ تُهْمَةٍ ثُمَّ خَلّٰى سَبِيْلَهٗ .

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشکوک شخص کو قید میں ڈالا اور پھر اسے چھوڑ دیا۔

تَلْقِيْنُ السَّارِقِ

چور کو نیکی کی تعلیم دینا

۴۸۸۳ عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ الْمَخْزُوْمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلِصٍّ اعْتَرَفَ اِعْتِرَافًا وَلَمْ يُوْجَدْ مَعَهٗ مَتَاعٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلٰى قَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ فَاقْطَعُوْهُ ثُمَّ جِيْئُوْا بِهٖ فَقَطَعُوْهُ ثُمَّ جَاءُوْا بِهٖ فَقَالَ لَهٗ قُلْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ .

سیدنا حضرت ابو امیہ مخزومی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں ایک چور حاضر ہوا۔ جو اپنے جرم کا اقرار کرتا تھا۔ لیکن اس کے پاس مال نہ ملا۔ آپ نے اس سے ارشاد فرمایا میں تو خیال نہیں کرتا کہ تم نے چوری کی ہوگی اس نے عرض کیا حضور میں نے چوری کی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اسے لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹو اور پھر میرے پاس لے آنا۔ لوگوں نے اسے لے جا کر اس کا ہاتھ کاٹا اور پھر لے کر آئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہہ کہ میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں۔ اور توبہ کرتا ہوں۔ اس نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی۔ اے اللہ اس کو معاف فرما دے۔

نوٹ:۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ جو فرمایا کہ میں خیال نہیں کرتا کہ تم نے چوری کی ہو۔ اس لیے ارشاد فرمایا۔ کہ وہ اپنے آپ پر رحم کرے۔ اور اپنے گناہ کو ظاہر نہ کرے۔ اللہ سے توبہ کرے ہر حد کا یہی حکم ہے۔ کیونکہ حد اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ بندے کا نہیں جس میں نیکی کی تلقین اور تعلیم منع ہو۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ حد صرف اس لیے قائم کی جاتی ہے کہ دوسرے لوگوں کو عبرت دی جائے۔ لیکن جب تک وہ شخص توبہ نہ کرے گناہ کا مواخذہ رہتا ہے۔

اَلرَّجُلُ يَتَجَاوَزُ لِلسَّارِقِ عَنْ سَرِقَتِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّاْتِيَ بِهِ الْاِمَامُ

جب چور حاکم تک پہنچ جائے پھر مال کا مالک اس کا قصور معاف کر دے!

۴۸۸۴ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ رَجُلًا سَرَقَ بُرْدَةً لَهٗ فَرَفَعَهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِقَطْعِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ

حضرت صفوان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے آپ کی چادر چوری کی۔ وہ چور کو لے کر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ پھر صفوان نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

www.sirat-e-mustaqeem.com

تَجَاوَزْتُ عَنْهُ فَقَالَ اَبَا وَهْبٍ اَفَلَا كَانَ قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنَا بِهٖ فَقَطَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں اس کی غلطی کو معاف کرتا ہوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اے ابو وہب تم نے اسے ہمارے پاس لانے سے پہلے معاف کیوں نہیں کیا؟ بعد ازاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔

نوٹ: حدیث ہذا سے ثابت ہوا کہ جب حد کا مقدمہ حاکم تک پہنچ جائے تو حد معاف نہیں ہو سکتی۔

۴۸۸۵ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ رَجُلًا سَرَقَ بُرْدَةً فَرُفِعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِقَطْعِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْهُ قَالَ فَلَوْلَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ بِهٖ يَا اَبَا وَهْبٍ فَقَطَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جناب حضرت صفوان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے چادر چوری کی۔ وہ چور کو لے کر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا پھر صفوان نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی غلطی کو معاف کرتا ہوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اے ابو وہب تم نے اسے ہمارے پاس لانے سے پہلے معاف کیوں نہیں کیا؟ بعد ازاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔

۴۸۸۶ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّ رَجُلًا سَرَقَ ثَوْبًا فَاُتِيَ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِقَطْعِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ لَهٗ قَالَ فَهَلَّا قَبْلَ الْاٰنَ۔

سیدنا حضرت عطا بن ابو رباح رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک شخص نے کپڑا چوری کیا اور پھر سرور کائنات کی خدمت اقدس میں لایا گیا آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا جس شخص کا کپڑا تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کپڑا میں اس کو دے دیتا ہوں لہٰذا آپ اس کے ہاتھ نہ کاٹیے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے پہلے کیوں نہیں کیا۔

مَا يَكُوْنُ حِرْزًا وَّمَا لَا يَكُوْنُ

کون سا مال محفوظ سمجھا جائیگا اور کونسا غیر محفوظ

نوٹ: چوری کا مطلب یہ ہے کہ مال محفوظ چرایا جائے اگر کوئی شخص راستے پر پڑی ہوئی یا سڑک پر گری ہوئی چیز اٹھا لے تو وہ چوری نہیں اور نہ ہی اسطرح اس کے ہاتھ کاٹے جائیں گے۔

۴۸۸۷ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّهٗ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ صَلّٰى ثُمَّ اَتٰى رِدَآءَهٗ مِنْ بُرْدٍ فَوَضَعَهٗ تَحْتَ رَاْسِهٖ فَنَامَ فَاَتَاهُ لِصٌّ فَاسْتَلَّهٗ مِنْ تَحْتِ رَاْسِهٖ فَاَخَذَ فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا سَرَقَ رِدَآئِيْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَرَقْتَ رِدَآءَهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ اِذْهَبْ

سیدنا حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ نے کعبہ معظمہ کا طواف کیا پھر نماز پڑھی بعد ازاں آپ نے اپنی چادر لپیٹ کر سر کے نیچے رکھی اور سو گئے۔ چور نے اگر چادر آپ کے سر کے نیچے سے کھینچی (آپ کی آنکھ کھل گئی) آپ چور کو پکڑ کر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لائے کہ اس نے میری چادر چرائی ہے۔ آپ نے اس چور سے پوچھا کیا تم نے چادر چرائی؟ اس نے کہا ہاں حضور علیہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِهٖ فَاقْطَعَا يَدَهٗ قَالَ صَفْوَانُ مَا كُنْتُ أُرِيْدُ اَنْ تَقْطَعَ يَدُهٗ فِيْ رِدَائِيْ فَقَالَ لَهٗ فَلَوْلَا مَا قَبْلَ هٰذَا۔

الصلوٰۃ والسلام نے دو آدمیوں سے کہا کہ اسے لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹو۔ پھر صفوان نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری نیت یہ نہیں تھی کہ ایک چادر کے عوض اس کا ہاتھ کاٹا جائے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ میرے پاس لانے سے پہلے اگر تو چھوڑ دیتا تو خیر مگر اب نہیں ہو سکتا۔

۴۸۸۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ صَفْوَانُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ وَرِدَاءُهٗ تَحْتَهٗ فَسُرِقَ فَقَامَ وَقَدْ ذَهَبَ الرَّجُلُ فَأَدْرَكَهٗ فَأَخَذَهٗ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِهٖ قَالَ صَفْوَانُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بَلَغَ رِدَائِيْ اَنْ يُقْطَعَ فِيْهِ رَجُلٌ قَالَ فَهَلَّا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَأْتِيَنَا بِهٖ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت صفوان مسجد میں سو رہے تھے۔ اور آپ کے نیچے چادر تھی۔ اور ایک چور آکر اسے لے اڑا جب حضرت صفوان اٹھے تو چور جا چکا تھا۔ مگر آپ نے دوڑ کر اسے پکڑا اور حضور علیہ السلام کی خدمت میں لائے۔ حضور نے حکم فرمایا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے! صفوان نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری چادر اس لائق نہیں کہ اس کے عوض ایک شخص کا ہاتھ کاٹا جائے! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا اس سے پہلے یہ خیال کیوں نہ کیا؟ (امام نسائیؒ نے فرمایا۔ کہ اس روایت کی اسناد میں اشعث ضعیف ہے)

۴۸۸۹ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى خَمِيْصَةٍ لِيْ ثَمَنُهَا ثَلٰثُوْنَ دِرْهَمًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَاخْتَلَسَهَا مِنِّيْ فَأُخِذَ الرَّجُلُ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهٖ لِيُقْطَعَ فَأَتَيْتُ فَقُلْتُ أَتَقْطَعُهٗ مِنْ أَجْلِ ثَلٰثِيْنَ دِرْهَمًا أَنَا أَبِيْعُهٗ وَأُنْسِئُهٗ ثَمَنَهَا قَالَ فَهَلَّا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَأْتِيَنِيْ بِهٖ۔

سیدنا حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں مسجد میں ایک ایسی چادر پر سویا ہوا تھا جس کی قیمت تیس درہم تھی۔ ایک شخص آیا اور چادر اچک کر لے گیا۔ پھر وہ پکڑا گیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے ہاتھ کاٹ دینے کا حکم فرمایا، میں نے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیس درہم کے عوض آپ اس کا ہاتھ کاٹتے ہیں۔ میں چادر اسے فروخت کر دیتا ہوں اور اس چادر کی قیمت اس کے ذمے ادھار رہی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میرے پاس آنے سے پہلے تم نے ایسا کیوں نہ کیا!

۴۸۹۰ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّهٗ سُرِقَتْ خَمِيْصَةٌ مِنْ تَحْتِ رَأْسِهٖ وَهُوَ نَائِمٌ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُخِذَ اللِّصُّ فَجِيْءَ بِهٖ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِهٖ فَقَالَ صَفْوَانُ أَتَقْطَعُهٗ قَالَ فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَأْتِيَنِيْ بِهٖ تَرَكْتَهٗ۔

سیدنا حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ کی چادر سر کے نیچے سے چوری ہو گئی اور آپ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں سو رہے تھے۔ پھر چور پکڑا گیا۔ وہ اسے لے کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے حکم فرمایا کہ اس کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔ صفوان نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس کا ہاتھ کاٹتے ہیں تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو پھر میرے پاس لانے سے پہلے تم نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا تھا؟

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۸۹۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَافَوُا الْحُدُوْدَ قَبْلَ اَنْ تَاْتُوْنِيْ فَمَا اَتَانِيْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حدوں کو میرے پاس لانے سے پہلے معاف کر دو پھر جس حد کا قصہ میرے پاس آیا اس پر حد لازم ہو گئی۔

۴۸۹۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَافَوُا الْحُدُوْدَ فِيْمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِيْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حدوں کو میرے پاس لانے سے پہلے معاف کر دو پھر جس حد کا قصہ میرے پاس آیا اس پر حد لازم ہو گئی۔

۴۸۹۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً مَخْزُوْمِيَّةً كَانَتْ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ فَتَجْحَدُهٗ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ قبیلہ بنی مخزوم کی ایک عورت لوگوں سے ادھار چیزیں لیتی پھر صاف مکر جاتی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔

۴۸۹۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ امْرَاَةٌ مَخْزُوْمِيَّةٌ تَسْتَعِيْرُ مَتَاعًا عَلَى اَلْسِنَةٍ فَجَحَدَتْهَا وَتَجْحَدُهٗ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا.

ترجمہ حسب سابق۔ البتہ اس میں اس قدر زیادہ ہے کہ وہ عورت اپنی پڑوسی عورتوں کی زبانی سامان مانگتی تھی۔

۴۸۹۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَسْتَعِيْرُ الْحُلِيَّ لِلنَّاسِ ثُمَّ تُمْسِكُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَتُبْ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَرُدَّ مَا تَاْخُذُ عَلَى الْقَوْمِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَا بِلَالُ فَخُذْ بِيَدِهَا فَاقْطَعْهَا.

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس عورت کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے توبہ کرنی چاہیئے۔ اور جو کچھ اس نے لیا ہے۔ اسے واپس کر دینا چاہیئے! پھر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے بلال اٹھیے۔ اور اس کا ہاتھ پکڑ کر کاٹ ڈالیں۔

۴۸۹۶ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَسْتَعِيْرُ الْحُلِيَّ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعَارَتْ مِنْ ذٰلِكَ حُلِيًّا فَجَمَعَتْهُ ثُمَّ اَمْسَكَتْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَتُبْ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ وَلْتُؤَدِّ مَا عِنْدَهَا مِرَارًا فَلَمْ تَفْعَلْ فَاَمَرَ بِهَا فَقُطِعَتْ.

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں ایک عورت ادھار زیور مانگتی اس نے زیور مانگا اور اسے رکھ چھوڑا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ یہ عورت توبہ کرے اور جو کچھ اس کے پاس ہے وہ ادا کرے آپ نے متعدد دفعہ یہی فرمایا۔ لیکن اس عورت نے نہ مانا آخر آپ نے حکم فرمایا اور اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔

۴۸۹۷ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ قبیلہ بنی

www.sirat-e-mustaqeem.com

سَرَقَتْ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَاذَتْ بِأُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا فَقُطِعَتْ يَدُهَا۔

مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی پھر اسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا (سزا سے بچنے کے لیے) وہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا چھپی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر فاطمہ بنت محمد ایسا کرتیں تو ان کا ہاتھ بھی کاٹا جاتا۔ آخر اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔

۴۸۹۸ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ اسْتَعَارَتْ حُلِيًّا عَلَى لِسَانِ أُنَاسٍ فَجَحَدَتْهُ فَأَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُطِعَتْ۔

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ بنی مخزوم کی ایک عورت نے بعض آدمیوں کے ذریعے زیور ادھار مانگا اور پھر مکر گئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا، اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔

۴۸۹۹ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ نَحْوَهُ۔

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت مروی ہے۔

ذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ

حدیث ہذا میں راویوں کے اختلاف کا بیان ۱۔

۴۹۰۰ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ كَانَتْ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ مَتَاعًا وَتَجْحَدُهُ فَرُفِعَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُلِّمَ فِيهَا فَقَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

سیدنا حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ بنی مخزوم قبیلہ کی ایک عورت لوگوں سے چیزیں ادھار مانگتی اور پھر مکر جاتی۔ یہ مقدمہ دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچا اور گفتگو ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی ہوتیں تو ان کا ہاتھ بھی کاٹا جاتا۔

۴۹۰۱ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أُسَامَةُ فَكَلَّمُوا أُسَامَةَ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُسَامَةُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ كَانُوا إِذَا أَصَابَ الشَّرِيفُ فِيهِمُ الْحَدَّ تَرَكُوهُ وَلَمْ يُقِيمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا أَصَابَ الْوَضِيعُ أَقَامُوا عَلَيْهِ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے چوری کی اور لوگ اسے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لائے۔ لوگوں نے کہا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کی سفارش حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے سوا کون کر سکتا ہے؟ آخر کار لوگوں نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اسامہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اسامہ بنی اسرائیل اس لیے تباہ ہوئے ان میں سے جب کوئی بڑا اور امیر آدمی قابل حد جرم کا مرتکب ہوتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے۔ اور حد قائم نہ کرتے۔ اور جب کوئی نادار، مفلس اور غریب آدمی جرم کرتا تو وہ اس پر حد قائم کرتے

اگر فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی یہ جرم کرتیں تو میں ان کا ہاتھ کاٹتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۹۰۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَهُ قَالُوا مَا كُنَّا نُرَاكَ تَبْلُغُ مِنْهُ هٰذَا قَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُهَا.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور پیش کیا گیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا ہاتھ کٹوایا۔ لوگوں نے عرض کیا ہمیں آپ سے یہ توقع نہ تھی۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر فاطمہ ہوتیں تو میں ان کا ہاتھ بھی کٹواتا۔

ترجمہ حسب سابق البتہ اس میں اتنا زاید ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کون عرض کرے۔ مگر آپ کے محبوب اسامہ رضی اللہ عنہ (جنہیں آپ حضرت زید رضی اللہ عنہ کی وجہ سے بہت پیار کرتے۔ کیونکہ حضرت زید رضی اللہ عنہ آپ کے متبنیٰ تھے۔ اور حضرت اسامہ زید رضی اللہ عنہ کے فرزند تھے)۔

۴۹۰۳ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَا نُكَلِّمُهُ فِيهَا مَا مِنْ أَحَدٍ يُكَلِّمُهُ إِلَّا جِئْتَهُ أُسَامَةُ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ يَا أُسَامَةُ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ هَلَكُوا بِمِثْلِ هٰذَا كَانَ إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِنْ سَرَقَ فِيهِمُ الدُّونُ قَطَعُوهُ وَأَيْمُ اللّٰهِ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُهَا.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے بعض لوگوں کے ذریعے جنہیں لوگ پہچانتے تھے لیکن اس عورت کو نہیں پہچانتے تھے۔ زیور ادھار مانگا پھر اسے فروخت کیا اور قیمت وصول کر لی۔ آخر وہ عورت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائی گئی۔ اس کے رشتہ داروں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سفارش چاہی حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ آپ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا اور حضرت اسامہ عرض کر رہے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کیا تم اللہ کی حدوں میں سے ایک حد کے لیے سفارش طلب کرتے ہو؟ حضرت اسامہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے بخشش طلب فرمایئے! پھر اسی شام کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان فرمائی جس طرح اس کی حمد کا حق ہے۔ پھر فرمایا۔ (حمد و ثنا کے بعد) واضح ہو کہ تم سے پہلے لوگ اس وجہ سے تباہ ہوئے کہ جب ان میں سے کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور جب غریب چوری کرتا تو اس پر حد جاری کرتے۔

۴۹۰۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَعَارَتِ امْرَأَةٌ عَلَى أَلْسُنَةِ أُنَاسٍ يُعْرَفُونَ وَهِيَ لَا تُعْرَفُ حُلِيًّا فَبَاعَتْهُ وَأَخَذَتْ ثَمَنَهُ فَأُتِيَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَعَى أَهْلُهَا إِلَى أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ فَكَلَّمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُكَلِّمُهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْفَعُ إِلَيَّ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ فَقَالَ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةً فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ الشَّرِيفُ فِيهِمْ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ فِيهِمْ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ قَطَعَ تِلْكَ الْمَرْأَةَ.

www.sirat-e-mustaqeem.com

اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔ اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتیں تو میں ان کا ہاتھ کاٹتا۔ بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔

۴۹۰۵ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ قریش کے لوگوں کو مخزومی عورت کے بارے میں رنج ہوا (کیونکہ وہ ان کی قوم میں سے تھی) انہوں نے کہا۔ اس کے مقدمے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کون عرض کرے گا؟ لوگوں نے کہا آپ کی خدمت میں اتنی جرأت کون کر سکتا ہے؟ ہاں مگر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ جو آپ کے پیارے ہیں آخر تک۔

۴۹۰۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَرَقَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مِّنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ فَاُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا قَالُوْا اُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ فَاَتَاهُ فَكَلَّمَهُ فَتَلَوَّنَ وَقَالَ اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ الْوَضِيْعُ قَطَعُوْهُ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ قریش کے بنی مخزوم میں سے ایک عورت نے چوری کی جسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ انہوں نے کہا۔ اس کے مقدمے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کون عرض کرے گا؟ لوگوں نے کہا مگر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ جو آپ کے پیارے ہیں آخر تک لیکن اس میں یہ لفظ زائد ہیں کہ جب اسامہ نے آپ سے کہا تو آپ نے ان کو جھڑک دیا۔

۴۹۰۷ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ اَمْرُ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا قَالُوْا مَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ سَرَقَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ قریش کے لوگوں کو مخزومی عورت کے بارے میں رنج ہوا (کیونکہ وہ ان کی قوم میں سے تھی) انہوں نے کہا۔ اس کے مقدمے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کون عرض کرے گا؟ لوگوں نے کہا آپ کی خدمت میں اتنی جرأت کون کر سکتا ہے؟ ہاں مگر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ جو آپ کے پیارے ہیں۔ آخر تک۔

۴۹۰۸ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَرَقَتْ فِيْ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَاُتِيَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ پاک میں فتح مکہ کے دوران ایک عورت نے چوری کی۔ لوگ اس عورت کو لے

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ فِيهَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَلَمَّا كَلَّمَهُ تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ فَقَالَ لَهُ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ إِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ قَطَعْتُ يَدَهَا.

سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے متعلق آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ جب حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے بات کی تو آپ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا۔ اور آپ نے فرمایا۔ کیا تم اللہ کی قائم کردہ حدود میں سے ایک حد کی سفارش کرتے ہو؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لیے دعا فرمایئے۔ جب شام ہوئی تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف فرمائی۔ جیسے کہ اس کے لائق ہے۔ پھر فرمایا۔ امابعد۔ واضح ہو کہ تم سے پہلے لوگ اس لیے تباہ ہوئے کہ جب ان میں سے کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو وہ اس کو چھوڑ دیتے۔ اور جب کوئی غریب آدمی چوری کرتا تو وہ اسے سزا دیتے۔ پھر ارشاد فرمایا۔ اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کٹوا دوں۔

۴۹۰۹ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ مُرْسَلٌ فَفَزِعَ قَوْمُهَا إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفَعُونَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا كَلَّمَهُ أُسَامَةُ تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُكَلِّمُنِي فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ قَالَ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ تِلْكَ الْمَرْأَةِ فَقُطِعَتْ فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذَلِكَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَتْ تَأْتِينِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مرسلاً مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں فتح مکہ کے دوران ایک عورت نے چوری کی اس کے رشتہ دار حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس سفارش کے لیے آئے۔ آخر تک البتہ اس میں اس قدر زیادہ ہے۔ کہ پھر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ اس کا ہاتھ کاٹا گیا اور اس نے بہترین توبہ کی۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد وہ عورت میرے پاس آیا کرتی۔ اور میں اس کی حاجت کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیتی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلتَّرْغِيبُ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ

حد قائم کرنے کی فضیلت :-

۴۹۱۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدٌّ يُعْمَلُ فِي الْأَرْضِ خَيْرٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ أَنْ يُمْطَرُوا ثَلَاثِينَ صَبَاحًا.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک حد کا جاری ہونا اہل زمین کے لیے تیس دن بارش ہونے سے بہتر ہے۔

نوٹ :- کیونکہ حد جاری ہونے سے ملک میں انتظام ہوگا۔ امن وامان ہوگا۔ مخلوق خدا آرام راحت اور سکون سے رہے گی۔ گناہ کم ہوں گے۔ بدمعاش، مفسد، چور، لٹیرے ڈاکو وغیرہ ڈریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ باران رحمت بھی برسائے گا۔

۴۹۱۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِقَامَةُ حَدٍّ بِأَرْضٍ خَيْرٌ لِأَهْلِهَا مِنْ مَطَرِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک ملک میں حد قائم کرنا اس ملک کے باشندوں کے لیے چالیس رات بارش برسنے سے بہتر ہے۔

اَلْقَدْرُ الَّذِي إِذَا سَرَقَهُ السَّارِقُ فَقُطِعَتْ يَدُهُ

کتنی مالیت کی چیز چوری ہو تو ہاتھ کاٹا جائے؟

۴۹۱۲ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَطَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کے چوری ہونے میں ہاتھ کاٹا۔ جس کی قیمت پانچ درہم تھی۔

۴۹۱۳ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کے چوری ہونے پر ہاتھ کاٹا اس ڈھال کی قیمت تین درہم تھی۔

(امام نسائی نے فرمایا۔ یہ روایت ٹھیک ہے)

۴۹۱۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی چوری کے مقدمہ میں ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

۴۹۱۵ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ سَارِقٍ سَرَقَ تُرْسًا مِنْ صُفَّةِ النِّسَاءِ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا، جس نے (مسجد نبوی کے مقام) صفۃ النساء سے ایک ڈھال چرائی تھی۔ اور اس کی قیمت تین درہم تھی۔

۴۹۱۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی چوری کے مقدمہ ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۹۱۷ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ مِجَنٍّ ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال میں ہاتھ کاٹا (امام نسائی نے فرمایا روایت ہذا غلط ہے۔ اور درست یہ ہے کہ جناب ابوبکر رضی

ہاتھ کاٹا)

۴۹۱۸ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَطَعَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ مِجَنٍّ قِيْمَتُهُ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک ڈھال کی چوری میں ہاتھ کاٹا۔ اس ڈھال کی قیمت پانچ درہم تھی۔

۴۹۱۹ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ سَرَقَ رَجُلٌ مِجَنًّا عَلٰى عَهْدِ اَبِيْ بَكْرٍ فَقُوِّمَ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ فَقَطَعَ ۔

سیدنا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ پاک میں ایک شخص نے ڈھال کی چوری کی اس کی قیمت پانچ درہم لگائی گئی اور بعد ازاں اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ

زہری پر راویوں کا اختلاف!

۴۹۲۰ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھائی دینار میں ہاتھ کاٹا

نوٹ: اس وقت دینار کی قیمت بارہ درہم تھی۔ تو چوتھائی دینار تین درہم ہوئے۔

۴۹۲۱ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ ثَلٰثَةِ دَرَاهِمَ اَوْ نِصْفِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈھال کی قیمت کے سوا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

ڈھال کی قیمت تہائی دینار یا آدھا دینار یا اس سے زیادہ تھی۔

۴۹۲۲ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ چوتھائی دینار میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے۔

۴۹۲۳ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا ۔

اس میں بھی ترجمہ حسب سابق کہ چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۴ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا ۔

اس میں ترجمہ حسب سابق۔ کہ چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۵ عَنْ عَائِشَةَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں کاٹا جائے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۹۲۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہا سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں چور کا ہاتھ کاٹتے تھے۔

۴۹۲۷ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں چور کا ہاتھ کاٹتے تھے۔

۴۹۲۸ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں چور کا ہاتھ کاٹتے تھے۔

۴۹۲۹ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔ (ترجمہ اوپر گزرا)

۴۹۳۰ عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ تُقْطَعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے۔

۴۹۳۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے۔

۴۹۳۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَلْقَطْعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے۔

۴۹۳۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا طَالَ عَلَيَّ وَلَا نَسِيتُ اَلْقَطْعَ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا۔ کہ میں بھول گئی کیا چوتھائی دینار میں ہاتھ کاٹا جائے گا یا زیادہ میں۔

ذِكْرُ اخْتِلَافِ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ عَلٰى عَمْرَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ۔

اس حدیث شریفہ میں راویانِ کرام کا اختلاف

نوٹ:۔ ان تمام روایات میں الفاظ کا معمولی اختلاف ہے۔ اور معنی سب کے ایک ہی ہیں۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ چور کا ہاتھ چوتھائی دینار میں کاٹا جائے۔ یا اس سے زیادہ میں یا ڈھال کی قیمت میں۔ اور ڈھال کی قیمت چوتھائی دینار تھی۔

(تمام کے متن عربی میں ہیں)

۴۹۳۴ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ اِلَّا فِي رُبُعِ دِينَارٍ

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۹۳۵ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ الْاَوَّلِ.

۴۹۳۶ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ اَلْقَطْعُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا.

۴۹۳۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ رُبْعُ دِيْنَارٍ.

۴۹۳۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ الْيَدَ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا.

۴۹۳۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ.

۴۹۴۰ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ الْيَدُ فِي الْمِجَنِّ.

۴۹۴۱ عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْمَا دُوْنَ الْمِجَنِّ. قِيْلَ لِعَائِشَةَ مَا ثَمَنُ الْمِجَنِّ قَالَتْ رُبْعُ دِيْنَارٍ.

۴۹۴۲ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ اِلَّا فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا.

۴۹۴۳ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِي الْمِجَنِّ اَوْ ثَمَنِهٖ.

۴۹۴۴ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ كَانَتْ عَائِشَةُ تُحَدِّثُ عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِي الْمِجَنِّ اَوْ ثَمَنِهٖ وَزَعَمَ اَنَّ عُرْوَةَ قَالَ الْمِجَنُّ اَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ ابْنَ يَسَارٍ يَزْعَمُ اَنَّهٗ سَمِعَ عَمْرَةَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَمَا فَوْقَهٗ.

سیدنا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا۔ کہ ہاتھ ڈھال کی چوری میں یا اس کی قیمت کے برابر دوسری چیز (یا اس سے زیادہ) میں ہی کاٹا جائے۔ عمرہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ ڈھال چار درہم کی ہوتی ہے۔ اور عروہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کے سوا نہ کاٹا جائے۔

۴۹۴۵ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِي الْخَمْسِ.

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہاتھ کا پنجہ (پانچ درہم کی مالیت) پنجے میں ہی کاٹا جائے۔

۴۹۴۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ فِيْ اَدْنٰى مِنْ حَجَفَةٍ اَوْ تُرْسٍ وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ذُوْ ثَمَنٍ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ چور کا ہاتھ ڈھال کی چوری میں جو قیمت دار ہے اس کے سوا نہیں کاٹا گیا۔

۴۹۴۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ قِيْمَةِ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ.

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ درہم کی مالیت میں ہاتھ کٹوایا

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۹۴۸ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ لَمْ يَقْطَعِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّارِقَ اِلَّا فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَقِيْمَتُهُ يَوْمَئِذٍ دِيْنَارٌ.

حضرت ایمن رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت کے برابر چوری میں کٹوایا اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۴۹۴۹ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ لَمْ تَكُنْ تُقْطَعُ الْيَدُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَقِيْمَتُهُ يَوْمَئِذٍ دِيْنَارٌ.

حضرت ایمن رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال کی قیمت کے برابر چور کا ہاتھ کٹوایا اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۴۹۵۰ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ لَمْ تُقْطَعِ الْيَدُ فِيْ ثَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَقِيْمَتُهُ الْمِجَنِّ يَوْمَئِذٍ دِيْنَارٌ.

حضرت ایمن رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال کی قیمت کے برابر چور کا ہاتھ کٹوایا اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۴۹۵۱ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ لَمْ يُقْطَعِ الْيَدُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَثَمَنُهُ يَوْمَئِذٍ دِيْنَارٌ.

حضرت ایمن رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال کی قیمت کے برابر چور کا ہاتھ کٹوایا اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۴۹۵۲ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ تُقْطَعُ السَّارِقُ فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا اَوْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ.

حضرت ایمن رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت میں کاٹا جائے گا اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ڈھال کی قیمت ایک دینار یا دس درہم تھی۔

نوٹ:۔ سیدنا حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہی حدیث حجت ہے۔

۴۹۵۳ عَنْ اَيْمَنَ بْنِ اُمِّ اَيْمَنَ يَرْفَعُهُ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَثَمَنُهُ يَوْمَئِذٍ دِيْنَارٌ.

سیدنا حضرت ایمن بن ام ایمن رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ڈھال کی قیمت کے برابر چوری شدہ چیز میں ہاتھ کاٹا جائے گا اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی

۴۹۵۴ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ.

حضرت ایمن رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ڈھال سے کم قیمت میں چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔

۴۹۵۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ ثَمَنُهُ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ان دنوں ڈھال کی قیمت دس درہم تھی۔

۴۹۵۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسی ہی روایت مروی ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ڈھال کی قیمت دس درہم تھی۔

۴۹۵۷ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلٌ. ترجمہ اوپر گزرا۔

۴۹۵۸ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَدْنٰى مَا يُقْطَعُ فِيْهِ ثَمَنُ الْمِجَنِّ قَالَ وَثَمَنُ الْمِجَنِّ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ.

سیدنا حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کم از کم جس چیز میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ وہ ڈھال کی قیمت ہے۔ اور اس کی قیمت ان دنوں میں دس درہم تھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

نوٹ: (۱) امام نسائی نے کہا کہ ایمن جن سے اس سے قبل بھی حدیث شریف نقل کی گئی ہے۔ آپ صحابی معلوم نہیں ہوتے اور آپ سے ایک اور حدیث بھی مروی ہے جس سے واضح ہوتا ہے۔ کہ آپ صحابی نہیں ہیں۔

(۲) ابن حجر نے تقریب میں لکھا ہے کہ ایمن بن حزیم جن کی کنیت ابو عطیہ ہے کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے عجلی نے فرمایا کہ آپ تابعی اور ثقہ ہیں۔ لہٰذا اس صورت میں اوپر مذکور شدہ ایمن کی سب روایات مرسل ہوں گی۔ آگے آنے والی روایت سے مصنف علیہ الرحمۃ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ایمن رضی اللہ عنہ صحابی نہیں ہیں۔

۴۹۵۹ عَنْ اَيْمَنَ مَوْلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ وَقَالَ خَالِدٌ فِي حَدِيثِهِ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنْ يَبِيعَ عَنْ كَعْبٍ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰى وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فَاَتَمَّ وَقَالَ سَوَّادٌ يُتِمُّ رُكُوْعَهُنَّ وَسُجُوْدَهُنَّ وَيَعْلَمُ مَا يَقْرَأُ فِيْهِنَّ كُنَّ لَهُ بِمَنْزِلَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ.

سیدنا حضرت ایمن سے مروی ہے۔ جو ابن الزبیر یا زبیر رضی اللہ عنہما کے غلام تھے آپ نے یبیع سے سنا اور انہوں نے حضرت کعب سے، حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرے۔ پھر نماز پڑھے عبدالرحمان نے فرمایا نماز عشاء پڑھے۔ پھر اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے اور انہیں پورا کرے سواد نے فرمایا کہ رکوع اور سجود میں انہیں پورا پورا ادا کرے اور جو پڑھے اسے سمجھے تو وہ شب قدر میں عبادت کی طرح ہوں گی۔

نوٹ: یہ روایت اور اس سے پچھلی روایت اس باب سے متعلق نہیں ہے۔ مگر مصنف علیہ الرحمۃ اس دعویٰ کو ثابت کرنے کے لیے لائے ہیں کہ ایمن صحابی معلوم نہیں ہوتے اس کی دلیل یہ ہے کہ روایت کو ایمن نے یبیع سے سنا اور یبیع خود تابعی ہیں لہٰذا ایمن بھی تابعی ہیں۔

۴۹۶۰ عَنْ كَعْبٍ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ شَهِدَ صَلٰوةَ الْعَتَمَةِ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ صَلّٰى اِلَيْهَا اَرْبَعًا مِثْلَهَا يَقْرَأُ فِيْهَا وَيُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَسُجُوْدَهَا كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ.

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر نماز باجماعت پڑھے (عبدالرحمان نے فرمایا نماز عشاء پڑھے) پھر اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے اور انہیں پورا کرے (سواد نے فرمایا کہ رکوع اور سجود میں انہیں پورا پورا کرے) وہ شب قدر میں عبادت کی طرح ہوں گی۔

۴۹۶۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں ڈھال کی قیمت دس درہم تھی۔

اَلثَّمَرُ الْمُعَلَّقُ يُسْرَقُ

درخت پر لگے ہوئے پھلوں کا چوری ہونا

۴۹۶۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كَمْ تُقْطَعُ الْيَدُ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ ثَمَرٍ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا گیا۔ کتنے مال کے چوری ہونے پر ہاتھ کاٹا جائے؟ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم

www.sirat-e-mustaqeem.com

مُعَلَّقٍ فَإِذَا آوَاهُ الْجَرِينُ قُطِعَتْ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَلَا تُقْطَعُ فِي حَرِيسَةِ الْجَبَلِ فَإِذَا آوَى الْمُرَاحَ قُطِعَتْ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ.

نے فرمایا۔ اس پھل کے بدلے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے جو درخت پر لٹک رہا ہو۔ لیکن جب اسے اتار کر کھریان میں رکھا جائے اور اس میں سے کوئی شخص اتنا پھل چوری کرے جس کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو۔ تو اس میں ہاتھ کاٹا جائے۔ اسی طرح جو جانور پہاڑ یا میدان میں چرتے ہوں۔ ان میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔ لیکن جب وہ اپنے رہنے کی جگہ باڑوں میں ہوں۔ اور کوئی شخص انہیں چرائے اور اگر جبکہ ان کی قیمت ڈھال کی قیمت کے مساوی ہو تو چور کا ہاتھ کاٹا جائے۔

اَلثَّمَرُ يُسْرَقُ بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِينُ

جب پھل درخت سے اتار کر کھریان میں رکھا جائے اور وہاں سے چوری ہو جائے۔

۴۹۶۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَا أَصَابَ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوبَةُ وَمَنْ سَرَقَ شَيْئًا مِنْهُ بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِينُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَمَنْ سَرَقَ دُونَ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ الْغَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوبَةُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت پر لٹکے ہوئے پھل چرانے کے متعلق پوچھا گیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص ضرورت مند ہو۔ اور وہ ایسا پھل لے بشرطیکہ وہ اسے چھپا کر کپڑے میں نہ باندھے۔ تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ اور اگر کوئی شخص ایسا میوہ لے کر نکل آئے تو اس پر دگنا تاوان ہے اس کی سزا علیحدہ ہوگی۔ جو شخص پھل توڑے جانے کے بعد چرائے اور ان کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے! اور اگر کوئی شخص ڈھال کی قیمت سے کم چرائے تو وہ اس کا دگنا تاوان دے۔ اور سزا الگ ہوگی۔

۴۹۶۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى فِي حَرِيسَةِ الْجَبَلِ فَقَالَ هِيَ وَمِثْلُهَا وَالنَّكَالُ وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْمَاشِيَةِ قَطْعٌ إِلَّا فِيمَا آوَاهُ الْمُرَاحُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ قَطْعُ الْيَدِ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَرَى فِي الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ هُوَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَالنَّكَالُ وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَطْعٌ إِلَّا فِيمَا آوَاهُ الْجَرِينُ فَمَا أُخِذَ مِنَ الْجَرِينِ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ الْقَطْعُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ قبیلہ مزینہ کا ایک شخص سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پہاڑ پر چرنے والے جانوروں کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص ایسا جانور چوری کرے تو وہ جانور واپس کرے نیز اسی طرح کا ایک اور جانور دے۔ اور سزا الگ پائے! اور جانور کو چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔ ہاں مگر وہ جانور جو باڑے کے اندر ہو۔ اور اس کی قیمت ڈھال کی قیمت سے کم ہو تو وہ جانور ویسے واپس کردے اور سزا کے کوڑے کھائے۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس پھل کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں جو درخت

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ.

پر ہو (اور چوری ہو جائے) تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چور اتنا ہی پھل اور ادا کرے۔ اور وہ پھل بھی لوٹائے! سزا بھی پائے اور درخت پر سے چوری ہونے والے) پھل میں ہاتھ نہ کاٹا جائے! ہاں وہ پھل جو درخت سے توڑ کر کھریان میں رکھا گیا ہو۔ اگر اس میں سے اتنا چوری ہو کہ اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے! اور اگر کم چرائے تو دُگنا جرمانہ دے، نیز سزا کے کوڑے بھی کھائے۔

بَابُ مَا لَا قَطْعَ فِيهِ :- جن چیزوں کو چوری کرنے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا!

۴۹۶۵ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ.

سیدنا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا۔ پھلوں، کھجور کے گابھے چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

نوٹ: مصنف علیہ الرحمۃ نے اس روایت کو متعدد اسناد سے نقل فرمایا ہے۔ لہٰذا ان تمام اسناد کو الگ الگ متن کے ساتھ لکھا جا رہا ہے۔ ترجمے اس لیے نہیں لکھے کہ سب روایات کا ترجمہ تقریباً ایک ہی ہے۔ وہ متعدد اسناد درج ذیل ہیں۔

۴۹۶۶ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ.

۴۹۶۷ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ.

۴۹۶۸ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ.

۴۹۶۹ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ.

۴۹۷۰ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ.

۴۹۷۱ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ.

۴۹۷۲ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ وَالْكَثَرُ الْجُمَّارُ.

۴۹۷۳ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ.

۴۹۷۴ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ.

۴۹۷۵ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ.

۴۹۷۶ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص امانت میں خیانت کرے، علانیہ چیز لے یا اچک لے اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے

نوٹ: اس کے لیے دوسری سزائیں ہوں گی کیونکہ یہ چوری نہیں۔

۴۹۷۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص امانت میں خیانت کرے، علانیہ چیز لے یا اچک لے اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۹۷۸ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص کسی سے چیز کو.....
اچک لے اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

۴۹۷۹ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔
جو شخص امانت میں خیانت کرنے
اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

۴۹۸۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى مُخْتَلِسٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا خَائِنٍ قَطْعٌ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص امانت میں خیانت کرے، علانیہ چوری کرلے یا اچک لے اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

۴۹۸۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ قَطْعٌ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص امانت میں خیانت کرے اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔ امام نسائی فرماتے ہیں
کہ اشعث بن سوار راوی ضعیف ہیں)۔

بَابُ قَطْعِ الرِّجْلِ مِنَ السَّارِقِ بَعْدَ الْيَدِ

ہاتھ کاٹنے کے بعد چور کا پاؤں کاٹنا۔

۴۹۸۲ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَاطِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلِصٍّ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْتُلُوْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْطَعُوْا يَدَهُ قَالَ ثُمَّ سَرَقَ فَقُطِعَتْ رِجْلُهُ ثُمَّ سَرَقَ عَلٰى عَهْدِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى قُطِعَتْ قَوَائِمُهُ كُلُّهَا ثُمَّ سَرَقَ اَيْضًا الْخَامِسَةَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَ بِهٰذَا حِيْنَ قَالَ اقْتُلُوْهُ ثُمَّ دَفَعَهُ اِلٰى فِتْيَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ لِيَقْتُلُوْهُ مِنْهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَكَانَ يُحِبُّ الْاِمَارَةَ فَقَالَ اَمَرُوْنِيْ عَلَيْكُمْ فَاَمَرْتُهُ عَلَيْهِمْ فَكَانَ اِذَا ضَرَبَ ضَرَبُوْهُ حَتّٰى قَتَلُوْهُ.

سیدنا حضرت حارث بن حاطب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک چور لایا گیا۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے قتل کردو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا اسے قتل کردو پھر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا اس کا ہاتھ کاٹو اس نے پیر چوری کی لہٰذا اس کا پاؤں کاٹ دیا گیا پھر اس نے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور اقدس میں چوری کی حتیٰ کہ اس کے چار ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے۔ پھر اس نے پانچویں دفعہ چوری کی۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس کے حال سے اچھی طرح واقف تھے اسی لیے آپ نے فرمایا تھا کہ اسے قتل کر ڈالو۔ بعد ازاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے قریش کے نوجوان لوگوں کے حوالے کیا تاکہ وہ اسے قتل کردیں۔ ان میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ سرداری چاہتے تھے۔ تو آپ نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

نے کہا باقی لوگوں سے تم مجھ کو اپنا سردار کرلو۔ انہوں نے سردار کرلیا پھر عبداللہ بن زبیر جب اس کو مارتے تو سب لوگ مارتے یہاں تک کہ اس کو مار ڈالا۔

بَابُ قَطْعِ الْيَدَيْنِ وَ الرِّجْلَيْنِ مِنَ السَّارِقِ

چور کے دونوں ہاتھ اور پاؤں کاٹنا

۴۹۸۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جِيْءَ بِسَارِقٍ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيْءَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ فَأُتِيَ بِهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَأُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ قَالَ اقْتُلُوْهُ قَالَ جَابِرٌ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلٰى مَرْبَدِ النَّعَمِ وَحَمَلْنَاهُ فَاسْتَلْقٰى عَلٰى ظَهْرِهِ ثُمَّ كَشَرَ بِيَدِهِ وَرِجْلَيْهِ فَانْضَدَعَتِ الْإِبِلُ ثُمَّ حَمَلُوْا عَلَيْهِ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَمَلُوْا عَلَيْهِ الثَّالِثَةَ فَرَمَيْنَاهُ بِالْحِجَارَةِ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ أَلْقَيْنَاهُ فِي بِئْرٍ ثُمَّ رَمَيْنَا عَلَيْهِ بِالْحِجَارَةِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک چور لایا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اسے قتل کردو۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے چوری کی ہے۔ تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا (دایاں) ہاتھ کاٹ دو۔ وہ چور (چوری کے جرم) میں دوبارہ دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کیا گیا۔ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے قتل کردو۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے چوری کی ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ اس کا بایاں پاؤں کاٹ ڈالو پھر وہ چور تیسری دفعہ لایا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اسے مار ڈالو۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے چوری کی ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ اس کا (بایاں ہاتھ) کاٹو۔ پھر وہ چور چوتھی دفعہ لایا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اسے قتل کردو۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے چوری کی ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ اچھا اس کا دایاں پاؤں کاٹ دو۔ وہ پھر پانچویں دفعہ لایا گیا۔ تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کو قتل کردو۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ہم اس چور کو مقام مربد نعم کی طرف لے چلے۔ اور اسے اٹھایا تو وہ چت لیٹ گیا۔ پھر وہ اپنے کٹے ہوئے ہاتھوں اور پاؤں سے دوڑا۔ اونٹ اسے دیکھ کر ڈر گئے۔ اسے پھر اٹھایا گیا۔ لیکن اس نے پھر ایسا ہی کیا پھر اٹھایا۔ تیسری دفعہ۔ آخر ہم نے اسے پتھروں سے قتل کر ڈالا۔ اور پھر ایک کنویں میں ڈال دیا۔ اوپر سے پتھر مارے۔

(امام نسائی فرماتے ہیں کہ حدیث ہذا منکر ہے۔ حدیث کی اسناد میں مصعب بن ثابت راوی قوی نہیں ہے۔)

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلْقَطْعُ فِي السَّفَرِ

سفر میں ہاتھ کاٹنا:

۴۹۸۴ عَنْ بُسْرِ بْنِ اَبِیْ اَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ الْاَيْدِيْ فِي السَّفَرِ۔

سیدنا حضرت بسر بن ابوارطاۃ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا۔ سفر میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔

نوٹ:۔ اس لیے کہ سفر میں اس کا علاج کون کرے۔ اور کون اس کی خبر لے گا۔ یا ہو سکتا ہے کہ چور ناراض ہو کر کفار میں چلا جائے اور ان میں مل جائے۔

۴۹۸۵ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَرَقَ الْعَبْدُ فَبِعْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب غلام چوری کرے تو تم اسے فروخت کر دو خواہ وہ بیس درہم ہی کا ہے۔

(امام نسائی فرماتے ہیں کہ حدیث میں عمر بن ابی سلمہ قوی نہیں ہیں)۔

حَدُّ الْبُلُوْغِ وَذِكْرُ السِّنِّ الَّذِيْ اِذَا بَلَغَهَا الرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ اُقِيْمَ عَلَيْهِمَا الْحَدُّ

نوجوان ہونے کی حد اور مرد نوجوان کس وقت ہوتا ہے اور مرد و عورت پر کس عمر میں حد قائم کی جائے؟

۴۹۸۶ عَنْ عَطِيَّةَ قَالَ كُنْتُ فِيْ سَبْيِ قُرَيْظَةَ وَكَانَ يُنْظَرُ فَمَنْ خَرَجَ شَعْرَتُهُ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ تَخْرُجْ اِسْتَحْيَى وَلَمْ يُقْتَلْ۔

سیدنا حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں بنو قریظہ کے قیدیوں میں تھا اور لوگ انہیں دیکھتے اگر ان کے زیر ناف بال اگ چکے ہوتے۔ تو انہیں قتل کر دیتے۔ اور جس کے بال نہ اگے ہوتے اس کو زندہ چھوڑ دیتے۔

تَعْلِيْقُ يَدِ السَّارِقِ فِيْ عُنُقِهٖ:۔

چور کی گردن میں اس کے ہاتھ کا ٹکڑا لٹکا دینا:۔

۴۹۸۷ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ سَاَلْتُ فَضَالَةَ ابْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيْقِ يَدِ السَّارِقِ فِيْ عُنُقِهٖ قَالَ سُنَّةٌ فَقَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ وَعَلَّقَ يَدَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ۔

جناب حضرت ابن محیریز راوی ہیں کہ میں نے فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ چور کا (کٹا ہوا) ہاتھ اس کی گردن میں لٹکانا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا۔ سنت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا اور اس کے گلے میں لٹکایا۔

۴۹۸۸ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ قُلْتُ لِفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَرَاَيْتَ تَعْلِيْقَ الْيَدِ فِيْ عُنُقِ السَّارِقِ مِنَ السُّنَّةِ هُوَ قَالَ نَعَمْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ

حضرت عبدالرحمان بن محیریز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا چور کا ہاتھ اس کے گلے میں لٹکانا سنت ہے؟ تو آپ نے بتایا ہاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک چور لایا

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَقَطَعَ يَدَهُ وَعَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ .

گیا۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ کر گلے میں لٹکا دیا۔

(امام نسائی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی اسناد میں ایک راوی حجاج بن ارطاۃ کی حدیث حجت نہیں)

۴۹۸۹ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغْرَمُ صَاحِبُ سَرِقَةٍ إِذَا أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ .

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب چور پر حد قائم کی جائے۔ تو پھر چوری کے مال کا تاوان اس پر لازمی نہیں۔

كِتَابُ الْإِيمَانِ وَشَرَائِعِهِ

کتاب ایمان اور اس کے ارکان کے متعلق

مصنف علیہ الرحمۃ نے ایمان کے باب کو سب سے آخر میں رکھا کیونکہ اعمال کا درجہ کم ہے اور ایمان کا درجہ زیادہ۔ پھر جو افضل تھا اس پر کتاب کو ختم کرنا مناسب ہوا کوئی نیکی اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک کہ ایمان نہ ہو۔ کافر اور غیر مسلم اگر کوئی نیک کام کرتے ہیں تو انہیں اس کا بدلہ دنیا میں مل جائے تو مل جائے مگر آخرت میں نہیں ملے گا۔ بلکہ اگر کوئی صاحب ایمان بھی کوئی نیک کام اللہ اور یوم آخرت کے تصور کے بغیر کرے تو ثواب نہیں ملے گا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ . اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

یعنی اعمال کا ثواب اس وقت ملے گا۔ جب انسان بہ نیت ثواب اس کام کو کرے مثلاً ایک شخص صرف محلہ والوں کو دکھانے کے لیے نماز پڑھتا ہے۔ اور دوسرا شخص اپنے معبود اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے عبادت کرتا ہے۔ دونوں نماز ایک ہی طرح کی پڑھیں گے، ثناء حمد، قرأت، تسبیح تحمید وغیرہ سب یکساں ہوں گی۔ قیام، رکوع سجود، بھی ویسا ہی ہوگا۔ لیکن پہلے نمازی کے لیے قرآن مجید میں ہلاکت ہے۔ اور دوسرے کے لیے کامیابی اور کامرانی کا اعلان ہے۔ وجہ ظاہر ہے کہ پہلا شخص نماز ایمانی تقاضے کے مطابق نہیں پڑھ رہا ہے اور دوسرا ایمانی تقاضے کے مطابق پڑھ رہا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ ہم جو کام کریں ایمانی تقاضوں کے مطابق کریں اور اس میں ثواب کا تصور رکھیں اسی چیز کو حدیث شریف میں "ایمان و احتساب" کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے۔

ایمان کے اصل معنی کسی کے اعتبار و اعتماد پر کسی بات کو سچ ماننے کے ہیں۔ کما فی القرآن :-

وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ . (سورۂ یوسف ع ۳)

لیکن اصطلاح شرع میں ایمان یہ ہے کہ جو..... کچھ..... اللہ کے پیغمبر اللہ کی طرف سے لائیں اس کی تصدیق کرنا اور اسے حق جان کر قبول کرنا۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قسم کی کسی بات کو نہ ماننا ہی اس کی تکذیب ہے جو انسان کو کافر کر دیتی ہے۔

لہٰذا مومن ہونے کے لیے ضروری ہے۔ كُلُّ مَا جَاءَ بِهِ الرَّسُولُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ - کی تصدیق۔

یعنی ان تمام چیزوں اور حقیقتوں کی تصدیق جو اللہ کے پیغمبر اللہ کی طرف سے لائے! لیکن ان سب چیزوں کی پوری تفصیل جاننی ضروری نہیں۔ یعنی ایمانیات سے متعلق حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس قدر تشریح خود فرما دی ہے۔ اس کو اسی تشریح

www.sirat-e-mustaqeem.com

کے ساتھ ماننا ضروری ہے۔ اور ایمان کی جن جن باتوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجمل رکھا ہے۔ ان کو اسی اجمال کے ساتھ ماننا کافی ہے۔ غرضیکہ جن امور کا ثبوت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایسے قطعی وبدیہی طریقہ سے ہو۔ جس میں کسی شک وشبہے کی گنجائش نہ ہو۔ دین کی ایسی باتوں کو اصطلاح شرع میں ضروریات دین کہتے ہیں۔ ان سب پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اگر ان میں سے کسی ایک کا انکار کرے گا۔ تو مومن نہیں ہے۔ مختصراً ایمان حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کا دوسرا نام ہے۔ ہر اس چیز میں جس کا ثبوت آپ سے قطعی اور ضروری طور پر ہوا ہو۔ جو بات حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ذریعے ہم تک پہنچی اس کا ثبوت قطعی جیسے قرآن۔ نمازوں کی تعداد، رکعات کی تعداد، رکوع وسجدہ کی کیفیات۔ اذان، زکوٰۃ، حج، حضور کی ذات پر نبوت کا ختم ہونا بایں معنی کہ آپ آخری نبی ہیں۔ اور ضروری کے معنی یہ ہیں کہ اس بات کی شہرت مسلمانوں میں اس درجہ کی ہو کہ عوام تک اس سے واقف ہوں جیسے اللہ تعالےٰ کا ایک ہونا، حضور کا نبی ہونا، جنت دوزخ، نماز، روزہ زکوٰۃ وغیرہ۔

ایمان تصدیق قلبی کا دوسرا نام

سیدنا حضرت امام اعظم جناب ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں، کہ اصل ایمان صرف تصدیق قلبی کا نام ہے۔ مگر احکام شرعیہ کے نفاذ کے لیے زبانی اقرار بھی ضروری ہے۔ جب کہ کوئی عذر مانع نہ ہو۔ کمی وزیادتی نہیں ہوتی۔ جن آیات واحادیث میں بظاہر ایمان کے کم یا زیادہ ہونے کا بیان ہے۔ اس سے ایمان کی قوت اور ضعف مراد ہے۔ کیونکہ کم یا زیادہ وہ چیز ہوتی ہے۔ جو طول عرض اور حجم رکھے اور ایمان کیف ہے۔ (تفصیل مطالعہ کے لیے فیوض الباری شرح بخاری حصہ اول ملاحظہ ہو)

ذِكْرُ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ

سب عملوں میں کونسا عمل افضل ہے؟

۴۹۹۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔ کون سا عمل افضل ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا۔

نوٹ:۔ ایمان کے بغیر کوئی عمل فائدہ مند اور سود مند نہیں ہوتا۔ تو ایمان تمام اعمال اور نیکیوں سے مقدم اور ضروری ٹھہرا۔

۴۹۹۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ فَقَالَ إِيمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُولَ فِيهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ الحبشی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔ کون سا عمل افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا۔ ایسا ایمان جس میں شک نہ ہو۔ اور ایسا جہاد جس میں چوری نہ ہو۔ یعنی مال غنیمت میں سے اور حج مبرور (جس کے بعد گناہ نہ ہو)

۴۹۹۲ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ وَطَعْمَهُ أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ عَزَّ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص میں تین صفات ہوں گی وہ ایمان سے کما حقہ، لطف اندوز ہوگا۔ ایک تو یہ کہ وہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّحِبَّ فِي اللّٰهِ وَاَنْ يُّبْغِضَ فِي اللّٰهِ وَاَنْ تُوْقَدَ نَارٌ عَظِيْمَةٌ فَيَقَعَ فِيْهَا اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُّشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا۔

شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ محبت رکھے۔ دوسرا یہ کہ وہ نیک بندوں سے اللہ کے لیے دوستی رکھے اور اللہ کے لیے دشمنی رکھے (یعنی کافروں سے دشمنی رکھے) تیسرا یہ کہ اگر آگ کا بہت بڑا الاؤ روشن کیا جائے تو وہ اس میں گرنا قبول کرے لیکن اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔

نوٹ: ان تینوں صفات کا دراصل ایک ہی مقصد ہے اور وہ یہ کہ سب سے زیادہ انسان کو اللہ سے محبت ہو۔ اور وہ شخص اپنے دل، زبان اور جان سے حقیقی محبت کرنے والا ہو۔ جس شخص کو اللہ سے اس قدر محبت ہوگی وہی حقیقی مومن ہے وہ کبھی کفار میں شریک نہ ہوگا اور نہ ہی ان سے دوستی رکھے گا۔

حَلَاوَةُ الْاِيْمَانِ

ایمان کی لذت

۴۹۹۳ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ اَحَبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ كَانَ اَنْ يَّقْذَفَ فِي النَّارِ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص میں تین باتیں ہوں گی۔ وہ ایمان کا لطف اٹھائے گا۔ ایک تو وہ شخص صرف اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی رکھے۔ دوسرا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ محبت رکھے۔ تیسرا یہ کہ وہ آگ میں گرنا قبول کرے مگر پھر کافر ہونا منظور نہ کرے اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کفر سے نجات بخشی۔

حَلَاوَةُ الْاِسْلَامِ

اسلام کی مٹھاس

۴۹۹۴ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِسْلَامِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَكْرَهُ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزر چکا ہے

بَابُ نَعْتِ الْاِسْلَامِ

اسلام کیسے کہتے ہیں:۔

۴۹۹۵ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ ایک دن ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ اسی دوران ایک شخص آیا جس کے کپڑے بہت سفید تھے۔ بال بہت کالے تھے۔ یہ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ وہ سفر سے آیا ہے۔ اور ہم میں سے کوئی شخص اس کو پہچانتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا اِلَيْهِ يَسْاَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ ثُمَّ قَالَ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ كُلِّهٖ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ بِهَا مِنَ السَّآئِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ اَمَارَتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرٰى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَآءَ الشَّآءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ عُمَرُ فَلَبِثْتُ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُمَرُ هَلْ تَدْرِيْ مَنِ السَّآئِلُ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَاكُمْ لِيُعَلِّمَكُمْ اَمْرَ دِيْنِكُمْ.

بھی نہ تھا یہاں تک کہ وہ اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے لگا کر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا اور اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر رکھے (مودب ہو کر بیٹھا جیسے شاگرد اپنے استاد کے سامنے بیٹھتا ہے) پھر عرض کرنے لگا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ارشاد فرمایئے کہ اسلام کیا ہے؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ نماز پڑھنا، زکوٰۃ دینا، رمضان المبارک کے روزے رکھنا، بیت اللہ کا حج کرنا بشرطیکہ استطاعت ہو۔ (زادِ راہ ہو) اس نے عرض کیا آپ نے سچ فرمایا۔ ہم حیران ہوئے کہ وہ خود ہی سوال کرتا ہے۔ (جیسے کہ وہ نہیں جانتا) اور پھر کہتا ہے کہ آپ نے سچ فرمایا۔ جیسے وہ پہلے ہی سے علم رکھتا ہے۔ پھر اس نے کہا آپ مجھے یہ فرمایئے کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا۔ اللہ کی ذات اور صفات) پر یقین رکھنا اس کے فرشتوں پر ایمان لانا، اللہ کی کتابوں پر ایمان لانا اللہ کے رسولوں پر ایمان رکھنا قیامت پر ایمان رکھنا اچھی اور بری تقدیر پر ایمان رکھنا تو اس نے عرض کیا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے عرض کیا۔ سیار شاد فرمایئے کہ احسان کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرنا گویا کہ تم اللہ رب العزت کو دیکھ رہے ہو۔ اور اگر تم نہ دیکھ سکو تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے عرض کیا مجھے ارشاد فرمایئے کہ قیامت کب ہوگی؟ آپ نے فرمایا۔ تم جس شخص سے سوال کر رہے ہو وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس نے عرض کیا قیامت کی نشانیاں فرمایئے؟ تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کی ایک نشانی یہ ہے۔ کہ لونڈی اپنے مالک کو جنے گی۔ دوسرا یہ کہ ننگے پاؤں، ننگے بدن والے مفلس، نادار بکریاں چرانے والے بڑے بڑے محل تعمیر کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں تین دن تک ٹھہرا رہا۔ پھر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا اے عمرؓ! کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ سائل کون تھا؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اچھی طرح جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ یہ جبرئیل علیہ السلام تھے جو تمہیں دین کی باتیں سکھانے آئے تھے۔

نوٹ:۔ (۱) اللہ پر یقین کرنا، اللہ کی ذات اور صفات پر ایمان لانا۔

(۲) اللہ کے فرشتوں پر ایمان لانا۔ کہ وہ اللہ کی نوری مخلوق ہیں۔ جیسے حکم ہوتا ہے اس طرح بجا لاتے ہیں۔ خداوند قدوس

www.sirat-e-mustaqeem.com

نے ان میں بڑی اور زبردست طاقت رکھی ہے

(۳) اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ جو صحائف اللہ نے اپنے رسولوں پر نازل فرمائے وہ سب برحق ہیں اللہ کا کلام ہیں۔ اللہ کی طرف سے ہیں قرآن مجید، توراۃ، انجیل اور زبور۔ منزل من اللہ ہیں۔

(۴) اللہ کے رسولوں پر ایمان لانے کا معنی یہ ہے کہ جتنے پیغمبر دنیا میں آئے بعض کا حال ہمیں معلوم ہوا اور بعض کا نہیں، سب برحق اور اللہ کے بھیجے ہوئے تھے اور انہوں نے جو حکم دیئے سب اللہ رب العزت کی طرف سے دیئے۔

(۵) قیامت پر ایمان لانے کے معنی یہ ہیں کہ عذاب اور ثواب کا دن ہوگا جس دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دوبارہ زندگی بخشے گا۔ نیکوں کو ان کی نیکی کا بدلہ اور بروں کو ان کی برائی کی سزا دے گا۔

(۶) تقدیر پر ایمان لانے کے معنی یہ ہیں کہ برا بھلا سب اللہ کی طرف سے ہے۔ ان کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ کو اچھی طرح علم تھا کہ فلاں شخص نیک ہوگا اور فلاں برا۔ کوئی کام اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہیں ہوتا لیکن وہ نیکوں سے خوش ہوتا ہے۔ اور بدکاروں سے ناراض، اور اللہ نے ہمیں اختیار دیا ہے کہ اگر ہم اچھا کام کریں گے تو ثواب پائیں گے اور برے کام کریں گے تو اپنا نقصان خود آپ کریں گے۔

(۷) احسان وہ درجہ اور مقام ہے۔ جو اسلام اور ایمان کے بعد خداوند تعالیٰ کے خاص اور مقرب بندوں کو حاصل ہوتا ہے

(۸) لونڈی اپنے مالک کو جنے گی۔ مراد مالک اور مالکہ دونوں ہیں۔ اور رتقا کو مونث بطور خاص اس لیے لایا گیا۔ کہ عورتیں مردوں کی نسبت زیادہ جاہل ہوتی ہیں۔ کیونکہ بیٹی جب اپنے ماں باپ کی مالک ہوگی تو بیٹا بدرجہ اولیٰ ہوگا۔ محدثین کرام رحمہم اللہ کے اس اجمال کی تفصیل اور اشکال کی توضیح میں متعدد اقوال منقول ہیں۔

(ا) حافظ ابن حجر کے نزدیک اقرب الی الصواب قول یہ ہے کہ اولاد اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرے گی۔ تو گویا وہ لونڈی قرار پائی اور بیٹا بیٹی اس کے مالک۔

(ب) دوسرا قول یہ ہے کہ لوگ اپنی ام ولد لونڈیوں کو فروخت کرنے لگیں گے۔ اور وہ اس طرح بکتی بکتی کبھی بیٹے کے پاس آجائے گی۔

(ج) اور تیسرا یہ کہ لونڈیوں کے بچے (اولاد) بہت زیادہ ہوں گے۔ اسلام بہت پھیلے گا۔ اور کافروں کی عورتیں، مسلمان بن کر مسلمانوں کے پاس رہیں گی!

صِفَةُ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ

ایمان اور اسلام کی صفت کا بیان

۴۹۹۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ أَصْحَابِهِ فَيَجِيءُ الْغَرِيبُ فَلَا يَدْرِي أَيُّهُمْ هُوَ حَتَّى يَسْأَلَ فَطَلَبْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَ لَهُ مَجْلِسًا يَعْرِفُهُ الْغَرِيبُ إِذَا أَتَاهُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہما راوی ہیں، کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے درمیان بیٹھتے، پھر جو شخص نیا آتا وہ آپ کو پہچان نہ سکتا۔ جب تک کہ پوچھ نہیں لیتا لہٰذا ہم نے چاہا کہ آپ کے تشریف رکھنے کی جگہ بنائیں! تاکہ نیا شخص آتے ہی آپ کو پہچان لے

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَبَنَيْنَا لَهُ دُكَّانًا مِنْ طِينٍ كَانَ يَجْلِسُ عَلَيْهِ إِذَا جَلَسَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسِهِ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ فَأَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَطْيَبَ النَّاسِ رِيحًا كَانَ ثِيَابُهُ لَمْ يَمَسَّهَا دَنَسٌ حَتَّى سَلَّمَ فِي طَرَفِ الْبِسَاطِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَالَ أَدْنُوا يَا مُحَمَّدُ قَالَ أَدْنُهُ فَمَا زَالَ يَقُولُ أَدْنُوا مِرَارًا وَيَقُولُ لَهُ أَدْنُ حَتَّى وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي مَا الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ إِذَا فَعَلْتُ ذَلِكَ فَقَدْ أَسْلَمْتُ قَالَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ فَلَمَّا سَمِعْنَا قَوْلَ الرَّجُلِ صَدَقْتَ أَنْكَرْنَاهُ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي مَا الْإِيمَانُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَتُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ قَالَ فَإِذَا فَعَلْتُ ذَلِكَ فَقَدْ آمَنْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي مَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي مَتَى السَّاعَةُ قَالَ فَنَكَسَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا ثُمَّ أَعَادَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا ثُمَّ أَعَادَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا وَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلَكِنْ لَهَا عَلَامَاتٌ تُعْرَفُ بِهَا إِذَا رَأَيْتَ الرَّعَاءَ الْبُهْمَ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ وَرَأَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ مُلُوكَ الْأَرْضِ وَرَأَيْتَ الْمَرْأَةَ تَلِدُ رَبَّتَهَا خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ

پھر ہم نے آپ کے لیے مٹی کا ایک اونچا چبوترہ بنایا آپ اس پر تشریف فرما ہوئے۔ ایک دن ہم سب بیٹھے ہوئے تھے اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ تشریف فرما تھے اسی دوران ایک شخص آیا جس کا منہ سب لوگوں سے اچھا تھا اور جس کے بدن کی خوشبو سب سے اچھی تھی۔ اور اس کے کپڑوں میں ذرا سی میل بھی نہ تھی۔ اس نے فرش کے کنارے سے سلام کیا۔ اور عرض کیا اسلام علیک یا محمد آپ نے اس کے سلام کا جواب فرمایا اس نے عرض کیا میں قریب آسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں آؤ پھر وہ کئی بار برابر کتنا رہا میں نزدیک آؤں آپ فرماتے۔ آ۔ حتیٰ کہ اس نے اپنے ہاتھ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں پر رکھ دیئے اور عرض کیا۔ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے یہ ارشاد فرمایئے کہ اسلام کی تعریف کیا ہے؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام یہ ہے کہ تو اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت کرے اور کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہ کرے۔ نماز پڑھے، زکوٰۃ دے۔ خانہ کعبہ کا حج کرے۔ رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ اس نے پوچھا جب میں یہ اعمال کروں تو کیا مسلمان ہو جاؤں گا آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ اس نے عرض کیا۔ آپ نے سچ ارشاد فرمایا جب ہم نے یہ سنا کہ وہ کہتا ہے۔ آپ نے سچ فرمایا۔ تو ہمیں بڑا معلوم ہوا کیونکہ جان بوجھ کر کیوں سوال کرتا ہے) پھر کہنے لگا۔ مجھے ارشاد فرمایئے ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اللہ کے فرشتوں، اللہ کی کتابوں پیغمبروں اور تقدیر پر یقین کرنا ایمان ہے۔ اس نے پوچھا جب میں ایسا کروں تو مومن ہو جاؤں گا؟ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں۔ اس نے عرض کیا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ارشاد فرمایئے کہ احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے گویا اس کو دیکھ رہا ہے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو اس طرح عبادت الٰہی میں مشغول ہو گویا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے اس نے عرض کیا "سچ ہے"۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِلَّا اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ثُمَّ قَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ هُدًى وَبَشِيرًا مَا كُنْتُ بِأَعْلَمَ بِهِ مِنَ الرَّجُلِ مِنْكُمْ وَإِنَّهُ لَجِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فِي صُورَةِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ۔

پھر اس نے پوچھا مجھے یہ بتایئے کہ قیامت کب قائم ہوگی! یہ سن کر آپ نے سر جھکا لیا اور کچھ جواب نہ دیا تین دفعہ یونہی ہوا پھر آپ نے سر اٹھایا۔ پھر فرمایا تم جس سے سوال کر رہے ہو۔ وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ البتہ قیامت کی نشانیوں میں بعض یہ ہیں۔ جب تو دیکھے کہ جانوروں کے چرواہے! اونچی اونچی دیواریں بنا رہے ہیں۔ اور تو دیکھے کہ ننگے پاؤں اور ننگے بدن والے لوگ زمین کے بادشاہ ہوں اور تو عورت کو دیکھے کہ وہ اپنے مالک کو جنتی ہے۔ تو سمجھ لو کہ قیامت نزدیک ہے۔ پانچ چیزوں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر آپ نے یہ آیت شریفہ ان اللہ عندہ علم الساعۃ سے لے کر علیم خبیر تک تلاوت فرمائی۔ بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس ذات اقدس کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا ہادی اور بشیر بنا کر ارسال فرمایا۔ میں اس شخص کو تم سے زیادہ نہیں جانتا یہ جبرئیل علیہ السلام تھے جو دحیہ کلبی کی شکل میں نازل ہوئے تھے۔

نوٹ:۔ دحیہ کلبی ایک خوبصورت صحابی تھے۔ جناب جبرئیل اسی کی شکل میں نازل ہوتے۔ لیکن حافظ ابن حجر فرماتے ہیں۔ یہ فقرہ راوی کا وہم ہے۔ کیونکہ اگر دحیہ کلبی کی شکل و صورت ہوتی تو جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کیسے فرماتے کہ ہم میں سے کوئی شخص اسے پہچانتا نہیں تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فرمان قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا کی تفسیر

نوٹ:۔ بظاہر اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اور اسلام میں فرق ہے۔ ایک اور آیت ہے۔ فاخرجنا من کان فیھا من المومنین فما وجدنا فیھا غیر بیت من المسلمین۔ اس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اور اسلام ایک ہے۔ مگر اصل اور درست یہ ہے کہ اسلام عام ہے اور ایمان خاص جو شخص مومن ہے۔ وہ لازمی مسلم ہے۔ اور جو شخص مسلم ہے۔ اس کا مومن ہونا لازمی نہیں۔ اسلام کے معنی ہیں سر تسلیم خم کر دینا، تابعدار ہونا اور ایمان کے معنی ہیں تابعداری کے ساتھ دل سے یقین کرنا بعض لوگ زبردستی کے ساتھ بھی مسلمان بن جاتے ہیں انہیں مسلم کہیں گے مومن نہ کہیں گے!

۴۹۹۷ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالًا وَلَمْ يُعْطِ رَجُلًا مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْطَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا وَلَمْ تُعْطِ فُلَانًا شَيْئًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْلِمٌ حَتَّى أَعَادَهَا سَعْدٌ ثَلَاثًا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْ مُسْلِمٌ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأُعْطِي رِجَالًا وَأَدَعُ مَنْ هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُمْ لَا أُعْطِيهِ شَيْئًا مَخَافَةَ

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو روپیہ عنایت فرمایا۔ اور بعض کو نہ دیا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فلاں فلاں صاحب کو دیا اور فلاں کو نہ دیا۔ حالانکہ وہ مسلمان ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کیا وہ مسلم ہے؟ سعد نے تین دفعہ یہی فرمایا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہر دفعہ یہی دریافت فرماتے تھے کیا وہ مسلم ہے؟ بعد ازاں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں بعض لوگوں کو دیتا ہوں اور بعض لوگوں کو

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَنْ يُكَبَّوْا فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ۔

نہیں دیتا۔ حالانکہ میں جن لوگوں کو نہیں دیتا ان سے مجھے زیادہ محبت ہے۔ مگر میں جن لوگوں کو دیتا ہوں تو اس خدشے سے دیتا ہوں کہ کہیں وہ جہنم میں اوندھے نہ گرائے جائیں۔

نوٹ:۔ بعض لوگ نومسلم تھے۔ اور وہ ڈر یا مال کے لالچ سے مسلمان ہو گئے تھے۔ اور ابھی ان کے دلوں میں ایمان اچھی طرح جاگزیں نہ ہوا تھا۔ لہٰذا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مال عنایت فرمانا ضروری سمجھا تاکہ وہ اسلام سے برگشتہ نہ ہو جائیں۔ اور جو مستقل مزاجی سے ایمان اور اسلام پر قائم تھے۔ انہیں پہلے دینا ضروری نہ سمجھا۔ حدیث ہذا سے ثابت ہوا کہ مومن اور مسلم میں فرق ہے۔

۴۹۹۸ عَنْ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ قَسْمًا فَأَعْطَى نَاسًا وَمَنَعَ آخَرِينَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْطَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا وَمَنَعْتَ فُلَانًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ لَا تَقُلْ مُؤْمِنٌ وَقُلْ مُسْلِمٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا ۔

سیدنا حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم فرمایا۔ تو آپ نے بعض لوگوں کو مال دیا۔ اور بعض کو نہ دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فلاں فلاں لوگوں کو دیا اور فلاں کو نہ دیا حالانکہ وہ بھی تو مومن ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن نہ کہو بلکہ کہو مسلمان ہے۔ ابن شہابؒ نے یہ آیت تلاوت کی۔ قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا۔ یعنی اعراب نے کہا کہ ہم ایمان لائے۔ آپ فرمائیے کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ اسلام لائے ہو۔

۴۹۹۹ عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ ۔

جناب حضرت بشیر بن سحیم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو گیارہ ذوالحجہ سے تیرہ تک یہ پکا اعلان کرنے کا حکم فرمایا۔ کہ جنت میں فقط مومن ہی داخل ہوگا۔ اور یہ دن کھانے پینے کے ہیں۔

صِفَةُ الْمُؤْمِنِ

مومن کی صفت

۵۰۰۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مومن وہ ہے۔ جس سے دوسرے مسلمانوں کا جان اور مال میں امن رہے۔

صِفَةُ الْمُسْلِمِ

مسلمان کی صفت

۵۰۰۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُسْلِمُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ اَلْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ.

کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو اللہ رب العزت کی منع کی ہوئی باتوں سے رُکے۔

نوٹ:۔ دوسرے مسلمان بچے رہیں۔ یعنی زبان سے کسی کو بُرا نہ کہے اور ہاتھ سے کسی شخص کو تکلیف اور ایذا نہ دے۔
(۲) ہجرت کا معنی ہے۔ ترک وطن۔ اور لفظ مہاجر اسی سے نکلا ہے۔ یعنی ایسا شخص جو اپنے وطن کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے چھوڑ دے۔ مثلاً کفر کے علاقہ اور ملک سے نکل کر اسلام کے ملک میں چلا جائے۔ حدیث ہذا کا معنی یہ ہے کہ وطن کے چھوڑنے کے ساتھ ساتھ گناہوں کو ترک کرنا بھی ضروری ہے۔

۵۰۰۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكُمُ الْمُسْلِمُ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص ہماری نماز کی طرح نماز پڑھے دورانِ نماز ہمارے قبلہ کی طرف رُخ کرے۔ اور ہمارا ذبح کیا ہوا۔ جانور کھائے وہ مسلمان ہے۔

حُسْنُ اِسْلَامِ الْمُسْلِمِ

مسلمان کا بہترین اسلام:۔

۵۰۰۳ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُهٗ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ كُلَّ حَسَنَةٍ كَانَ اَزْلَفَهَا وَمُحِيَتْ عَنْهُ كُلُّ سَيِّئَةٍ كَانَ اَزْلَفَهَا ثُمَّ كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرَةِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا اِلَّا اَنْ يَّتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا.

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب کوئی شخص اچھی طرح مسلمان ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر اس نیکی کو لکھ لیتا ہے۔ جو اس نے کی تھی (اسلام سے قبل) اور ہر برائی کو مٹا دیتا ہے جو اس نے کی تھی۔ پھر بعد از اسلام نیا حساب اس طرح شروع ہوتا ہے۔ کہ ہر نیکی کے عوض دس سے لے کر سات سو تک نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور ہر برائی کے بدلے ایک برائی لکھی جاتی ہے۔ مگر جب اللہ رب العزت اس شخص کو معاف فرما دے تو وہ برائی بھی نہیں لکھی جاتی)۔

اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ

سب سے زیادہ افضل اسلام

۵۰۰۴ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ.

سیدنا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا اسلام افضل ترین ہے؟ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ ایسا اسلام جس میں دوسرے مسلمان اس کی زبان اور ہاتھ سے بچیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ

بہترین اسلام

۵۰۰۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا، کون سا اسلام افضل ہے۔ آپ نے فرمایا (محتاجوں تنگ دستوں اور غریبوں) کو کھانا کھلانا اور ہر اس شخص کو سلام کرنا جسے تم جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔

عَلٰی کَمْ بُنِیَ الْاِسْلَامُ

اسلام کی بنیاد کن چیزوں پر ہے:۔

۵۰۰۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَہٗ اَلَا تَغْزُوْا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَھَادَۃِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاِقَامُ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءُ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَصِیَامِ رَمَضَانَ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک شخص نے آپؓ سے پوچھا۔ آپ جہاد نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا۔ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے! اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ نماز پڑھنا زکوٰۃ دینا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ حج کرنا۔

اَلْبَیْعَۃُ عَلَی الْاِسْلَامِ

اسلام پر بیعت کرنا:۔

۵۰۰۷ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَجْلِسٍ فَقَالَ بَایِعُوْنِیْ عَلٰی اَنْ لَّا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا . قَرَاَ عَلَیْھِمُ الْاٰیَۃَ فَمَنْ وَّفٰی مِنْکُمْ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَسَتَرَہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَیْہِ فَھُوَ اِلَی اللّٰہِ اِنْ شَآءَ عَذَّبَہٗ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَہٗ .

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم ایک مجلس میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تم میرے ساتھ اس بات پر بیعت کرتے ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے چوری نہ کرو گے۔ زنا نہیں کرو گے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی جو شخص تم میں سے وعدہ کو نبھائے (مذکورہ باتوں پر قائم رہے) تو اس کا ثواب اللہ کے ہاں ہے۔ اور پھر جس شخص سے ایسے فعل کا صدور ہو جائے پھر اللہ تعالیٰ دنیا میں اس کی پردہ پوشی فرمائے۔ تو آخرت میں وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر منحصر ہے۔ اللہ چاہے تو اسے عذاب دے اور اگر پسند فرمائے تو اس کی مغفرت فرما دے۔

عَلٰی مَا یُقَاتَلُ النَّاسُ

جس بات پر لوگوں سے لڑنا چاہیئے۔

۵۰۰۸ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِذَا شَهِدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاسْتَقْبَلُوْا قِبْلَتَنَا وَاَكَلُوْا ذَبِيْحَتَنَا وَصَلَّوْا صَلٰوتَنَا فَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا دِمَآؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ.

کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے۔ حتیٰ کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ اور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول برحق ہیں۔ جب وہ یہ گواہی دیں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور ہمارے قبلے کی طرف رخ کریں (نماز میں) ہمارا ذبیحہ کھائیں، ہماری طرح نماز پڑھیں تو کسی حق کے سوا ان کی جانیں اور مال ہم پر حرام ہو گئے (یعنی وہ کسی کی جان اور مال لیں تو بدلے میں ان کی جان اور مال بھی لیا جائے گا) اور جو مسلمانوں کا حق ہے۔ وہ ان پر بھی حق ہے یعنی سزا اور نفع و نقصان میں وہ مسلمان کے برابر کے حصہ دار ہوں گے

ذِكْرُ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

ایمان کی شاخیں

۵۰۰۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً وَالْحَيَآءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ایمان کی شاخیں ستر سے زیادہ ہیں۔ اور حیا و شرم بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

نوٹ:۔ اس لیے کہ شرم و حیا بھی انسان کو برے اعمال سے روکتا ہے۔ دنیا کے تمام عقلاء اور حکماء کا کہنا ہے۔ کہ حیا ایک عمدہ صفت ہے۔

۵۰۱۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً اَفْضَلُهَا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَآءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ایمان کی شاخیں ستر سے زائد ہیں۔ اور افضل ترین شاخ لا الہ الا اللہ کہنا ہے۔ اور ایمان کی سب سے ادنیٰ شاخ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا جیسے کانٹوں، پتھروں کو ہٹانا اور شرم بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

۵۰۱۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيَآءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ شرم ایمان کا ایک حصہ ہے۔

تَفَاضُلُ اَهْلِ الْاِيْمَانِ

اہل ایمان کی باہمی فضیلت

۵۰۱۲ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلِئَ عَمَّارٌ اِيْمَانًا اِلٰى مَشَاشِهٖ .

میں سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ، راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے ارشاد فرمایا۔ حضرت عمار کے رگ و ریشہ میں ایمان سما گیا۔

۵۰۱۳ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَّاٰى مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَ ذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ .

سیدنا حضرت طارق راوی ہیں کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت فرمایا کہ آپ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص بری بات دیکھے تو وہ اس کو ہاتھ سے دور کر دے۔ اگر اس قدر استطاعت نہ ہو تو زبان سے دور کر دے۔ اگر یہ بھی نہ کر سکے تو وہ برائی کو دل سے برا جانے، اور یہ تمام درجات سے ایمان کا نچلا درجہ ہے۔

۵۰۱۴ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَّاٰى مُنْكَرًا فَغَيَّرَهٗ بِيَدِهٖ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّغَيِّرَهٗ بِيَدِهٖ فَغَيَّرَهٗ بِلِسَانِهٖ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّغَيِّرَهٗ بِلِسَانِهٖ فَغَيَّرَهٗ بِقَلْبِهٖ فَقَدْ بَرِئَ وَ ذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ .

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، راوی ہیں کہ میں نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا تم میں سے جو شخص برائی دیکھے وہ اسے ہاتھ سے (طاقت سے) روکے تو وہ شخص نجات پا گیا اور جو شخص اس کی استطاعت نہ رکھے تو وہ زبان سے روکے تو وہ شخص بھی بری ہوا۔ اور جو شخص اس کی استطاعت بھی نہ رکھتا ہو وہ برائی کو دل سے برا جانے اس نے بھی چھٹکارا حاصل کیا اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

زِيَادَةُ الْاِيْمَانِ

ایمان کا کم و بیش ہونا:۔

۵۰۱۵ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مُجَادَلَةُ اَحَدِكُمْ فِي الْحَقِّ يَكُوْنُ لَهٗ فِي الدُّنْيَا بِاَشَدَّ مُجَادَلَةً

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا تمہارے کسی ایک شخص کا دنیا میں کسی کے لیے جھگڑا اس سے زیادہ نہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِرَبِّهِمْ فِيْ إِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ أُدْخِلُوا النَّارَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا وَيَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَيَحُجُّوْنَ مَعَنَا فَأَدْخَلْتَهُمُ النَّارَ فَيَقُوْلُ اذْهَبُوْا فَأَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ مِنْهُمْ قَالَ فَيَأْتُوْنَهُمْ فَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِصُوَرِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ النَّارُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى كَعْبَيْهِ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا قَدْ أَخْرَجْنَا مَنْ أَمَرْتَنَا قَالَ وَيَقُوْلُ أَخْرِجُوْا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ وَزْنُ دِيْنَارٍ مِنَ الْإِيْمَانِ ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ وَزْنُ نِصْفِ دِيْنَارٍ حَتَّى يَقُوْلَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ فَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ فَلْيَقْرَأْ هٰذِهِ الْآيَةَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ إِلَى عَظِيْمًا .

ہے۔ جو مسلمان اپنے پروردگار سے اپنے ان بھائیوں کے لیے کریں گے جو جہنم میں جائیں گے۔ یہ عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار تو نے ہمارے بھائیوں کو جو ہمارے ساتھ روزہ رکھتے تھے، حج کرتے تھے انہیں دوزخ میں ڈال دیا اللہ رب العزت فرمائے گا۔ اچھا تم جاکر جنہیں پہچانتے ہو انہیں دوزخ سے نکالو۔ وہ جہنم میں ان کے پاس جائیں گے۔ اور ان کی شکلیں دیکھ کر انہیں پہچان لیں گے۔ ان میں سے بعض کو تو آگ نے پنڈلیوں کے نصف تک پکڑا ہوگا۔ اور بعض کو ٹخنوں تک۔ پھر وہ انہیں نکالیں گے اور عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار تو نے ہمیں جن کے نکالنے کا حکم فرمایا۔ انہیں ہم نے نکالا۔ پھر اللہ رب العزت فرمائے گا۔ انہیں بھی نکالو جن کے دل میں ایک دینار کے برابر بھی ایمان ہو۔ پھر فرمائے گا انہیں بھی نکالو جن کے دل میں نصف دینار کے برابر ایمان ہو۔ حتیٰ کہ فرمائے گا۔ اس کو بھی نکالو جس کے دل میں رتی برابر ایمان ہو۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اب جس شخص کا یقین نہ ہو تو وہ یہ آیت پڑھ لے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ۔ آخر تک اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ شرک کی مغفرت نہیں فرمائے گا اور اس سے کم گناہوں میں سے جسے چاہے گا بخش دے گا۔

۵۰۱۶ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهُ قَالَ فَمَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ .

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس دوران کہ میں سو رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ بعض لوگ مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں۔ اور وہ سب کرتے پہنے ہوئے ہیں۔ کسی کا کرتہ چھاتی تک ہے اور کسی کا اس سے نیچے اور میں نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ اپنا کرتہ سمیٹ رہے ہیں۔ (اس قدر نیچا ہے) لوگوں نے عرض کیا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس خواب کی تعبیر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ فاروق اعظم کا ایمان (سب سے زیادہ قوی ہے)

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵۰۱۷ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَءُونَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا قَالَ أَيُّ آيَةٍ قَالَ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ الْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ وَالْيَوْمَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَرَفَاتٍ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ .

سیدنا حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ یہودیوں میں سے ایک شخص امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا آپ کے قرآن میں ایک آیت ہے جسے آپ پڑھتے ہیں، اگر وہ آیت ہم یہودیوں پر اترتی تو جس روز اتری اس روز ہم عید کرتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کون سی آیت؟ وہ بولا اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۔ آج کے دن میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا۔ اپنی نعمت کو تم پر پورا کر دیا۔ اور میں نے اسلام کو بطور دین تمہارے لیے پسند کیا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے وہ مقام معلوم ہے جس مقام پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ اور جس دن نازل ہوئی یہ آیت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر عرفات کے جمعۃ المبارک کو

نازل ہوئی!

نوٹ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے یہودی کو فرمایا کہ ہمارے ہاں وہ بھی عید کا دن ہے۔ اور عرفات میں نویں ذی الحجہ کو بہت زیادہ لوگ جمع ہوتے ہیں۔

عَلَامَةُ الْإِيمَانِ

ایمان کی نشانی

۵۰۱۸ عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ .

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا۔ جب کہ وہ مجھ سے اپنی اولاد اور ماں باپ سے سب سے زیادہ محبت نہ رکھے

۵۰۱۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ .

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں بن سکتا جب

www.sirat-e-mustaqeem.com

تک کہ وہ مجھے اپنی اولاد اور مال اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ رکھے۔

۵۰۲۰ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ .

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں سے ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک وہ مجھ کو اپنی اولاد اور ماں باپ سے زیادہ نہ چاہے۔

۵۰۲۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ .

حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے مومن نہیں ہوتا جب تک اپنے بھائی (یعنی دوسرے مسلمان) کے لیے وہ نہ چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے۔

۵۰۲۲ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ مِنَ الْخَیْرِ .

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے بھی وہی بھلائی اور نعمت پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

۵۰۲۳ عَنْ زِرٍّ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ اِنَّهٗ لَعَهِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَیَّ اَنَّهٗ لَا یُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا یُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ .

سیدنا حضرت زر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان فرمایا تھا کہ آپ سے محبت صرف مسلمان ہی رکھے گا۔ اور آپ سے دشمنی فقط منافق ہی رکھے گا۔

نوٹ: منافق وہ ہے جو بظاہر مسلمان ہو۔ لیکن اس کے دل میں نور ایمان نہ ہو۔ اور یہ بھی ممکن نہیں کہ کوئی شخص سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم محبت رکھے اور جن لوگوں سے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم محبت رکھتے تھے ان سے دشمنی رکھے۔ اس کی تشریح کے لیے ملاحظہ ہو کتاب القصاص باب طمانچہ مارنے کا بدلہ۔

۵۰۲۴ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّ الْاَنْصَارِ اٰیَةُ الْاِیْمَانِ وَبُغْضُ الْاَنْصَارِ اٰیَةُ النِّفَاقِ .

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے۔ اور ان سے بغض و عداوت نفاق کی علامت ہے۔

نوٹ: انصار وہ اہل مدینہ جنہوں نے اس آڑے وقت میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی جب آپ کہ مکرمہ چھوڑ کر مدینہ منورہ تشریف لائے۔

عَلَامَةُ الْمُنَافِقِ

منافق کی علامت

۵۰۲۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَةٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا اَوْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ الْاَرْبَعِ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ ..

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں چار خصلتیں ہوں گی وہ منافق ہے (ہرگز مومن نہیں) اور ان میں سے ایک خصلت بھی ہوئی تو وہ نفاق کی علامت ہے۔ جب تک کہ وہ اس کو ترک نہ کر دے۔ (کامل مومن نہ ہوگا) جب وہ کوئی بات کرے تو جھوٹ بولے۔ جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔ اور جب اقرار کرے تو توڑ ڈالے، جب کسی شخص سے لڑائی کرے تو گالیاں بکے۔

۵۰۲۶ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ النِّفَاقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ منافق کی علامتیں تین ہیں۔ ایک تو جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ دوسری جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔ تیسری یہ کہ اس کے پاس اگر کوئی شخص امانت رکھے تو وہ اس میں خیانت کرے۔

۵۰۲۷ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا يُحِبَّنِيْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا يُبْغِضَنِيْ اِلَّا مُنَافِقٌ۔

جناب زر بن حبیش رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد فرمایا کہ جو شخص مومن ہوگا وہ تمہارے ساتھ محبت رکھے گا اور جو آپ سے دشمنی رکھے گا وہ منافق ہوگا۔

۵۰۲۸ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ فَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ وَاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ لَمْ تَزَلْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَتْرُكَهَا۔

سیدنا حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں تین باتیں ہوں گی۔ وہ منافق ہے۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو وہ اس میں خیانت کرے جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے اور جس شخص میں ان خصائل میں سے ایک خصلت ہوگی تو اس میں نفاق کی ایک خصلت رہے گی حتیٰ کہ وہ اسے چھوڑ دے۔

۵۰۲۹ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو تراویح میں ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کے لیے کھڑا ہو۔ تو اس کے سابقہ سب گناہ بخش دیے جائیں گے۔

۵۰۳۰ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو تراویح میں ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کے لیے کھڑا ہو۔ تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵۰۳۱ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، راوی کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو تراویح میں ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کے لیے کھڑا ہو، تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

قِیَامُ لَیْلَةِ الْقَدْرِ

شبِ قدر میں قیام

۵۰۳۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، راوی ہیں، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان المبارک میں ایمان کے ساتھ ثواب کے حصول کے لیے کھڑا ہوا، اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اور جو شخص شبِ قدر میں ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے کھڑا ہوا۔ تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

اَلزَّکٰوةُ

ادائیگی زکوٰۃ ایمان میں داخل ہے:

۵۰۳۳ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّاْسِ یُسْمَعُ دَوِیُّ صَوْتِهٖ وَلَا یُفْهَمُ مَا یَقُوْلُ حَتّٰی دَنَا فَاِذَا هُوَ یَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوٰتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ قَالَ هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهُنَّ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصِیَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهٗ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ وَذَکَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الزَّکٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهَا قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ یَقُوْلُ لَا اَزِیْدُ عَلٰی هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ.

سیدنا حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نجد سے ایک شخص حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور اس کی آواز میں گنگناہٹ سنی جا سکتی تھی۔ لیکن اس کی گفتگو سمجھ میں نہ آتی تھی، وہ قریب ہوا تو پتا چلا کہ وہ اسلام کے متعلق دریافت کر رہا ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر رات اور دن میں کل پانچ نمازیں فرض ہیں۔ اس نے عرض کیا کیا اس کے سوا بھی مجھ پر فرض ہے؟ آپ نے فرمایا۔ نہیں مگر تم نفل پڑھنا چاہو تو پڑھ لو۔ بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رمضان المبارک کے روزے بتائے! اس نے عرض کیا کیا اس کے سوا کچھ اور بھی مجھ پر فرض ہے؟ حضور نے فرمایا۔ نہیں مگر نوافل پھر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زکوٰۃ کے متعلق فرمایا۔ اس نے کہا کہ کیا اور بھی مجھ پر کچھ فرض ہے؟ آپ نے فرمایا۔ نہیں مگر یہ کہ تم اللہ کے لیے دینا چاہو تو دو (نفلی صدقات) بعد ازاں وہ شخص پیٹھ پھیر کر چلا۔ اور وہ کہہ رہا

www.sirat-e-mustaqeem.com

تھا میں نہ اس سے زیادہ کروں گا اور نہ کم حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر یہ شخص سچ کہتا ہے۔ تو اس نے عذاب سے نجات پائی۔

جہاد

اَلْجِهَادُ

(کافروں سے اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے لڑنا بھی ایمان کا حصہ ہے)۔

۵۰۳۴ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ یَخْرُجُ فِیْ سَبِیْلِهٖ لَا یُخْرِجُهٗ اِلَّا الْاِیْمَانُ بِیْ وَالْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِیْ اَنَّهٗ ضَامِنٌ حَتّٰی اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ یَا رُبَّمَا كَانَ اِمَامَ بِقَتْلٍ وَاِمَّا وَنَاهُ اَوْ اَنْ یَرُدَّهٗ اِلٰی مَسْكَنِهِ الَّذِیْ خَرَجَ مِنْهُ یَنَالُ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَةٍ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا۔ اللہ تعالےٰ اس شخص کو جو شخص اللہ کی راہ میں ایمان کے ساتھ جہاد کرنے کے لیے نکلے (مال وزر کے لالچ سے نہیں) جنت میں لے جانے کا ضامن ہے۔ جس طرح بھی ہو خواہ وہ شہید کیا جائے یا فوت ہو جائے یا اپنی طبعی موت سے وگرنہ وہ (غازی بن کر ثواب اور مال غنیمت وطن میں واپس لائے گا جہاں سے وہ نکلا تھا۔

۵۰۳۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَضَمَّنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِهٖ لَا یُخْرِجُهٗ اِلَّا جِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِیْ وَاِیْمَانٌ بِیْ وَتَصْدِیْقٌ بِرَسُوْلِیْ فَهُوَ ضَامِنٌ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ اَرْجِعَهٗ اِلٰی مَسْكَنِهِ الَّذِیْ خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَةٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالےٰ اس شخص کا ضامن ہے۔ جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے نکلے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہوئے نکلے اللہ تعالےٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ یا اسے اس کے ملک میں واپس ثواب اور غنیمت کے ساتھ لوٹائے گا

اَدَاءُ الْخُمُسِ

مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ خدا کی راہ میں دینا:۔

۵۰۳۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَیْسِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ هٰذَا الْحَیَّ مِنْ رَبِیْعَةَ وَلَسْنَا نَصِلُ اِلَیْكَ اِلَّا فِی الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَیْءٍ نَاْخُذُهٗ عَنْكَ وَنَدْعُوْا اِلَیْهِ مَنْ وَرَآئَنَا فَقَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَلْاِیْمَانِ بِاللّٰهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءُ الزَّكٰوةِ وَاَنْ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں، کہ قبیلہ عبدالقیس کے بعض لوگ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے کہ ربیعہ کا یہ قبیلہ ہے اور ہم آپ کی خدمت میں رجب، ذیقعدہ، ذوالحجہ اور محرم کے سوا حاضر نہیں ہو سکتے (کیونکہ درمیان میں قبیلہ مضر کے کفار تھے جو ان حرام مہینوں کے سوا لوٹتے) تو آپ ہمیں کسی ایسے عمل صالح کا حکم فرمائیں جو ہم خود بھی کریں اور اپنے آنے والی نسلوں کو بھی بتائیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں تمہیں چار باتوں

www.sirat-e-mustaqeem.com

تُؤَدُّوْا اِلَیَّ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَ اَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَ الْحَنْتَمِ وَ الْمُقَيِّرِ وَ النُّمْرُقَةِ۔

کا حکم دیتا ہوں۔ اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ میں جن چار باتوں کا حکم دیتا ہوں وہ یہ ہیں۔ اللہ پر ایمان لانا اس کی مزید تشریح فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ایک تو اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں۔ اور میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں۔ دوسرا نماز پڑھنا۔ تیسرا زکوٰۃ ادا کرنا۔ چوتھا جو تمہیں مال غنیمت ملے اس میں سے پانچواں حصہ مجھے دو۔ اور میں تمہیں کدو کی تونبی، لاکھی برتن، رال لگے ہوئے برتن (جسے مقیر اور مزفت کہتے ہیں) سے منع کرتا ہوں۔

نوٹ: بعض دوسری احادیث شریفہ میں نقیر ہے، جو درخت کی ایک جڑ سے بنا ہوا برتن تھا۔ لوگ ان میں سے شراب تیار کرتے آپ نے ان سے منع فرمایا کہ ان میں نبیذ تیار کی جائے۔

شُهُوْدُ الْجَنَائِزِ

جنازے میں شامل ہونا بھی ایمان میں داخل ہے:۔

۵۰۲۷ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا فَصَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتّٰى يُوْضَعَ فِیْ قَبْرِهٖ كَانَ لَهٗ قِيْرَاطَانِ اَحَدُهُمَا مِثْلُ جَبَلِ اُحُدٍ وَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ رَجَعَ كَانَ لَهٗ قِيْرَاطٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے مسلمان کے جنازے کے ساتھ جائے۔ پھر اس کی نماز جنازہ پڑھے بعد اس کے کہ وہ وہاں کھڑا رہے یہاں تک کہ میت کو قبر میں دفن کیا جائے۔ تو اسے ثواب کے دو قیراط ملیں گے۔ ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔ اور جو شخص نماز جنازہ پڑھ کر (دفن ہونے سے پہلے) واپس چلا آئے اسے ایک قیراط کے برابر ثواب ملے گا۔

اَلْحَيَاءُ

حیا ایمان کا ایک حصہ ہے

۵۰۲۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ يَعِظُ اَخَاهُ فِی الْحَيَاءِ فَقَالَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک شخص پر سے ہوا جو اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا (حیاء سے منع کرتا تھا) حضور نے فرمایا۔ اسے چھوڑو حیا ایمان کا ایک حصہ ہے۔

اَلدِّيْنُ يُسْرٌ

دین آسان ہے

۵۰۲۹ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا الدِّيْنَ يُسْرٌ وَلَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَ يَسِّرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ دین آسان ہے۔ اور جو شخص دین میں سختی کرے گا تو دین اس پر غالب ہوگا (یعنی دین اسے تھکائے گا اور عاجز کر دے گا) تو تم سیدھی راہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ.

پر چلو اگر راستہ سیدھا نہ ہو تو تم سیدھے راستے کے نزدیک رہو۔ اور عوام کو خوشخبریاں سناؤ ان کے لیے آسانیاں پیدا کرو۔ اور صبح و شام اور کچھ رات کے چلنے سے مدد چاہو (جیسے اگر مسافر سارا دن اور ساری رات چلے۔ تو وہ تھک کر کمزور ہو جائے گا بلکہ اس امر کا احتمال ہے کہ دل میں نفرت پیدا ہو اور عبادت بالکل ہی ترک ہو جائے۔ اسی لیے صبح و شام اور رات کو عبادت کر لیا کرو مقصود اس سے نماز فجر۔ ظہر، عصر، شام، عشا ہے۔ یہ پانچ نمازیں ہمیشہ اور باقاعدگی کے ساتھ پڑھنا افضل اور بہتر ہیں اس سے کہ چند دنوں تک صبح و شام رات دن عبادت کرے اور پھر بالکل چھوڑ دے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک اور حدیث مبارکہ ہے۔ خَيْرُ الْأُمُورِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ۔ نیکی کے بہترین کام وہ ہیں جو ہمیشہ ہمیشہ کیے جائیں اگرچہ وہ تھوڑے ہی کیوں نہ ہوں

اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ تعالیٰ کو کون سا دین زیادہ پسند ہے؟

۵۰۴۰ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَاَةٌ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَتْ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ تَذْكُرُ مِنْ صَلٰوتِهَا فَقَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَكَانَ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس تشریف لائے وہاں ایک عورت تھی۔ آپ نے دریافت فرمایا یہ عورت کون ہے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یہ فلاں عورت ہے جو رات کو بہت زیادہ عبادت کی وجہ سے سوتی نہیں۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس عورت کی عبادت کا حال بیان فرمانے لگیں) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسا مت کرو۔ ایسا کام کرو جتنی تمہیں طاقت ہو۔ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ ثواب دینے سے نہیں تھکے گا۔ بلکہ تم عمل کرتے کرتے تھک جاؤ گے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ کام بہت پسند تھا جو ہمیشہ ہمیشہ کیا جائے۔

نوٹ:۔ یعنی وہ عبادت جو اعتدال سے کی جائے۔ اور ہمیشہ کی جائے۔ یہ نہیں کہ چند روز کی اور پھر چھوڑ دی۔

اَلْفِرَارُ بِالدِّيْنِ مِنَ الْفِتَنِ

دین بچانے کے لیے فتنوں سے بھاگنا

۵۰۴۱ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ وہ زمانہ بہت نزدیک ہے۔ جب کہ انسان کا بہترین مال اس کی بکریاں ہونگی جنہیں وہ بارش کے پانی کے نزدیک پہاڑ کے اوپر لے جائے گا اور اپنے دین کو فتنوں سے بچائے گا۔

نوٹ:۔ یعنی شہروں اور بستیوں میں ایسی گمراہی پھیلے گی کہ حفاظت دین مشکل ہو جائے گی۔ اور آخر کار مسلمان اور دیندار شخص جنگل میں جا کر رہے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَثَلُ الْمُنَافِقِ

منافق کی مثال

۵۰۴۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيْرُ فِيْ هٰذِهٖ مَرَّةً وَّفِيْ هٰذِهٖ مَرَّةً لَا تَدْرِيْ اَيَّهُمَا تَتْبَعُ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا منافق کی مثال اس طرح ہے جیسے ایک بکری دو گلوں کے درمیان میں ہو۔ کبھی اس گلے میں جاتی ہے اور کبھی اس گلے میں اور اسے یہ پتا نہیں کہ وہ کس گلے کے ساتھ رہے۔

نوٹ:۔ منافق کی یہی حالت ہے۔ وہ کبھی تو مسلمانوں میں ملتا ہے۔ کبھی کافروں سے اور ایک طرف قرار نہیں ہوتا۔

مَثَلُ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مِنَ الْمُؤْمِنِ وَالْمُنَافِقِ :۔

قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے مومن اور منافق کی مثال

۵۰۴۳ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّرِيْحُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّلَا رِيْحَ لَهَا وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَّلَا رِيْحَ لَهَا ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ اس مسلمان کی مثال جو قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے۔ ایسی ہے جیسے ؟ ـــــ اس کا ذائقہ اور خوشبو دونوں بہترین ہیں۔ اور اس مومن کی مثال جو قرآن مجید نہیں پڑھتا کھجور کی طرح ہے اس کا مزہ عمدہ ہے لیکن اس میں خوشبو نہیں۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے۔ مردہ ـــــ کی طرح ہے اس کی خوشبو عمدہ ہے۔ لیکن ذائقہ ترش (کڑوا) ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن مجید کبھی تلاوت نہیں کرتا ایسے ہے جیسے اندرائن کا پھل اس کا مزہ بھی کڑوا ہے اور اس میں خوشبو بھی نہیں۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا سے مترشح ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے مومن کی دو صفات ہیں۔ ایک صمیم قلب سے پڑھنے والا اسے میٹھا فرمایا گیا ہے دوسرا اظاہری حسن کا اثر لوگوں پر پڑتا ہے۔ اسے خوشبو سے مثال دی گئی ہے۔ یعنی قرآن خوان مسلمان کا ظاہر اور باطن دونوں بہتر ہیں اور وہ مسلمان جو قرآن خوان نہیں اس کا باطن قرآن مجید کی وجہ سے اچھا مگر ایمان کا ظاہری اثر نہیں اور منافق قرآن خواں میں ظاہری اثر ہے۔ مگر باطنی نہیں۔ کیونکہ اس کا اعتقاد درست نہیں۔ اور وہ منافق جو کہ قرآن خواں نہیں اس کا ظاہر اور باطن دونوں درست نہیں۔

عَلَامَةُ الْمُؤْمِنِ

مومن کی علامت

۵۰۴۴ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کوئی

www.sirat-e-mustaqeem.com

لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔ شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

اٰخِرُ كِتَابِ الْاِيْمَانِ کتاب الایمان ختم شد

كِتَابُ الزِّيْنَةِ

آرائش وزیبائش کے متعلق کتاب

مِنَ السُّنَنِ الْفِطْرَةِ

پیدائشی، دائمی اور فطرتی طریقے

۵۰۴۵ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشْرَةٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دس باتیں فطرت سے ہیں۔ مونچھیں کتروانا۔ ناخن تراشنا، جوڑوں کو دھونا۔ داڑھی بڑھانا۔ مسواک کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ بغل کے بال منڈوانا۔ زیر ناف بالوں کو مونڈنا۔ پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا۔ مصعب بن شیبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ میں دسویں بات بھول گیا ہوں غالباً وہ کلی کرنا ہے۔

۵۰۴۶ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْقًا يَذْكُرُ عَشْرَةً مِنَ الْفِطْرَةِ السِّوَاكُ وَقَصُّ الشَّارِبِ تَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَاَنَا شَكَكْتُ فِي الْمَضْمَضَةِ۔

حضرت سلیمان تیمی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ طلق دس باتوں کو فطری طریقے قرار دیتے تھے۔ مسواک کرنا مونچھیں کتروانا ناخن اتارنا، جوڑوں کو دھونا۔ زیر ناف بالوں کو مونڈنا ناک میں پانی ڈالنا اور مجھے شک ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کرنا بھی ارشاد فرمایا۔

۵۰۴۷ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ قَالَ عَشْرَةٌ مِنَ السُّنَّةِ السِّوَاكُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَالْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَتَوْفِيْرُ اللِّحْيَةِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَالْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَغَسْلُ الدُّبُرِ۔

سیدنا حضرت ابو بشر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ (آپ کا اسم گرامی جعفر بن ایاس ہے) آپ نے حضرت طلق بن حبیب رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ دس باتیں سنت ہیں۔ مسواک کرنا مونچھیں کتروانا، کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا داڑھی بڑھانا۔ ناخن کتروانا۔ بغل کے بال اکھیڑنا۔ ختنہ کرنا زیر ناف بال مونڈنا۔ شرمگاہ کو دھونا۔

امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سلیمان تیمی اور جعفر بن ایاس کی روایت درست ہے۔ مصعب بن شیبہ کی روایت سے وہ منکر الحدیث ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵۰۴۸ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ اَلْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَتَقْلِیْمُ الظُّفُرِ وَالتَّقْصِیْرُ الشَّارِبِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پانچ سنت قدیمی اور فطرتی ہیں ختنہ کرانا، زیر ناف بال مونڈنا، بغل کے بال اکھیڑنا، ناخن کاٹنا، مونچھیں کتروانا، امام مالک نے حدیث ہذا کو موقوف قرار دیا جیسے کہ آگے آتی ہے۔

۵۰۴۹ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ تَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَالْخِتَانُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ پانچ باتیں پرانی اور فطرتی ہیں، ناخن کاٹنا، مونچھیں کتروانا، بغل کے بال اکھیڑنا، زیر ناف بالوں کو مونڈنا اور ختنہ کرانا۔

اِحْفَاءُ الشَّارِبِ

مونچھیں کتروانا

۵۰۵۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰی

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مونچھوں کو کتراؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

۵۰۵۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْفُوا اللِّحٰی وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مونچھوں کو کتراؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

۵۰۵۲ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ لَمْ یَاْخُذْ شَارِبَهٗ فَلَیْسَ مِنَّا۔

سیدنا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ جو شخص مونچھیں نہ کتروائے بلکہ ہونٹوں سے بڑھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

نوٹ:۔ یعنی مسلمانوں کی وضع پر نہیں۔

اَلرُّخْصَةُ فِیْ حَلْقِ الرَّاْسِ

سر منڈوانے کی اجازت

۵۰۵۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی صَبِیًّا حُلِقَ بَعْضُ رَاْسِهٖ وَتُرِكَ بَعْضٌ فَنَهٰی عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ اِحْلِقُوْهُ كُلَّهٗ اَوِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو دیکھا جس کے سر کا بعض حصہ منڈا ہوا تھا اور بعض نہیں منڈا ہوا تھا۔ حضور انور

www.sirat-e-mustaqeem.com

اُتْرُكُوهُ كُلَّهُ۔
سارا سر مونڈو یا سارے سر پر بال رکھو۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا۔ کہ یا تو تم

اَلنَّهْيُ عَنْ حَلْقِ الْمَرْأَةِ رَأْسَهَا

عورت کو سر منڈوانے کی ممانعت

۵۰۵۴ عَنْ عَلِيٍّ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو سر منڈوانے سے منع فرمایا۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْقَزَعِ

سر کے بعض بال منڈوانے اور بعض بال چھوڑنے کی ممانعت

۵۰۵۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْقَزَعِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سر کے بعض بال منڈوانے اور بعض بال رکھنے سے منع فرمایا۔

۵۰۵۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قزع سے منع فرمایا۔

نوٹ: قزع کا مطلب ہے وہ بادل جو پھٹا ہوا ہو۔ جب سر کے کچھ بال منڈے ہوئے ہوں اور بعض دوسرے منڈے ہوئے نہ ہوں تو وہ درمیان سے پھٹے ہوئے بادل کی طرح ہوتا ہے۔

اَلْاَخْذُ مِنَ الشَّعْرِ

بالوں کو کاٹنا

۵۰۵۷ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَتْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِي شَعْرٌ فَقَالَ ذُبَابٌ فَظَنَنْتُ اَنَّهُ يَعْنِينِي فَاَخَذْتُ مِنْ شَعْرِي ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقَالَ لِي لَوْ اَعْنَاكَ وَهٰذَا اَحْسَنُ۔

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور میرے سر کے بال بڑھے ہوئے تھے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ تو نحوست ہے۔ میں نے خیال کیا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ارشاد فرما رہے ہیں۔ میں نے بال کتروا ڈالے۔ اور آپ کی خدمتِ اقدس میں دوبارہ حاضر ہوا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے تمہیں نہیں کہا تھا اور بالوں کی حجامت کرانا اچھا ہے۔

۵۰۵۸ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرًا رَجِلًا لَيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَيْنَ اُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال درمیانی تھے نہ بہت گھونگریالے اور نہ ہی زیادہ سیدھے) اور آپ کے یہ بال کانوں اور کاندھوں کے درمیان تھے۔

۵۰۵۹ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ

سیدنا حضرت حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَرْبَعَ سِنِينَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ۔

کہ میری ملاقات ایک شخص سے ہوئی۔ جو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں چار سال تک رہا تھا۔ جیسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رہے تھے۔ اس شخص نے کہا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہر روز کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔

نوٹ: یہ ممانعت تنزیہی ہے۔ اور اس سے مقصود یہ ہے کہ مسلمان کا یہ کام ہرگز نہیں کہ وہ ہمیشہ عورتوں کی طرح بناؤ سنگھار میں مشغول رہے۔ بلکہ اس کے لیے جو ضروری کام ہیں انہیں سرانجام دے۔

اَلتَّرَجُّلُ غِبًّا

ایک دن چھوڑ کر کنگھی کرنا

۵۰۶۰ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔ ہاں مگر ایک دن کے بعد۔

۵۰۶۱ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا۔

جناب حضرت حسن رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا مگر ایک دن کے وقفہ کے بعد جائز ہے۔

۵۰۶۲ اَلْحَسَنُ وَمُحَمَّدٌ قَالَا التَّرَجُّلُ غِبٌّ۔

حسن اور محمد فرماتے ہیں کہ کنگھی ایک دن کے وقفے کے بعد کرنی چاہیے۔

۵۰۶۳ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِلًا بِمِصْرَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَإِذَا هُوَ شَعِثُ الرَّأْسِ مُشْعَانٌّ قَالَ مَالِي أَرَاكَ مُشْعَانًّا رَأَيْتُ رَمِيرًا قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا عَنِ الْإِرْفَاهِ قُلْنَا وَمَا الْإِرْفَاهُ قَالَ التَّرَجُّلُ كُلَّ يَوْمٍ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ حاکم مصر تھے ارمان کا ایک دوست ان کے پاس آیا دیکھا کہ آپ کے سر کے بال پریشان اور بکھرے ہوئے ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا کیا وجہ ہے کہ آپ کے بال پریشان ہیں۔ حالانکہ آپ حاکم ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ارفاہ سے منع فرمایا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا ارفاہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہر روز کنگھی کرنا۔

نوٹ: کنگھی یا اس قسم کی دوسری آرائش و زیبائش کی باتیں جن کی وجہ سے انسان عیش و عشرت کا عادی ہو جائے۔ جو شخص رات دن عیش و عشرت میں پڑ جاتا ہے۔ وہ سُست اور کاہل ہو جاتا ہے اس سے دین اور دنیا دونوں کے کام نہیں ہوتے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو محنت، جہد مسلسل اور جفاکشی کی عادت ڈالنی چاہیئے زمانہ یکساں نہیں رہتا۔ جو قوم زیادہ عیش میں پڑ جاتی ہے۔ وہ آہستہ آہستہ خراب و برباد ہو جاتی ہے۔ اور محنتی و جفاکش قوم اسے مغلوب کر لیتی ہے۔ اسی لیے محنت میں عظمت ہے اور محنتی قوم کے افراد ہاتھ، پاؤں، جسمانی محنت اور کام سے عقلی کاموں میں بے پناہ ترقی کرتے ہیں۔ اور عیش و عشرت کے دلدادہ ہاتھ پاؤں سے کام نہ کرنے والے۔ ناکام اور برباد ہوتے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلتَّيَامُنُ فِي التَّرَجُّلِ

کنگھی پہلے دائیں طرف سے کرنا

۵۰۶۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ يَأْخُذُ بِيَمِيْنِهٖ وَيُعْطِيْ بِيَمِيْنِهٖ وَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ جَمِيْعِ أُمُوْرِهٖ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ آپ دائیں ہاتھ سے لیتے اور دائیں ہاتھ سے ہی عنایت فرماتے اور آپ ہر حال میں دائیں طرف کو پسند فرماتے۔

اِتِّخَاذُ الشَّعْرِ

سر کے بال بڑھانا

۵۰۶۵ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَآءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُمَّتُهٗ تَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ۔

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی شخص کو حسین و جمیل نہیں دیکھا۔ خصوصاً جب آپ سرخ لباس زیب تن فرماتے۔ اور آپ کے بال مبارک کندھوں تک ہوتے۔

۵۰۶۶ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بال کانوں کے نصف تک تھے۔

۵۰۶۷ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَآءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَأَيْتُ لَهٗ لِمَّةً تَضْرِبُ قَرِيْبًا مِنْ مَنْكِبَيْهِ۔

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے کسی شخص کو اتنا حسین جمیل نہیں دیکھا جس قدر میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے بال مبارک کندھوں کے نزدیک تھے۔

۵۰۶۸ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَلٰى قِرَاءَةِ مَنْ تَأْمُرُوْنِيْ أَقْرَأُ لَقَدْ قَرَأْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَسَبْعِيْنَ سُوْرَةً وَإِنَّ زَيْدًا لَصَاحِبُ ذُؤَابَتَيْنِ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ۔

سیدنا حضرت ہبیرہ بن یریم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تم کس شخص کی قرأت کے مطابق کہتے ہو کہ میں قرآن مجید تلاوت کروں؟ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے ستر سے زائد سورتیں پڑھی تھیں۔ جب کہ حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ کے سر پر دو چوٹیاں تھیں اور آپ بچوں کے ساتھ کھیلتے تھے۔

نوٹ: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بچے تھے۔ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ ہے کہ میں بلحاظ صحبت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہوں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵۰۶۹ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ كَيْفَ تَامُرُوْنِیْ اَقْرَاءُ عَلٰی قِرَاءَةِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بَعْدَمَا قَرَاْتُ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَّسَبْعِيْنَ سُوْرَةً وَاِنَّ زَيْدًا مَعَ الْغِلْمَانِ لَهٗ ذَوَابَتَانِ۔

سیدنا حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ سنایا۔ اور فرمایا کہ کیا تم مجھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی قرأت پر قرآن مجید پڑھنے کا حکم دیتے ہو حالانکہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ستر سے زائد سورتیں سن چکا ہوں۔ اس وقت حضرت زید رضی اللہ عنہ لڑکوں کے ہمراہ پھرتے تھے اور آپ کے سر پر دو چوٹیاں تھیں۔

۵۰۷۰ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلِیٌّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ نَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْنُ مِنِّیْ فَدَنَا مِنْهُ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰی ذَوَابَتِهٖ ثُمَّ اَجْرٰی يَدَهٗ وَسَمَّتَ عَلَيْهِ وَدَعَا لَهٗ۔

سیدنا حضرت زیاد رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ آپ نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ اے علی میرے نزدیک آیئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے گیسوؤں کی ایک لٹ پر دست مبارک رکھا۔ پھر ہاتھ پھیر کر اللہ کا نام لیا۔ اور حضرت علی کیلئے دعا فرمائی۔

تَطْوِيْلُ الْجُمَّةِ

بالوں کو لمبا کرنا

۵۰۷۱ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِیْ جُمَّةٌ قَالَ ذُبَابٌ وَظَنَنْتُ اَنَّهٗ يَعِيْبُنِیْ فَانْطَلَقْتُ فَاَخَذْتُ مِنْ شَعْرِیْ فَقَالَ اِنِّیْ لَمْ اَعْنِكَ وَهٰذَا اَحْسَنُ۔

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور میرے سر پر لمبے بال تھے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نحوست ہے۔ میں نے خیال کیا کہ آپ مجھے ارشاد فرما رہے ہیں۔ میں نے جا کر بال چھوٹے کرائے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ میں نے تمہیں نہیں کہا تھا۔ لیکن تم نے یہ بہت اچھا کیا۔

عَقْدُ اللِّحْيَةِ

داڑھی چھوٹی کرنا

۵۰۷۲ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رُوَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيٰوةَ سَتَطُوْلُ بِكَ بَعْدِیْ فَاَخْبِرِ النَّاسَ اَنَّهٗ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهٗ اَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا اَوِ اسْتَنْجٰی بِرَجِيْعِ دَابَّةٍ اَوْ عَظْمٍ فَاِنَّ مُحَمَّدًا بَرِیْءٌ مِنْهُ۔

جناب حضرت رویفع رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اے رویفع شاید تمہاری زندگی بہت لمبی ہو۔ تم میرے بعد لوگوں سے کہہ دینا جس شخص نے ڈاڑھی کو (موڑ کر اور گرہ دے کر یا کسی اوزار سے) چھوٹا کیا یا گھوڑے کے گلے میں (نظر لگنے سے بچنے کے لیے) قلادہ ڈالا اور جانور کی لید یا ہڈی سے استنجا کیا تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.sirat-e-mustaqeem.com

اس سے بری الذمہ ہیں۔

اَلنَّهْيُ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ !

سفید بال اکھیڑنے کی ممانعت

۵۰۷۳ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید بال اکھیڑنے سے منع فرمایا۔

اَلْاِذْنُ بِالْخِضَابِ

خضاب کرنے کی اجازت

۵۰۷۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوْهُمْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہود و نصاریٰ خضاب نہیں لگاتے تو تم ان کے خلاف کرو۔

نوٹ: اس لیے کہ اچھی بات پر عمل کرنے کے لیے کفار کی مخالفت کرنا افضل اور بہتر ہے۔ مسلمان کو ہمیشہ اس اصول کے مطابق عمل پیرا ہونا چاہیئے! کہ جو بات بہتر اور حکمت کے مطابق ہو اسے اختیار کرلے۔ اور اگر وہ بات کافروں کے خلاف ہو تو زیادہ بہتر ہے۔

۵۰۷۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهٗ۔

ترجمہ حسب سابق۔

۵۰۷۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوْا عَلَيْهِمْ فَاصْبُغُوْا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہود و نصاریٰ خضاب نہیں لگاتے تو تم ان کے خلاف کرو۔

۵۰۷۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوْهُمْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہود و نصاریٰ خضاب نہیں لگاتے تو تم ان کے خلاف کرو۔

۵۰۷۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی عنہما راوی ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ خضاب سے بڑھاپے کا رنگ بدلو اور یہود کی مشابہت نہ کرو۔ (وہ خضاب نہیں لگاتے)۔

۵۰۷۹ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ۔

سیدنا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے (امام نسائی رح نے فرمایا۔ کہ دونوں روایات محفوظ نہیں ہیں)۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلنَّهْيُ عَنِ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ

سیاہ خضاب لگانا ممنوع ہے

۵۰۸۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ اَنَّهُ قَالَ قَوْمٌ يَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا السَّوَادِ اٰخِرَ الزَّمَانِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيْحُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آخری دور میں ایک قوم ہوگی جو سیاہ خضاب لگائیں گے۔ کبوتروں کے پوٹوں کی طرح اور وہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھیں گے۔

۵۰۸۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِيَ بِاَبِيْ قُحَافَةَ يَوْمَ فُتِحَ مَكَّةَ وَرَاْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ فتح مکہ کے دن لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد (حضرت ابوقحافہ) کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لائے اور آپ کے سر کے بال اور داڑھی مبارک کے بال ثغامہ ایک سفید گھاس کے پھلوں اور پھولوں کی طرح دکھائی دیتے تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس رنگ کو کسی دوسرے رنگ سے تبدیل کرو تاہم سیاہی سے پرہیز کرو۔

اَلْخِضَابُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ

مہندی اور وسمے کا خضاب

۵۰۸۲ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّمَطَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام اشیاء سے بہترین چیز جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے۔

نوٹ: اگر ان دونوں کو ملا کر رنگ سیاہ ہو جائے تو وہ ممنوع ہے۔ لہٰذا انہیں الگ الگ استعمال کرنا چاہیئے۔

۵۰۸۳ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام اشیاء سے بہترین چیز جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے۔

۵۰۸۴ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام اشیاء سے بہترین چیز جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے۔

۵۰۸۵ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام اشیاء سے بہترین چیز جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے۔

۵۰۸۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام اشیاء سے بہترین چیز جن سے تم

www.sirat-e-mustaqeem.com

الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

..... بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے۔

۵۰۸۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْسَنُ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام اشیاء سے بہترین چیز جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے۔

۵۰۸۸ عَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ قَالَ اَتَيْتُ اَنَا وَاَبِیْ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَطَخَ لِحْيَتَهٗ بِالْحِنَّاءِ۔

سیدنا حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں اور میرے والد (ہم دونوں) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داڑھی میں مہندی لگائی ہوئی تھی۔

۵۰۸۹ عَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَيْتُهٗ قَدْ لَطَخَ لِحْيَتَهٗ بِالصُّفْرَةِ۔

سیدنا حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ اور میں نے آپ کی داڑھی مبارک کو زرد دیکھا۔

اَلْخِضَابُ بِالصُّفْرَةِ!

زردی سے خضاب لگانے کا بیان

۵۰۹۰ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ بِالْخَلُوْقِ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّكَ تُصَفِّرُ لِحْيَتَكَ بِالْخَلُوْقِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفِّرُ بِهَا لِحْيَتَهٗ وَلَمْ يَكُنْ شَیْءٌ مِّنَ الصَّبْغِ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْهَا وَلَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ بِهَا ثِيَابَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى عِمَامَتَهٗ۔

سیدنا حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ آپ اپنی داڑھی خوشبو سے رنگتے تھے۔ میں نے پوچھا۔ اے ابوعبدالرحمان آپ اپنی داڑھی مبارک خوشبو سے زرد کرتے ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اس سے بڑھ کر کوئی رنگ آپکو پسند نہ تھا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے حتیٰ کہ اپنی پگڑی بھی اس خوشبو سے رنگتے۔ امام نسائی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ یہ روایت پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

نوٹ:۔ خلوق میں زعفران اور کئی دوسری چیزیں ملی ہوتی ہیں۔ لہٰذا یہ کئی مرکبات کا ایک بہترین مرکب اور خوشبو کا نام ہے۔

۵۰۹۱ عَنْ اَنَسٍ سَاَلَهٗ قَتَادَةُ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ شَیْءٌ فِیْ صُدْغَيْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے دریافت کیا کیا حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب لگایا تھا۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ آپ کو خضاب کی ضرورت ہی نہ تھی (روایت ہذا سے معلوم ہوا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کبھی خضاب استعمال نہیں فرمایا بلکہ کبھی کبھی لگایا)۔

۵۰۹۲ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَخْضِبُ اِنَّمَا كَانَ الشَّمْطُ عِنْدَ الْعَنْفَقَةِ يَسِيْرًا وَفِی الصُّدْغَيْنِ يَسِيْرًا وَفِی

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خضاب نہیں لگاتے تھے۔ آپ کے بالوں کی سفیدی تھوڑی سی ہونٹ کے نچلے بالوں

www.sirat-e-mustaqeem.com

التَّايِسِ يَسِيْرًا۔

* * *

۵۰۹۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِصَالٍ الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخُلُوْقَ وَتَغْيِيْرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْاِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا وَالرُّقٰى اِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ وَتَعْلِيْقَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ بِغَيْرِ مَحَلِّهٖ وَاِفْسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهٖ۔

یں تھی تھوڑی سی کنپٹیوں میں تھی۔ اور تھوڑی سی سر میں تھی۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم دس باتوں کو بُرا جانتے تھے۔ ایک تو زردی لگانا، یعنی خلوق دوسرے بڑھاپے کا رنگ بدلنا۔ تیسرا ٹخنوں کے نیچے ازار لٹکانا۔ چوتھے سونے کی انگوٹھی پہننا۔ پانچویں شطرنج کھیلنا، چھٹا عورتوں کو غیر محرم مردوں کے سامنے بے پردہ کرنا۔ معوذات کے بغیر تعویذ گنڈا کرنا۔ تعویذوں کا لٹکانا۔ نطفے کو بے موقع بہانا۔ لڑکے کو بگاڑنا اور آپ انہیں حرام نہیں فرماتے تھے۔

* * *

اَلْخِضَابُ لِلنِّسَاءِ

عورتوں کا رنگ لگانا

۵۰۹۴ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مَدَّتْ يَدَهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ فَقَبَضَ يَدَهٗ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَدَدْتُ يَدَيَّ اِلَيْكَ بِكِتَابٍ فَلَمْ تَاْخُذْهُ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اَدْرِ اَيَدُ امْرَاَةٍ هِيَ اَوْ رَجُلٍ قَالَتْ بَلْ يَدُ امْرَاَةٍ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَاَةً لَغَيَّرْتِ اَظْفَارَكِ بِالْحِنَّاءِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہاتھ بڑھایا تاکہ وہ آپ کو کتاب پیش کرے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا دستِ مبارک کھینچ لیا۔ اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ کو کتاب پیش کی اور آپ نے اپنا دستِ مبارک کھینچ لیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کیا یہ مرد کا ہاتھ تھا یا عورت کا؟ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ اس نے عرض کیا یہ عورت کا ہاتھ تھا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ہاتھوں کو مہندی سے رنگتی۔

* * *

كَرَاهِيَةُ رِيْحِ الْحِنَّاءِ!

مہندی کی بُو کا ناپسند ہونا

۵۰۹۵ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا سَاَلَتْهَا امْرَاَةٌ عَنِ الْخِضَابِ بِالْحِنَّاءِ قَالَتْ لَا بَاْسَ بِهٖ وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُ هٰذَا لِاَنَّ حَبِيْبِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ رِيْحَهٗ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک عورت نے عرض کیا مہندی کا رنگ کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں مگر میں اسے ناپسند کرتی ہوں کیونکہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نفرت کیا کرتے تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلنَّتْفُ

سفید بال اکھیڑنا

۵۰۹۶ عَنْ اَبِی الْحُصَیْنِ الْهَیْثَمِ بْنِ شَفِیٍّ وَّقَالَ اَبُوالْاَسْوَدِ شَفِیٌّ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ یَقُوْلُ خَرَجْتُ اَنَا وَصَاحِبٌ لِّیْ یُکْنٰی اَبَا عَامِرٍ رَجُلٍ مِّنَ الْمَعَافِرِ لِنُصَلِّیَ بِاِیْلِیَاءَ وَکَانَ قَاصُّهُمْ رَجُلٌ مِّنَ الْاَزْدِ یُقَالُ لَهٗ اَبُوْرَیْحَانَةَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ اَبُوالْحُصَیْنِ فَسَبَقَنِیْ صَاحِبِیْ اِلَی الْمَسْجِدِ ثُمَّ اَدْرَکْتُهٗ فَجَلَسْتُ اِلٰی جَنْبِهٖ فَقَالَ هَلْ اَدْرَکْتَ قَصَصَ اَبِیْ رَیْحَانَةَ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَشْرٍ عَنِ الْوَشْرِ وَالرَّشْوِ وَالنَّتْفِ وَعَنْ مُکَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَیْرِ شِعَارٍ وَعَنْ مُکَامَعَةِ الْمَرْاَةِ الْمَرْاَةَ بِغَیْرِ شِعَارٍ وَّاَنْ یَّجْعَلَ الرَّجُلُ اَسْفَلَ ثِیَابِهٖ حَرِیْرًا مِثْلَ الْاَعَاجِمِ اَوْ یَجْعَلَ عَلٰی مَنْکِبَیْهِ حَرِیْرًا مِثْلَ الْاَعَاجِمِ عَنِ النُّهْبٰی وَعَنْ رُکُوْبِ النُّمُوْرِ وَلُبُوْسِ الْخَوَاتِیْمِ اِلَّا لِذِیْ سُلْطَانٍ۔

جناب حضرت ابوالحصین ہیثم بن شفی سے روایت ہے کہ میں اور میرے ایک دوست جن کا اسم گرامی ابوعامر تھا۔ قبیلہ معافر سے نکلے تاکہ بیت المقدس میں نماز پڑھیں۔ اور ہمارے واعظ ازد قبیلہ کے ایک شخص تھے۔ ان کا نام ابوریحانہ تھا۔ وہ صحابی تھے۔ ابوالحصین نے کہا مجھ سے پہلے میرا ساتھی مسجد میں گیا پھر میں گیا اور اس کے نزدیک جا کر بیٹھا اس نے کہا کیا تم نے ابوریحانہ کا وعظ نہیں سنا؟ میں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا میں نے ابوریحانہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتوں سے منع فرمایا (۱) دانت کا رگڑ کر برابر کرنا (۲) بال گوندنا (۳) سفید بال اکھیڑنا (۴) ایک مرد کا دوسرے مرد کے ساتھ ننگے ہو کر (یا ایک کپڑے میں) سونا (۵) عورت کا عورت کے ساتھ اسی طرح سونا۔ (۶) عجمیوں کی طرح کپڑے کے نیچے ریشم لگانا (۷) عجمیوں کی طرح کندھوں پر ریشم لگانا (۸) لوٹنا۔ (۹) چیتوں کی کھال پر سواری کرنا (۱۰) انگوٹھی پہننا ہاں مگر حکومت رکھتا ہو۔

نوٹ: دانتوں کا رگڑ کر برابر کرنا یہ بڑھیا عورتیں کیا کرتی تھیں، تاکہ نوجوان معلوم ہوں (زہر الربی)

چیتوں کی کھال پر سواری کرنا۔ یعنی اس کی زین بنا کر۔

انگوٹھی پہننا مگر حکومت رکھتا ہو۔ اس کو ضرورت کے لیے درست اور جائز قرار دیا ہے۔ حلیمی نے کہا کہ انگوٹھی صرف آرائش و زیبائش کے لیے پہننی ممنوع ہے۔ بیہقی نے کہا کہ نہی تنزیہی ہے۔ ابن القطان نے کہا کہ حدیث ہذا ضعیف ہے۔ اور یہ کہ ہیثم بن شفی کا حال معلوم نہیں۔ ابن الموفق کے بقول وہ مشہور ہے۔ ابن حبان نے اس کو ثقات میں لکھا ہے اور ابن حجر نے کہا اس کی اسناد میں جس ایک شخص سے ہیثم نے سنا وہ متہم ہے لہٰذا حدیث صحیح نہ ہوئی۔ (زہر الربی)

وَصْلُ الشَّعْرِ بِالْخِرَقِ

بالوں کو جوڑنا

۵۰۹۷ عَنْ مُعَاوِیَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الزُّوْرِ۔

سیدنا نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کو جوڑنے سے منع فرمایا۔

نوٹ: بازار سے بالوں کا گچھا لے کر سر میں لگانا اور چوٹی نکالنا اپنے سر میں مصنوعی بال یا اپنے بالوں میں دوسرے کوئی بال شامل کرنا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵۰۹۸ عَنْ سَعِيْدِنِ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ ابْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَمَعَهُ فِي يَدِهِ كُبَّةٌ مِنْ كُبَبِ النِّسَاءِ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ مَا بَالُ النِّسَاءِ يَصْنَعْنَ مِثْلَ هٰذَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَادَتْ فِي رَأْسِهَا شَعْرًا لَيْسَ مِنْهُ فَإِنَّهُ زُوْرٌ تَزِيْدُ فِيْهِ۔

سیدنا حضرت سعید المقبری رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو منبر پر دیکھا اور آپ کے ہاتھوں میں عورتوں کے بالوں کا ایک گچھا تھا۔ انہوں نے فرمایا مسلمان عورتوں کی حالت پر افسوس ایسا کام کرتی ہیں میں نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو عورت اپنے سر میں بال زیادہ کرے۔ اس نے بناوٹی رنگ اختیار کیا۔

اَلْوَاصِلَةُ

بالوں کو جوڑنے والی عورت

۵۰۹۹ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے اور جڑوانے والی عورت پر لعنت فرمائی۔

اَلْمُسْتَوْصِلَةُ

بال جڑوانے والی عورت

۵۱۰۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بال جوڑنے والی عورت اور جس کے بال جوڑے جائیں، بالوں کو گودنے والی عورت پر اور جس کا گودا جائے پر لعنت فرمائی۔

۵۱۰۱ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بال جوڑنے والی عورت اور جس کے بال جوڑے جائیں، بالوں کو گودنے والی عورت اور جس کے بال گودے جائیں پر لعنت فرمائی۔

۵۱۰۲ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی یوں ہی روایت ہے۔

۵۱۰۳ عَنْ مَسْرُوْقٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً زَعْرَاءَ أَيَصْلُحُ أَنْ أَصِلَ فِي شَعْرِي فَقَالَ لَا فَقَالَتْ أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ تَجِدُهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ

سیدنا حضرت مسروق رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک خاتون حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میرے سر پر بال بہت تھوڑے ہیں۔ کیا میں اپنے بال جوڑوں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں۔ خاتون نے عرض کیا کیا۔ آپ نے حضور انور

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَجِدَهٗ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ یا اللہ کی کتاب میں ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور اللہ کی کتاب میں بھی ہے۔ پھر حدیث مبارکہ کو آخر تک بیان فرمایا۔

اَلْمُتَنَمِّصَاتُ

خوبصورتی کے لیے منہ کے روئیں اکھڑنے والی عورتیں

۵۱۰۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بال گودنے والی عورت جس کا سر گودا جائے پیشانی یا منہ کے بال اکھیڑنے والی عورت، دانتوں کے درمیان سے خوبصورتی کے لیے کھولنے والی اور اللہ کی پیدا کردہ صورت بدلنے والی عورت پر لعنت فرمائی۔

۵۱۰۵ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ سَبُّ اللّٰهِ الْمُتَفَلِّجَاتِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

۵۱۰۶ عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَالْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُتَنَمِّصَةِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے بال گودنے اور گودوانے، جوڑنے اور جڑوانے اور اکھیڑنے اکھڑوانے سے منع فرمایا۔

اَلْمُوْتَشِمَاتُ

بال گودانے والیوں کا ذکر

اور اس میں راویوں کا اختلاف

وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ وَالشَّعْبِيِّ فِيْ هٰذَا

۵۱۰۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اٰكِلُ الرِّبٰوا وَمُوْكِلُهٗ وَكَاتِبُهٗ اِذَا عَمِلُوْا ذٰلِكَ وَالْوَاشِمَةُ الْمُوْتَشِمَةُ لِلْحُسْنِ وَلَاوِي الصَّدَقَةِ وَالْمُرْتَدُّ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْهِجْرَةِ مَلْعُوْنُوْنَ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا سود کھانے والا، سود کھلانے والا، سود کا حساب لکھنے والا جب انہیں معلوم ہو کہ سود حرام ہے۔ خوبصورتی کے لیے بال گودنے والی اور گودوانے والی عورتیں، صدقہ کو روکنے والا ہجرت کے بعد اسلام سے پھرنے والا ان سب پر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے قیامت تک لعنت ہے۔

۵۱۰۸ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ النَّوْحِ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، سود لکھنے والے، صدقے کو روکنے والے پر لعنت فرمائی اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مُردے پر چلا کر رونے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

۵۱۰۹ عَنِ الْحَارِثِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَشَاهِدَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوْتَشِمَةَ قَالَ اِلَّا مِنْ دَاءٍ فَقَالَ نَعَمْ وَالْحَالَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ

جناب حضرت حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے سود کے گواہ اور اس کے لکھنے والے پر لعنت فرمائی بالوں کو گودنے والی اور گودوانے والی عورت پر ایک

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ النَّوْحِ وَلَمْ يَقُلْ لَعَنَ۔

شخص نے عرض کیا اگر بیمار کے لیے ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو خیر نیز حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے اس پر اور صدقہ روکنے والے پر اور آپ نوحہ سے منع فرمایا کرتے تھے لیکن آپ نے لعنت نہیں فرمائی۔

۵۱۱۰ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَشَاهِدَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوْتَشِمَةَ وَنَهٰى عَنِ النَّوْحِ وَلَمْ يَقُلْ لَعَنَ۔

ترجمہ اوپر گذرا لیکن اس میں حلالے اور صدقے کا ذکر نہیں۔

۵۱۱۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ عُمَرُ بِامْرَاَةٍ تَشِمُ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ سَمِعَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَا سَمِعْتُهٗ قَالَ فَمَا سَمِعْتَهٗ قُلْتُ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ لَا يَشِمْنَ وَلَا تَسْتَوْشِمْنَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں ایک عورت لائی گئی جو باتوں کو گودا کرتی تھی، آپ نے فرمایا، میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم نے اس کے متعلق حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ میں نے اٹھ کر عرض کیا اے امیر المومنین میں نے سنا ہے، آپ نے دریافت فرمایا کیا سنا ہے؟ میں نے کہا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ گودو نہ گودواؤ۔

اَلْمُتَفَلِّجَاتُ

دانتوں کو رگڑنے اور کشادہ کرنے والی عورتیں!

۵۱۱۲ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ اللَّاتِيْ يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ بال اکھیڑنے والی عورتوں، دانتوں کو کشادہ کرانے والی عورتوں، گودنے گودانے والی عورتوں اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنے والی عورتوں پر لعنت فرمایا کرتے تھے۔

۵۱۱۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ اللَّاتِيْ يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ بال اکھیڑنے والی عورتوں، دانتوں کو کشادہ کرانے والی عورتوں، گودنے گودانے والی عورتوں اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنے والی عورتوں پر لعنت فرمایا کرتے تھے۔

۵۱۱۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ اللَّاتِيْ يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ بال اکھیڑنے والی عورتوں، دانتوں کو کشادہ کرانے والی عورتوں، گودنے گودانے والی عورتوں اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنے والی عورتوں پر

www.sirat-e-mustaqeem.com

پر لعنت فرمایا کرتے تھے۔

تَحْرِيْمُ الْوَشْرِ

دانتوں کو رگڑ کر باریک کرنا حرام ہے

۵۱۱۵ عَنْ اَبِي الْحُصَيْنِ الْحُمَيْرِيِّ اَنَّهٗ كَانَ هُوَ وَصَاحِبٌ لَهٗ يَلْزَمَانِ اَبَا رَيْحَانَةَ يَتَعَلَّمَانِ مِنْهُ خَيْرًا قَالَ فَحَضَرَ صَاحِبِيْ يَوْمًا فَاَخْبَرَنِيْ صَاحِبِيْ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا رَيْحَانَةَ يَقُوْلُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الْوَشْرَ وَالْوَشْوَ وَالنَّتْفَ۔

جناب حضرت ابوالحصین حمیری اور آپ کے ایک ساتھی حضرت ابوریحانہ کے ساتھ رہتے تاکہ آپ سے نیک باتیں سیکھیں ایک دن ابوالحصین نے فرمایا کہ میرا ایک دوست ابوریحانہ کے پاس تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوریحانہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں کو رگڑ کر باریک کرتے بال گودنے اور بال اکھیڑنے کو حرام قرار دیا۔

۵۱۱۶ عَنْ اَبِيْ رَيْحَانَةَ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ

۵۱۱۷ عَنْ اَبِيْ رَيْحَانَةَ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ۔

دونوں احادیث مبارکہ کا ترجمہ یہ ہے کہ ابوریحانہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہمیں اطلاع ملی کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں کو رگڑ کر برابر کرنے اور بال گودنے سے منع فرمایا۔

اَلْكُحْلُ

سُرمہ لگانا

۵۱۱۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ خَيْرِ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ اَنَّهٗ يَجْلُوا الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تمہارا بہترین سُرمہ پتھر کا بنا ہوا (اثمد) ہے وہ نگاہ کو روشن کرتا ہے۔ اور بالوں کو اگاتا ہے (امام نسائی نے فرمایا کہ حدیث ہذا کی اسناد میں ابوعبدالرحمان عبداللہ بن عثمان بن خثیم کی حدیث ضعیف ہے)۔

اَلدُّهْنُ

تیل لگانا

۵۱۱۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ اِذَا ادَّهَنَ رَاْسَهٗ لَمْ يَرَ مِنْهُ وَاِذَا لَمْ يَدَّهِنْ رُئِيَ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کی سفیدی کے متعلق دریافت کیا گیا۔ تو آپ نے بتایا کہ جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سر پر تیل لگاتے تو سفیدی معلوم نہ ہوتی۔ اور جب تیل نہ لگاتے تو سفیدی معلوم ہوتی۔

اَلزَّعْفَرَانُ

زعفران کا رنگ

۵۱۲۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ

عبداللہ بن زید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ اپنے کپڑوں

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَصْبَغُ ثِيَابَهُ بِالزَّعْفَرَانِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبَغُ۔

کو زعفران میں رنگا کرتے لوگوں نے پوچھا یہ کیا؟ انہوں نے فرمایا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح رنگتے تھے۔

اَلْعَنْبَرُ

عنبر لگانا

۵۱۲۱ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَيَّبُ قَالَتْ نَعَمْ بِأَرْكَادَةِ الطِّيبِ الْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ۔

جناب حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کیا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو لگاتے تھے؟ آپ نے بتایا ہاں۔ آپ مردانہ مشک اور عنبر وغیرہ لگاتے تھے۔

اَلْفَصْلُ بَيْنَ طِيبِ الرِّجَالِ وَطِيبِ النِّسَاءِ

مردوں اور عورتوں کی خوشبو میں فرق

۵۱۲۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مردوں کی وہ خوشبو ہے۔ جس کی خوشبو معلوم ہو لیکن رنگ دار نہ ہو۔ اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے۔ جس کا رنگ معلوم ہو لیکن خوشبو نہ پھیلے۔

۵۱۲۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو معلوم ہو لیکن رنگ دار نہ ہو۔ اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے۔ جس کا رنگ معلوم ہو لیکن خوشبو نہ پھیلے۔

* * *

اَطْيَبُ الطِّيبِ

بہترین خوشبو

۵۱۲۴ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ اتَّخَذَتْ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ حَشَتْهُ مِسْكًا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَطْيَبُ الطِّيبِ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کی ایک خاتون نے انگوٹھی بنائی اور اس میں کستوری بھری حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ عمدہ ترین خوشبو ہے۔

اَلتَّزَعْفُرُ وَالْخُلُوقُ!

زعفران اور خلوق لگانا

۵۱۲۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ رَدْعٌ مِنْ خُلُوقٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک شخص سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا وہ اپنے کپڑے خلوق سے لتھیڑے ہوئے تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اذْهَبْ فَانْهَكْهُ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْهَكْهُ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْهَكْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جاؤ اور دھو ڈالو۔ وہ دوبارہ حاضر خدمت ہوا آپ نے فرمایا جا اور دھو ڈال! وہ تیسری مرتبہ حاضر ہوا آپ نے فرمایا۔ جا اور دھو ڈال اور پھر نہ لگاؤ۔

۵۱۲۶ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ اَنَّهُ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَخَلِّقٌ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ امْرَاَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ۔

سیدنا حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نکلے اور خلوق لگائے تھے۔ آپ نے پوچھا تمہاری بیوی ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا نہیں حضور نے فرمایا۔ اسے دھو دھو اور پھر نہ لگاؤ۔

۵۱۲۷ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا قَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ وَلَا تَعُدْ۔

سیدنا حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خلوق لگائے ہوئے دیکھا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ دھو ڈالو دھو ڈالو اور دوبارہ نہ لگاؤ

۵۱۲۸ عَنْ يَحْيٰى نَحْوَهُ خَالَفَهُ سُفْيَانُ رَوَاهُ عَنْ عَطَّارِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ يَعْلَى۔ (ترجمہ اوپر گزرا)

۵۱۲۹ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ اَبْصَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيْ رَدْعٌ مِّنْ خَلُوْقٍ قَالَ يَا يَعْلَى لَكَ امْرَاَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ قَالَ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ اَعُدْ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ اَعُدْ۔

سیدنا حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا اور میرے بدن پر خوشبو کا نشان تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا اے یعلی کیا تمہاری بیوی ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو اس کو دھو ڈالیے اور دوبارہ نہ لگائیے۔ پھر دھوئیے پھر نہ لگائیے پھر دھوئیے پھر نہ لگائیے۔ یعلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اسے دھویا اور پھر نہ لگائی۔ پھر دھویا پھر نہ لگایا۔ پھر دھویا اور پھر نہ لگایا۔

۵۱۳۰ عَنْ يَعْلَى قَالَ مَرَرْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مُتَخَلِّقٌ فَقَالَ اَيْ يَعْلَى هَلْ لَكَ امْرَاَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ قَالَ فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ اَعُدْ۔

جناب حضرت یعلی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا۔ اور میں نے خوشبو لگا رکھی تھی۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ اے یعلی کیا تمہاری بیوی ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ حضور نے فرمایا۔ جاؤ اسے دھو ڈالو۔ پھر دھو ڈالو۔ پھر دھو۔ پھر نہ لگاؤ۔ یعلی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے جا کر دھویا۔ پھر دھویا۔ پھر دھویا۔ اور پھر نہ لگایا۔

مَا يُكْرَهُ لِلنِّسَاءِ مِنَ الطِّيْبِ

عورتوں کے لیے کون سی خوشبو لگانا منع ہے؟

۵۱۳۱ عَنِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلٰی قَوْمٍ لِیَجِدُوْا مِنْ رِیْحِہَا فَہِیَ زَانِیَۃٌ۔

کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو عورت خوشبو لگائے پھر وہ لوگوں کے پاس اس غرض سے جائے تاکہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں تو وہ زانیہ ہے۔

اِغْتِسَالُ الْمَرْاَۃِ مِنَ الطِّیْبِ

عورت کا نہا کر خوشبو رفع کرنا

۵۱۳۲ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَتِ الْمَرْاَۃُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَلْتَغْتَسِلْ مِنَ الطِّیْبِ کَمَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَۃِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب عورت مسجد کی طرف جانے لگے اور اسے خوشبو لگی ہوئی ہو تو وہ خوشبو دھو ڈالے جیسے غسل جنابت کرتی ہے۔

اَلنَّہْیُ لِلْمَرْاَۃِ اَنْ تَشْہَدَ الصَّلٰوۃَ اِذَا اَصَابَتْ مِنَ الْبُخُوْرِ

جب عورت خوشبو لگائے ہوئے ہو تو جماعت میں نہ آئے

۵۱۳۳ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْہَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَۃَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو عورت خوشبو لگائے ہوئے ہو وہ ہمارے ساتھ عشاء کی جماعت میں نہ آئے۔

۵۱۳۴ عَنْ زَیْنَبَ امْرَاَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا شَہِدَتْ اِحْدٰکُنَّ صَلٰوۃَ الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسَّ طِیْبًا۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جو عورت عشاء کی جماعت میں آنا چاہے تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

۵۱۳۵ عَنْ زَیْنَبَ امْرَاَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا شَہِدَتْ اِحْدٰکُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَمَسَّ طِیْبًا۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جو عورت عشاء کی جماعت میں آنا چاہے تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

۵۱۳۶ عَنْ زَیْنَبَ الثَّقَفِیَّۃِ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیَّتُکُنَّ خَرَجَتْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَلَا تَقْرَبَنَّ طِیْبًا۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے (جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں) کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جو عورت عشاء کی جماعت میں آنا چاہے تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

۵۱۳۷ عَنْ زَیْنَبَ الثَّقَفِیَّۃِ امْرَاَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَھَا اَنْ لَّا تَمَسَّ الطِّیْبَ اِذَا خَرَجَتْ اِلَی الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا جو عبداللہ بن مسعود کی زوجہ تھیں کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔ کہ جب آپ عشاء کی نماز کے لیے نکلیں تو خوشبو نہ لگائیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵۱۳۸ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَجَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا .

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جب کوئی عورت عشاء کی نماز کے لیے نکلے تو خوشبو نہ لگائے۔

۵۱۳۹ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدَتْ أَحَدُكُنَّ الصَّلٰوةَ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا .

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔ کہ جب تم میں سے کوئی عشاء کی نماز کے لیے نکلے تو خوشبو نہ لگائے۔

۵۱۴۰ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْأُلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأُلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خوشبو لگاتے تو آپ عود کا دھواں لیتے۔ اور اس میں اور کوئی خوشبو نہ ملاتے اور آپ بعض دفعہ کافور عود کے ساتھ ملا لیتے۔ پھر فرماتے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح خوشبو لگائی۔

اَلْكَرَاهِيَةُ

عورتوں کا زیور اور سونا پہن کر اس کا اظہار کرنا مکروہ ہے

لِلنِّسَاءِ فِي إِظْهَارِ الْحُلِيِّ وَالذَّهَبِ

۵۱۴۱ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ أَهْلَهُ الْحُلِيَّ وَالْحَرِيرَ وَيَقُولُ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ حُلِيَّ الْجَنَّةِ وَحَرِيرَهَا وَلَا تَلْبَسُوهَا فِي الدُّنْيَا .

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کو زیور اور ریشم پہننے سے منع فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ اگر تم جنت کا زیور اور اس کا ریشم پسند کرتی ہو تو اسے دنیا میں مت پہنو۔

۵۱۴۲ عَنْ أُخْتِ حُذَيْفَةَ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ مَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تَحَلَّتْ ذَهَبًا تُظْهِرُهُ إِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ .

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ تو ارشاد فرمایا۔ اے عورتو! کیا تم چاندی کا زیور نہیں بنا سکتیں؟ دیکھو! تم میں سے جو عورت سونے کا زیور پہن کر (اجنبی غیر محرم مردوں کو فخر اور تکبر سے) دکھائے تو اسے عذاب ہوگا۔

۵۱۴۳ عَنْ أُخْتِ حُذَيْفَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تَحَلَّى ذَهَبًا تُظْهِرُهُ إِلَّا عُذِّبَتْ

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ تو ارشاد فرمایا۔ اے عورتو! کیا تم چاندی کا زیور نہیں بنا سکتیں؟ دیکھو! تم میں سے جو عورت سونے کا زیور پہن کر (اجنبی غیر محرم

www.sirat-e-mustaqeem.com

یہ۔

۵۱۴۴ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ تَحَلَّتْ يَعْنِيْ بِقِلَادَةٍ مِنْ ذَهَبٍ جُعِلَ فِيْ عُنُقِهَا مِثْلُهَا فِي النَّارِ وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ جُعِلَتْ فِيْ اُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ اُذُنِهَا مِثْلَهُ خُرْصًا فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

مردوں کو فخر اور تکبر سے) دکھائے تو اسے عذاب ہوگا۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت سونے کا ہار پہنے اس کے گلے میں آگ کا ویسا ہی ہار ڈالا جائے گا۔ اور جو عورت اپنے کان میں سونے کی بالی پہنے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آگ کی ویسی ہی بالی اسے پہنائے گا۔

۵۱۴۵ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ هُبَيْرَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهَا فَتَخٌ فَقَالَ كَذَا فِيْ كِتَابِ اَبِيْ اَيْ خَوَاتِيْمُ ضِخَامٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُ يَدَهَا فَدَخَلَتْ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْ اِلَيْهَا الَّذِيْ صَنَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَزَعَتْ فَاطِمَةُ سِلْسِلَةً فِيْ عُنُقِهَا مِنْ ذَهَبٍ قَالَتْ هٰذِهٖ اَهْدَاهَا اِلَيَّ اَبُوْ حَسَنٍ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّلْسِلَةُ فِيْ يَدِهَا فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اَيَغُرُّكِ اَنْ يَّقُوْلَ النَّاسُ اِبْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهَا سِلْسِلَةٌ مِنْ نَّارٍ ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يَقْعُدْ فَاَرْسَلَتْ فَاطِمَةُ بِالسِّلْسِلَةِ اِلَى السُّوْقِ فَبَاعَتْهَا وَاشْتَرَتْ بِثَمَنِهَا غُلَامًا فَقَالَ مَرَّةً عَبْدًا وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَاَعْتَقَتْهُ فَحَدَّثَتْ بِذٰلِكَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْجٰى فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ۔

سیدنا حضرت ثوبان (آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے) رضی اللہ عنہ، راوی ہیں کہ فاطمہ بنت ہبیرہ رضی اللہ عنہا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور ان کے ہاتھ میں بڑے بڑے اور موٹے موٹے چھلے تھے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پر مارنا شروع فرمایا۔ تو وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے آپؓ کے ہاتھوں پر مارنے کا ذکر کیا حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے یہ سن کر اپنے گلے سے سونے کا ہار نکالا اور بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، نے مجھے یہ تحفتاً عنایت فرمایا ہے۔ اسی دوران حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ اے فاطمہ کیا تم پسند کرتی ہو کہ لوگ کہیں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے ہاتھ میں آگ کا ایک زنجیر ہے! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں بیٹھنے کی بجائے تشریف لے گئے۔ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے وہ زنجیر بازار بھیج دی۔ اللہ اسکو فروخت کر کے ایک غلام خریدا پھر اسے آزاد کر دیا۔ جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا۔ خدا کا شکر ہے جس نے فاطمہ کو جہنم کی آگ سے بچا لیا۔

۵۱۴۶ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ جَاءَتْ بِنْتُ هُبَيْرَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهَا فَتَخٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَيْ خَوَاتِيْمُ ضِخَامٌ كِبَارٌ۔

سیدنا حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، راوی ہیں کہ ہبیرہ کی بیٹی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور ان کے ہاتھ میں موٹے موٹے چھلے (انگشتریاں) تھے پھر

www.sirat-e-mustaqeem.com

ایسے ہی بیان فرمایا۔ جیسے اوپر گزرا۔

۵۱۴۷ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سِوَارَیْنِ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ سِوَارَانِ مِنْ نَارٍ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَلْیٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ طَوْقٌ مِنْ نَارٍ قَالَتْ قُرْطَیْنِ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ قُرْطَیْنِ مِنْ نَارٍ قَالَ وَكَانَ عَلَیْهَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَرَمَتْ بِهِمَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَاَةً اِذَا لَمْ تَتَزَیَّنْ لِزَوْجِهَا صَلُفَتْ عِنْدَهٗ قَالَ مَا یَمْنَعُ اِحْدَاكُنَّ اَنْ تَصْنَعَ قُرْطَیْنِ مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ تُصَفِّرُهٗ بِزَعْفَرَانٍ اَوْ بَعْبَعٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ ایک عورت نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ علیہ وسلم! میرے پاس سونے کے دو کنگن ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو آگ کے کنگن ہیں۔ اس عورت نے عرض کیا ایک سونے کا طوق ہے! آپ نے فرمایا۔ آگ کا ایک طوق ہے۔ اس عورت نے کہا۔ سونے کی دو بالیاں ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ آگ کی دو بالیاں ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس خاتون کے پاس سونے کے دو کنگن تھے۔ اس نے یہ اتار کر پھینک دیئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر عورت خاوند کے سامنے اپنا بناؤ سنگار نہ کرے تو وہ اس پر بوجھل و گراں ہو جاتی ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم میں سے کوئی عورت یہ نہیں کر سکتی کہ وہ چاندی کی دو بالیاں بنائے اور پھر اسے زعفران یا عنبر سے زرد کرے؟

۵۱۴۸ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلَیْهَا مَسَكَتَیْ ذَهَبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا لَوْ نَزَعْتِ هٰذَا وَجَعَلْتِ مَسَكَتَیْنِ مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ صَفَّرْتِهِمَا بِزَعْفَرَانٍ كَانَتَا حَسَنَتَیْنِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سونے کی پازیب پہنے ہوئے ملاحظہ فرمایا۔ آپ نے فرمایا۔ میں تمہیں اس سے بہتر بتاتا ہوں اسے اتار دو۔ اور چاندی کی پازیب بنا لو! پھر اس کو زعفران سے رنگ لو یہ بہتر ہے۔ (امام نسائی نے فرمایا کہ حدیث ہذا غیر محفوظ ہے)

نوٹ:۔ اس باب میں گزرنے والی جملہ احادیث میں علمائے کرام کی دو آراء ہیں۔ ایک تو یہ کہ عورتوں کے لیے سونا اور اس کے زیور ابتداء اسلام میں ممنوع تھے۔ پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور عورتوں کے لیے سونا اور ریشم پہننا جائز ہوا۔ دوسرا یہ کہ ممانعت سے مراد یہ ہے کہ عورت اس زیور کی زکوٰۃ ادا نہ کرے۔

تَحْرِیْمُ الذَّهَبِ عَلَى الرِّجَالِ

سونا مردوں کے لیے حرام ہے

۵۱۴۹ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِیْرًا فَجَعَلَهٗ فِیْ یَمِیْنِهٖ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهٗ فِیْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَیْنِ

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں ایک ریشمی کپڑا لیا اور بائیں ہاتھ میں سونا، پھر فرمایا۔ میری امت کے مردوں

www.sirat-e-mustaqeem.com

حَرَامٌ عَلٰی ذُکُوْرِ اُمَّتِیْ.

۵۱۵۰ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِیْرًا فَجَعَلَهٗ فِیْ یَمِیْنِهٖ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهٗ فِیْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَیْنِ حَرَامٌ عَلٰی ذُکُوْرِ اُمَّتِیْ.

۵۱۵۱ عَنْ عَلِیٍّ یَقُوْلُ اِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِیْرًا فَجَعَلَهٗ فِیْ یَمِیْنِهٖ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهٗ فِیْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَیْنِ حَرَامٌ عَلٰی ذُکُوْرِ اُمَّتِیْ.

۵۱۵۲ عَنْ عَلِیٍّ یَقُوْلُ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبًا بِیَمِیْنِهٖ وَحَرِیْرًا بِشِمَالِهٖ وَ فَقَالَ هٰذَا حَرَامٌ عَلٰی ذُکُوْرِ اُمَّتِیْ.

۵۱۵۳ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِیْرُ لِاِنَاثِ اُمَّتِیْ وَحُرِّمَ عَلٰی ذُکُوْرِهَا.

۵۱۵۴ عَنْ مُعَاوِیَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ یَعْنِیْ وَالذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا.

۵۱۵۵ عَنْ مُعَاوِیَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا وَّعَنْ رُکُوْبِ الْمَیَاثِرِ.

۵۱۵۶ عَنْ اَبِیْ شَیْخٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِیَةَ وَ عِنْدَهٗ جَمْعٌ مِّنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ.

پر یہ دونوں حرام ہیں۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں ایک ریشمی کپڑا لیا۔ اور بائیں ہاتھ میں سونا۔ پھر فرمایا۔ میری امت کے مردوں پر یہ دونوں حرام ہیں۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں ریشمی کپڑا لیا۔ اور بائیں ہاتھ میں سونا۔ پھر فرمایا۔ میری امت کے مردوں پر یہ دونوں حرام ہیں۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں سونا لیا۔ اور بائیں ہاتھ میں ریشمی کپڑا۔ پھر فرمایا۔ میری امت کے مردوں پر یہ دونوں حرام ہیں۔

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سونا اور ریشمی کپڑا میری امت کی عورتوں کے لیے حلال اور مردوں کے لیے حرام ہے۔

سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا اور سونا پہننے سے منع فرمایا۔ سوائے اس کے کہ وہ ٹکڑے کر کے استعمال کیا گیا ہو۔

سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کے سوا سونا پہننے اور سرخ گدیوں پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

حضرت ابو شیخ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا درآنحالیکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کئی صحابہ کرام بیٹھے ہوئے تھے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا۔ کیا تم یہ نہیں جانتے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ریزہ ریزہ کرنے کے سوا سونا پہننے سے منع فرمایا؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵۱۵۷ عَنْ اَبِی شَیْخٍ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ مَعَ مُعَاوِیَةَ فِی بَعْضِ حَجَّاتِهٖ اِذْ جَمَعَ رَهْطًا مِّنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ .

جناب حضرت ابوالشیخ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ہم ایک حج کے دوران حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے آپؓ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جمع کیا اور دریافت کیا تمہیں علم نہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع فرمایا؟ سوائے اس کے کہ سونے کو ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے؟ انہوں نے فرمایا یا اللہ ہاں!

۵۱۵۸ عَنْ اَبِیْ حَسَّانَ اَنَّ مُعَاوِیَةَ عَامَ حَجَّ جَمَعَ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْکَعْبَةِ فَقَالَ لَهُمْ اَنْشُدُکُمُ اللّٰهَ اَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ فَقَالُوْا نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ .

سیدنا حضرت ابوحسان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج ادا فرمایا تو آپؓ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ کرام کو مکہ مکرمہ میں کعبہ کے اندر جمع کیا۔ پھر انہیں فرمایا۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع فرمایا؟ انہوں نے عرض کیا ہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۵۹ عَنْ حَسَّانَ اَنَّ مُعَاوِیَةَ عَامَ حَجَّ جَمَعَ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْکَعْبَةِ فَقَالَ لَهُمْ اَنْشُدُکُمُ اللّٰهَ هَلْ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَنَا اَشْهَدُ .

سیدنا حضرت حسان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج ادا فرمایا تو آپؓ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ کرام کو مکہ مکرمہ میں کعبہ کے اندر جمع کیا۔ پھر انہیں فرمایا۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع فرمایا؟ انہوں نے عرض کیا ہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۰ عَنْ حَسَّانَ قَالَ حَجَّ مُعَاوِیَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فِی الْکَعْبَةِ قَالَ اَنْشُدُکُمْ بِاللّٰهِ اَلَمْ تَسْمَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهٰی عَنِ الذَّهَبِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ

سیدنا حضرت حسان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج ادا فرمایا تو آپؓ نے انصار میں سے کئی لوگوں کو مکہ مکرمہ میں کعبہ کے اندر جمع کیا۔ پھر انہیں فرمایا۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم نے نہیں سنا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع فرمایا؟ انہوں نے عرض کیا ہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۱ عَنْ حَسَّانَ قَالَ حَجَّ مُعَاوِیَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فِی الْکَعْبَةِ فَقَالَ اَنْشُدُکُمْ بِاللّٰهِ اَلَمْ تَسْمَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت حسان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ادا فرمایا تو آپؓ نے انصار میں سے کئی لوگوں کو مکہ مکرمہ میں کعبہ کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

نَهٰى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ .

اندر جمع کیا۔ پھر انہیں فرمایا۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ تم نے سنا نہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع فرمایا؟ انہوں نے کہا ہاں یا اللہ پھر فرمایا میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۲ عَنِ ابْنِ حِمَّانَ قَالَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ اَلَمْ تَسْمَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ .

سیدنا حضرت ابن حمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج ادا فرمایا تو آپ نے انصار میں سے کئی لوگوں کو مکہ مکرمہ میں کعبہ کے اندر جمع کیا پھر انہیں فرمایا۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم نے نہیں سنا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع فرمایا؟ انہوں نے کہا ہاں یا اللہ پھر فرمایا میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۳ عَنْ حِمَّانَ قَالَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَلَمْ تَسْمَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ .

سیدنا حضرت حمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج ادا فرمایا تو آپ نے انصار میں سے کئی لوگوں کو مکہ مکرمہ میں کعبہ کے اندر جمع کیا پھر انہیں فرمایا۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم نے نہیں سنا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع فرمایا؟ انہوں نے عرض کیا ہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۴ عَنْ اَبِي شَيْخٍ الْهُنَائِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَنَهٰى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا .

جناب حضرت ابوالشیخ ہنائی رحمۃ اللہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا جبکہ آپ کے اردگرد مہاجرین میں اور انصار میں سے کئی اصحاب براجمان تھے! انہوں نے کہا کیا تمہیں علم ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا۔ انہوں نے کہا ہاں یا اللہ پھر فرمایا آپ نے سونا پہننے سے منع فرمایا سوائے اس کے سونا ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے

۵۱۶۵ عَنْ اَبِي الشَّيْخِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا .

جناب ابوالشیخ رحمۃ اللہ علیہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع فرمایا۔ سوائے اس کے کہ سونا ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے۔

نوٹ:۔ سونا ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس پر کوفت کا کام ہو یا کھوٹ کا۔

مَنْ اُصِيْبَ اَنْفُهُ هَلْ يَتَّخِذُ اَنْفًا مِّنْ ذَهَبٍ

کیا وہ شخص جس کی ناک ضائع ہو گئی ہو سونے کی ناک بنا سکتا ہے؟

۵۱۶۶ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهٗ اُصِيْبَ

جناب حضرت عرفجہ بن سعد رضی اللہ عنہ کی ناک دور

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَنْفُهٗ يَوْمَ الْكِلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَاَنْتَنَ عَلَيْهِ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَّخِذَ اَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ.

جاہلیت میں کلاب کے دن ضائع ہوگئی تو آپ نے ایک چاندی کی ناک بنائی تھی جو بدبودار ہوگئی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ناک بنانے کا حکم ارشاد فرمایا۔

۵۱۶۷ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُصِيْبَ اَنْفُهٗ يَوْمَ الْكِلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِنْ فِضَّةٍ فَاَنْتَنَ عَلَيْهِ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَّخِذَهٗ مِنْ ذَهَبٍ.

جناب حضرت عرفجہ بن سعد رضی اللہ عنہ کی ناک دورِ جاہلیت میں کلاب کے دن ضائع ہوگئی تو آپ نے ایک چاندی کی ناک بنائی تھی جو بدبودار ہوگئی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ناک بنانے کا حکم ارشاد فرمایا۔

اَلرُّخْصَةُ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ لِلرِّجَالِ

مَردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننے کی اجازت:۔

۵۱۶۸ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ يَعْنِي لِصُهَيْبٍ مَالِي اَرٰى عَلَيْكَ خَاتَمَ الذَّهَبِ قَالَ قَدْ رَاٰهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فَلَمْ يَعِبْهُ قَالَ مَنْ هُوَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت صہیب سے دریافت فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھتا ہوں۔ تو آپ نے جواب دیا کہ اس انگوٹھی کو تو اس ہستی نے ملاحظہ فرمایا جو آپ سے افضل تھی اور نقطہ چینی نہیں فرمائی۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا وہ کون تھے؟ صہیب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا وہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس تھی۔

خَاتَمُ الذَّهَبِ

سونے کی انگوٹھی

۵۱۶۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ الذَّهَبِ فَلَبِسَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ الذَّهَبِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي كُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَاِنِّي لَنْ اَلْبَسَهٗ اَبَدًا فَنَبَذَهٗ فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی انگوٹھی پہنی اور سب لوگوں نے سونے کی انگوٹھیاں پہنیں۔ پھر آپ نے فرمایا میں اس انگوٹھی کو پہنتا تھا۔ مگر آئندہ کبھی نہ پہنوں گا۔ بعدازاں آپ نے اس کو اتار کر پھینک دیا۔ لوگوں نے اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

۵۱۷۰ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيْمَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ عَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمِيَاثِرِ الْحُمْرِ وَعَنِ الْجِعَةِ.

سیدنا حضرت ہبیرہ بن یریم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی ریشمی کپڑے پہننے اور سرخ گدیاں پر بیٹھنے اور جو اور گیہوں کی شراب پینے سے منع فرمایا۔

۵۱۷۱ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی ریشمی کپڑا اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَعَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ.

لال زینوں پر چڑھنے سے منع فرمایا (جو ریشم کے بنے ہوتے ہوں)

۵۱۷۲ عَنْ عَلِيٍّ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْمِيْثَرَةِ الْحُمْرَآءِ وَعَنِ الثِّيَابِ الْقَسِّيَّةِ وَعَنِ الْجِعَةِ شَرَابٌ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيْرِ وَالْحِنْطَةِ وَذَكَرَ مِنْ شِدَّتِهٖ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سونے کا چھلا پہننے سرخ زینوں پر چڑھنے ریشمی کپڑے پہننے اور جعہ پینے سے منع فرمایا جو جو اور گندم سے بنائی جاتی ہے اسکی شدت کو آپ نے بیان فرمایا۔

نوٹ: جعہ ایک قسم کی شراب ہے جو جو اور گندم سے بنائی جاتی ہے۔ اور اس کے شدید نشہ یا سخت گناہ ہونے کا حال بیان فرمایا۔

۵۱۷۳ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَالْقَسِّيِّ وَالْمِيْثَرَةِ وَالْجِعَةِ.

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کا چھلا اور ریشمی کپڑا پہننے سرخ زین پر سوار ہونے اور جعہ (شراب) پینے سے منع فرمایا۔ (امام نسائی نے فرمایا۔ کہ پہلی روایت درست ہے)۔

۵۱۷۴ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوْحَانَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ اِنَّهَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانِيْ عَنِ الدُّبَّآءِ وَالْحَنْتَمِ وَحَلْقَةِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالْقَسِّيِّ وَالْمِيْثَرَةِ الْحُمْرَآءِ.

جناب حضرت صعصعہ بن صوحان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں عرض کیا ہمیں اس چیز سے منع فرمایئے جس سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے توبنے اور لاکھی کے برتن (میں شراب تیار شدہ پینے) سونے کے چھلے حریر اور ریشمی کپڑے اور سرخ زین سے منع فرمایا۔

۵۱۷۵ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ جَآءَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوْحَانَ اِلٰى عَلِيٍّ فَقَالَ اِنَّهَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّآءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْجِعَةِ وَنَهَانَا عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَلُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيْثَرَةِ الْحُمْرَآءِ.

ترجمہ وہی ہے البتہ اس میں اس قدر زیادہ ہے کہ حضور نے مجھے کھجور کے برتن میں نبیذ ڈالنے اور جو و گندم کی بنی ہوئی شراب سے منع فرمایا۔

۵۱۷۶ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوْحَانَ لِعَلِيٍّ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّهَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّآءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْجِعَةِ وَعَنْ حَلْقِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَعَنِ الْمِيْثَرَةِ الْحُمْرَآءِ.

حضرت مالک بن عمیر سے صعصعہ بن صوحان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ ہمیں اس چیز سے منع فرمایئے جس سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے توبنے اور لاکھی کے برتن (میں شراب تیار شدہ پینے) سونے کے چھلے اور ریشمی کپڑے اور سرخ زین سے منع فرمایا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

٥١٧٧ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ حِبِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَلٰثٍ لَا اَقُوْلُ نَهَى النَّاسَ نَهَانِيْ عَنْ تَخَتُّمٍ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ الْمُقَدَّمِ وَلَا اَقْرَأُ سَاجِدًا وَلَا رَاكِعًا .

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ مجھے میرے دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا اور میں یہ نہیں کہتا کہ آپ نے دوسرے لوگوں کو بھی منع فرمایا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی، ریشمی کپڑا۔ چمکیلے سرخ کسم کے رنگ کو استعمال کرنے اور رکوع و سجود میں تلاوت قرآن سے منع فرمایا

٥١٧٨ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَقُوْلُ نَهَاكُمْ عَنْ تَخَتُّمٍ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْمُقَدَّمِ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ رَاكِعًا .

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی ریشمی کپڑے پہننے اور سرخ وکسم کے رنگ کے کپڑے پہننے اور رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے منع فرمایا۔

٥١٧٩ عَنْ عَلِيٍّ يَقُوْلُ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ وَاَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْمُعَصْفَرِ .

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور سونا نیز کسم کا رنگ پہننے سے منع فرمایا۔

٥١٨٠ عَنْ عَلِيٍّ يَقُوْلُ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَقُوْلُ نَهَاكُمْ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَاَنْ اَقْرَاَ رَاكِعًا وَاَنَا رَاكِعٌ .

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور سونے کی انگوٹھی، ریشمی کپڑے نیز کسم کا رنگ پہننے سے منع فرمایا۔

٥١٨١ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَخَتُّمٍ الذَّهَبِ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ .

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور سونے کی انگوٹھی نیز کسم کا رنگ پہننے سے منع فرمایا۔

٥١٨٢ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ .

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا۔ چمکیلے سرخ رنگ اور سونے کی انگوٹھی استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

٥١٨٣ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْبَعٍ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَاَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ .

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چار باتوں سے منع فرمایا۔ (۱) سونے کی انگوٹھی پہننے (۲) ریشمی لباس پہننے (۳) رکوع میں تلاوت قرآن مجید کرنے اور (۴) کسم کا رنگ استعمال کرنے سے۔

٥١٨٤ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَاَنْ اَقْرَاَ وَاَنَا رَاكِعٌ .

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور سونے کی انگوٹھی نیز کسم کا رنگ استعمال کرنے اور ریشمی لباس پہننے سے منع فرمایا۔

٥١٨٥ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثِيَابِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ.

۵۱۸۶ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُعَصْفَرِ وَالثِّيَابِ الْقَسِّيَّةِ وَعَنْ أَنْ يَقْرَأَ وَهُوَ رَاكِعٌ.

۵۱۸۷ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

۵۱۸۸ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْحَرِيرِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَأَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا.

۵۱۸۹ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى عَنْ مِيَاثِرِ الْأُرْجُوَانِ وَلُبْسِ الْقَسِّيِّ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ.

۵۱۹۰ عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ نَهَى عَنِ الْمِيَاثِرِ الْأُرْجُوَانِ وَخَوَاتِيمِ الذَّهَبِ.

۵۱۹۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ.

۵۱۹۲ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَنَاتِمِ.

نوٹ: یہ لاکھی برتن ہوتے ہیں جن میں شراب تیار ہوتی ہے کیونکہ اس دور میں وہ شراب کے برتن تھے۔

۵۱۹۳ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّكَ جِئْتَنِي وَفِي يَدِكَ جَمْرَةٌ مِنْ نَارٍ.

سونے کی انگوٹھی، کسم کا رنگ اور ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور ریشمی کپڑا نیز کسم کا رنگ استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور سونا نیز کسم کا رنگ استعمال کرنے سے منع فرمایا۔ اور حدیث گزر چکی۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور ریشم اور سونے کی انگوٹھی سونا نیز کسم کا رنگ استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سرخ زینوں پر سوار ہونے، ریشمی کپڑا استعمال کرنے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سرخ زینوں پر سوار ہونے، اور سونے کی انگوٹھیاں پہننے سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت عمران رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا نیز سبز یا سرخ برتنوں میں پانی پینے سے بھی۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نجران کا رہنے والا ایک شخص سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم! کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا وہ سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا۔ آپ نے اس کی طرف توجہ نہیں فرمائی اور ارشاد فرمایا۔ بے شک تم میرے پاس آئے ہو اور تمہارے ہاتھ میں انگارہ ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵۱۹۴ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَجُلاً كَانَ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِخْصَرَةٌ أَوْ جَرِيدَةٌ فَضَرَبَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبَعَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا لِي يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَلَا تَطْرَحُ هَذَا الَّذِي فِي إِصْبَعِكَ فَأَخَذَهُ الرَّجُلُ فَرَمَى بِهِ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ مَا فَعَلَ الْخَاتَمُ قَالَ مَا يُهِمُّكَ بِهِ قَالَ مَا بِهَذَا أَمَرْتُكَ إِنَّمَا أَنْ تَبِيعَهُ فَتَسْتَعِينَ بِثَمَنِهِ .

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص سونے کی انگوٹھی پہنے بیٹھا ہوا تھا اور آپ کے دست اقدس میں لکیر چھڑی تھی یا شاخ۔ آپ نے اس چھڑی سے اس کی انگلی پر مارا۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ علیہ وسلم! میں نے کیا قصور کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اسے اپنی انگلی سے نکال ڈالو۔ یہ سن کر اس نے اپنی انگلی سے اسے نکالا اور پھینک دیا۔ پھر آپ نے جب دوبارہ اس شخص کو دیکھا تو دریافت فرمایا۔ انگوٹھی کہاں گئی اس نے عرض کیا کہ میں نے پھینک دی۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے یہ نہیں کہا تھا۔ بلکہ میرا مطلب یہ تھا کہ اسے فروخت کر دو۔ اور اس کی قیمت اپنے کام میں لاؤ۔ (امام نسائی نے فرمایا کہ حدیث ہذا منکر ہے)۔

۵۱۹۵ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ فِي يَدِهِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَقْرَعُهُ بِقَضِيبٍ مَعَهُ فَلَمَّا غَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْقَاهُ قَالَ مَا أَرَانَا إِلَّا قَدْ أَوْجَعْنَاكَ وَأَغْرَمْنَاكَ .

سیدنا حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ میں سونے کی ایک انگوٹھی دیکھی اور آپ اسے ایک چھڑی سے مارنے لگے جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی توجہ مبارک دوسری طرف پھیری تو حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے اسے نکال کر پھینک دیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہم نے آپ کو تکلیف دی اور آپ کا نقصان کیا۔

۵۱۹۶ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ أَنَّ رَجُلاً مِمَّنْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ نَحْوَهُ .

۵۱۹۷ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى رَجُلٍ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ نَحْوَهُ .

۵۱۹۸ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي يَدِ رَجُلٍ خَاتَمٌ ذَهَبٍ فَضَرَبَ إِصْبَعَهُ بِقَضِيبٍ كَانَ مَعَهُ حَتَّى رَمَى بِهِ .

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵۱۹۹ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ.

جناب ابن شہاب علیہ الرحمۃ نے اس حدیث پاک کو مرسلاً روایت کیا (امام نسائی نے فرمایا۔ مرسلاً زیادہ ٹھیک ہے)

مِقْدَارُ مَا يُجْعَلُ فِي الْخَاتَمِ مِنَ الْفِضَّةِ

انگوٹھی میں چاندی کی مقدار

۵۲۰۰ عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ مَالِيْ اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهٗ ثُمَّ جَآءَهٗ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ شَبَهٍ فَقَالَ مَالِيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْاَصْنَامِ فَطَرَحَهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اَتَّخِذُهٗ قَالَ مِنْ وَّرِقٍ وَلَا تُتِمُّهٗ مِثْقَالًا.

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا۔ اور وہ لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں دیکھتا ہوں کہ تو دوزخیوں کا لباس پہنے ہوئے ہے۔ اس نے اسے اتار کر پھینک دیا۔ دوبارہ حاضر ہوا تو وہ پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے تم سے بتوں کی بو آ رہی ہے۔ تو اس نے اسے پھینک دیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو پھر کس چیز کی بناؤں آپ نے فرمایا چاندی کی انگوٹھی بناؤ لیکن وہ بھی ساڑھے چار ماشے سے کم ہو۔

نوٹ:۔ چونکہ بت پیتل کے بھی بنتے ہیں لہٰذا آپ نے فرمایا کہ میں تم سے بتوں کی بو پاتا ہوں۔

صِفَةُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کس قسم کی تھی؟

۵۲۰۱ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ فَصُّهٗ حَبَشِيٌّ وَنَقْشُ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی تھی۔ اس کا نگینہ حبشی تھا۔ اور اس میں لکھا ہوا تھا محمد رسول اللہ

نوٹ:۔ نگینہ چونکہ حبش میں زیادہ ہوتا ہے۔ اس لیے حبشی نگینہ فرمایا گیا۔ دوسری ایک حدیث شریف کے مطابق اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔ شاید دو انگوٹھیاں ہوں۔ نگینے کو حبشی کہنے میں اور احتمال یہ ہیں کہ وہ کالے رنگ کا تھا یا اس کو بنانے والا حبشی تھا۔

۵۲۰۲ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتِمُ فِضَّةٍ يَتَخَتَّمُ بِهٖ فِيْ يَمِيْنِهٖ فَصُّهٗ حَبَشِيٌّ يَجْعَلُ فَصَّهٗ مِمَّا يَلِيْ كَفَّهٗ.

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور آپ اسے دائیں ہاتھ میں پہنتے تھے۔ اس کا نگینہ حبشی کا تھا۔ اور نگینہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہتھیلی کی جانب رکھتے۔

۵۲۰۳ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی۔ اور اس کا نگینہ بھی

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَكَانَ فَصُّهُ مِنْهُ.

۵۲۰۴ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ وَرِقٍ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ.

چاندی کا تھا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی۔ اور اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔

۵۲۰۵ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی۔ اور اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا

۵۲۰۶ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَى الرُّوْمِ فَقَالُوْا اِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا اِلَّا مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ يَدِهٖ وَنُقِشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو کچھ لکھنا چاہا۔ لوگوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ روم کے لوگ اس خط کو نہیں پڑھتے جس پر لکھنے والے کی مہر نہ ہو۔ پھر آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی گویا کہ میں اب بھی اس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں۔ اس میں محمد رسول اللہ کھدا ہوا تھا۔

۵۲۰۷ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ حَتّٰى مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى بِنَا كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ خَاتَمِهٖ فِيْ يَدِهٖ مِنْ فِضَّةٍ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ایک مرتبہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں آدھی رات تک دیر کی۔ بعد ازاں آپ باہر تشریف لائے اور ہمارے ساتھ نماز پڑھی گویا کہ میں اب بھی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کو دیکھ رہا ہوں۔ جو آپ کے دست اقدس میں چاندی کی بنی ہوئی تھی۔

مَوْضِعُ الْخَاتَمِ مِنَ الْيَدِ

انگوٹھی کون سے ہاتھ میں پہنے

۵۲۰۸ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهٗ فِيْ يَمِيْنِهٖ.

سیدنا حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

۵۲۰۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ بِيَمِيْنِهٖ.

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی ایک حدیث شریف مروی ہے۔

لُبْسُ خَاتَمِ حَدِيْدٍ مَّلْوِيٍّ عَلَيْهِ بِفِضَّةٍ

لوہے کی ایسی انگوٹھی پہننا جس پر چاندی چڑھی ہو

۵۲۱۰ عَنْ مُعَيْقِيْبٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْدًا مَّلْوِيًّا عَلَيْهِ فِضَّةٌ قَالَ وَرُبَّمَا كَانَ فِيْ يَدِيْ فَكَانَ مُعَيْقِيْبٌ عَلَى

سیدنا حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی لوہے کی تھی اور اس پر چاندی لپٹی ہوئی تھی کبھی وہ انگوٹھی میرے ہاتھ میں ہوتی تو معیقیب رضی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

خَاتِمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

لُبْسُ خَاتِمِ صُفْرٍ

۵۲۱۱ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ مِنَ الْبَحْرَیْنِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ وَکَانَ فِیْ یَدِهٖ خَاتَمٌ مِّنْ ذَهَبٍ وَّ جُبَّةُ حَرِیْرٍ فَاَلْقَاهُمَا ثُمَّ سَلَّمَ فَرَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَا حَمَلَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَیْتُكَ اٰنِفًا فَاَعْرَضْتَ عَنِّیْ فَقَالَ اِنَّهٗ کَانَ فِیْ یَدِكَ جَمْرَةٌ مِّنْ نَّارٍ قَالَ لَقَدْ جِئْتُ اِذًا بِجَمْرٍ کَثِیْرٍ قَالَ اِنَّ مَا جِئْتَ بِهٖ لَیْسَ بِاَجْزَاَ عَنَّا مِنْ حِجَارَةِ الْحَرَّةِ وَلٰکِنَّهٗ مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا قَالَ فَمَاذَا اَتَّخِذُ قَالَ خَلْقَةً مِّنْ حَدِیْدٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ صُفْرٍ۔

کانسی کی انگوٹھی پہننا

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص بحرین سے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اس نے سلام کیا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا اس کے ہاتھ میں سونے کی ایک انگوٹھی تھی۔ اور پہننے کے لیے ریشم کا ایک جبہ تھا۔ اس نے وہ دونوں اتار ڈالے اور پھر آکر سلام کیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ابھی ابھی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تھا آپ نے میری طرف ملاحظہ نہیں فرمایا؟ آپ نے فرمایا۔ اس وقت تمہارے ہاتھ میں آگ کا ایک انگارہ تھا۔ اس نے کہا میں اس وقت بہت سے انگارے لایا ہوں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو کچھ تو لایا ہے۔ وہ ہمارے نزدیک (مدینہ منورہ کے نزدیک مقام) حرہ کے پتھروں سے زیادہ فائدہ مند نہیں ہے۔ (یعنی سونے کے ڈلے اور زمین کے پتھر دونوں برابر ہیں) البتہ دنیا کا سامان ہے۔ پھر اس شخص نے عرض کیا حضور میں کس چیز سے انگوٹھی بناؤں؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوہے، چاندی یا کانسی کا ایک چھلا بنالو۔

۵۲۱۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اتَّخَذَ خَلْقَةً مِّنْ فِضَّةٍ فَقَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّصُوْغَ عَلَیْهِ فَلْیَفْعَلْ وَلَا تَنْقُشُوْا عَلٰی نَقْشِهٖ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ نے چاندی کا ایک چھلا بنایا تھا۔ تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص کا دل چاہے وہ ایسا چھلا بنالے مگر جو کچھ اس پر کھدا ہوا وہ نہ کھدوائے۔

نوٹ:۔ (۱) کیونکہ اس پر جو کچھ کندہ کیا ہوا ہے۔ وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی مخصوص مہر ہے۔ محمد رسول اللہ۔ لہٰذا کوئی دوسرا شخص ایسی مہر نہیں بنوا سکتا تھا!

۵۲۱۳ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا وَّنَقَشَ عَلَیْهِ نَقْشًا قَالَ اَنَا قَدِ اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَّ نَقَشْنَا فِیْهِ نَقْشًا فَلَا یَنْقُشْ اَحَدٌ عَلٰی نَقْشِهٖ ثُمَّ قَالَ اَنَسٌ فَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اس پر کندہ کرایا۔ پھر فرمایا۔ ہم نے انگوٹھی بنوائی ہے اور کندہ کرایا ہے۔ اب اس طرح کوئی دوسرا شخص کندہ نہ کرائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِلَى رَبِيصَةَ فِي يَدِهِ .

تے فرمایا۔ میں اس کی چمک کو گویا اپنے ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں۔

قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقُشُوا عَلَى خَوَاتِيمِكُمْ عَرَبِيًّا

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ انگوٹھی پر عربی کندہ نہ کراؤ۔

۵۲۱۴ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَضِيئُوا بِنَارِ الْمُشْرِكِينَ وَلَا تَنْقُشُوا عَلَى خَوَاتِيمِكُمْ عَرَبِيًّا .

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مشرکین کی آگ سے روشنی نہ لو۔ اور اپنی انگوٹھیوں پر عربی میں کندہ نہ کراؤ۔

نوٹ: مشرکین سے روشنی لینے کا مطلب یہ ہے کہ ان سے مشورہ نہ لو۔ کیونکہ مشورہ تو امین سے لیا جانا چاہیئے! وہ تمہارے دشمن ہیں اور تمہیں بری بات بتائیں گے۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْخَاتَمِ فِي السَّبَّابَةِ

کلمے کی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت :۔

۵۲۱۵ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ سَلِ اللّٰهَ الْهُدَى وَالسَّدَادَ وَنَهَانِي أَنْ أَجْعَلَ الْخَاتَمَ فِي هٰذِهِ وَهٰذِهِ وَأَشَارَ يَعْنِي بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى .

سیدنا حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے علی اللہ تعالیٰ سے ہدایت اور درست کام کی توفیق کی دعا مانگو اور آپ نے مجھے اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ اور آپ نے کلمے والی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا۔

۵۲۱۶ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَاتَمِ فِي هٰذِهِ وَهٰذِهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ الْوُسْطَى .

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ اور آپ نے کلمے والی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا۔

۵۲۱۷ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي وَنَهَانِي أَنْ أَصْنَعَ الْخَاتَمَ فِي هٰذِهِ وَهٰذِهِ وَأَشَارَ يَشُكُّ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى وَقَالَ عَاصِمٌ أَحَدُهُمَا .

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے ہدایت اور درست کام کی توفیق کی دعا مانگو اور آپ نے مجھے اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ اور آپ نے کلمے والی درمیانی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا۔ (راوی عاصم نے ان میں سے ایک کا ذکر کیا۔

نَزْعُ الْخَاتَمِ عِنْدَ دُخُولِ الْخَلَاءِ

بیت الخلاء جاتے وقت انگوٹھی اتار دینا۔

۵۲۱۸ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ .

صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلا میں تشریف لے جانے لگتے تو آپ اپنی انگوٹھی مبارک اتار دیتے ۔

نوٹ :۔ اس لیے کہ اس خاتم مبارکہ پر اللہ جل جلالہٗ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی تھا ۔

۵۲۱۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِنْ قِبَلِ كَفِّهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ فَأَلْقَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ وَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا وَأَلْقَى النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور آپ نے (پہنتے وقت) اس کا نگینہ اپنی ہتھیلی مبارکہ کی طرف رکھا ۔ دوسرے لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی اتار کر پھینک دی اور فرمایا پھر کبھی یہ نہ پہنوں گا

لوگوں نے بھی انگوٹھیاں اتار ڈالیں ۔

۵۲۲۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ فَطَرَحَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی ۔ اور آپ نے اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا ۔ لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوائیں ۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی پھینک دی اور ارشاد فرمایا پھر کبھی یہ نہ پہنوں گا ۔

۵۲۲۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتِمُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ طَرَحَهُ وَلَبِسَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَنُقِشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَنْقُشَ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِي هَذَا ثُمَّ جَعَلَ فَصَّهُ فِي بَطْنِ كَفِّهِ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی پہنی اور پھر اسے اتار ڈالا ۔ آپ نے چاندی کی انگوٹھی پہنی جس میں محمد رسول اللہ کندہ تھا ۔ اور ارشاد فرمایا ۔ کسی دوسرے شخص کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اس طرح کندہ کرائے ۔ اور آپ نے اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا ۔

۵۲۲۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا مَاتَ اصْطَحَابُهُ نَبَذَتْ خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ فَرَمَى بِهِ فَلَا نَدْرِي مَا فَعَلَ ثُمَّ أَمَرَ بِخَاتَمٍ مِنْ فِضَّةٍ فَأَمَرَ أَنْ يُنْقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَكَانَ فِي يَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَاتَ وَفِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى مَاتَ وَفِي يَدِ عُمَرَ حَتَّى مَاتَ وَفِي يَدِ عُثْمَانَ سِتَّ سِنِينَ مِنْ عَمَلِهِ فَلَمَّا كَثُرَتْ عَلَيْهِ الْكُتُبُ دَفَعَهُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ۔ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن تک سونے کی انگوٹھی پہنی جب آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یہ دیکھا تو سب نے سونے کی انگوٹھیاں پہننی شروع کر دیں ۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ملاحظہ فرماتے ہوئے اس انگوٹھی کو پھینک دیا اور پتا نہیں کہ وہ کہاں چلی گئی بعد ازاں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور آپ نے اس میں یہ کندہ کرنے کا حکم فرمایا ۔ محمد رسول اللہ وہ انگوٹھی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس میں رہی یہاں تک کہ آپ

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَخَرَجَ الْاَنْصَارِیُّ اِلٰی قَلِیْبِ لِعُثْمَانَ فَسَقَطَ فَالْتَمَسَ فَلَمْ یُوْجَدْ فَاَمَرَ بِخَاتَمٍ مِثْلِهٖ فَنُقِشَ فِیْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

نے وصال فرمایا۔ پھر سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی حتی کہ آپ نے اس دنیا سے پردہ پوشی فرمائی پھر یہ انگوٹھی سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ آپؓ کا وصال ہوا۔ پھر یہ انگوٹھی چھ سال تک سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں رہی آپؓ کے دورِ اقدس میں جب بہت سے خطوط لکھے جانے لگے تو جناب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ انگوٹھی ایک انصاری صحابی کو عنایت فرمائی اس سے مہر لگائی جاتی ایک دن وہ انصاری حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے کنویں پر گئے۔ اور وہ انگوٹھی اس کنویں میں گر پڑی آپ نے اس کو بہت تلاش کرایا۔ لیکن نہ ملی۔ آخر کار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک اور انگوٹھی بنوانے کا حکم صادر فرمایا۔ اور اس میں کندہ کرایا محمد رسول اللہ۔

۵۲۲۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَّكَانَ یَجْعَلُ فَصَّهٗ فِیْ بَاطِنِ كَفِّهٖ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَ مِنْ ذَهَبٍ فَطَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَهُمْ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ فَكَانَ یَخْتِمُ بِهٖ وَلَا یَلْبَسُهٗ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ اور آپ نے اس کا نگینہ اندر ہتھیلی کی طرف کیا لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں تیار کرائیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پھینک دیا اور لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں بعد ازاں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جس سے مہر لگائی جاتی۔ لیکن آپ اس انگوٹھی کو پہنتے نہیں تھے۔

اَلْجَلَاجِلُ

گھنٹیاں

۵۲۲۴ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ شَیْخٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ سَالِمٍ فَمَرَّ بِنَا رَكْبٌ لِاُمَّةِ الْبَنِیْنَ مَعَهُمْ اَجْرَاسٌ فَحَدَّثَ نَافِعًا سَالِمٌ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رَكْبًا مَّعَهُمْ جُلْجُلٌ اَوْ كَمَا تَرٰی مَعَ هٰؤُلَاءِ مِنَ الْجُلْجُلِ۔

جناب حضرت ابوبکر بن ابوشیخ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اسی دوران امّ البنین کا ایک قافلہ نکلا ان کے ساتھ گھنٹیاں تھیں۔ تو حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے حضرت نافع سے حدیث شریف بیان فرمائی کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ فرشتے اس قافلے کے ساتھ نہیں جاتے جس میں گھنٹہ ہو۔ اور ان کے ساتھ تو کتنے گھنٹے ہیں۔

نوٹ: اس گھنٹے سے مراد وہ گھنٹہ ہے جو جانوروں کے گلے میں ڈالا ہوا ہوتا ہے اور جب جانور چلتا ہے۔ تو اس کی آواز مسلسل آتی رہتی ہے۔

۵۲۲۵ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُوْسٰی قَالَ كُنْتُ مَعَ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَحَدَّثَ سَالِمٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ

جناب حضرت ابوبکر بن موسیٰ راوی ہیں کہ میں سالم کے ہمراہ رہتا تھا۔ اور آپؓ نے اپنے والد سے حدیث بیان کی آپ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَفْقَةٌ فِيهَا جُلْجُلٌ.

کہ اس قافلے کے ساتھ فرشتے نہیں رہتے جن میں گھنٹہ ہو۔

۵۲۲۶ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رَفْقَةً فِيهَا جُلْجُلٌ.

سیدنا حضرت سالم بن رافع سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اس قافلے کے ساتھ فرشتے نہیں رہتے جن میں گھنٹہ ہو۔

۵۲۲۷ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جُلْجُلٌ وَلَا جَرَسٌ وَلَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جَرَسٌ.

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں گھونگرو اور گھنٹہ ہو اور فرشتے ان لوگوں کے ساتھ بھی نہیں رہتے جن میں گھنٹہ ہو۔

۵۲۲۸ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فَرَأَى رَثَّ الثِّيَابِ فَقَالَ أَلَكَ مَالٌ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَالَ فَإِذَا آتَاكَ اللهُ مَالًا فَلْيُرَ أَثَرُهُ عَلَيْكَ.

جناب حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ راوی ہیں آپ نے اپنے والد سے سنا کہ میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ میرے کپڑے بوسیدہ ہیں تو آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تمہارے پاس مال و دولت ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سب کچھ موجود ہے تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال عنایت فرمایا ہے۔ تو اس کا نتیجہ اور اثر تم پر ظاہر ہونا چاہیئے!

نوٹ: قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔

فَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

اے محبوب! اپنے پروردگار کی نعمت کا تذکرہ اور چرچا کرو۔

اسلام اور عیسائیت میں بنیادی فرق یہ ہے کہ عیسائیت نے چرچ اور سٹیٹ کو علیحدہ علیحدہ اور الگ الگ کر دیا۔ لیکن اس کے برعکس اسلام کی تعلیم یہ ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اے ہمارے پالنہار ہمیں دین اور دنیا دونوں میں بھلائی اور خیر عنایت فرما۔

گویا اسلام دین اور دنیا دونوں کو ملا کر چلتا ہے۔ اور اسی کا تقاضا کرتا ہے مسلمان ہر جگہ مسلمان ہی ہوتا ہے۔ اور اسلام میں کوئی ریاست میں مسلمان کی سیاست، معیشت، معاشرت اور دین و دنیا باہم مل کر چلتے ہیں ان میں کوئی تفریق اور علیحدگی نہیں ہوتی۔ اسی لیے قرآن حکیم میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ.

اے ایمان والو۔ اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو۔ بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵۲۲۹ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَوْبٍ دُوْنٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ مَالٌ قَالَ نَعَمْ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَالَ مِنْ اَیِّ الْمَالِ قَالَ قَدْ اٰتَانِیَ اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ قَالَ فَاِذَا اٰتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْیُرَ عَلَیْكَ اَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ۔

سیدنا حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا۔ وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور بوسیدہ و پھٹے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ کیا تمہارے پاس مال ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں ہر طرح کا مال ہے آپ نے پوچھا مال کی کون سی قسم تمہارے پاس ہے؟ اس نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ، گائے، بکریاں، گھوڑے، غلام اور لونڈیاں وغیرہ عنایت فرمائی ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال اور دولت بخشی ہے تو اس اللہ کا احسان اور فضل و رحمت تم پر ظاہر ہونی چاہیئے یعنی لوگ تمہیں کھاتا پیتا اور خوشحال دیکھیں!

اٰخِرُ كِتَابِ الزِّیْنَةِ مِنَ السُّنَنِ — سنن میں سے کتاب زیبائش وآرائش ختم شد

بَابُ ذِكْرِ الْفِطْرَةِ

فطرت کا بیان

لغت میں فطرت کے معانی پیدائش کے ہیں۔ یہاں مراد وہ سنن ہیں۔ جو اولین پیغمبروں کے وقت سے مروج ہیں۔ اور یہاں تک پرانی ہوگئی ہیں۔ کہ ان کو فطرت کہا جانے لگا۔ علامہ تورپشتی کے نزدیک فطرت سے مراد دین ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا۔ مراد یہاں دین ہے جو اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کے لیے قرار دیا۔

۵۲۳۰ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَتَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پانچ باتیں فطری ہیں۔ مونچھیں کترنا۔ بغل کے بال اکھیڑنا، ناخن کاٹنا، زیر ناف بال مونڈنا اور ختنہ کرنا۔

اِحْفَاءُ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْیَةِ

مونچھیں کٹوانا اور داڑھی بڑھانا

۵۲۳۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى .

ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مونچھوں کو چھوٹا کرو اور داڑھی کو لمبا کرو۔

حَلْقُ رُؤُسِ الصِّبْيَانِ

بچوں کا سر مونڈنا

۵۲۳۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَمْهَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ [illegible] ثَلٰثَةَ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوْا عَلٰى اَخِىْ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوْا لِىْ بَنِىْ اَخِىْ فَجِىْءَ بِنَا كَاَنَّا اَفْرُخٌ فَقَالَ ادْعُوْا لِىَ الْحَلَّاقَ فَاَمَرَ بِحَلْقِ رُؤُسِنَا مُخْتَصَرٌ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ [illegible] نے حضرت جعفر بن ابی طالب (حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی) پر تین دنوں کی اجازت دی۔ کہ ان کا سوگ اور رنج منایا جائے۔ پھر آپ ان کے پاس تشریف لائے۔ اور ارشاد فرمایا۔ اب آج سے میرے بھائی پر مت روؤ۔ اور ارشاد فرمایا، میرے بھائی کے بچوں کو بلاؤ تو ہم چڑیوں کی طرح لائے گئے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ حجام کو بلاؤ۔ پھر آپ نے سر مونڈنے کا حکم فرمایا

ذِكْرُ النَّهْىِ عَنْ اَنْ يُّحْلَقَ بَعْضُ شَعْرِ الصَّبِىِّ وَيُتْرَكَ بَعْضُهُ .

بچے کا بعض سر مونڈنا اور بعض چھوڑ دینا منع ہے

۵۲۳۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

نوٹ: قزع کا مطلب ہے۔ سر پر کچھ بال رکھنا اور بعض مونڈنا۔ دوسری حدیث شریف میں بھی ہے کہ یا سر سارا منڈواؤ یا سارے سر پر بال رکھو۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ الْقَزَعِ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

۵۲۳۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

۵۲۳۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

۵۲۳۶ عَنِ ابْنِ عِمْرَانَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ . ترجمہ اوپر گزرا۔

اِتِّخَاذُ الْجُمَّةِ

سر پر بال رکھنا

۵۲۳۷ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَّرْبُوْعًا عَرِيْضٌ مَّا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ كَثُّ اللِّحْيَةِ تَعْلُوْهُ حُمْرَةٌ اُجِّجَتْهُ اِلٰى شَحْمَتَىْ اُذُنَيْهِ لَقَدْ رَاَيْتُهُ فِىْ حُلَّةٍ حَمْرَآءَ

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک درمیانہ تھا۔ آپ کے دونوں کندھوں کی درمیانی جگہ چوڑی تھی۔ داڑھی مبارک خوب گھنی تھی۔ اور اس کے اوپر کچھ سرخی نمودار تھی۔ آپ کے سر مبارک کے بال

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَا رَأَيْتُ أَحْسَنَ مِنْهُ.

پہنے ہوئے دیکھا، اور میں نے آپ سے بڑھ کر کسی کو حسین وجمیل نہیں دیکھا۔

۵۲۳۸ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ.

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ میں نے کسی بالوں والے شخص کو جوڑا پہنے ہوئے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر حسین وجمیل نہیں دیکھا۔ آپ کے بال مبارک کندھوں کے قریب تھے۔

۵۲۳۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى نِصْفِ أُذُنَيْهِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال نصف کانوں تک تھے۔

۵۲۴۰ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرُهُ إِلَى مَنْكِبَيْهِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کندھوں تک پہنچتے تھے۔

تَسْكِينُ الشَّعْرِ

کنگھی یا تیل کر کے بالوں کو برابر کرنا

۵۲۴۱ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى رَجُلًا ثَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ أَمَا يَجِدُ هَذَا مَا يُسَكِّنُ بِهِ شَعْرَهُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ نے ایک ایسے شخص کو ملاحظہ فرمایا جس کے سر کے بال پریشان تھے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیا یہ اتنا بھی نہیں کر سکتا کہ اپنے بالوں کو برابر کر لے!

۵۲۴۲ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَتْ لَهُ جُمَّةٌ ضَخْمَةٌ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُحْسِنَ إِلَيْهَا وَأَنْ يَتَرَجَّلَ فِي كُلِّ يَوْمٍ.

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کے سر پر بہت زیادہ بال تھے آپ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا۔ تو آپ نے فرمایا کہ ان بالوں کو اچھی طرح سجا کر رکھو اور روزانہ کنگھی کرو۔

فَرْقُ الشَّعْرِ

بالوں میں مانگ نکالنا

۵۲۴۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدُلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ شُعُورَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ ذَلِكَ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم بالوں کو بڑھا دیتے تھے۔ اور مشرکین بالوں میں مانگ نکالتے تھے۔ اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ایسے امر میں جس میں کوئی حکم نازل نہ ہوتا اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے

بعد ازاں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مانگ نکالنے لگے!

www.sirat-e-mustaqeem.com

نوٹ:۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی حکم وحی الٰہی کے بغیر نہیں ہوتا تھا لہٰذا مانگ نکالنا سنت ٹھہرا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جو شخص اس سنت کو چھوڑ کر عیسائیوں کی مشابہت اختیار کرے یا ٹیڑھی مانگ نکالے وہ شخص گمراہ ہے۔

اَلتَّرَجُّلُ

کنگھی کرنا

۵۲۴۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهٗ عُبَيْدٌ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهٰى عَنْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاِرْفَاهِ قَالَ مِنْهُ التَّرَجُّلُ.

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صحابی نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا جن کا نام عبید تھا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ عیش و عشرت میں پڑ جانے کو منع فرماتے تھے۔ اور اسی کی ایک قسم کنگھی کرنا بھی ہے۔

نوٹ:۔ ہر وقت کنگھی کرنا۔ اپنے آپ کو عورتوں کی طرح آراستہ و پیراستہ رکھنا مکروہ ہے مردوں کا یہ کام نہیں کہ وہ رات دن اپنے آپ کو لغو کاموں میں مشغول رکھیں۔ اور وقت ضائع کریں۔

اَلتَّيَامُنُ فِي التَّرَجُّلِ

کنگھی کی ابتداء دائیں طرف سے کرنا

۵۲۴۵ عَنْ عَائِشَةَ وَذُكِرَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرنے، جوتا پہننے اور کنگھی کرنے میں دائیں طرف سے شروع فرماتے۔

اَلْاَمْرُ بِالْخِضَابِ

خضاب کرنے کا حکم

۵۲۴۶ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ.

سیدنا حضرت ابوسلمہ اور سلمان بن یسار رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ ان دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہود و نصاریٰ بالوں کو نہیں رنگتے تم ان کے خلاف کرو۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا سے ثابت ہوا کہ اچھے اور فائدہ مند کاموں کو اگر یہود و نصاریٰ نہ کریں تو ہمیں کرنا چاہیئے اور ان کی مخالفت کو برا نہیں سمجھنا چاہیئے! حکمت مسلمان کی گم کردہ چیز ہے۔ وہ اسے جہاں بھی دیکھے حاصل کرلے۔ بشرطیکہ شریعت کے خلاف نہ ہو۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ جو بات شریعت کے خلاف ہو وہ حکمت کے بھی خلاف ہے۔

۵۲۴۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِيْ قُحَافَةَ وَرَاْسُهٗ وَلِحْيَتُهٗ كَاَنَّهٗ ثُغَامَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوْا وَاجْتَنِبُوْا السَّوَادَ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد (ابوقحافہ) کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اور آپ کے سر اور داڑھی کے بال ثغامہ گھاس کی طرح بالکل سفید تھے۔ حضور انور صلی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان کا رنگ بدلو اور انہیں خضاب لگاؤ۔

تَصْفِيْرُ اللِّحْيَةِ

۵۲۴۸ عَنْ عُبَيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ فَقُلْتُ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ .

داڑھی کو زرد کرنا

جناب حضرت عبید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو داڑھی زرد کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے اس کے متعلق آپ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔

تَصْفِيْرُ اللِّحْيَةِ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ

۵۲۴۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ .

داڑھی کو ورس اور زعفران سے زرد کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم چمڑے کے جوتے پہنتے تھے اور اپنی داڑھی مبارک کو ورس (گھاس سے) اور زعفران سے پیلا کرتے تھے۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کرتے تھے

اَلْوَصْلُ فِي الشَّعْرِ

۵۲۵۰ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْمَدِيْنَةِ وَاَخْرَجَ مِنْ لِبْنَةٍ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهٖ وَقَالَ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ نِسَاؤُهُمْ مِثْلَ هٰذِهٖ .

قدرتی بالوں میں مصنوعی بال لگانا

جناب حضرت حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور آپ مدینہ منورہ میں منبر پر تھے۔ آپ نے اپنی آستین سے بالوں کا ایک گچھا نکالا اور فرمایا اے اہل مدینہ! تمہارے عالم کہاں ہیں؟ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس سے منع فرماتے تھے۔ اور ارشاد فرماتے کہ بنی اسرائیل کی عورتیں جب مصنوعی بال استعمال کرنے لگیں تو تباہ ہو گئیں۔

۵۲۵۱ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ فَخَطَبَنَا وَاَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعْرٍ قَالَتْ مَا كُنْتُ اَرٰى اَحَدًا يَفْعَلُهٗ اِلَّا الْيَهُوْدَ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهٗ فَسَمَّاهُ الزُّوْرَ .

سیدنا حضرت سعید ابن المسیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور بالوں کا ایک گچھا لے کر فرمایا۔ میں نے یہودیوں کے سوا یہ کام کسی کو بھی کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام زور رکھا۔

وَصْلُ الشَّعْرِ بِالْخِرَقِ

۵۲۵۲ عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ

اوڑھنی سے بال جوڑنا

سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنِ الزُّوْرِ قَالَ وَجَاءَ بِخِرْقَةٍ سَوْدَاءَ فَأَلْقَاهَا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ فَقَالَ هُوَ هٰذَا تَجْعَلُهُ الْمَرْأَةُ فِيْ رَأْسِهَا ثُمَّ تَخْتَمِرُ عَلَيْهِ.

آپؓ نے فرمایا۔ اے لوگو! سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں زور سے منع فرمایا۔ پھر کپڑے کا ایک کالا ٹکڑا نکالا اور اسے لوگوں کے سامنے رکھ دیا۔ اور فرمایا زور یہی ہے کہ عورت اس کو اپنے سر میں ڈال کر اوپر سے اوڑھنی اوڑھ لیتی ہے

۵۲۵۳ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الزُّوْرِ وَالزُّوْرُ الْمَرْأَةُ تَلُفُّ عَلٰى رَأْسِهَا.

سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زور سے منع فرمایا۔ اور زور کا مطلب یہ ہے کہ اپنے بال معمول سے زیادہ ظاہر کرنے کے لیے سر پر کوئی مصنوعی بال وغیرہ لپیٹ لیے جائیں۔

لَعَنَ الْوَاصِلَةَ

مصنوعی بال لگانے والی عورت پر لعنت

۵۲۵۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی عورت پر لعنت فرمائی۔

لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ

مصنوعی بال لگانے اور لگوانے والی دونوں پر لعنت

۵۲۵۵ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَتًا لِيْ عَرُوْسٌ وَإِنَّهَا اشْتَكَتْ فَتَمَزَّقَ شَعْرُهَا فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ وَصَلْتُ لَهَا فِيْهِ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ.

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ایک بیٹی ہے جس کی شادی ہوئی ہے۔ وہ بیمار ہو گئی اور اس کے سر کے بال گر گئے ہیں۔ تو کیا میں اگر مصنوعی بال اس کے سر میں لگا دوں تو مجھ پر گناہ ہو گا؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

لَعَنَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُوْتَشِمَةَ

گودنے والی اور گودوانے والی عورت پر لعنت

۵۲۵۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوْتَشِمَةَ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مصنوعی بال لگانے والی لگوانے والی بال گودنے والی اور گودوانے والی عورت پر لعنت فرمائی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

لَعَنَ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ

منہ کے رؤیں اکھیڑنے والیوں دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر لعنت

۵۲۵۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ اَلَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے منہ کی روئیں اکھیڑنے والیوں اور دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر لعنت فرمائی ۔ آگاہ رہو جس پر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے اس پر میں بھی لعنت کرتا ہوں ۔

۵۲۵۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَ الْمُتَنَمِّصَاتِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال گودنے والیوں دانتوں کو مصنوعی طور پر کشادہ کرانے والیوں اور منہ کی روئیں اکھیڑنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی جو اللہ رب العزت کی فطرت کو بدلتی ہیں ۔

نوٹ : معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی پیدائش اور فطرت کو بدلنا برا ہے ۔ مگر ختنہ کرانا مونچھیں کترانا بغل کے بال اکھیڑنا زیر ناف بال مونڈنا ۔ ناخن تراشنا اور جو چیزیں ان کی مثل ہیں ۔ ان سے بھی پیدائش اور خلقت بدلتی ہے لیکن چونکہ یہ سب باتیں جملہ پیغمبران علیہم السلام کرتے آئے ہیں اسی وجہ سے یہ فطرتی اور پیدائشی مشہور ہو گئیں ۔ لہٰذا انہیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرتی سنت ارشاد فرمایا ہے ۔

۵۲۵۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اَنْتَ الَّذِيْ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَمَا لِيْ لَا اَقُوْلُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے منہ کے بال اکھیڑنے والیوں دانت کھلے کرانے والیوں اور گودنا گودانے والیوں پر لعنت فرمائی جو اللہ تعالیٰ کی فطرت کو تبدیل کرتی ہیں ۔ ایک عورت آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور اس نے پوچھا ۔ کیا آپ اس طرح ارشاد فرماتے ہیں ؟ تو آپ نے جواب دیا ۔ میں ایسا کیوں نہ کہوں جیسے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ۔

۵۲۶۰ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَوَشِّمَاتِ وَ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

جناب حضرت ابراہیم راوی ہیں ۔ کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ نے بالوں کو گودنے والی عورتوں اور منہ کے بال اکھیڑنے والیوں اور دانتوں کو کشادہ کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ۔ خبردار میں ان لوگوں پر لعنت کرتا ہوں جن پر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ۔

اَلتَّزَعْفُرُ

زعفرانی رنگ لگانا

۵۲۶۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ.

۵۲۶۳ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ جِلْدَهٗ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو زعفران کے رنگ لگانے سے منع فرمایا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو زعفرانی رنگ لگانے سے منع فرمایا

اَلطِّيْبُ

خوشبو، عطر

۵۲۶۴ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِطِيْبٍ لَمْ يَرُدَّهٗ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ جب کوئی شخص سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں خوشبو پیش کرتا تو آپ اس کو نہ لوٹاتے۔

۵۲۶۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ طِيْبٌ فَلَا يَرُدُّهٗ فَاِنَّهٗ خَفِيْفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرَّائِحَةِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کو خوشبو دی جائے تو وہ اسے واپس نہ کرے کیونکہ یہ وزن میں ہلکی ہے اور خوشبو میں عمدہ ہے۔

۵۲۶۶ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَمَسَّنَّ طِيْبًا.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے جو عورت نماز عشا کے لیے مسجد میں آنا چاہے تو خوشبو نہ لگائے۔

۵۲۶۷ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيَّتُكُنَّ خَرَجَتْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تَقْرَبَنَّ طِيْبًا.

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم نماز عشاء کے لیے نکلو تو خوشبو استعمال نہ کرو۔

۵۲۶۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ.

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے جو عورت مسجد کو جانے لگے تو خوشبو نہ لگائے۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ جو عورت خوشبو کی دھونی لے وہ عشاء کی جماعت میں نہ آئے

ذِكْرُ اَطْيَبِ الطِّيْبِ

بہترین خوشبو

۵۲۶۹ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةً اَخَذَتْ خَاتَمَهَا بِالْمِسْكِ فَقَالَ وَهُوَ

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا تذکرہ کیا

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَطْيَبُ الطِّيْبِ۔
بہترین خوشبو ہے۔

تَحْرِيْمُ لُبْسِ الذَّهَبِ

۵۲۷۰ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَحَلَّ لِاِنَاثِ اُمَّتِیْ الْحَرِيْرَ وَالذَّهَبَ وَحَرَّمَهٗ عَلٰی ذُكُوْرِهَا۔

جس نے اپنی انگوٹھی میں کستوری بھری تھی آپ نے فرمایا۔ یہ

سونا پہننے کی ممانعت

جناب حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کی عورتوں کے لیے ریشم اور سونا حلال فرمایا۔ اور مردوں پر حرام فرمایا۔

اَلنَّهْیُ عَنْ لُبْسِ خَاتَمِ الذَّهَبِ

سونے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت

۵۲۷۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نُهِيْتُ عَنِ الثَّوْبِ الْاَحْمَرِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَاَنْ اَقْرَاَ وَاَنَا رَاكِعٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ مجھے لال رنگ کا کپڑا اور سونے کی انگوٹھی پہننے اور رکوع میں تلاوت کلام مجید سے منع فرمایا گیا۔

۵۲۷۲ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَهَانِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَاَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ وَاَنَا رَاكِعٌ وَّعَنِ الْقَسِّیِّ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ۔

امیر المومنین سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے، رکوع میں تلاوت کلام مجید کرنے، ریشمی کپڑا پہننے اور کسم کا رنگ استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

۵۲۷۳ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبُوْسِ الْقَسِّیِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَاَنَا رَاكِعٌ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے، رکوع میں تلاوت کلام مجید کرنے، ریشمی کپڑا پہننے اور کسم کا رنگ پہننے سے منع فرمایا۔

۵۲۷۴ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِی الرُّكُوْعِ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں تلاوت کلام مجید سے منع فرمایا

۵۲۷۵ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثِيَابِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَلُبُوْسِ الْقَسِّیِّ وَاَنْ اَقْرَاَ وَاَنَا رَاكِعٌ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی، ریشمی کپڑا اور کسم استعمال کرنے اور رکوع میں تلاوت کلام مجید سے منع فرمایا۔

۵۲۷۶ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ ثَوْبٍ مُعَصْفَرٍ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِخَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيَّةِ وَاَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ وَاَنَا رَاكِعٌ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زعفران سے رنگا ہوا کپڑا اور سونے کی انگوٹھی ریشمی کپڑے کے استعمال اور رکوع میں تلاوت کلام مجید سے منع فرمایا۔

۵۲۷۷ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سرور

وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثِيَابِ الْمُعَصْفَرَةِ وَعَنِ الْحَرِيْرِ وَ اَنْ يَّقْرَاَ وَهُوَ رَاكِعٌ وَّعَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ۔

۵۲۷۸ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ۔

۵۲۷۹ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ۔

کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زعفران سے رنگا ہوا کپڑا اور ریشمی کپڑا پہننے اور رکوع میں کلام مجید اور سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

صِفَةُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَقْشِهٖ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی اور اس کے نقش کا بیان

۵۲۸۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ الذَّهَبِ فَلَبِسَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ الذَّهَبِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ كُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَاِنِّیْ لَنْ اَلْبَسَهٗ اَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں، کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور پھر اسے پہنا۔ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اس کو پہنتا تھا لیکن اب کبھی نہ پہنوں گا۔ پھر آپ نے اس انگوٹھی کو اتار ڈالا اور لوگوں نے بھی انگوٹھیاں اتار دیں۔

۵۲۸۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ محمد رسول اللہ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگوٹھی پر یہ الفاظ کندہ تھے

۵۲۸۲ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ وَفَصُّهٗ حَبَشِيٌّ وَنَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس کا نگینہ سیاہ عقیق تھا۔ اس پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

۵۲۸۳ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَى الرُّوْمِ فَقَالُوْا اِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا اِلَّا مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِیْ يَدِهٖ وَنُقِشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

اس میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کندہ کرایا۔ محمد رسول اللہ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہ روم کو کچھ لکھنا چاہا، لوگوں نے عرض کیا کہ روم کے لوگ اس خط کو کوئی وقعت نہیں دیتے جس پر مہر نہ لگی ہوئی ہو۔ تو اس وقت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک مہر تیار کرائی۔ گویا کہ میں اس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں۔ اور

۵۲۸۴ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ وَّ فَصُّهٗ حَبَشِيٌّ۔ حبشی تھا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی تیار کرائی۔ اسکا نگینہ حبشی یعنی مکہ حبش سے آیا تھا یا سیاہ تھا یا اس نگینے کو تراشنے والا

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵۲۸۵ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ وَفَصُّهُ مِنْهُ.

(ابن عبدالبر نے فرمایا۔ یہ صحیح ہے)

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ چاندی کا تھا

۵۲۸۶ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا اصْطَنَعْنَا خَاتَمًا وَنَقَشْنَا عَلَيْهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشْ عَلَيْهِ اَحَدٌ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہم نے انگوٹھی بنوائی اور اس پر کندہ کرایا۔ اب کوئی شخص اس طرح کندہ نہ کرائے۔

مَوْضِعُ الْخَاتَمِ

انگوٹھی کون سی انگلی میں پہنی جائے۔

۵۲۸۷ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا فَقَالَ اِنَّا قَدِ اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَنَقَشْنَا عَلَيْهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشْ عَلَيْهِ اَحَدٌ وَاِنِّيْ لَاَرَى بَرِيْقَهُ فِيْ خِنْصَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی تیار کرائی اور ارشاد فرمایا۔ ہم نے انگوٹھی بنوائی ہے۔ اور اس پر کندہ کرایا ہے۔ اب اس طرح کوئی شخص کندہ نہ کرائے اور میں اس کی چمک حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی چھنگلی میں دیکھ رہا ہوں۔

۵۲۸۸ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی اپنے دائیں ہاتھ میں پہنتے۔

۵۲۸۹ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِصْبَعِهِ الْيُسْرٰى.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ گویا کہ میں ابھی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی سفیدی کو آپ کے بائیں ہاتھ کی انگلی میں دیکھ رہا ہوں۔

۵۲۹۰ عَنْ ثَابِتٍ اَنَّهُمْ سَاَلُوْا اَنَسًا عَنْ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ خَاتَمِهِ مِنْ فِضَّةٍ وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ الْيُسْرٰى الْخِنْصَرَ.

سیدنا حضرت ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ لوگوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کے متعلق دریافت کیا۔ تو آپ نے بتایا کہ گویا کہ چاندی کی بنی ہوئی اس انگوٹھی کی چمک کو ملاحظہ کر رہا ہوں۔ اور آپؓ نے اپنے بائیں ہاتھ کی چھنگلی کو بلند فرمایا۔ (یعنی آپ اس انگلی میں انگوٹھی پہنتے تھے)

۵۲۹۱ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ نَهَانِيْ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَاتَمِ فِي السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى.

سیدنا حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے جناب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کلمے کی انگلی اور درمیانی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

۵۲۹۲ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَلْبَسَ فِيْ اِصْبَعِيْ هٰذِهِ وَفِي الْوُسْطٰى

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کلمے کی انگلی اور درمیانی انگلی اور اس

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَالَّتِي تَلِيهَا.

مَوْضِعُ الْفَصِّ

۵۲۹۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ بِخَاتَمٍ مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ طَرَحَهُ وَلَبِسَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَنُقِشَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَنْقُشَ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِي هٰذَا وَجَعَلَ فَصَّهُ فِي بَطْنِ كَفِّهِ.

آپ نے اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا

طَرْحُ الْخَاتَمِ وَتَرْكُ لُبْسِهِ

۵۲۹۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا فَلَبِسَهُ قَالَ شَغَلَنِي هٰذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْيَوْمِ إِلَيْهِ نَظْرَةً ثُمَّ أَلْقَاهُ.

۵۲۹۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَكَانَ يَلْبَسُهُ فَجَعَلَ فَصَّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ أَنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهُ وَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَأَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ فَرَمَى بِهِ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ.

لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

۵۲۹۶ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا فَصَنَعُوهُ فَلَبِسُوهُ فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَرَحَ النَّاسُ.

لوگوں نے بھی انگوٹھیاں اتار ڈالیں۔

کے نزدیک والی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

نگینہ کون سی جگہ رہے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سونے کی انگوٹھی پہنتے تھے بعدازاں آپ نے اسے اتار ڈالا اور اس کی جگہ چاندی کی انگوٹھی پہنی، اس پر محمد رسول اللہ کندہ کرایا بعدازاں ارشاد فرمایا۔ کسی شخص کے لیے زیبا نہیں کہ وہ اپنی انگوٹھی پر کندہ کرائے۔ اور

انگوٹھی اتار ڈالنا اور اس کو نہ پہننا:۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اسے پہنا پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس انگوٹھی نے میرا دھیان اور خیال تقسیم کر دیا۔ کبھی میں تمہاری طرف دیکھتا ہوں اور کبھی اس انگوٹھی کی طرف بعدازاں آپ نے اس انگوٹھی کو اتار ڈالا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی تیار کرائی اور آپ اس کو پہنتے تھے۔ آپ نے اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف کیا۔ لوگوں نے بھی ایسے ہی کیا پھر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور انگوٹھی کو اتارا اور ارشاد فرمایا۔ میں اس انگوٹھی کو پہنا کرتا تھا اور اس کا نگینہ اندر کی طرف رکھتا تھا بعدازاں آپ نے اس انگوٹھی کو اتار کر پھینک دیا۔ اور ارشاد فرمایا۔ خدا کی قسم میں اب دوبارہ اس انگوٹھی کو کبھی نہ پہنوں گا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں چاندی کی ایک انگوٹھی دیکھی ایک دن لوگوں نے بھی ایسی ہی انگوٹھیاں تیار کرائیں۔ اور پہنیں پھر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ انگوٹھی اتار ڈالی تو دوسرے

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵۲۹۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَّكَانَ جَعَلَ فَصَّهٗ فِيْ بَطْنِ كَفِّهٖ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ مِنْ ذَهَبٍ فَطَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ فَكَانَ يَخْتِمُ وَلَا يَلْبَسُهٗ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی تیار کرائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف کیا پھر لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں تیار کرائیں تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی کو اتار ڈالا۔ لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار ڈالیں۔ بعدازاں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ آپ اس سے صرف مہر لگاتے لیکن اسے پہنتے نہیں تھے۔

۵۲۹۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَّجَعَلَ فَصَّهٗ مِمَّا يَلِيْ بَطْنَ كَفِّهٖ فَاتَّخَذَ النَّاسُ الْخَوَاتِيْمَ فَاَلْقَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا اَلْبَسُهٗ اَبَدًا ثُمَّ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ فَاَدْخَلَهٗ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِ اَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِ عُثْمَانَ حَتّٰى هَلَكَ فِيْ بِئْرِ اَرِيْسٍ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور آپ نے اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا تو (آپ کو دیکھ کر) دوسرے لوگوں نے بھی ایسی ہی انگوٹھیاں تیار کرائیں۔ پھر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انگوٹھی کو اتار ڈالا۔ اور ارشاد فرمایا میں اب کبھی بھی اس انگوٹھی کو نہ پہنوں گا۔ اس کے بعد آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ اور اسے اپنے دست اقدس میں پہنے رہے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے بعد وہ انگوٹھی سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دستِ اقدس میں رہی پھر جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں۔ اس کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی حتیٰ کہ وہ اریس کے کنویں میں جا گری۔

نوٹ:۔ بعدازاں تلاش بسیار کے باوجود نہ ملی۔ لیکن اس دن سے فتنہ شروع ہو گیا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ لُبْسِ الثِّيَابِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْهَا

اس امر کا ذکر کہ کون سے کپڑے پہننا بہتر ہیں اور کون سے مکروہ

۵۲۹۹ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰنِيْ سَيِّئَ الْهَيْئَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ نَعَمْ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ اٰتَانِيَ اللّٰهُ فَقَالَ اِذَا كَانَ لَكَ مَالٌ فَلْيُرَ عَلَيْكَ .

سیدنا حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا وہ ارشاد فرماتے کہ میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپ نے مجھے میلے پرانے کپڑوں میں دیکھا، تو آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کچھ مال و متاع ہے؟ میں نے عرض کیا۔ ہاں! ہر طرح کا مال و دولت اللہ رب العزت نے مجھے عنایت فرمایا ہے۔ تو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تمہارے پاس مال و دولت ہے تو اس کا اثر تم پر ظاہر ہونا چاہیے! (اچھے اور صاف کپڑوں اور صاف و بہترین مکان کی صورتوں میں)

صفائی:۔ نوٹ:۔ حکماء کا اتفاق ہے کہ انسان کی صحت اور تندرستی کے لیے غذا سے بھی زیادہ صفائی اور پاکیزگی اہم ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہر روز بلاناغہ غسل کرنا پانچوں وقت وضو کرنا، کپڑے صاف اور اجلے رکھنا نیز مکان کی صفائی انسانی صحت کے لیے انتہائی اہم ہیں۔

ذِكْرُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ السِّيَرَاءِ

زرد لکیر دار ریشمی چادر پہننی ممنوع ہے

۵۳۰۰ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ رَأَى حُلَّةَ سِيَرَاءَ تُبَاعُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هَذَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ قَالَ فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مِنْهَا بِحُلَلٍ فَكَسَانِي مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا إِنَّمَا كَسَوْتُكَهَا لِتَكْسُوَهَا أَوْ لِتَبِيعَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ مِنْ أُمِّهِ مُشْرِكًا۔

امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ نے مسجد کے دروازے پر بکتا ہوا زرد لکیروں والی ریشمی چادروں کا ایک جوڑا ملاحظہ فرمایا۔ تو آپ نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ حضور کتنا اچھا ہوتا کہ آپ ان چادروں کو جمعۃ المبارک کے دن پہننے کے لیے لے لیتے (نیز اس وقت پہننے کے لیے) جب غیر ملکی وفود آپ کی خدمت میں آتے ہیں۔ تو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اسے تو وہ شخص پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر اس قسم کے متعدد جوڑے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیے گئے۔ آپ نے ان میں سے ایک جوڑا جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمایا۔ تو جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے یہ جوڑے پہناتے ہیں حالانکہ اس سے قبل آپ نے کیا ارشاد فرمایا تھا۔ تو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں نے تمہیں یہ جوڑا پہننے کے لیے نہیں دیا۔ بلکہ اس لیے دیا ہے کہ کسی دوسرے شخص کو پہناؤ یا فروخت کر دو۔ جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے وہ جوڑا اپنے ایک خالہ زاد بھائی کو بخش دیا جو مشرک تھا۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا سے ثابت ہوا کہ اپنے عزیزوں کو زرد لکیر دار ریشمی چادروں کے علاوہ دیگر ریشمی چادریں تحفۃً دینا جائز ہے

ذِكْرُ الرُّخْصَةِ لِلنِّسَاءِ فِي لُبْسِ السِّيَرَاءِ

عورتوں کے لیے سیراء پہننے کی اجازت

۵۳۰۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ریشمی سیراء کی بنی ہوئی ایک قمیص پہنے ہوئے دیکھا۔

۵۳۰۲ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدًا سِيَرَاءَ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو زرد لکیروں والی ریشمی چادر پہنے ہوئے ملاحظہ فرمایا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلسِّيَرَاءُ الْمُضَلَّعُ بِالْقَزِّ

سیرا ایک ایسا ریشمی کپڑا ہے جس میں زرد ریشمی لکیریں ہوتی ہیں

۵۲۰۳ عَنْ عَلِيٍّ يَقُولُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ سِيَرَاءَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَأَمَرَنِي فَأَمَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي۔

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ریشمی چادروں کا زرد لکیر دار ایک جوڑا پیش کیا گیا۔ آپ نے اس کو میرے پاس ارسال فرمایا۔ میں نے اسے پہنا تو آپ کے چہرہ انور پر ناراضگی دیکھی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں نے یہ تمہیں پہننے کے لیے نہیں دیا پھر آپ نے مجھے حکم فرمایا تو میں نے اسے اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

ذِكْرُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الْإِسْتَبْرَقِ

استبرق (ایک ریشمی کپڑا) پہننے کی ممانعت

۵۲۰۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ فَرَأَى حُلَّةَ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْتَعْ هَا فَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَحِينَ يَقْدَمُ عَلَيْكَ الْوَفْدُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ ثُمَّ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ حُلَلٍ مِنْهَا فَكَسَا عُمَرَ حُلَّةً وَكَسَا عَلِيًّا حُلَّةً وَكَسَا أُسَامَةَ حُلَّةً فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ ثُمَّ بَعَثْتَ إِلَيَّ فَقَالَ بِهَا وَاقْضِ بِهَا حَاجَتَكَ أَوْ شَقِّقْهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ بازار میں استبرق (ریشمی جوڑا) فروخت ہو رہا ہے۔ آپ اسے لے کر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اسے خرید لیجئے! اور جمعۃ المبارک کے دن اور جب غیر ملکی وفود آپ کے پاس آئیں اس کو پہنا کیجئے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس کو تو وہ شخص پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں پھر اسی قسم کے تین جوڑے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیے گئے! ان میں سے آپ نے ایک جوڑا حضرت عمر کو، ایک حضرت علی کو اور ایک حضرت اسامہ رضی اللہ عنہم کو بخشا تو جناب فاروق اعظم شہنشاہ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا حضور آپ نے قبل ازیں اس کے متعلق کیا ارشاد فرمایا تھا؟ (کہ یہ استعمال نہیں کرنا چاہیئے) پھر آپ نے یہ مجھے کیوں عنایت فرمایا؟ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس کو بیچ کر اپنی ضرورت پوری کیجئے۔ یا اس کے ٹکڑے کر کے اپنی عورتوں کی اوڑھنیاں بنایئے

صِفَةُ الْإِسْتَبْرَقِ

استبرق کیسا ہوتا ہے؟

۵۲۰۵ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ

جناب حضرت یحییٰ بن اسحاق رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سالمؒ

www.sirat-e-mustaqeem.com

سَالِمٌ مَا الْاِسْتَبْرَقُ قُلْتُ مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُولُ رَاٰى عُمَرُ مَعَ رَجُلٍ حُلَّةَ سُنْدُسٍ فَاُتِيَ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِ هٰذِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

نے پوچھا۔ استبرق کیا ہے؟ میں نے کہا ایک قسم کا سخت ریشمی کپڑا ہوتا ہے۔ سالم نے بتایا کہ میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ریشمی کپڑے کا ایک جوڑا ملاحظہ فرمایا اور آپ اس کو لے کر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور فرمایا۔ یہ خرید لیجئے۔

اٰخر تک حدیث پاک حسب سابق۔

ذِكْرُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الدِّيبَاجِ

دیبا پہننے کی ممانعت

۵۳۰۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ اسْتَسْقَى حُذَيْفَةَ فَاَتَاهُ دِهْقَانٌ بِمَاءٍ فِي اِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَحَذَفَهُ ثُمَّ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ مِمَّا صَنَعَ بِهِ وَقَالَ اِنِّي نَهَيْتُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَشْرَبُوا فِي اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الدِّيبَاجَ وَلَا الْحَرِيرَ فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْاٰخِرَةِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن حکیم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، نے پانی مانگا تو ایک اعرابی نے آپ کی خدمت میں چاندی کے برتن میں پانی پیش کیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اسے پھینک دیا۔ اور بعد ازاں لوگوں کے سامنے اس کو استعمال کرنے کی معذرت کر دی) اور فرمایا۔ مجھے اس کی ممانعت ہے میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا سونے اور چاندی کے برتن میں مت پیو۔ دیبا اور حریر نہ پہنو۔ یہ کافروں کے لیے دنیا میں ہے اور ہمارے لیے آخرت میں ہے۔

لُبْسُ الدِّيبَاجِ الْمَنْسُوجِ بِالذَّهَبِ

ایسا دیبا پہننا جس میں سنہری کام کیا گیا ہو!

۵۳۰۷ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ اَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ اِنَّ سَعْدًا كَانَ اَعْظَمَ النَّاسِ وَاِنَّ سَعْدًا قَالَ اِنَّ اَطْوَلَهُ ثُمَّ بَكَى فَاَكْثَرَ الْبُكَاءَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلَى اُكَيْدِرَ صَاحِبِ دُومَةَ بَعْثًا فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ مَنْسُوجَةٍ فِيهَا الذَّهَبُ فَلَبِسَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَعَدَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ وَنَزَلَ وَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمِسُونَهَا بِاَيْدِيهِمْ فَقَالَ اَتَعْجَبُونَ مِنْ هٰذِهِ لَمَنَادِيلُ

جناب حضرت واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں جناب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے میں نے آپ کو سلام عرض کیا۔ تو انہوں نے دریافت کیا آپ کون ہیں۔ میں نے کہا میں عمرو کا بیٹا واقد ہوں۔ اور حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ، جو بہت بڑے صحابی تھے کا پوتا ہوں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ، نے فرمایا کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تو بہت بڑے عظیم اور طویل القامت شخص تھے۔ یہ فرمانے کے بعد وہ بہت زیادہ روئے بعد ازاں فرمایا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیدر بادشاہ کے پاس ایک لشکر بھیجا جو دومہ کا سردار تھا۔ اس نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ریشم اور سونے کا بنا ہوا ایک جبہ بھیجا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہنا

www.sirat-e-mustaqeem.com

سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِمَّا تَرَوْنَ.

بعازاں آپ منبر پر کھڑے ہوئے۔ آپ پھر بیٹھ گئے اور بات تک نہ فرمائی اور پھر منبر سے نیچے تشریف لائے لوگ اس جبے کو اپنے ہاتھوں سے چھونے لگے۔ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیا تم اسے دیکھ کر حیران ہوتے ہو۔ جنت میں حضرت سعد

بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے بہتر اور افضل ہیں۔

نوٹ (۱) سیدنا حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ بہت بڑے اور جلیل القدر صحابی تھے۔ نیز آپ قبیلہ اوس کے سردار تھے آپ کو جنگ احد میں ایک تیر لگا جس سے آپ شہید ہو گئے۔

(۲) دومہ مدینہ منورہ سے ۱۳ تیرہ منزلوں کے فاصلے پر ایک جگہ کا نام ہے۔

(۳) لوگ اس جبے کو چھونے لگے اور اس طرح اس کی چمک و دمک سے حیران ہونے لگے۔

(۴) سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال جنت میں اس جبے سے کہیں زیادہ بہترین ہیں۔ تو دوسرے لباس اور کپڑوں کا کیا حال ہوگا۔ تاہم یہ حدیث مبارکہ اگلی حدیث پاک سے منسوخ ہے

ذِكْرُ نَسْخِ ذٰلِكَ

حدیث ہذا کے منسوخ ہونے کا بیان

۵۲۰۸ عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ لَبِسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَاءً مِنْ دِيبَاجٍ أُهْدِيَ لَهُ نُقَّ أَوْ شَكَّ أَنْ تُنْزَعَهُ فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ لَهُ قَدْ أَوْشَكَ مَا نَزَعْتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَهَانِي عَنْهُ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَاءَ عُمَرُ يَبْكِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَرِهْتَ أَمْرًا أَعْطَيْتَنِيهِ قَالَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهُ لِتَلْبَسَهُ إِنَّمَا أَعْطَيْتُكَهُ لِتَبِيعَهُ فَبَاعَهُ عُمَرُ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیبا کی ایک قبا پہنی جو آپ کی خدمت اقدس میں تحفتہً پیش کی گئی تھی۔ اور پھر تھوڑی دیر کے بعد آپ نے اسے اتار دیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھیج دی۔ لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابھی آپ نے اس کو کیوں اتار دیا۔ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے اسے پہننے سے منع فرمایا۔ یہ سن کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ روتے ہوئے حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے مجھے وہ چیز عنایت فرمائی جسے آپ ناپسند فرماتے ہیں تو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے یہ تمہیں پہننے کے لیے نہیں دی۔ بلکہ اس لیے دی ہے تاکہ تم اسے فروخت کر دو۔ تو جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اسے دو ہزار درہم میں فروخت کیا۔

اَلتَّشْدِيدُ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ وَأَنَّ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ.

ریشم پہننے کی سزا اور جو شخص اسے دنیا میں پہنے گا وہ آخرت میں نہ پہن سکے گا

۵۲۰۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ وَيَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے اور ارشاد فرما رہے تھے۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا فَلَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ.

نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص دنیا میں ریشمی کپڑا پہنے گا اسے آخرت میں کوئی حصہ نہ ملے گا۔

۵۳۱۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَا تُلْبِسُوا نِسَاءَكُمُ الْحَرِيرَ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اپنی عورتوں کو ریشمی کپڑا مت پہناؤ۔ کیونکہ میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دنیا میں ریشمی کپڑا پہنے گا اسے آخرت میں نہ ملے گا۔

۵۳۱۱ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ فَقَالَ سَلْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَلْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَسَأَلَتْ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَفْصٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا فَلَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ.

سیدنا حضرت عمران بن حطان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا ریشمی کپڑا پہننا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا تم عائشہ سے دریافت کرو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کرو میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا۔ آپ نے بتایا کہ مجھے حضرت ابوحفص رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دنیا میں ریشمی کپڑا پہنے آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

۵۳۱۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ریشمی کپڑا وہ شخص پہنتا ہے۔ جس شخص کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔

۵۳۱۳ عَنْ عَلِيٍّ الْبَارِقِيِّ قَالَ أَتَتْنِي امْرَأَةٌ تَسْتَفْتِينِي فَقُلْتُ لَهَا هٰذَا ابْنُ عُمَرَ فَاتَّبَعَتْهُ تَسْأَلُهُ وَاتَّبَعْتُهَا أَسْمَعُ مَا يَقُولُ قَالَتْ أَنْتِنِي فِي الْحَرِيرِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت علی بارقی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں۔ کہ میرے پاس ایک عورت مسئلہ دریافت کرنے آئی۔ میں نے بتایا یہ ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان سے دریافت کیجئے گا وہ عورت مسئلہ دریافت کرنے کے لیے آپ کے پیچھے گئی اور میں اس کے پیچھے سننے کو گیا۔ کہتے ہیں کہ اس عورت نے کہا مجھے ریشمی کپڑے میں فتویٰ دو۔ انہوں نے فرمایا کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔

ذِكْرُ النَّهْيِ عَنِ الثِّيَابِ الْقَسِّيَّةِ

ریشمی کپڑے پہننے ممنوع ہیں

۵۳۱۴ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ نَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ وَعَنْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم فرمایا۔ اور سات باتوں سے منع فرمایا۔ آپ نے ہمیں سونے کی انگوٹھیوں

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيَّةِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ وَالْحَرِيرِ.

اور چاندی کے برتنوں اور ریشمی پاپاجاموں سے منع فرمایا۔ نیز آپ نے قسی استبرق دیبا اور حریر سے بھی منع فرمایا (یہ سب ریشمی کپڑے ہیں)

اَلرُّخْصَةُ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ

ریشم پہننے کی رخصت

۵۳۱۵ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ ابْنِ الْعَوَّامِ فِي قُمُصِ حَرِيرٍ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمان بن عوف اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت بخشی۔ اس لیے کہ ان حضرات کو کھجلی ہوگئی تھی۔

نوٹ:۔ یہ اجازت مخصوص حالات میں کھجلی کی وجہ سے تھی۔ کیونکہ ریشم سے تکلیف نہیں ہوتی۔ اور بعض حکماء کے نزدیک خارش و کھجلی کے لیے ریشمی کپڑا پہننا مفید ہے۔

۵۳۱۶ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ فِي قَمِيصِ حَرِيرٍ كَانَتْ بِهِمَا حِكَّةٌ يَعْنِي لِحِكَّةٍ. ۔ ترجمہ جواپر گذرا۔

۵۳۱۷ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ ابْنِ فَرْقَدٍ فَجَاءَ كِتَابُ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ اِلَّا مَنْ لَيْسَ لَهُ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا هٰكَذَا وَقَالَ اَبُو عُثْمَانَ بِاِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْاِبْهَامَ فَرَاَيْتُهُمَا اَزْرَارَ الطَّيَالِسَةِ حَتّٰى رَاَيْتُ الطَّيَالِسَةَ

سیدنا حضرت ابوعثمان نہدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم حضرت عتبہ بن فرقد کے ہمراہ تھے۔ اسی دوران جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا فرمان پہنچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ریشم کا کپڑا صرف وہ ہی شخص پہنتا ہے جس کا دنیا اور آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ مگر ابوعثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی دو انگلیوں سے اتنا اشارہ فرمایا۔ جو انگوٹھے کے نزدیک ہیں یعنی دو درمیانی انگلیاں ملا کر میں سمجھتا ہوں جیسے طیلسان کی گھنڈیاں۔ بعد ازاں میں نے طیلسان کو دیکھا وہ ایک معروف کپڑا ہے۔ جسے کندھے پر ڈالتے ہیں۔

۵۳۱۸ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ لَمْ يُرَخِّصْ فِي الدِّيبَاجِ اِلَّا مَوْضِعَ اَرْبَعِ اَصَابِعَ.

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چار انگلیوں کے سوا ریشم پہننے کی اجازت نہیں بخشی۔

نوٹ:۔ اگر اشد ضرورت میں ریشم کا کپڑا استعمال کرنا ضروری ہو تو زیادہ سے زیادہ چار انگل استعمال ہو سکتا ہے۔

لُبْسُ الْحُلَلِ

کپڑوں کے جوڑے پہننا

۵۳۱۹ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ مُتَرَجِّلًا لَمْ اَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ اَحَدًا هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ.

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو لال جوڑا پہنے بالوں میں کنگھی کیے ہوئے دیکھا اتنا حسین و جمیل اور خوبصورت جتنا اس سے قبل میں نے کسی کو نہیں دیکھا تھا۔ اور نہ بعد میں دیکھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

لُبْسُ الْحِبَرَةِ

۵۳۲۰ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِبَرَةَ.

یمنی چادر پہننا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کپڑوں میں سے یمنی چادر سب سے زیادہ پسند تھی

ذِكْرُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ

۵۳۲۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُعَصْفَرَانِ فَقَالَ هٰذِهٖ ثِيَابُ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا.

کسم کے رنگ والے کپڑے پہننا ممنوع ہیں

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسم کے رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے ملاحظہ فرمایا۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ کفار کے کپڑے ہیں لہذا تم انہیں نہ پہنو۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا سے ثابت ہوا لباس اور طور و اطوار میں کفار کی سی مشابہت ممنوع ہے۔

۵۳۲۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ مُعَصْفَرَانِ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اذْهَبْ فَاطْرَحْهُمَا عَنْكَ قَالَ اَيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فِي النَّارِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ کسم کے رنگے ہوئے دو کپڑے پہن کر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور ارشاد فرمایا۔ جاؤ انہیں پھینک دو۔ آپ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس جگہ پھینکوں؟ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آگ میں۔

۵۳۲۳ عَنْ عَلِيٍّ يَقُوْلُ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبُوْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَاَنَا رَاكِعٌ.

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی، ریشمی اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے اور رکوع میں تلاوت کلام مجید سے منع فرمایا۔

لُبْسُ الْخَضِرِ مِنَ الثِّيَابِ

سبز کپڑے پہننا

۵۳۲۴ عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ.

سیدنا حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ نے مروی ہے۔ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دو سبز کپڑے پہنے ہوئے باہر تشریف لائے

لُبْسُ الْبُرُوْدِ

چادریں پہننا

۵۳۲۵ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهٗ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا اَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا

جناب حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی تکالیف اور مشکلات کا شکوہ کیا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ معظمہ کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلَا تَدْعُوا اللّٰهَ لَنَا۔

سائے میں چادر پر تکیہ لگائے تشریف فرما تھے۔ ہم نے عرض کیا آپ ہمارے لیے خداوند قدوس سے مدد نہیں مانگتے اور ہمارے لیے دعا نہیں فرماتے۔

۵۳۲۶ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَسَجْتُ هٰذِهِ بِيَدَيَّ أَكْسُوكَهَا فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَإِنَّهُ لَإِزَارُهُ۔

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک خاتون چادر لے کر آئیں۔ سہل نے کہا کیا تمہیں علم ہے کہ وہ چادر کیسی تھی؟ انہوں نے کہا ہاں یہی شملہ اور اس کے حاشیوں پر کڑھائی کی گئی تھی اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اس چادر کو اپنے ہاتھوں سے بنا ہے۔ (نقش و نگار کیے ہیں) اور میں یہ آپ کی خدمت میں پہننے کے لیے پیش کروں گی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرورت کے مدنظر اس کو لے لیا جب آپ باہر تشریف لائے تو اسی چادر کا تہ بند باندھے ہوئے تھے۔

اَلْاَمْرُ بِلُبْسِ الْبِيضِ مِنَ الثِّيَابِ

سفید کپڑے پہننے کا حکم:۔

۵۳۲۷ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ پاکیزہ اور صاف و شفاف ہوتے ہیں۔ اور اپنے مردوں کو سفید کپڑوں میں کفن دیا کرو۔

۵۳۲۸ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ فَلْيَلْبَسْهَا أَحْيَاؤُكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم سفید کپڑے پہنا کرو۔ زندہ بھی پہنیں اور مردوں کو ان کا کفن دو۔ کیونکہ یہ کپڑے عمدہ ہیں۔

لُبْسُ الْاَقْبِيَةِ

قبا پہننا

۵۳۲۹ عَنْ مِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي قَالَ فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهُ فَقَالَ هٰذَا لَكَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَلَبِسَهُ مَخْرَمَةُ۔

سیدنا حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائیں تقسیم فرمائیں اور مخرمہ کو نہ دی۔ تو آپؓ نے مجھ سے ارشاد فرمایا۔ بیٹا میرے ہمراہ چلئے ہم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں چلیں۔ میں ان کے ہمراہ گیا۔ تو آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا۔ آپ اندر جائیں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلائیں میں نے جا کر بلایا سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قباؤں میں سے ایک قبا پہنے ہوئے باہر تشریف لائے آپ نے ارشاد فرمایا۔ میں نے تو یہ آپ کے لیے رکھی ہوئی تھی۔ مخرمہ رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا اور اس کے بعد اسے پہن لیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

لُبْسُ السَّرَاوِيلِ

۵۳۳۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ.

شلوار پہننا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو میدانِ عرفات میں یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا، جس شخص کو تہ بند نہ ملے وہ شلوار پہنے۔ اور جس شخص کو چپل نہ ملے وہ موزے پہن لے۔

اَلتَّغْلِيظُ فِي جَرِّ الْإِزَارِ

۵۳۳۱ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

تہ بند بہت زیادہ لٹکانا ممنوع

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص غرور اور فخر سے اپنی چادر (یا شلوار) ٹخنوں سے نیچے لٹکاتا تھا تو وہ شخص قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جاتا ہے۔

نوٹ:۔ اس سے مراد سابقہ امتوں میں سے کوئی شخص ہے اور یہ غرور و تکبر کی سزا ہے ازار لٹکانا اتنا بڑا گناہ نہیں تاہم فخر اور غرور کی نیت سے لٹکانا گناہ ہے۔

۵۳۳۲ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ أَوْ قَالَ إِزَارَهُ الَّذِي يَجُرُّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اپنے کپڑے کو فخر اور غرور سے لٹکایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس شخص کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔

۵۳۳۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنْ مَخِيلَةٍ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَنْظُرْ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے ہی فرمایا جیسے اوپر گذرا۔

مَوْضِعُ الْإِزَارِ

۵۳۳۴ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ الْإِزَارِ إِلَى أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ وَالْعَضَلَتَيْنِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلُ فَإِنْ أَبَيْتَ فَمِنْ وَرَاءِ السَّاقِ وَلَا حَقَّ لِلْكَعْبَيْنِ فِي الْإِزَارِ

تہ بند کس جگہ تک ہونا چاہیئے

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تہ بند پنڈلیوں تک ہونا چاہیئے! جہاں پر بہت زیادہ گوشت ہوتا ہے وہاں تک۔ اگر اس سے زیادہ چاہو تو اور نیچا سہی اگر اس سے بھی زیادہ نیچا کرنا چاہو تو مزید نیچے پنڈلیوں کے آخر تک تاہم ٹخنوں کو ازار کے اندر نہیں ہونا چاہیئے۔

نوٹ:۔ یعنی ٹخنے تہ بند کے نیچے نہ آئیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ

چادر کو ٹخنوں سے نیچے رکھنا

۵۳۳۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا تَحْتَ الْكَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِی النَّارِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ٹخنوں سے نیچے (لٹکنے والی چادر) جہنم میں جائے گی۔

۵۳۳۶ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِی النَّارِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ٹخنوں سے نیچے (لٹکنے والی چادر) جہنم میں جائے گی۔

اِسْبَالُ الْاِزَارِ

چادر لٹکانا

۵۳۳۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا یَنْظُرُ اِلٰی مُسْبِلِ الْاِزَارِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ رب العزت ازار لٹکانے والے کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا

۵۳۳۸ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا یُزَكِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اَلْمَنَّانُ بِمَا اَعْطٰی وَالْمُسْبِلُ اِزَارَهٗ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین آدمیوں کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا اور نہ ہی ان کو گناہوں سے پاک فرمائے گا۔ اور انہیں انتہائی دردناک عذاب ہوگا ایک تو وہ شخص جو کچھ دے کر احسان جتلائے۔ دوسرا وہ شخص جو ازار لٹکائے تیسرا وہ شخص جو جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال فروخت کرے۔

۵۳۳۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْبَالُ فِی الْاِزَارِ وَالْقَمِیْصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَیْئًا خُیَلَاءَ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ازار، قمیص اور عمامہ ان تینوں میں سے کسی ایک کو تکبر سے لٹکائے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

نوٹ: ازار یا چادر کا لٹکانا یہ ہے کہ اسے ٹخنوں سے نیچے لٹکائے۔ کرتے کا لٹکانا یہ ہے کہ وہ ازار سے بڑھ جائے یا آستینیں لمبی رکھے یا ضرورت سے زیادہ دامن چوڑا کرے۔ عمامے کا لٹکانا یہ ہے کہ شملے کو بہت طویل اور لمبا چھوڑے سر سے تک آدھی پیٹھ سے زیادہ جیسے بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ یہ بھی اس لیے ہے کہ کپڑا بے کار خرچ ہوتا ہے۔ اور اس کی بجائے اگر یہی کپڑا دوسرے کسی مسلمان بھائی کو دے دے تو بہتر ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر ازار یا کرتا ٹخنوں سے نیچے ہو تو یہ اکثر مٹی میں خراب ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات آدمی چلتے چلتے اس میں الجھ کر گر پڑتا ہے۔

۵۳۴۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ.

کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی قمیص غرور اور تکبر سے لٹکائے۔ قیامت کے دن اللہ رب العزت اس کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بے اختیاری سے میری ازار کا ایک کونا لٹک جاتا ہے۔ البتہ اگر میں اس کا خیال رکھوں تو یہ نہیں لٹکے گا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو غرور و تکبر سے یہ کام کرتے ہیں۔

نوٹ: حدیث ہذا سے معلوم ہوا کہ سبب حرمت غرور اور تکبر ہے اگر کسی شخص کے مزاج میں تکبر نہ ہو اور اس کا پائجامہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائے تو وہ گنہگار نہ ہوگا افضل یہ ہے کہ ازار کے بارے میں احتیاط رکھے اور اسے ٹخنوں سے نیچے نہ ہونے دے۔

ذُيُولُ النِّسَاءِ

عورتیں اپنا دامن کتنا لٹکائیں؟

۵۳۴۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ يَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذُيُولِهِنَّ قَالَ تُرْخِينَهُ شِبْرًا قَالَ قَالَتْ إِذًا تَنْكَشِفَ أَقْدَامُهُنَّ قَالَ تُرْخِينَهُ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص تکبر اور غرور سے اپنا کپڑا لٹکائے۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتیں اپنے دامنوں کے ساتھ کیا کریں؟ تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، وہ ایک بالشت کے برابر لٹکائیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاؤں کھل جائیں گے! تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورتیں ایک ہاتھ تک کے برابر لٹکائیں اور اپنا دامن اس سے زیادہ نہ کریں۔

۵۳۴۲ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُيُولَ النِّسَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْخِينَ شِبْرًا قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِذًا يَنْكَشِفَ عَنْهَا قَالَ تُرْخِينَ ذِرَاعًا لَا تَزِدْنَ عَلَيْهِ.

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے عورتوں کے دامن کے متعلق دریافت کیا

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عورتیں ایک بالشت لٹکائیں۔ انہوں نے عرض کیا اس قدر لٹکانے میں تو ان کے پاؤں کھل جائیں گے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تو وہ ایک ہاتھ بڑھالیں اس سے زیادہ نہ کریں۔

۵۳۴۳ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ذَكَرَ فِي الْإِزَارِ مَا ذَكَرَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَكَيْفَ بِالنِّسَاءِ قَالَ يُرْخِينَ شِبْرًا قَالَ إِذًا تَبْدُوَ أَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَذِرَاعٌ لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ.

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا عورت اپنے ازار کو کتنا لٹکائے؟ آپ نے فرمایا۔ ایک بالشت۔ انہوں نے عرض کیا اس سے تو پاؤں کھل جائیں گے تو سرور کونین صلی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو ایک ہاتھ اس سے زیادہ نہ کرے۔

۵۳۴۲ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ تَجُرُّ الْمَرْاَةُ مِنْ ذَيْلِهَا قَالَ شِبْرًا قَالَتْ اِذًا يَنْكَشِفَ عَنْهَا قَالَ ذِرَاعٌ لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ

ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا عورت اپنا دامن کتنا لٹکائے آپ نے فرمایا ایک بالشت۔ انہوں نے کہا اتنا تو کھل جائے گا۔ آپ نے فرمایا اچھا ایک ہاتھ سے زیادہ نہ کرے۔

النَّهْيُ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ

سارے جسم پر کپڑا لپیٹنا

نوٹ:۔ سارے بدن پر اس طرح کپڑا لپیٹنا کہ ہاتھ پاؤں باہر نہ نکل سکیں ممنوع ہے۔

۵۳۴۳ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَ اَنْ يَّحْتَبِيَ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے بدن پر کپڑا لپیٹنے سے منع فرمایا۔ اور یہ کہ آدمی ایک کپڑے میں گوٹ لگا کر (کتے کی طرح) بیٹھے۔ اور اس کپڑے سے اس کی شرمگاہ پر کچھ نہ ہو

نوٹ:۔ دونوں پاؤں سامنے کھڑے کر کے سرین کو زمین پر رکھ کر جب کہ شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو۔

۵۳۴۴ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَ اَنْ يَّحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے بدن پر کپڑا لپیٹنے سے منع فرمایا اور یہ کہ آدمی ایک کپڑے میں گوٹ لگا کر (کتے کی طرح) بیٹھے اور اس کپڑے سے اس کی شرمگاہ پر کچھ نہ ہو۔

النَّهْيُ عَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ

صرف ایک کپڑے میں بدن لپیٹنا ممنوع ہے

۵۳۴۵ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَ اَنْ يَّحْتَبِيَ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے بدن پر ایک ہی کپڑا لپیٹ لینے اور ایک ہی کپڑے میں گوٹ مارنے سے منع فرمایا۔

کیونکہ اس طرح آدمی قیدی کی طرح ہو جاتا ہے۔ جس کے ہاتھ اور پاؤں جکڑے ہوئے ہوں اور اس امر کا احتمال ہے کہ وہ چلتے چلتے گر پڑے

لُبْسُ الْعَمَائِمِ الْحَرْقَانِيَّةِ

سیاہ عمامہ باندھنا

۵۳۴۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَامَةً حَرْقَانِيَّةً۔

سیدنا حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔

نوٹ:۔ حدیث مبارک میں لفظ حرقانیہ آیا ہے جو حرق سے بنا ہے۔ اس کا مطلب جلانا ہے، جیسے جب کوئی چیز انگاروں میں جلائی جائے تو وہ سیاہ اور کالی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح عمامے کا رنگ سیاہ تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

لُبْسُ الْعَمَائِمِ السُّوْدِ

سیاہ رنگ کی پگڑیاں باندھنا

۵۳۴۹ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز مکہ مکرمہ میں احرام کے بغیر سیاہ پگڑی باندھے داخل ہوئے۔

۵۳۵۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا اضافہ ہے "بغیر احرام کے"

اِرْخَاءُ طَرَفِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ

دو کندھوں کے درمیان شملہ لٹکانا

۵۳۵۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ السَّاعَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخٰى طَرَفَهَا بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ۔

سیدنا حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے منبر پر دیکھ رہا ہوں اور اس کا شملہ دو کندھوں کے درمیان لٹک رہا ہے۔

اَلتَّصَاوِيْرُ

تصویریں

۵۳۵۲ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ۔

سیدنا حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا یا تصویر ہو۔

۵۳۵۳ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ۔

سیدنا حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا اور تصویر ہو۔

۵۳۵۴ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ عِنْدَهٗ سَهْلَ ابْنَ حُنَيْفٍ فَاَمَرَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِنْسَانًا يَنْزِعُ نِمَطًا تَحْتَهٗ فَقَالَ لَهٗ سَهْلٌ لِمَ تَنْزِعُ قَالَ لِاَنَّ فِيْهِ تَصَاوِيْرَ وَقَدْ قَالَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ اَلَمْ يَقُلْ اِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّهٗ اَطْيَبُ لِنَفْسِيْ۔

جناب حضرت عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپؓ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گئے اور ان کے پاس حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو دیکھا جناب ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم فرمایا کہ وہ آپؓ کے نیچے سے بچھونا نکالے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیوں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اس میں تصاویر ہیں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے، کیا تمہیں علم ہے؟ سہل نے جواب دیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یہ بھی تو ہے کہ اگر کپڑے میں تصاویر کے نقش و نگار ہوں تو کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ ہاں لیکن مجھے یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کسی قسم کی تصاویر نہ دیکھوں۔

۵۳۵۵ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ قُلْتُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْأَوَّلِ قَالَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ يَقُولُ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ .

کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔ حدیث ہذا کے راوی بسر فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ علیل ہوئے۔ اور ہم ان کی عیادت کے لیے ان کے دروازے پر گئے وہاں ایک ایسا پردہ لٹک رہا تھا جس پر تصویر تھی میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا حضرت زید رضی اللہ عنہ نے پہلے دن تصویر کے متعلق ہمیں کیا کہا تھا؟ عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کیا تم نے نہیں سنا آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر کپڑے میں تصاویر ہوں تو کوئی حرج نہیں

۵۳۵۶ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ صَنَعْتُ طَعَامًا فَدَعَوْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ فَدَخَلَ فَرَأَى سِتْرًا فِيهِ تَصَاوِيرُ فَخَرَجَ وَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَصَاوِيرُ .

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے کھانا تیار کیا اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا۔ آپ تشریف لائے تو آپ نے ایک پردہ ملاحظہ فرمایا جس پر تصاویر بنی ہوئی تھیں۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے۔ اور ارشاد فرمایا۔ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں تصاویر ہوں۔

۵۳۵۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرْجَةً ثُمَّ دَخَلَ وَقَدْ عَلَّقْتُ قِرَامًا فِيهِ الْخَيْلُ أُولَاتُ الْأَجْنِحَةِ قَالَ فَلَمَّا رَآهُ قَالَ انْزِعِيهِ .

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور پھر اندر تشریف لائے میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا جس پر پروں والے گھوڑوں کی تصاویر بنی ہوئی تھیں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ملاحظہ فرمانے کے بعد حکم فرمایا۔ اسے نکال دیجئے۔

۵۳۵۸ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تِمْثَالُ طَيْرٍ مُسْتَقْبَلَ الْبَيْتِ إِذَا دَخَلَ الدَّاخِلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ حَوِّلِيهِ فَإِنِّي كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا قَالَتْ وَكَانَ لَنَا قَطِيفَةٌ نَلْبَسُهَا فَلَمْ نَقْطَعْهُ .

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے گھر میں ایک ایسا کپڑا تھا جس پر چڑیوں کی تصاویر بنی ہوئی تھیں۔ جب کوئی شخص اندر داخل ہوتا تو پردہ سامنے ہوتا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے عائشہ اس کو الٹ دیجئے! کیونکہ جب میں داخل ہوتا ہوں اور اسے دیکھتا ہوں تو دنیا یاد آتی ہے۔ اور ہمارے پاس ایک ایسی چادر تھی جس پر نقش و نگار تھے ہم اس کو پہنتے تھے اور ہم نے اس کو (نقش و نگار اتارنے کے لیے) کاٹا نہیں۔

۵۳۵۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَيْتِي ثَوْبٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ فَجَعَلْتُهُ إِلَى سَهْوَةٍ فِي الْبَيْتِ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَيْهِ بُكْرَةً قَالَ يَا عَائِشَةُ أَخِّرِيهِ عَنِّي فَنَزَعْتُهُ فَجَعَلْتُهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے گھر میں ایک کپڑا تھا جس پر تصاویر بنی ہوئی تھی۔ میں نے اس کو روشندان پر لٹکا دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف نماز پڑھا کرتے پھر فرمایا اے عائشہ ہٹا دے اس کو میں نے اتار

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَسَائِدَ۔

کرا کے تکیے بنا ڈالے۔

۵۳۶۰ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيهِ تَصَاوِيرُ فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَ فَقَطَعْتُهُ وَسَادَتَيْنِ قَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حِينَئِذٍ يُقَالُ لَهُ رَبِيعَةُ بْنُ عَطَاءٍ اَنَا سَمِعْتُ اَبَا مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْقَاسِمَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَفِقُ عَلَيْهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے گھر میں ایک کپڑا تھا جس پر تصاویر بنی ہوئی تھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور اسے اتار ڈالا بعد ازاں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اسے کاٹ کر اس کے دو تکیے بنائے محفل میں سے ایک شخص جس کا نام ربیعہ بن عطا تھا بولا کہ میں نے ابو محمد (قاسم) کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تکیہ لگاتے تھے۔

ذِكْرُ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا

لوگوں میں سے سب سے زیادہ عذاب کن کو ہوگا

۵۳۶۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ عَلَى سَهْوَةٍ لِي فِيهِ تَصَاوِيرُ فَنَزَعَهُ وَقَالَ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللّٰهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لائے اور میں نے روشن دان پر ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا جس پر تصاویر بنی ہوئی تھیں۔ آپ نے اسے اتار ڈالا اور ارشاد فرمایا۔ قیامت کے روز سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی تصاویر بناتے ہیں۔

۵۳۶۲ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ فَلَمَّا رَاٰهُ تَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ هَتَكَهُ بِيَدِهِ وَقَالَ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِينَ يُشَبِّهُونَ بِخَلْقِ اللّٰهِ۔

ترجمہ حسب سابق البتہ اس میں اس قدر زیادہ ہے کہ جب آپ نے اس پردے کو ملاحظہ فرمایا۔ تو آپ کے چہرہ انور کا رنگ متغیر ہو گیا اور اس کے بعد آپ نے اسے اپنے دست انور سے پھاڑ ڈالا۔

ذِكْرُ مَا يُكَلَّفُ اَصْحَابُ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

قیامت کے دن مصوروں کے عذاب کا ذکر

۵۳۶۳ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَقَالَ اِنِّي اُصَوِّرُ هٰذِهِ التَّصَاوِيرَ فَمَا تَقُولُ فِيهَا فَقَالَ ادْنُهْ فَدَنَا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنْ

جناب حضرت نضر بن انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا اسی دوران عراق کا رہنے والا ایک شخص آیا اور اس نے آکر کہا۔ میں تصاویر بناتا ہوں آپ کیا فرماتے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا۔ قریب آئیے قریب آئیے۔ میں نے حضور انور صلی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ.

ڈالنے کا حکم دیا جائے گا۔ اور وہ اس میں جان نہ ڈال سکے گا۔

۵۳۶۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً عُذِّبَ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا.

کہ وہ اس میں جان نہ ڈال سکے گا۔ اور وہ اس میں جان نہ ڈال سکے گا۔

۵۳۶۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ.

۵۳۶۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ الَّذِينَ يَصْنَعُونَهَا يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ.

جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا ہے۔ اس میں زندگی ڈالو۔

۵۳۶۷ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ.

۵۳۶۸ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ اللّٰهَ فِي خَلْقِهِ.

بناتے ہیں۔

ذِكْرُ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا

۵۳۶۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ.

۵۳۷۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَأْذَنَ جِبْرِيلُ

علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ جو شخص دنیا میں کوئی تصویر بنائے گا۔ قیامت کے دن اسے اس تصویر میں جان

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص تصویر بنائے گا اسے اس وقت تک عذاب دیا جاتا رہے گا۔ جب تک

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص تصویر بنائے گا اسے اس وقت تک عذاب دیا جاتا رہے گا۔ جب تک کہ وہ اس میں جان نہ ڈال سکے۔ اور اس وہ میں جان نہ ڈال سکے گا۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تصویریں بنانے والے یہ لوگ قیامت کے دن عذاب میں مبتلا ہوں گے ان سے کہا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تصویریں بنانے والے یہ لوگ قیامت کے دن عذاب میں مبتلا ہوں گے ان سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا ہے۔ اس میں زندگی ڈالو

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی تصاویر

سب سے بڑھ کر عذاب کس کو ہوگا؟

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب تصاویر بنانے والوں کو ہوگا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْخُلْ فَقَالَ كَيْفَ أَدْخُلُ فِي بَيْتِكَ سِتْرٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ فَإِمَّا أَنْ تَقْطَعَ رُؤُوسَهَا أَوْ يُجْعَلَ بِسَاطًا يُوطَأُ فَإِنَّا مَعْشَرَ الْمَلَائِكَةِ لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَصَاوِيرُ.

جناب جبرئیل علیہ السلام نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آؤ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا۔ کس طرح آؤں؟ یہاں تو ایسا پردہ لٹک رہا ہے جس پر تصاویر بنی ہوئی ہیں۔ یا تو آپ ان کا سر کاٹ ڈالیں یا انہیں بچھا دیں تاکہ یہ روندی جائیں کیونکہ ہم فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصاویر ہوں۔

اللُّحُفُ

اوڑھنے کی چادریں

۵۳۷۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي فِي لُحُفِنَا قَالَ سُفْيَانُ مَلَاحِفِنَا.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اوڑھنے کے لیے چادروں میں نماز ادا نہیں فرماتے تھے۔

صِفَةُ نَعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی کس طرح کی تھی؟

۵۳۷۲ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُمَا قِبَالَانِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی میں دو تسمے تھے۔

نوٹ: یعنی ہر ایک جوتی کے ایک تسمے میں انگوٹھا اور اس کے قریب والی انگلی رکھتے۔ اور دوسرے تسمے میں باقی ماندہ انگلیاں۔

۵۳۷۳ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ قَالَ كَانَتْ لِنَعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ.

سیدنا حضرت عمرو بن اوس رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے۔ کہ حضور کی جوتے کے دو تسمے تھے۔

ذِكْرُ النَّهْيِ عَنِ الْمَشْيِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ

ایک جوتی پہن کر چلنا ممنوع ہے

۵۳۷۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ حَتَّى يُصْلِحَهَا.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم میں سے کسی ایک شخص کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے۔ تو وہ صرف ایک جوتی میں نہ چلے جب تک کہ وہ درست نہ کرلے۔

نوٹ: ایک پاؤں میں جوتی اور دوسرا پاؤں ننگا رکھنا اس طرح چلنا منع ہے۔ کیونکہ اس طرح پاؤں اوپر نیچے پڑتا ہے اور اس سے بیماری بھی پیدا ہوتی ہے۔ نیز یہ بد وضع بھی ہوتا ہے۔

۵۳۷۵ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى جَبْهَتِهِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ تَزْعُمُونَ

جناب حضرت ابوزرعہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، کو پیشانی پہ ہاتھ پھیرتے دیکھا

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَنِّیْ اَکْذِبُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْھَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ اَحَدِکُمْ یَمْشِ فِی الْاُخْرٰی حَتّٰی یُصْلِحَھَا۔

اور آپ فرماتے تھے۔ اے اہل عراق! کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان باندھتا ہوں؟ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ جب تم میں سے کسی شخص کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ دوسری جوتی پہن کر نہ چلے جب تک وہ اسے ٹھیک نہ کرلے۔

مَاجَآءَ فِی الْاَنْطَاعِ

کھالوں کا بیان

۵۳۷۶ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اضْطَجَعَ عَلٰی نِطْعٍ فَعَرِقَ فَقَامَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ اِلٰی عَرَقِہٖ فَلَشَفَتْہُ فَجَعَلَتْہُ فِیْ قَارُوْرَتِھَا فَرَاَھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا ھٰذَا الَّذِیْ تَصْنَعِیْنَ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ قَالَتْ اَجْعَلُ عَرَقَکَ فِیْ طِیْبِیْ فَضَحِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھال پر آرام فرما ہوئے۔ جب آپ کو پسینہ آیا تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا اٹھیں اور آپ کے پسینہ کو جمع کر کے ایک شیشی میں بھرا سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر دریافت فرمایا ام سلیم! آپ یہ کیا کر رہی ہیں تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کا پسینہ اپنی خوشبو میں ملاؤں گی یہ سن کر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے۔

نوٹ:۔ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ مبارک خوشبودار ہوتا تھا۔

اِتِّخَاذُ الْخَادِمِ وَالْمَرْکَبِ

نوکر اور سواری رکھنا

۵۳۷۷ عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ سَھْمٍ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِہٖ قَالَ نَزَلْتُ عَلٰی اَبِیْ ھَاشِمِ بْنِ عُتْبَۃَ وَھُوَ طَعِیْنٌ فَاَتَاہُ مُعَاوِیَۃُ یَعُوْدُہٗ فَبَکٰی اَبُوْ ھَاشِمٍ فَقَالَ مُعَاوِیَۃُ مَا یُبْکِیْکَ وَجَعٌ یُشْتَرَکُ اَمْ عَلَی الدُّنْیَا فَقَدْ ذَھَبَ صَفْوُھَا قَالَ کُلًّا وَلٰکِنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَھِدَ اِلَیَّ عَھْدًا وَدِدْتُّ اِنِّیْ کُنْتُ تَبِعْتُہٗ قَالَ اِنَّہٗ لَعَلَّکَ تُدْرِکُ اَمْوَالًا تُقْسَمُ بَیْنَ اَقْوَامٍ وَاِنَّمَا یَکْفِیْکَ مِنْ ذٰلِکَ خَادِمٌ وَّمَرْکَبٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَدْرَکْتُ فَجَمَعْتُ۔

جناب حضرت سمرہ بن سہم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضرت ابوہاشم بن عتبہ کے پاس حاضر خدمت ہوا۔ اور آپ بیماری میں مبتلا تھے اسی دوران حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کو دیکھنے کے لیے آئے۔ حضرت ابوہاشم رونے لگے! تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا آپ کیوں روتے ہیں؟ کوئی تکلیف ہے یا دنیا کے لیے روتے ہو۔ وہ تو تمہاری بہت اچھی گزری۔ آپ نے جواب دیا ایسی تو کوئی بات نہیں۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک نصیحت فرمائی تھی میں اس کی پیروی کرنا چاہتا ہوں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم مال غنیمت کو لوگوں کے درمیان تقسیم ہوتے دیکھو تو تمہیں خدمت اور ضرورت کے لیے ایک خادم اور ایک سواری فی سبیل اللہ کافی ہے۔ مگر جب مجھے مال ملا تو میں نے اسے جمع کیا

نوٹ:۔ یعنی میں نے ضرورت سے زیادہ مال جمع اور اکٹھا کیا اس لیے روتا ہوں۔ ایک دوسری حدیث شریف کے مطابق دنیا

www.sirat-e-mustaqeem.com

اس قدر کافی ہے کہ سکونت کے لیے ایک مکان ہو۔ خدمت کے لیے خادم ہو۔ اور سواری کرنے کے لیے ایک سواری ہو۔ تاکہ خدا کی راہ میں جہاد کیا جا سکے! تاہم جب مجھے مال و دولت ملا تو میں نے اسے جمع کیا۔

نوٹ:۔ چونکہ میں نے ضرورت سے زائد مال جمع کیا ہے اس لیے روتا ہوں دوسری ایک حدیث شریف کے مطابق دنیا اتنی ہی کافی ہے کہ رہنے کے لیے ایک مکان ہو۔ خدمت کے لیے خادم ہو۔ اور سواری اس سے زیادہ لالچ کرنا بے سود ہے

حِلْيَةُ السَّيْفِ

تلوار کا زیور

۵۳۷۸ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ۔

سیدنا حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کٹوری چاندی کی ہوئی تھی

۵۳۷۹ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ نَعْلُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ وَقَبِيْعَةُ سَيْفِهٖ فِضَّةٌ وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ حَلَقُ فِضَّةٍ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی مٹھی اور کٹوری چاندی کی بنی ہوئی تھی اور اس کے درمیان میں چاندی کے حلقے تھے۔

۵۳۸۰ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِی الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ۔

سیدنا حضرت سعید بن ابوالحسن رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کٹوری چاندی کی بنی ہوئی تھی۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْجُلُوْسِ عَلَى الْمَيَاثِرِ مِنَ الْاُرْجُوَانِ

سرخ رنگ کی زین پوشوں کی ممانعت

۵۳۸۱ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰهُمَّ سَدِّدْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَنَهَانِیْ عَنِ الْجُلُوْسِ عَلَى الْمَيَاثِرِ وَالْمَيَاثِرُ مَتَى كَانَتْ تَصْنَعُهُ النِّسَاءُ لِبُعُوْلَتِهِنَّ عَلَى الرِّحَالِ كَالْقَطَائِفِ مِنَ الْاُرْجُوَانِ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا۔ اس طرح دعا مانگو۔ یا اللہ مجھے مضبوط فرما اور سیدھی راہ دکھا۔ اور آپ نے مجھے میاثر پر بیٹھنے سے منع فرمایا اور میاثر ارغوانی چادروں سے بنا ہوا ایک طرح کا ریشمی کپڑا ہے جسے عورتیں اپنے خاوندوں کے لیے بناتی تھیں تاکہ وہ اس کو پالان پر ڈال (کر سوار ہو) سکیں

اَلْجُلُوْسُ عَلَى الْكَرَاسِیِّ

کرسیوں پر بیٹھنا

۵۳۸۲ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ رِفَاعَةَ اِنْتَهَيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ غَرِيْبٌ جَاءَ يَسْئَلُ عَنْ دِيْنِهٖ لَا يَدْرِیْ مَا دِيْنُهٗ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ خُطْبَتَهٗ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَیَّ فَاُتِیَ بِكُرْسِیٍّ خِلْتُ قَوَائِمَهٗ حَدِيْدًا فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُعَلِّمُنِیْ مِمَّا عَلَّمَهُ

جناب حضرت حمید بن ہلال رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ کہ ابورفاعہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مسافر شخص آیا ہے جو دین کے متعلق دریافت کرتا ہے! اور اسے معلوم نہیں کہ دین کیا ہے؟ یہ سن کر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور آپ نے خطبہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

------ اللّٰهُ ثُمَّ اَتٰى خُطْبَتَهٗ فَاَتَمَّهَا.

ختم کر دیا۔ حتیٰ کہ آپ میرے پاس تشریف لائے اس وقت ایک کرسی لائی گئی جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے اس کے پاؤں لوہے کے بنے ہوئے تھے۔ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تشریف فرما ہوئے اور آپ مجھے اس علم میں سے سکھانے لگے جو علم اللہ رب العزت نے آپ کو عطا فرمایا ہے بعد ازاں آپ واپس تشریف لائے اور خطبہ مکمل فرمایا۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا سے ثابت ہوا کہ کرسی پر بیٹھنا جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اشد ضروری کام کے لیے خطبہ ختم کر دینا برا نہیں۔

اِتِّخَاذُ الْقِبَابِ الْحُمْرِ

سرخ خیموں کا استعمال

۵۳۸۳ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ وَهُوَ فِیْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ وَعِنْدَهٗ اُنَاسٌ يَسِيْرٌ فَجَاءَهٗ بِلَالٌ فَاٰذَنَ فَجَعَلَ يَتْبَعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا.

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم مقام بطحاء میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے اور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایک سرخ خیمے میں تھے اور آپ کی خدمت اقدس میں تھوڑے سے آدمی تھے۔ اسی دوران حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آکر اذان دی۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ دہراتے رہے۔

تَمَّ كِتَابُ الزِّيْنَةِ مِنْ كِتَابِ الْمُجْتَبٰى

سنن مجتبیٰ سے کتاب الزینہ ختم شد۔

كِتَابُ اٰدَابِ الْقُضَاةِ

قاضیوں کے آداب کے متعلق کتاب

فَضْلُ الْحَاكِمِ الْعَادِلِ فِیْ حُكْمِهٖ

جو حاکم منصف ہو اس کی تعریف

۵۳۸۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَلٰى يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِیْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا قَالَ مُحَمَّدٌ فِیْ حَدِيْثِهٖ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عدل و انصاف کرنے والے لوگ اللہ جل جلالہ، کے نزدیک نور کے ستونوں پر ہوں گے خدا کی دائیں جانب وہ اہل عدل جو اپنے حکم اور اہل خانہ کے معاملات اور جن چیزوں میں انہیں حکم کا اختیار ہے اس میں انصاف کرتے ہیں۔ محمد اپنی روایت میں فرماتے ہیں کہ خداوند عزوجل کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں۔

نوٹ:۔ کوئی شخص خداوند کریم کو مخلوق کی طرح نہ سمجھے۔ جیسے مخلوق کا بایاں ہاتھ کمزور اور ناتواں ہوتا ہے۔ اور دایاں مضبوط و سخت یہ چیز خداوند کریم میں عیب اور نقص ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تمام عیوب سے پاک ہے۔

(۲) اپنے حکم میں انصاف اور عدل کرتے ہیں یعنی جب کوئی فیصلہ کرتے ہیں تو نہایت ہی عدل و انصاف

www.sirat-e-mustaqeem.com

کیساتھ کرتے ہیں کسی کی بے جا رعایت اور لحاظ و پاسداری نہیں کرتے اور اپنے بچوں بیوی غلاموں لونڈیوں میں عدل و انصاف کرتے ہیں۔

اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ

عدل و انصاف کرنے والا حاکم

۵۳۸۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ اِمَامٌ عَادِلٌ وَ شَابٌّ نَشَاَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ رَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰهَ فِیْ خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ وَرَجُلٌ کَانَ قَلْبُهٗ مُعَلَّقًا فِی الْمَسْجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ اِلٰی نَفْسِهَا فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا لَا تَعْلَمُ شِمَالُهٗ مَا صَنَعَتْ یَمِیْنُهٗ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس روز سات شخصوں کو اپنے سائے میں رکھے گا جس دن اللہ کے سوا کسی دوسرے کا سایہ نہ ہوگا۔ ایک تو امام عادل دوسرا وہ نوجوان جو اللہ رب العزت کی عبادت میں بڑھتا چلا جائے تیسرا وہ شخص جس نے علیحدگی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں میں سے آنسو چھلک پڑے چوتھا وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا ہوا ہے۔ پانچویں وہ دو (۲) شخص جو محض اللہ کے لیے آپس میں دوستی رکھتے ہیں۔ چھٹا وہ شخص جسے صاحب جمال اور بیٹے والی عورت بلائے اور وہ خدا سے ڈر کر اس سے باز رہے۔ ساتواں وہ شخص جس نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور ایسے چھپا کر دیا کہ بائیں ہاتھ کو علم نہ ہوا کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا۔

نوٹ:۔ وہ شخص جس کی آنکھوں میں سے آنسو چھلک پڑے خدا کو یاد کر کے یا اپنے گناہوں کو یا اللہ کے خوف سے

(۲) وہ شخص جس کا دل مسجد کی طرف لگا ہوا ہے کہ کب اور کس وقت نماز کا وقت ہوتا ہے اور میں جا کر نماز پڑھوں! حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور ارشاد گرامی ہے۔

مسلمان مسجد میں اس طرح ہے۔ جیسے مچھلی پانی میں۔ اور منافق مسجد میں اس طرح ہے جیسے پرندہ پنجرے میں قید ہو۔

(۳) دو شخص اللہ کے لیے دوست ہیں۔ یعنی ان میں کوئی دنیوی خواہش، لالچ اور غرض نہیں

(۴) چھٹا وہ شخص جس کو رتبے والی عورت اپنے ساتھ مزا کرنے کو بلائے اور وہ بدنامی یا عزت و جان کی بجائے صرف اللہ کے خوف سے باز رہے۔

(۵) بائیں ہاتھ کو پتا نہ چلا کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا؟ یعنی کسی شخص کو خدا کے سوا فی سبیل اللہ خرچ کرنے کی خبر اور اطلاع نہ ملی۔

حدیث شریف میں مندرجہ امور کو اس وقت نہیں بجا لایا جا سکتا جب تک دل میں سچا اور پکا اعتماد اور ایمان نہ ہو۔ حدیث ہذا سے معلوم ہوا کہ جو شخص خدا کو نہ مانے اس سے عدل و انصاف بھی نہیں ہو سکتا جب کبھی موقعہ ملا وہ چوری، خیانت اور رشوت ظلم و ستم سے بے جا زیادتی کرے گا اسی لیے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، رَاْسُ الْحِکْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ یعنی دانائی کا سرچشمہ اللہ کا خوف ہے یا خدا ترسی سب نیکیوں کی اصل اور جڑ ہے۔ اور اسی لیے بے دین سے کبھی بھی بھلائی کی توقع نہیں رکھنی چاہیے! نیز یہ کہ بدعقیدہ اور گمراہ لوگ قابل اعتماد نہیں ہوتے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلْاِصَابَةُ فِي الْحُكْمِ

درست فیصلہ کرنا

۵۳۸۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا اجْتَهَدَ فَاَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی منصف سوچ سمجھ کر فیصلہ کرے اور پھر وہ فیصلہ درست ہو تو اس کو دُگنا ثواب ہے اور جو شخص غور و فکر کرے۔ لیکن وہ ٹھیک نہ ہو تو اسے اکہرا ثواب ہے

نوٹ:۔ یہ اس لیے ہے کہ اس شخص نے اپنا فرض ادا کیا اور ہر انسان کا فرض ہے۔ کہ وہ جس چیز کو صداقت اور سچائی سے درست اور ٹھیک سمجھے اسے اختیار کرے۔ اگر اس کی سمجھ میں غلطی ہوئی تو اس پر کوئی گناہ نہیں باز پرس اس شخص سے ہوگی جو ایک بات کو اپنی قوتِ ایمانی سے غلط سمجھے پھر دنیاداری کے خیال، مال وغیرہ کے لالچ یا منصب و عہدہ وغیرہ کے لیے اس میں تامل کرے۔ ایسے شخص کی زندگی قابل افسوس ہے جو چند روزہ زندگی کے لیے اپنی حقیقی اور دائمی خوشی اور فرحت بھول جائے۔ اور دنیا کی گھڑی بھر کے لطف اور مزے کے لیے اپنی زندگی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تلخ بنالے۔ جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ میں حق کو ناحق یا ناحق کو حق کہہ کر دنیا اور دولت تو ہمیشہ ہمیشہ کی خوشی میں رہوں گا وہ کوتاہ اندیش بے وقوف ہے خوشی درحقیقت وہ ہے۔ جو ہمیشہ قائم رہے۔ اور وہ خوشی اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک انسان اپنی قوتِ ایمانی سے حق کو حق نہ کہے۔ اور غلط کو غلط نہ کہے اب جو خوشی دل میں پیدا ہوتی ہے کہ میں نے اچھا کام کیا میرا خدا مجھ سے خوش ہے۔ یہی حقیقی اور اصلی خوشی ہے۔ جو نہ کبھی مٹتی ہے۔ اور نہ ہی کم ہوتی ہے۔

بَابُ تَرْكِ اسْتِعْمَالِ مَنْ يَحْرِصُ عَلَى الْقَضَاءِ

جو شخص قاضی بننے کی خواہش رکھے اسے کبھی بھی قاضی نہ بنایا جائے!

۵۳۸۷ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اَتَانِيْ نَاسٌ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ فَقَالُوا اذْهَبْ مَعَنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ لَنَا حَاجَةً فَذَهَبْتُ مَعَهُمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَعْمِلْ بَنَا فِيْ عَمَلِكَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَاعْتَذَرْتُهٗ مِمَّا قَالُوْا وَاَخْبَرْتُ اَنِّيْ لَا اَدْرِيْ مَا حَاجَتُهُمْ فَصَدَّقَنِيْ وَعَذَرَنِيْ فَقَالَ اِنَّا لَا نَسْتَعْمِلُ فِيْ عَمَلِنَا مَنْ سَاَلَنَاهُ.

سیدنا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میرے پاس قبیلہ اشعر کے کچھ لوگ آئے اور کہا کہ ہمیں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلو۔ ہمیں کام ہے میں ان کے ساتھ گیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کسی عہدے پر فائز فرمائیے۔ میں نے ان کا یہ مطالبہ سنا تو آپ کی خدمتِ اقدس میں معذرت کر دی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے علم نہیں تھا کہ اس غرض سے آئے ہیں وگرنہ میں انہیں اپنے ساتھ نہ لاتا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آپ سچ کہتے ہیں۔ اور میری معذرت کو شرفِ قبولیت بخشا۔ بعد ازاں ان لوگوں کو جواب کو دیا کہ ہم میں سے جو شخص کسی عہدے کا طلب گار ہو تو ہم اسے کام پر نہیں لگاتے

www.sirat-e-mustaqeem.com

نوٹ:۔ یہ خیال کرتے ہوئے کہ وہ خیانت کرے گا۔ اور وہ خیانت کرنے کے لیے ہی تو قاضی بننا چاہتا ہے ورنہ قاضی اور جج بننا اتنا بڑا کام اور عظیم ذمہ داری ہے کہ ہر مسلمان کو اس سے ڈرنا چاہیئے! خواہش اور تمنا کرنا تو دور کی بات ہے۔

۵۳۸۸ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ جَآءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قَالَ اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ۔

سیدنا حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک انصاری شخص سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے ذمے کوئی ذمہ داری نہیں سونپتے حالانکہ فلاں شخص کو آپ نے ایک عہدہ عنایت فرمایا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک میرے بعد تم پر نالائق لوگ حاکم ہوں گے۔ تو ایسی صورت حال میں صبر کرنا حتی کہ تم مجھ سے قیامت کے دن حوض کوثر پر ملو۔

نوٹ:۔ ایک شخص عرض کرنے لگا کہ فلاں شخص کو آپ نے عہدہ دیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں تو انصاف سے ہر شخص کو اس کی قابلیت کے مطابق عہدہ اور کام دیتا ہوں لیکن تم میرے بعد دیکھو گے کہ میرے بعد تم پر اثر ہوگا۔ یعنی نالائق نااہل لوگوں کو ذمہ داری اور عہدہ سونپا جائے گا۔ اور مستحق محروم ہوں گے۔

اَلنَّهْيُ عَنْ مَّسْاَلَةِ الْاِمَارَةِ۔

حکومت کی خواہش کرنے کی ممانعت

۵۳۸۹ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ مَّسْاَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا۔

حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عہدوں کی خواہش نہ کرو۔ اگر تمہیں حکومت مل گئی تو تو چھوڑ دیا جائے گا۔ اور اگر بن مانگے تجھے حکومت مل جائے گی۔ تو خداوند عالم کی طرف تیری امداد کی جائے گی۔

۵۳۹۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْاِمَارَةِ وَاِنَّهَا سَتَكُوْنُ نَدَامَةً وَحَسْرَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَنِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم حکومت کا لالچ کرتے ہو۔ حالانکہ یہ امارت قیامت کے دن ندامت حسرت اور شرمندگی ہوگی۔ حکومت جب ملتی ہے تو اس قدر اچھی اور پسندیدہ ہوتی ہے۔ جیسے بچہ دودھ پیتے وقت خوش و خرم ہوتا ہے۔ لیکن جب حکومت چلی جاتی ہے (اور انسان کو اس کے اعمال بد کی سزا ملتی ہے) تو اس وقت اس طرح تکلیف ہوتی ہے۔ جیسے بچے کو دودھ چھڑاتے وقت تکلیف ہوتی ہے۔

اِسْتِعْمَالُ الشُّعَرَاءِ

اشعری قبیلہ کے لوگوں کو حاکم متعین کرنا

۵۳۹۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ قَدِمَ رَكْبٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدٍ وَقَالَ عُمَرُ بَلْ اَمِّرِ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ فَتَمَارَيَا حَتّٰى ارْتَفَعَتْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ قبیلہ بنو تمیم کے بعض سوار سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ تو سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قعقاع

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ حَتّٰى انْقَضَتِ الْاٰيَةُ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ۔

بن معبد کو حاکم مقرر فرمایئے۔ اور جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اقرع بن حابس کو حاکم بنایئے! بعدازاں یہ دونوں جھگڑنے لگے حتیٰ کہ ان کی آوازیں اونچی اونچی آنے لگیں۔ بعدازاں یہ آیت شریفہ نازل ہوئی اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے پہلے اپنی رائے کا اظہار نہ کرو یا اس کے حکم کے درمیان قطع کلامی نہ کرو۔ آیت شریفہ یہاں تک ختم ہوئی نے اگر وہ لوگ آپ کے باہر تشریف لانے تک صبر کریں۔ تو ان کے لیے بہتر ہوگا۔ ایت کے اترنے پر صدیق اکبرؓ نے کہا کہ خدا کی قسم میں ان سے صرف آہستہ اور خاموشی سے بات کروں گا۔ اور جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بھی آہستہ سے بات کی۔

اِذَا حَكَّمُوْا رَجُلًا فَقَضٰى بَيْنَهُمْ

جب لوگ کسی شخص کو حکم مقرر کریں اور وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے

۵۲۹۲ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ لَمَّا وَفَدَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَهُمْ وَهُمْ يَكْنُوْنَ هَانِئًا اَبَا الْحَكَمِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ وَاِلَيْهِ الْحُكْمُ فَلِمَ تُكْنٰى اَبَا الْحَكَمِ قَالَ اِنَّ قَوْمِيْ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِيْ شَيْءٍ اَتَوْنِيْ فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِيَ كِلَا الْفَرِيْقَيْنِ قَالَ مَا اَحْسَنَ هٰذَا فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ لِيْ شُرَيْحٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَمُسْلِمٌ قَالَ فَمَنْ اَكْبَرُهُمْ قَالَ شُرَيْحٌ قَالَ فَاَنْتَ اَبُوْ شُرَيْحٍ فَدَعَا لَهٗ وَلِوَلَدِهٖ۔

حضرت شریح بن ہانی رحمۃ اللہ علیہ راوی ہیں کہ آپؒ نے اپنے والد ہانی سے سنا۔ کہ جب وہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے لوگوں کو سنا وہ حضرت ہانی کو ابوالحکم کہہ کر پکارتے تھے تو آپ نے انہیں بلایا اور ارشاد فرمایا کہ حکم اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس ہے اور حکم کرنا اس کو زیبا ہے۔ تو پھر تمہیں ابوالحکم کیوں کہا جاتا ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا۔ میری قوم کے لوگ جب کسی بات میں جھگڑتے ہیں۔ تو وہ میرے پاس آتے ہیں اور میں انہیں حکم دیتا ہوں اس سے دونوں اطراف کے لوگ راضی ہو جاتے ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس سے بہتر کیا کام ہو سکتا ہے؟ تو پھر تمہارے کتنے بیٹے ہیں؟ تو آپ نے جواب میں عرض کیا میرے بیٹے شریح، عبداللہ اور مسلم ہیں۔ آپ نے پوچھا ان میں سے بڑا کون ہے۔ تو وہ عرض کرنے لگے شریح۔ آپ نے فرمایا تو تم ابوشریح ہو۔ پھر آپ نے ان کے لیے اور ان کے بچے کے لیے دعا فرمائی!

اَلنَّهْيُ عَنِ اسْتِعْمَالِ النِّسَآءِ فِي الْحُكْمِ

عورتوں کو حاکم بنانا ممنوع ہے

۵۲۹۳ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ عَصَمَنِيَ اللّٰهُ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا هَلَكَ كِسْرٰى قَالَ مَنِ اسْتَخْلَفُوْا قَالُوْا بِنْتَهٗ

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ اللہ رب العزت نے مجھے ایک ایسی بات سے بچایا جو میں نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ جب ایران کا بادشاہ کسریٰ

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً

فوت ہو گیا تو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ لوگوں نے اب تخت پر کس کو بٹھایا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اس کی بیٹی کو۔ تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پاتی۔ جو اپنی حکومت عورت کے اختیار میں دے دے۔

نوٹ: ۔ کیونکہ شخصی حکومت میں اکثر مرد جاہل، ناتجربہ کار، ناتربیت یافتہ اور ناکام ثابت ہوتے ہیں جن کی وجہ سے سلطنت تباہ و برباد ہو جاتی ہے! پھر اگر عورت حاکم ہو گی جو مرد سے بھی کم عقل ہے۔ تو سلطنت کیا خاک چلے گی، تاہم اسلام میں عورت کے حقوق حسب ذیل ہیں۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصاً عورتوں کے حقوق کا ذکر کیا۔ عورتوں کے بارے قرآن سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات حسب ذیل ہیں۔

(۱) وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۔ البقرۃ ۔ ۲۲۸

اور ان کے لیے پسندیدہ طور پر وہی حقوق ہیں جیسے ان پر حقوق ہیں

(۲) لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ ۔ النساء ۔ ۳۲

مردوں کا حصہ ہے جو وہ کمائیں اور عورتوں کا حصہ ہے جو کچھ وہ کمائیں

(۳) مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۔ (النحل ۹۷)

جو کوئی اچھا کام کرے خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہے۔ ہم یقیناً اسے ایک پاک زندگی میں رکھیں گے اور ہم انہیں بہترین اعمال کا، جو وہ کرتے ہیں اجر دیں گے!

احادیث

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

(۱) فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ ۔ البیان والتبیین جلد اول صفحہ (۳۴)

عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔

(۲) انما النساء شقائق الرجال ۔ (۱) مسند امام احمد جلد ششم صفحہ (۲۵۶)
(۲) دارمی جلد ۱، صفحہ ۹۴ کتاب الطہارۃ)

ترجمہ:۔ عورتیں مردوں کی نظیر و مثیل ہیں

(۳) سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کھل کر عورتوں سے باتیں کرنے سے ڈرتے تھے۔ اس خطرہ کے پیش نظر کہ کہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم نازل نہ ہو جائے۔ جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو ہم جی کھول کر باتیں کرنے لگے۔

اسلام میں پہلی مرتبہ عورت نے بحیثیت ماں، بیٹی، بیوی اور بہن کے اپنا صحیح مقام حاصل کیا انسانی معاشرت کے سکون کو برباد کرنے کے لیے چند ایسے امور راہ پا گئے تھے۔ جنہوں نے اجتماعی زندگی کو بھی مستحکم نہ ہونے دیا

www.sirat-e-mustaqeem.com

اور آج بھی انسانی معاشرت انہی سے پریشان ہے۔ ان میں باہمی بے اعتمادی، و منافرت اور دوسرے سے احساس ہمدردی و ایثار کی کمی ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان امور کی طرف خصوصی توجہ دلائی آپ نے کبائر، بدگمانی تجسس، حسد و بغض ناجائز حمایت، غیبت اور جھوٹی گواہی سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات ہلاک کر دینے والی باتوں سے بچو! لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون سی باتیں ہیں۔ فرمایا کسی کو خدا کا شریک ٹھہرانا، جادو کرنا۔ اس کو مار ڈالنا جس کا مار ڈالنا اللہ نے حرام قرار دیا ہو سوائے حق شرعی کے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا۔ لڑائی کے روز پشت دکھانا، پاک دامن اور بے خبر مومن عورتوں پر تہمت زنا لگانا۔ (مشکوٰۃ کتاب الایمان باب الکبائر صفحہ ۷)

عورت کے حقوق کا تحفظ اس کی صحیح تربیت اور اس کے صحیح معاشرتی مقام کے لیے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصی انتظام فرمایا۔ اسلام سے پہلے کی جاہلیت اور دور جدید کی جاہلیت میں عورت کو جس طرح حرص و ہوا کا نشانہ بنایا گیا۔ وہ بالکل واضح ہے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمۃ للعالمینی ہے کہ آپ نے عظمت انسانی کی تشریح کرتے ہوئے عورت کو انسانیت کا ایک لازمی حصہ قرار دیا۔

نکاح و طلاق کے قوانین کی اصلاح فرما کر آپ نے عورت کو ظلم و ستم سے نجات دلائی اس کے لیے دائرہ عمل متعین فرمایا تاکہ اس کا تحفظ ہو سکے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

اَلْمَرْاَۃُ رَاعِیَۃٌ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِھَا وَھِیَ مَسْئُوْلَۃٌ۔

ترجمہ عورت اپنے اہل بیت کی نگران ہے اور اس کے لیے جواب دہ ہے۔

اَلْحُکْمُ بِالتَّشْبِیْہِ وَالتَّمْثِیْلِ

تشبیہ اور تمثیل سے ایک حکم نکالنا

وَذِکْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَی الْوَلِیْدِ بْنِ مُسْلِمٍ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

اور سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث شریف میں راویوں کا اختلاف

۵۲۹۴ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ کَانَ رَدِیْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَدَاۃَ النَّحْرِ فَاَتَتْہُ امْرَاَۃٌ مِنْ خَثْعَمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ فَرِیْضَۃَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فِی الْحَجِّ عَلٰی عِبَادِہٖ اَدْرَکَتْ اَبِیْ شَیْخًا کَبِیْرًا لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّرْکَبَ اِلَّا مُعْتَرِضًا اَفَاَحُجُّ عَنْہُ قَالَ نَعَمْ حُجِّیْ عَنْہُ فَاِنَّہٗ لَوْ کَانَ عَلَیْہِ دَیْنٌ قَضَیْتِیْہِ۔

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ دسویں تاریخ کی صبح کو (یوم نحر) حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سوار تھے اسی دوران قبیلہ بنی خثعم کی ایک خاتون سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر فرض حج میرے والد پر ضعیف العمری میں فرض ہوا اور وہ سوار بھی نہیں ہو سکتے تھے سوائے اس کے کہ وہ لیٹے لیٹے کرے۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہاں اس کی طرف سے حج کیجیے! کیونکہ اگر اس کے ذمے قرض واجب الادا ہوتا تو تمہیں ادا کرنا پڑتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵۳۹۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ الْفَضْلُ رَدِيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْحَجِّ عَلٰى عِبَادِهٖ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يُجْزِئُ وَقَالَ مَحْمُوْدٌ فَهَلْ يَقْضِيْ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ فَقَالَ لَهَا نَعَمْ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ قبیلہ بنی خثعم کی ایک خاتون نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اور اس وقت فضل آپ کے ہمراہ سوار تھے اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کا فریضہ حج بندوں پر ایسے وقت میں فرض ہوا جب کہ میرا والد نہایت ہی ضعیف العمری میں ہے اور اونٹ پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا کیا اس کی جانب سے حج ادا کیا جا سکتا ہے اگر میں حج کروں؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں۔

۵۳۹۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيْهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر تشریف فرما تھے۔ اسی دوران قبیلہ بنی خثعم کی ایک عورت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی تاکہ آپ سے مسئلہ دریافت کرے۔ حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے اس عورت کی طرف دیکھنا شروع کیا اور اس عورت نے فضل کی طرف دیکھنا شروع کیا اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ دوسری جانب پھیرنے لگے! اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ کا فرض حج بندوں پر اس وقت فرض ہوا کہ میرا والد بوڑھا ہے، حتیٰ کہ اونٹ پر بھی نہیں بیٹھ سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج ادا کروں! حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں۔ اور یہ ذکر حجۃ الوداع کا ہے (جس کے دوسرے سال سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا)

۵۳۹۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْحَجِّ عَلٰى عِبَادِهٖ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَوِيْ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِيْ عَنْهُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَاَخَذَ الْفَضْلُ يَسْقُطُ اِلَيْهِ وَكَانَتِ امْرَاَةً حَسْنَاءَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ فَحَوَّلَ وَجْهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ کا فرض حج اس کے بندوں پر اس وقت فرض ہوا جب میرا والد بہت بوڑھا ہے اور اتنا کمزور کہ اونٹ پر بھی نہیں بیٹھ سکتا! کیا اس کی طرف سے حج ادا ہو جائے گا؟ اگر میں حج کر لوں؟ حضور انور صلی [illegible] فرمایا۔ ہاں اسی دوران حضرت فضل رضی اللہ عنہ [illegible] کی طرف دیکھنے لگے۔ اور وہ خوبصورت تھی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کا منہ دوسری طرف پھیرنے لگے۔

۵۳۹۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبِيْ اَدْرَكَهُ الْحَجُّ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَثْبُتُ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَإِنْ شَدَدْتُهُ خَشِيتُ أَنْ يَمُوتَ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ أَكَانَ مُجْزِئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ أَبِيكَ.

کیا میرے والد پر حج فرض ہوا اور وہ بہت ضعیف العمر ہے۔ حتی کہ اونٹ پر بھی نہیں بیٹھ سکتا اگر میں اسے باندھ دوں تو اس بات کا خدشہ ہے کہ کہیں وہ فوت نہ ہو جائے! کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دیکھو اگر اس پر قرض ہوتا اور تم ادا کر دیتے تو کیا ادا ہو جاتا۔ اس نے عرض کیا ہاں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تم اپنے والد کی طرف سے حج کرو۔ کیونکہ یہ بھی اللہ کا قرض ہے!

۵۳۹۹ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي عَجُوزٌ كَبِيرَةٌ إِنْ حَمَلْتُهَا لَمْ تَسْتَمْسِكْ وَإِنْ رَبَطْتُهَا خَشِيتُ أَنْ أَقْتُلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ أُمِّكَ.

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ مراوی ہیں۔ کہ آپ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے اسی دوران ایک مرد نے آکر عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ انتہائی بوڑھی ہے اگر میں اسے اونٹ پر بٹھاؤں تو یہ وہاں بیٹھ نہ سکے گی اگر اسے باندھ دوں تو اس بات کا خدشہ ہے کہ وہ فوت ہو جائے گی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دیکھو اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم ادا کرتے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تو پھر تم اپنی والدہ کی طرف سے حج کرو۔

۵۴۰۰ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَإِنْ حَمَلْتُهُ لَمْ يَسْتَمْسِكْ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ حُجَّ عَنْ أَبِيكَ.

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والد انتہائی بوڑھے ہیں۔ اور حج نہیں کر سکتے اگر میں اسے اونٹ پر سوار کروں تو تھم نہیں سکتا۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا اپنے والد کی طرف سے حج کرو۔

۵۴۰۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ أَكَانَ يُجْزِئُ عَنْهُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا۔ یا رسول اللہ میرا والد انتہائی بوڑھا ہے۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں کیا تم یہ خیال نہیں کرتے کہ اگر تمہارے والد پر قرض ہوتا اور تم ادا کر دیتے تو کیا ادا نہ ہو جاتا؟

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلْحُكْمُ بِاتِّفَاقِ اَهْلِ الْعِلْمِ

اہل علم کے اتفاق کے مطابق فیصلہ کرنا

۵۴۰۲ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَكْثَرُوْا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّهٗ قَدْ اَتٰى عَلَيْنَا زَمَانٌ وَلَسْنَا نَقْضِيْ وَلَسْنَا هُنَالِكَ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدَّرَ عَلَيْنَا اَنْ بَلَغْنَا مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ لَهٗ مِنْكُمْ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ بِمَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ جَاءَهٗ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهٖ نَبِيُّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنْ جَاءَهٗ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا قَضٰى بِهٖ نَبِيُّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى الصَّالِحُوْنَ فَاِنْ جَاءَهٗ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا قَضٰى بِهٖ نَبِيُّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَلْيَجْتَهِدْ رَأْيَهٗ وَلَا يَقُوْلُ اِنِّيْ اَخَافُ وَاِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ فَدَعْ مَا يَرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يَرِيْبُكَ.

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک دن جناب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بہت سے مسائل بیان فرمائے! آپؓ نے بتایا۔ ایک زمانہ ایسا تھا کہ ہم کوئی فیصلہ کرتے اور نہ ہی کسی امر کے فیصلہ و فتویٰ کے مجاز تھے۔ بعد ازاں اللہ جل جلالہ نے ہمارے مقدر میں لکھا اور ہم اس رتبہ تک پہنچے جسے تم اب دیکھ رہے ہو! اب آج کے دن سے تم میں سے جس شخص کو فیصلہ کرنے کی ضرورت لاحق ہو جائے! وہ اللہ جل جلالہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کرے۔ اگر اسے یہ امر اللہ کی کتاب میں نہ ملے تو وہ شخص اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلوں کے مطابق فیصلہ کرے اور اگر فیصلہ اللہ کی کتاب اور اس کے رسولؐ کے فیصلوں میں سے بھی نہ ملے تو وہ نیک بخت لوگوں کے فیصلے کے موافق فیصلہ کرے! (خلفائے راشدین اور صحابہ کرامؓ کے مطابق) اگر وہ امر ایسا ہو جو نہ تو اللہ کی کتاب میں ملے نہ ہی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام میں ملے نہ نیک اور صالح لوگوں کے فیصلوں میں ملے تو وہ شخص اپنی عقل سے کام لے۔ اور یہ نہ کہے کہ مجھے خدشہ ہے۔ کیونکہ حلال و حرام واضح ہیں۔ البتہ ان دونوں کے درمیان بعض امور ایسے ہیں۔ جو مشتبہ ہیں لہٰذا اس کام کو چھوڑ دے جو شک و شبہ میں ڈالے اور وہ کام کر جس میں شک اور شبہ ہرگز نہ ہو (امام نسائیؒ نے فرمایا۔ کہ حدیث ہذا صحیح ہے۔ اس قول سے ثابت ہوا۔ کہ جب کوئی مسئلہ کتاب سنت اور اقوال صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے معلوم نہ ہو سکے تو قیاس کرنا درست ہے)

۵۴۰۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اُتِيَ عَلَيْنَا حِيْنٌ وَلَسْنَا نَقْضِيْ وَلَسْنَا هُنَالِكَ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدَّرَ اَنْ بَلَغْنَا مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ لَهٗ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ فِيْهِ بِمَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ جَاءَهٗ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهٖ نَبِيُّهٗ فَاِنْ جَاءَهٗ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَقْضِ بِهٖ نَبِيُّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُوْنَ وَلَا يَقُوْلُ اَحَدُكُمْ اِنِّيْ اَخَافُ وَاِنِّيْ اَخَافُ فَاِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَةٌ فَدَعْ مَا يَرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يَرِيْبُكَ.

ترجمہ اوپر گذرا

۵۴۰۴ عَنْ شُرَيْحٍ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ يَسْاَلُهٗ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اِنِ اقْضِ بِمَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْ

جناب حضرت شریحؒ نے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف۔ یہ پوچھنے کے لیے لکھا (کہ فیصلہ کیسے کیا جائے) تو آپؓ نے جواب میں لکھا۔ تم اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ الصَّالِحُونَ فَإِنْ شِئْتَ فَتَقَدَّمْ وَإِنْ شِئْتَ فَتَأَخَّرْ وَلَا أَرَى التَّأَخُّرَ إِلَّا خَيْرًا لَكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ.

کرو اگر اللہ کی کتاب میں موجود نہ ہو تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق فیصلے کیجئے۔ اگر قرآن و سنت میں بھی نہ ہو تو نیک اور صالح لوگوں کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کیجئے۔ اگر اللہ کی کتاب اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور نیک لوگوں کے فیصلوں میں بھی نہ ہو تو تمہارا دل چاہے تو آگے بڑھو ورنہ پیچھے ہٹو اور میرا خیال ہے کہ (آگے بڑھنے کی نسبت) تمہارا پیچھے ہٹنا بہتر ہے۔

تَاوِيلُ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ

اس آیت کی تفسیر

۴۰۵۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ مُلُوكٌ بَعْدَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَّلُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَكَانَ فِيهِمْ مُؤْمِنُونَ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ قِيلَ لِمُلُوكِهِمْ مَا نَجِدُ شَتْمًا أَشَدَّ مِنْ شَتْمٍ يَشْتِمُونَا هَؤُلَاءِ إِنَّهُمْ يَقْرَءُونَ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ وَهَؤُلَاءِ الْآيَاتِ مَعَ مَا يُعِيبُونَنَا بِهِ فِي أَعْمَالِنَا فِي قِرَاءَتِهِمْ فَادْعُوهُمْ فَلْيَقْرَءُوا كَمَا نَقْرَأُ وَلْيُؤْمِنُوا كَمَا آمَنَّا فَدَعَاهُمْ فَجَمَعَهُمْ وَعَرَضَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلَ أَوْ يَتْرُكُوا قِرَاءَةَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ إِلَّا مَا بَدَّلُوا مِنْهَا فَقَالُوا مَا تُرِيدُونَ إِلَى ذَلِكَ دَعُونَا فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ ابْنُوا لَنَا أُسْطُوَانَةً ثُمَّ ارْقَوْنَا إِلَيْهَا ثُمَّ أَعْطُونَا شَيْئًا نَرْفَعُ بِهِ طَعَامَنَا وَشَرَابَنَا فَلَا نُرَدُّ عَلَيْكُمْ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ دَعُونَا نَسِيحُ فِي الْأَرْضِ وَنَهِيمُ وَنَشْرَبُ كَمَا يَشْرَبُ الْوَحْشُ فَإِنْ قَدَرْتُمْ عَلَيْنَا فِي أَرْضِكُمْ فَاقْتُلُونَا وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ ابْنُوا لَنَا دَيْرًا فِي الْفَيَافِي وَنَحْتَرِفُ الْأَبَارَ وَنَحْتَرِثُ الْبُقُولَ فَلَا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کئی ایسے بادشاہ گزرے جنہوں نے تورات اور انجیل میں تبدیلی پیدا کر دی یعنی ان دونوں کے خلاف کرنے لگے اور بعض لوگ ایماندار بھی تھے۔ جو تورات اور انجیل پڑھتے تھے۔ لوگوں نے ان بادشاہوں سے کہا کہ اس سے بڑی گالی جو یہ لوگ ہمیں دیتے ہیں کیا ہوگی یہ لوگ یہ آیت شریفہ پڑھتے ہیں وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ۔ (جو شخص اللہ کے نازل شدہ کے مطابق فیصلہ نہ کرے وہ کافر ہے) یہ اور اس طرح کی آیات جن سے ہمارے کاموں کے عیوب و نقائص ظاہر ہوتے ہیں یہ پڑھا کرتے ہیں تو انہیں حکم دو کہ وہ اس طرح پڑھیں جس طرح ہم پڑھتے ہیں۔ یعنی ان آیات کو نکال یا بدل ڈالیں۔ اور جس طرح ہم ایمان لائے ہیں اس طرح ایمان لائیں۔ بادشاہ نے ان تمام لوگوں کو جمع کیا اور ان سے کہا۔ یا تو قتل ہو جاؤ یا تورات و انجیل پڑھنی چھوڑ دو۔ البتہ جس طرح ہم نے بدلا ہے تمہارا دل چاہے تو ایسے پڑھو! ان لوگوں نے کہا۔ اس سے تمہارا مطلب کیا ہے؟ ہمیں اپنے حال پر چھوڑ دو۔ ان میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ ہمیں ایک مینار بنوا دو۔ بعد ازاں ہمیں اس پر چڑھا دو۔ اور کھانے پینے کی کچھ چیزیں دے دو۔ ہم تمہارے پاس کبھی نہیں آئیں گے،

www.sirat-e-mustaqeem.com

نَرِدُ عَلَيْكُمْ وَلَا نُمْهِلُكُمْ وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْقَبَائِلِ إِلَّا وَلَهُ حَمِيمٌ فِيهِمْ قَالَ فَفَعَلُوا ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَهْبَانِيَّةً ۚ ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا وَالْآخَرُونَ قَالُوا نَتَعَبَّدُ كَمَا تَعَبَّدَ فُلَانٌ وَنُسِيحُ كَمَا سَاحَ فُلَانٌ وَنَتَّخِذُ دَوْرًا كَمَا اتَّخَذَ فُلَانٌ وَهُمْ عَلَى شِرْكِهِمْ لَا أَعْلَمُ لَهُمْ بِإِيمَانِ الَّذِينَ اقْتَدَوْا بِهِ فَلَمَّا بَعَثَ اللَّهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ انْحَطَّ رَجُلٌ مِنْ صَوْمَعَتِهِ وَجَاءَ سَائِحٌ مِنْ سِيَاحَتِهِ وَصَاحِبُ الدَّيْرِ مِنْ دَيْرِهِ فَآمَنُوا بِهِ وَصَدَّقُوهُ فَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ أَجْرَيْنِ بِإِيمَانِهِمْ بِعِيسَى وَبِالتَّوْرَاةِ وَبِالْإِنْجِيلِ وَبِإِيمَانِهِمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَصْدِيقِهِمْ قَالَ يَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ الْقُرْآنَ وَاتِّبَاعِكُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَتَشَبَّهُونَ بِكُمْ أَنْ لَا يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ الْآيَةَ

(تاکہ ہمارا پڑھنا تمہیں ناگوار نہ گزرے) بعض لوگوں نے کہا ہمیں اپنے حال پر چھوڑ دو ہم سیر و سیاحت کریں گے۔ اور جنگل میں چلے جائیں گے وہاں وحشی جانوروں کی طرح کھائیں پئیں گے اگر تم ہمیں اپنی بستی میں دیکھو تو ہمیں مار ڈالنا۔ بعض لوگوں نے یہ کہا کہ ہمیں جنگل بیابان میں گھر بنا دو ہم کنوئیں کھود دیں گے اور سبزیاں کاشت کریں گے۔ نہ ہم تمہارے قریب آئیں گے اور نہ ہی تمہارے قریب سے ہو کر گزریں گے! اور نہ ہی کوئی رشتہ قبیلہ ایسا تھا جس کا دوست رشتہ دار ان لوگوں میں موجود نہ ہو۔ آخر کار انہوں نے ایسا ہی کیا اور انہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی رہبانیۃ ابتدعوھا آخر تک۔ یعنی اس قسم کی درویشی ان لوگوں نے خود گھڑ لی تھی ہم نے انہیں اس (نام نہاد درویشی) کا حکم نہیں دیا تھا۔ اور اس درویشی کو بھی وہ کما حقہٗ پورا نہ کر سکے! بعض لوگ زبان سے کہنے لگے ہم بھی اسی طرح عبادت کریں گے۔ جس طرح فلاں فلاں شخص کرتا ہے۔ اور جنگل میں فلاں فلاں شخص کی طرح سیر کریں گے۔ جیسے فلاں شخص نے کی اور ویسا ہی گھر بنائیں گے جیسے فلاں شخص نے بنایا۔ لیکن وہ لوگ شرک میں مبتلا تھے اور جن کی اتباع کرتے تھے۔ ان کے ایمان سے آگاہ نہیں تھے۔ جب اللہ جل جلالہ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو ان میں سے لوگوں کی قلیل تعداد باقی تھی۔ کوئی تو اپنے عبادت خانے سے آیا۔ کوئی جنگل سے آیا اور کوئی گرجے سے۔ وہ آپ پر ایمان لائے اور آپ کو سچا کہا۔ پھر اللہ رب العزت نے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی (ترجمہ) اے ایمان والو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور اللہ کے پیغمبر پر ایمان لاؤ۔ وہ اپنی رحمت سے تمہیں دگنا عنایت فرمائے گا۔ ایک تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تورات و انجیل پر ایمان لانے کا ثواب اور دوسرا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کو سچا تسلیم کرنے کا ثواب اللہ تعالیٰ تمہارے لیے

www.sirat-e-mustaqeem.com

ایک روشنی عنایت فرمائے گا۔ (یعنی قرآن اور صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی) یہ اس لیے کہ یہود و نصاریٰ جو اپنے آپ کو تمہاری طرح ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن وہ تمہاری طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید پر ایمان نہیں لائے وہ اچھی طرح جان لیں کہ وہ اللہ کا فضل حاصل نہ کر سکیں گے۔

اَلْحُكْمُ بِالظَّاهِرِ

شریعت کے ظاہر کے مطابق حکم کرنا

۵۴۰۶ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَلَا يَاْخُذْهُ وَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ بِهٖ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میرے پاس مقدمہ لائے ہو میں بشر ہی ہوں۔ شاید تم میں سے کسی شخص کی زبان اور دلیل تیز ہو اگر میں کسی شخص کو اس کے بھائی کا حق دلاؤں تو وہ نہ لے۔ اور وہ یہ خیال کرے کہ میں نے اسے انگار کا ایک ٹکڑا دیا ہے۔

حُكْمُ الْحَاكِمِ بِعِلْمِهٖ

حاکم اپنی عقل سے فیصلہ کر سکتا ہے

۵۴۰۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالَ بَيْنَمَا امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اَحَدِهِمَا فَقَالَتْ هٰذِهٖ لِصَاحِبَتِهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا اِلٰى دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضٰى بِهِ الْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا اِلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهٗ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهِ لِلصُّغْرٰى قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ مَا سَمِعْتُ بِالسِّكِّيْنِ قَطُّ اِلَّا يَوْمَئِذٍ مَا كُنَّا نَقُوْلُ اِلَّا الْمُدْيَةَ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دو عورتیں ایک جگہ جمع تھیں اور ان دونوں کا ایک ایک بچہ تھا اسی دوران ایک بھیڑیا آیا اور ایک بچے کو اٹھا کر لے گیا بھیڑیا جس عورت کا بچہ لے گیا وہ دوسری عورت سے کہنے لگی "تمہارا بچہ لے گیا اور دوسری پہلی سے کہنے لگی۔ بھیڑیا تمہارا بچہ اٹھا کر لے گیا۔ پھر دونوں عورتیں جناب حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان سے فیصلہ کرنے کے متعلق عرض کیا حضرت داؤد علیہ السلام نے بچہ بڑی عورت کو دے دیا بعد ازاں دونوں عورتیں حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان سے عرض کیا کہ آپ فیصلہ فرمائیں تو آپ نے چھری لانے کا حکم فرمایا کہ میں بچے کے دو ٹکڑے کیے دیتا ہوں۔ یہ سن کر چھوٹی عورت نے عرض کیا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے ایسا نہ کیجئے وہ بچہ بڑی عورت کا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ سن کر وہ بچہ چھوٹی عورت کو دے دیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ چھری کا نام سکین ہم نے کبھی نہیں سنا تھا۔ ہم تو اس کو مدیہ کہا کرتے۔

نوٹ:۔ اس چھوٹی عورت کو بچہ اس لیے دیا گیا کیونکہ اس کی شفقت اور محبت سے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ اس کا بچہ ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلتَّسعَةُ لِلْحَاكِمِ اَنْ يَقُوْلَ لِلشَّيْءِ الَّذِيْ لَا يَفْعَلُهُ اَفْعَلُ لِيَسْتَبِيْنَ الْحَقُّ۔

حاکم کو اس بات کی گنجائش کہ ایک بات کرنی نہ ہو لیکن حق کے ظاہر ہونے کے لیے کہے کہ میں کروں گا۔

۵۴۰۸ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ خَرَجَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا صَبِيَّانِ لَهُمَا فَعَدَا الذِّئْبُ عَلٰى اَحَدِهِمَا فَاَخَذَ وَلَدَهَا فَاَصْبَحَتَا تَخْتَصِمَانِ فِي الصَّبِيِّ الْبَاقِيْ اِلٰى دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضٰى بِهِ الْكُبْرٰى مِنْهُمَا فَمَرَّتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ فَقَالَ كَيْفَ اَمَرَكُمَا فَقَضٰى عَلَيْهِ فَقَالَ اِيْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّ الْغُلَامَ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى اَتَشُقُّهٗ قَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ لَا تَفْعَلْ حَيِّيْ مِنْهُ لَهَا قَالَ هُوَ ابْنُكِ فَقَضٰى بِهٖ لَهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دو عورتیں نکلیں اور ان کے ہمراہ ان کے بچے بھی تھے ایک عورت کے بچے پر بھیڑیئے نے حملہ کیا۔ اور اسے اٹھا کر لے گیا۔ پھر وہ دونوں عورتیں اس باقی ماندہ لڑکے کو لینے کے لیے سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئیں۔ تو حضرت داؤد نے بچہ بڑی عورت کو دیا (حالانکہ وہ اس کا بیٹا نہ تھا) پھر وہ دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آئیں اور حضرت سلیمان نے دریافت کیا تو عورتوں نے سارا حال بیان کیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا۔ میرے پاس چھری لاؤ۔ میں بچے کو دو حصوں میں تقسیم کر دوں گا یہ سن کر چھوٹی عورت نے کہا کیا آپ اس کو ذبح کریں گے۔ سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا ہاں۔

جناب حضرت سلیمان علیہ السلام کا ارادہ کاٹنے اور ذبح کرنے کا نہ تھا۔ مگر انہوں نے اظہار حق کے لیے ایسا کہا اس عورت نے کہا۔ جانے دیجئے میرا حصہ اس کو دیجئے! حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا۔ جاؤ تمہارا بیٹا ہے اور پھر یہ اسی عورت کو دلا دیا۔

يَقْضِي الْحَاكِمُ مَا يَحْكُمُ بِهٖ غَيْرُهٗ مِمَّنْ هُوَ مِثْلُهٗ اَوْ اَجَلُّ مِنْهُ

ایک قاضی اپنے مساوی یا اپنے سے برتر شخص کے غلط فیصلے کو توڑ سکتا ہے!

۵۴۰۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا وَلَدَاهُمَا فَاَخَذَ الذِّئْبُ مِنْهُمَا اَحَدَهُمَا فَاخْتَصَمَتَا فِي الْوَلَدِ اِلٰى دَاوٗدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى بِهِ الْكُبْرٰى مِنْهُمَا فَمَرَّتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ كَيْفَ قَضٰى بَيْنَكُمَا قَالَتْ قَضٰى بِهِ الْكُبْرٰى قَالَ سُلَيْمَانُ ائْتُوْنِيْ بِسِكِّيْنٍ لِاَشُقَّهٗ بَيْنَكُمَا قَالَتِ الْكُبْرٰى نَعَمْ اِقْطَعُوْهُ فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو عورتیں باہر نکلیں اور ان کے ہمراہ ان کے لڑکے بھی تھے۔ ان میں سے ایک بچے کو بھیڑیا لے گیا۔ اور وہ دونوں عورتیں جھگڑا کرتی ہوئی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس گئیں جناب حضرت داؤد علیہ السلام نے بچہ بڑی عورت کو دلایا پھر دونوں سلیمان علیہ السلام کے پاس آئیں انہوں نے پوچھا داؤد نے کیا فیصلہ کیا عورتوں نے کہا بڑی کو دلا دیا۔ جناب سلیمان علیہ السلام نے کہا میں تو اس کو کاٹ کر دو حصوں میں تقسیم کرتا ہوں جس کا ایک حصہ اس کو اور دوسرا حصہ اس عورت کو۔ بڑی عورت نے کہا کہ اچھا کاٹ دو

www.sirat-e-mustaqeem.com

تَقْطَعُهُ هُوَ وَلَدُهَا فَقَضٰى بِهِ لِلْكُبْرٰى اَبَتْ اَنْ يَقْطَعَهُ .

چھوٹی نے عرض کیا نہ کاٹو وہ اسی کا لڑکا ہے۔ بعدازاں حضرت سلیمان علیہ السلام نے وہ لڑکا اس عورت کو دے دیا جس نے بچے کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے سے منع کیا تھا۔ (امام نووی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یہ سوال کرے کہ حضرت سلیمان نے اپنے والد داؤد کا فیصلہ کس طرح منسوخ کیا تو اس کے متعدد جواب ہیں ایک تو یہ کہ جناب داؤد علیہ السلام نے آخری اور قطعی فیصلہ نہیں کیا تھا۔ بلکہ اپنی رائے ظاہر کردی تھی۔ دوسرا یہ کہ حضرت داؤد نے فیصلہ بطور حاکم نہ نہیں کیا تھا بلکہ فتویٰ کے طور پر کیا تھا۔ تیسرا یہ کہ آپ کی شریعت میں فیصلہ منسوخ ہونا درست ہوگا اس لیے آپ نے جدید اور نیا فیصلہ کیا)۔

بَابُ الرَّدِّ عَلَى الْحُكْمِ إِذَا قَضٰى بِغَيْرِ الْحَقِّ

جب حاکم غلط فیصلہ کرے تو اسے مسترد کرنا درست ہے

۵۴۱۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلٰى بَنِي جَذِيمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ صَبَأْنَا وَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ قَالَ فَدَفَعَ إِلٰى كُلِّ رَجُلٍ أَسِيرَهُ حَتّٰى إِذَا أَصْبَحَ يَوْمًا أَمَرَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ قَالَ فَقَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ صُنْعَ خَالِدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ قَالَ ذَكَرِيَّا فِي حَدِيثِهِ فَذَكَرُوا لِي فِي حَدِيثِ بِشْرٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو قبیلہ بنی جذیمہ کی طرف ارسال فرمایا تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے بنو جذیمہ کو دعوت اسلام دی۔ مگر وہ اچھی طرح یہ نہ کہہ سکے کہ ہم مسلمان ہوگئے اور کہنے لگے کہ ہم نے اپنا دین ترک کردیا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے انہیں قتل کرنا اور قید کرنا شروع کردیا۔ بعدازاں ہر ایک شخص کے حوالے ایک ایک قیدی کردیا۔ جب صبح ہوئی تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ہر شخص کو اس کے قیدی کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا خدا کی قسم میں اپنے قیدی کو قتل نہ کروں گا اور نہ ہی کوئی شخص میرے دوستوں سے قیدی کو قتل کرے گا (تو گویا آپ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے حکم کو مسترد کردیا) جب ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا جو کچھ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں دست مبارک اٹھائے اور ارشاد فرمایا اے اللہ! خالد نے جو کام کیا ہے۔ اس سے میں بیزار ہوں دوسری روایت کے مطابق یہ آپ نے دو دفعہ ارشاد فرمایا۔

نوٹ:۔ یعنی خالد رضی اللہ عنہ کے فعل کا مواخذہ مجھ سے نہ کرنا۔ کیونکہ جناب خالد رضی اللہ عنہ نے میرے حکم کے بغیر خود اپنی مرضی سے اجتہادی غلطی کی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ذِكْرُ مَا يَنْبَغِي لِلْحَاكِمِ أَنْ يَجْتَنِبَهُ

حاکم کو کن کن باتوں سے پرہیز کرنی چاہیئے۔

۵۴۱۱ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ أَبِي وَكَتَبْتُ لَهُ إِلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ سِجِسْتَانَ أَنْ لَا تَحْكُمْ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحْكُمُ أَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ.

سیدنا حضرت عبدالرحمان بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، راوی ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے عبیداللہ بن ابی بکرہ قاضی سیستان کی طرف حکم لکھوایا۔ کہ تم دو شخصوں کے درمیان فیصلہ نہ کرو جب تم غصے میں ہو۔ کیونکہ میں نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ تم میں سے کوئی شخص جب غصے میں ہو تو وہ فیصلہ نہ کرے۔

نوٹ:۔ کیونکہ غصے میں عقل درست نہیں ہوتی لہٰذا فیصلہ غلط ہوگا۔

اَلرُّخْصَةُ لِلْحَاكِمِ الْأَمِينِ أَنْ يَحْكُمَ وَهُوَ غَضْبَانُ

امین حاکم کو حالت غصہ میں فیصلہ کرنے کی اجازت

۵۴۱۲ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ أَنَّهُ خَاصَمَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ كَانَ يَسْقِيَانِ بِهِ كِلَاهُمَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ عَلَيْهِ فَأَبَى عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَاسْتَوْفَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذٰلِكَ أَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ بِرَأْيٍ فِيهِ السَّعَةُ لَهُ وَلِلْأَنْصَارِيِّ فَلَمَّا أَحْفَظَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارِيُّ اسْتَوْفَى لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ مَا أَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَةَ أُنْزِلَتْ إِلَّا فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

سیدنا حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے کہ آپ نے ایک انصاری مرد سے جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں حاضر ہوا تھا۔ مدینہ منورہ میں ایک پتھریلی زمین کے پانی کے بہاؤ پر جھگڑا کیا اور دونوں اصحاب اس پانی سے کھجوروں کی زمین کو سیراب کرتے تھے۔ انصاری کا مطالبہ تھا کہ پانی کو بہنے دو۔ یہاں سے گزر جائے تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کو تسلیم نہیں کیا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے زبیر! پانی سے اپنے درختوں کو سیراب کرو پھر اپنے ہمسائے کی طرف چھوڑ دو۔ انصاری یہ سن کر ناراض ہوا اور کہنے لگا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زبیر آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا رنگ غصہ سے بدل گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اے زبیر درختوں کو پانی سے سیراب کرو۔ اور پھر پانی روک لو۔ حتیٰ کہ پانی درختوں کے تنوں تک پہنچے۔ اب کی بار سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو آپ کا پورا پورا حق دلایا۔ اور آپ نے اس سے قبل حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو جو حکم فرمایا تھا۔ اس میں انصاری کا زیادہ فائدہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَاَحَدُهُمَا يَزِيْدُ عَلٰى صَاحِبِهٖ فِي الْقِصَّةِ۔

تھا۔ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا کام بھی چلتا تھا۔ لیکن جب انصاری نے آپ کو ناراض کر دیا تو آپ نے انہیں پورا حق دیدیا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میرے خیال میں یہ آیت شریفہ اسی کے متعلق نازل ہوئی۔

ترجمہ: تیرے رب کی قسم وہ کبھی مسلمان نہ ہوں گے جب تک کہ وہ باہمی جھگڑوں میں آپ کے فیصلوں کو قبول نہ کرلیں اور پھر آپ جو حکم دیں اس سے تنگ دل نہ ہوں۔ اور اسے بلا عذر تسلیم کرلیں حدیث ہذا کے دو راوی ہیں۔ اور ایک نے دوسرے کی نسبت قصہ زیادہ طویل بیان کیا ہے۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا میں ایک دوسرے مقام پر ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو صاف اور صریح حکم دے کر پورا پورا حق ادا کرادیا۔ چونکہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم امین تھے اور حالت غصہ میں بھی حق سے تجاوز نہ فرماتے تھے۔ لہٰذا آپ نے غصے کی حالت میں حکم فرمایا۔ اور کسی شخص کے لیے درست اور جائز نہیں۔

حُكْمُ الْحَاكِمِ فِيْ دَارِهٖ

حاکم کا اپنے گھر میں فیصلہ کرنا

۵۴۱۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ تَقَاضٰى ابْنَ اَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ عَلَيْهِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا فَكَشَفَ سِتْرَ حُجْرَتِهٖ فَنَادٰى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا وَاَوْمَاَ اِلَى الشَّطْرِ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ قَالَ قُمْ فَاقْضِهٖ۔

سیدنا حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ابن ابی حدرد سے اپنا قرض مانگا۔ اور ان دونوں حضرات کی آوازیں بلند ہوئیں۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر سے یہ آوازیں سنیں۔ آپ دروازے پر تشریف لائے اور پردہ اٹھا کر پکارا۔ اے کعب حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ حضور حاضر ہوں آپ نے حضرت کعب سے فرمایا۔ اے کعب اپنا آدھا قرض معاف کردو! حضرت کعب نے کہا میں نے معاف کر دیا۔ بعدازاں آپ نے ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے کہا اٹھیں اور قرض ادا کریں۔

اَلْاِسْتِعْدَاءُ

امداد چاہنا

۵۴۱۴ عَنْ عَبَّادِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ قَدِمْتُ مَعَ عُمُوْمَتِيْ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ حَائِطًا مِّنْ حَيْطَانِهَا فَعَرَكْتُ مِنْ سُنْبُلِهٖ فَجَاءَ صَاحِبُ الْحَائِطِ فَاَخَذَ كِسَائِيْ وَضَرَبَنِيْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَعْدِيْ عَلَيْهِ فَاَرْسَلَ اِلَى الرَّجُلِ فَجَاءَ بِهٖ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ دَخَلَ حَائِطِيْ فَاَخَذَ مِنْ سُنْبُلِهٖ فَعَرَكَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَّمْتَهٗ

جناب حضرت عباد بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اپنے چچاؤں کے ہمراہ مدینہ منورہ آیا۔ تو میں ایک باغ میں گیا اور وہاں کی ایک بھلی کو میں نے مسل کر کھا لیا۔ اسی دوران باغ کا مالی آیا۔ اور اس نے میرا کمبل چھین لیا۔ نیز مجھے مارا۔ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کی خدمت اقدس میں فریاد کی۔ آپ نے اس باغ والے کو بلا بھیجا۔ اور دریافت کیا۔ تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِذْ كَانَ جَاهِلًا وَلَا أَطْعَمْتَهُ إِذْ كَانَ جَائِعًا أَرْدُدْ عَلَيْهِ كِسَاءَهُ وَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ نِصْفَ وَسْقٍ .

اللہ علیہ وسلم! یہ میرے باغ میں آیا۔ اور اس نے میری پھلی کو رے کر مسل ڈالا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر وہ نہیں جانتا تھا تو تم نے اسے بتایا کیوں نہیں؟ اگر وہ بھوکا تھا تو تم نے اسے کھلایا کیوں نہیں؟ جاؤ اور اس کو اس کا کمبل واپس دو۔ بعد ازاں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک یا نصف وسق کھجور دینے کا حکم صادر فرمایا۔

صَوْنُ النِّسَاءِ عَنْ مَجْلِسِ الْحُكْمِ

عورتوں کو عدالتوں میں لانے سے بچانا

۵۴۱۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي إِنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَمَّا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ إِلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً جَلْدَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا وَأَمَرَ أُنَيْسًا أَنْ يَأْتِيَ الْآخَرَ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا .

سیدنا حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ دو شخص سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا ایک جھگڑا لائے۔ ایک نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کیجئے۔ اور دوسرا شخص جو زیادہ سمجھدار تھا اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی گزارش پیش کرنے کی اجازت بخشئے! میرا بیٹا اس شخص کے پاس نوکر تھا اور اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا۔ لوگوں نے مجھے کہا کہ تمہارے بیٹے کو پتھروں سے مار ڈالنا چاہیئے! میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی دے کر اپنے بیٹے کو چھڑایا۔ پھر میں نے یہ مسئلہ اہل علم سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے بتایا کہ تمہارے بیٹے کو سو کوڑوں کی سزا ہونی تھی! نیز ایک سال تک ملک بدر ہونا تھا۔ اور اس کی بیوی کو پتھروں سے مار ڈالنا چاہیئے تھا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کروں گا! تمہاری بکریاں اور لونڈی تمہیں پھر واپس ملے گی اور اس کے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے نیز ایک سال جلاوطن کر دیا جائے گا۔ اور آپ نے انیس کو حکم فرمایا کہ وہ دوسرے شخص کی بیوی کے پاس جائیں اور اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے پتھروں سے مار ڈالے (اور آپ نے اس عورت کو محفل انصاف میں بلایا نہیں) اس نے اقرار کیا اور بعد ازاں اسے رجم کیا گیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵۴۶۰ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ قَالُوْا كُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَیْهِ رَجُلٌ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ اِلَّا مَا قَضَیْتَ بَیْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ اَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَیْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاْذَنْ لِیْ قُلْ قَالَ اِنَّ ابْنِیْ كَانَ عَسِیْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ فَاَفْتَدَیْتُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ وَكَاَنَّهٗ اَخْبَرَ اَنَّهٗ عَلٰى اِبْنِهِ الرَّجْمُ فَاَفْتَدٰى مِنْهُ ثُمَّ سَاَلْتُ رِجَالًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلٰى ابْنِیْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِیْبَ عَامٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاَقْضِیَنَّ بَیْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَمَّا الْمِائَةُ شَاةٌ وَالْخَادِمُ فَرَدٌّ اِلَیْكَ وَعَلٰى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِیْبُ عَامٍ اُغْدُ یَا اُنَیْسُ عَلٰى امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَیْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد اور حضرت شبل رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ آپ نے بیان فرمایا کہ ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے آکر عرض کیا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر عرض کرتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیے! پھر اس کا مخالف اٹھا اور وہ شخص زیادہ سمجھدار تھا، اس نے کہا یہ سچ کہتا ہے۔ آپ اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا بولو! اس نے بتایا کہ میرا بیٹا اس شخص کے پاس مزدوری کیا کرتا تھا۔ اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا۔ میں نے سو بکریاں اور ایک نوکر دے اس کو آزاد کرایا کیونکہ یہ مجھے لوگوں نے کہا تھا کہ تمہارے بیٹے کو پتھروں سے مار ڈالا جائے گا تو میں نے فدیہ دیا۔ بعد ازاں میں نے کئی اہل علم سے دریافت کیا انہوں نے کہا۔ تمہارے بیٹے کو تو سو کوڑے مارے جانے چاہئے تھے۔ اور ایک سال کے لیے ملک بدر کرنا چاہیے تھا۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ لیکن سو بکریاں اور خادم تم واپس لے لو۔ اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے! ایک سال کے لیے ملک چھوڑنا ہوگا اے انیس تم صبح کے وقت دوسرے شخص کی بیوی کے پاس جاؤ! اگر وہ اقرار زنا کرے تو اسے پتھروں سے مار ڈالو صبح کے وقت انیس اس کے پاس گئے۔ اس نے اقرار کیا اور انہوں نے اسے رجم کر ڈالا۔

تَوْجِیْهُ الْحَاكِمِ اِلٰى مَنْ اُخْبِرَ اَنَّهٗ زَنٰى

حاکم کا زانی کو بلا بھیجنا

۵۴۶۱ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِامْرَاَةٍ قَدْ زَنَتْ فَقَالَ مِمَّنْ قَالَ مِنَ الْمُقْعَدِ الَّذِیْ فِیْ حَائِطِ سَعْدٍ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ فَاُتِیَ بِهٖ مَحْمُوْلًا فَوَضَعَ بَیْنَ یَدَیْهِ فَاعْتَرَفَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَثْكَالٍ

سیدنا حضرت ابوامامہ بن حنیف رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ لوگ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک عورت کو لے کر حاضر ہوئے جس نے زنا کیا تھا! حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس نے اس کے ساتھ زنا کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اس معذور اپاہج نے! جو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے باغ میں رہتا ہے! آپ نے اسے بلایا

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَقَرَّبَهُ فَرَجَمَهُ لِزَمَانَتِهِ وَخَفَّفَ عَنْهُ۔

لوگ اسے اٹھا کر لے آئے! آپ نے کھجور کے خوشے منگوائے اور اس سے اسے مارا۔ اور اس پر اس لیے تخفیف کی کہ وہ معذور اور ضعیف تھا اگر آپ اس کو درے مارتے تو اس کے مر جانے کا اندیشہ تھا۔

نوٹ:۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی دفعہ اسے سو خوشوں والی ٹہنیاں ماریں!

مَصِيْرُ الْحَاكِمِ اِلٰى رَعِيَّتِهِ لِلصُّلْحِ بَيْنَهُمْ

حاکم کا رعیت کے درمیان خود صلح کرانے کیلئے جانا

۵۴۱۸ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ نِ السَّاعِدِيِّ يَقُوْلُ وَقَعَ بَيْنَ حَيَّيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ كَلَامٌ حَتّٰى تَرَامَوْا بِالْحِجَارَةِ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاَذَّنَ بِلَالٌ وَّانْتَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتَبَسَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَتَقَدَّمَ اَبُوْبَكْرٍ فَجَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰهُ النَّاسُ صَفَّحُوْا وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا سَمِعَ تَصْفِيْحَهُمْ اِلْتَفَتَ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَاَدَ اَنْ يَّتَاَخَّرَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ اَنِ اثْبُتْ فَرَفَعَ اَبُوْبَكْرٍ يَعْنِيْ يَدَيْهِ ثُمَّ نَكَصَ الْقَهْقَرٰى وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَثْبُتَ قَالَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَرٰى ابْنَ اَبِيْ قُحَافَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَمِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ مَا لَكُمْ اِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِكُمْ صَفَّحْتُمْ اِنَّ ذٰلِكَ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ انصار کے دو قبائل میں تلخ کلامی ہو گئی حتی کہ دونوں نے ایک دوسرے کی طرف پتھر پھینکے! سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں قبائل میں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے! اسی دوران نماز کا وقت نزدیک آگیا۔ جناب بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔ اور آپ کا انتظار کیا۔ لیکن آپ وہیں قیام پذیر رہے۔ یہاں تک کہ اقامت ہوئی! اور جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے! پھر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے! اور جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے! جب لوگوں نے آپ کو دیکھا تو تالی دی۔ دوران نماز حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کسی اور طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے۔ تاہم جب سب کی تالی کی آواز سنی اور نگاہ پھیر کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور آپ نے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اپنی جگہ پر رہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر خدا کا شکر ادا کیا۔ بعد ازاں آپ الٹے پاؤں واپس آئے۔ اور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ آپ اپنی جگہ پر کیوں نہیں رہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ جل جلالہ ابوقحافہ کے بیٹے (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کو اپنے پیغمبر کے سامنے دیکھے۔ پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت فرمایا۔ تمہارا کیا حال ہے؟ کہ جب نماز میں کوئی حادثہ ہوتا ہے تو تم عورتوں کی طرح تالیاں بجاتے ہو جو عورتوں کا کام ہے جب نماز میں کسی کو

www.sirat-e-mustaqeem.com

کوئی حادثہ پیش آئے تو اسے سبحان اللہ کہنا چاہیے۔

اِشَارَةُ الْحَاكِمِ عَلَى الْخَصْمِ بِالصُّلْحِ

۵۴۱۹ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ كَانَ لَهٗ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِيِّ يَعْنِيْ دَيْنًا فَلَقِيَهٗ فَلَزِمَهٗ فَتَكَلَّمَا حَتّٰى ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فَمَرَّ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ النِّصْفَ فَاَخَذَ نِصْفًا مِمَّا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا۔

حاکم مدعی یا مدعا علیہ کو صلح کرنے کا اشارہ کر سکتا ہے!

سیدنا حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے کہ آپؓ کا قرض حضرت عبداللہ بن حدرد رضی اللہ عنہ، کے ذمے تھا۔ آپ نے راستے میں حضرت عبداللہ عنہ کو دیکھا اور پکڑا تو آوازیں بلند ہونے لگیں۔ اسی دوران حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے قریب سے گزرے تو آپؐ نے ہاتھ سے نصف قرض لینے کا اشارہ فرمایا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ، نے نصف قرض لے لیا اور باقی نصف معاف فرما دیا۔

اِشَارَةُ الْحَاكِمِ عَلَى الْخَصْمِ بِالْعَفْوِ

۵۴۲۰ عَنْ وَائِلٍ قَالَ شَهِدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جَآءَ بِالْقَاتِلِ يَقُوْدُهٗ وَلِيُّ الْمَقْتُوْلِ فِيْ نِسْعَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ اَتَعْفُوْ قَالَ لَا قَالَ فَتَاْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهٖ فَلَمَّا ذَهَبَ فَوَلّٰى مِنْ عِنْدِهٖ دَعَاهُ فَقَالَ اَتَعْفُوْ قَالَ لَا قَالَ فَتَاْخُذُهُ الدِّيَةَ قَالَ لَا ..... قَالَ فَتَقْتُلُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهٖ فَلَمَّا ذَهَبَ فَوَلّٰى مِنْ عِنْدِهٖ دَعَاهُ فَقَالَ اَتَعْفُوْ قَالَ لَا قَالَ فَتَاْخُذُهُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَمَا اِنَّكَ اِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ يَبُوْٓءُ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِ صَاحِبِكَ فَعَفَا عَنْهُ وَتَرَكَهٗ فَاَنَا رَاَيْتُهٗ يَجُرُّ نِسْعَتَهٗ۔

حاکم معاف کرنے کے لیے اشارہ کر سکتا ہے!

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ، راوی ہیں، کہ میں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھا۔ جب کہ ایک مقتول کا وارث قاتل کو رسی میں باندھ کر کھینچ لایا تو آپ نے مقتول کے وارث سے دریافت کیا کیا تو معاف کرتا ہے اس نے عرض کیا نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا کیا تو دیت لیتا ہے؟ اس نے کہا نہیں پھر آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تو خون کا بدلہ لے گا؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا تو تم اسے لے جاؤ جب وہ لے کر چلا اور آپ کی طرف پیٹھ پھیر لی تو پھر آپ نے اسے بلایا۔ اور دریافت فرمایا کیا تو معاف کرتا ہے۔ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے پوچھا تو کیا تم دیت لو گے؟ اس نے کہا نہیں پھر آپ نے پوچھا کیا تم اسے قتل کرو گے؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا آپ اسے لے جائیں۔ جب وہ لے کر چلا اور پیٹھ کی آپ کی طرف پھر آپ نے اسے بلایا اور فرمایا کیا تو معاف کرتا ہے بولا نہیں آپ نے فرمایا اچھا دیت لیتا ہے اس نے کہا نہیں تب آپ نے فرمایا اسے قتل کرے گا وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا اچھا اسے لے جائیں۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا اگر تم اسے معاف کر دو تو اپنے اور اس ساتھی کے جسے اس نے مارا ہے دونوں کے گناہ سمیٹ لے گا۔ یہ سن کر اس نے معاف کر دیا اور میں نے دیکھا کہ وہ اپنی رسی کھینچ رہا تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اِشَارَةُ الْحَاكِمِ بِالرِّفْقِ

۵۴۲۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَآءَ يَمُرُّ فَاَبٰى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ اِنِّيْ اَحْسِبُ اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ الْاٰيَةَ.

حاکم پہلے نرمی سے حکم سنا سکتا ہے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ایک انصاری نے حضرت زبیرؓ کے ساتھ پانی کے بہاؤ پر جھگڑا کیا۔ جس پانی سے کھجور کے درختوں کو سیراب کیا کرتے تھے۔ انصاری نے کہا پانی چھوڑ دیجئے چلا جائے گا، (جب تک درختوں کو اچھی طرح سیراب نہ کر لیا جائے) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے تسلیم نہ کیا۔ آخر کار یہ جھگڑا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لایا گیا۔ آپؐ نے (حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا پورا حق نہ دلاتے ہوئے) ارشاد فرمایا۔ اے زبیر اپنے درختوں کو پانی سے سیراب کیجئے۔ اور بعد ازاں اپنے پڑوسی کی طرف چھوڑ دیجئے۔ انصاری یہ سن کر طیش میں آ کر کہنے لگا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ آپ کے پھوپھی زاد تھے۔ آپ کے چہرۂ انور کا رنگ متغیر ہو گیا۔ پھر آپ نے (نشی نہ کرتے ہوئے اور اصل حکم دیتے ہوئے) فرمایا اے زبیر پانی سے اپنے درختوں کو خوب سیراب کیجئے حتی کہ درختوں کے تنوں تک پہنچ جائے! حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا خیال

ہے کہ یہ آیت شریفہ اسی کے متعلق نازل ہوئی ہے۔
فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ الْاٰيَةَ

شَفَاعَةُ الْحَاكِمِ لِلْخُصُوْمِ قَبْلَ فَصْلِ الْحُكْمِ

۵۴۲۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهٗ مُغِيْثٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَطُوْفُ خَلْفَهَا يَبْكِيْ وَدُمُوْعُهٗ تَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيْثٍ بَرِيْرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيْرَةَ مُغِيْثًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(جیسے اوپر ترجمہ گزرا)

مقدمے کا فیصلہ ہونے سے قبل حاکم سفارش کر سکتا ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا (جنہیں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خرید کر آزاد کیا تھا) کا خاوند غلام تھا۔ اور اس کا نام مغیث رضی اللہ عنہ تھا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں اس غلام کو آپ کے پیچھے پیچھے پھرتا دیکھ رہا ہوں۔ وہ رو رہے تھے اور آنسوؤں کی داڑھی سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْرَاجَعْتِيهِ فَإِنَّهُ أَبُو وَلَدِكِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَأْمُرُنِي قَالَ إِنَّمَا أَنَا شَفِيعٌ قَالَتْ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهِ.

بہ رہے تھے۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے عباس آپ حضرت مغیث رضی اللہ عنہ کی حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سے محبت پر حیران نہیں ہوتے اور حضرت بریرہ کو مغیث سے نفرت ہے۔ بعد ازاں آپ نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ اگر آپ حضرت مغیث کے پاس رجوع کرلیں تو اچھا ہے۔ کیونکہ وہ آپ کے بچے کے باپ ہیں بریرہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ مجھے حکم فرماتے ہیں تو میں اسے ضرور تسلیم کروں گی آپ نے فرمایا نہیں میں تو سفارشی ہوں۔ بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا تو پھر مجھے حاجت نہیں۔

مَنْعُ الْحَاكِمِ رَعِيَّتَهُ عَنْ إِتْلَافِ أَمْوَالِهِمْ وَبِهِ حَاجَةٌ إِلَيْهِ.

اگر کسی شخص کو مال کی ضرورت ہو اور وہ اپنے مال کو ضائع کردے تو حاکم اسے روک سکتا ہے!

۵۴۲۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ وَكَانَ مُحْتَاجًا وَكَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَبَاعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَأَعْطَاهُ فَقَالَ اقْضِ دَيْنَكَ وَأَنْفِقْ عَلَى عِيَالِكَ.

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک محتاج انصاری نے اپنی وفات کے بعد اپنے غلام کو آزاد کردیا تھا یعنی مدبر بنایا اور وہ مقروض بھی تھا۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کی آزادی کو مسترد کرتے ہوئے اس غلام کو آٹھ سو درہم میں فروخت کیا۔ اور ارشاد فرمایا اپنا قرض ادا کرو۔ اور اپنے بال بچوں پر خرچ کرو۔

اَلْقَضَاءُ فِي قَلِيلِ الْمَالِ وَكَثِيرِهِ

تھوڑا اور زیادہ مال مساوی ہیں۔

۵۴۲۴ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَإِنْ كَانَ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ.

سیدنا حضرت ابوامامہ سے رضی اللہ عنہ، راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص کسی مسلمان کا حق قسم کھا کر لے۔ تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر دوزخ واجب کردیتا ہے۔ اور جنت حرام ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر وہ شخص تھوڑی سی چیز بھی لے تو؟ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، خواہ پیلو کے درخت کی ایک ٹہنی ہی ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَضَاءُ الْحَاكِمِ عَلَى الْغَائِبِ إِذَا عَرَفَهُ

جب حاکم کسی شخص کو پہچانتا ہو اور وہ شخص غائب ہو تو اس پر فیصلہ کرنا درست ہے

۵۴۲۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَلَا يُنْفِقُ عَلَيَّ وَوَلَدِي مَا يَكْفِينِي فَآخُذُ مِنْ مَالِهِ وَلَا يَشْعُرُ قَالَ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابوسفیان کی بیوی ہندہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں۔ اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابوسفیان ایک کنجوس آدمی ہیں نہ مجھے خرچ دیتے ہیں اور نہ میری اولاد کو کیا میں کچھ اس کے مال سے ان کی اجازت کے بغیر لے لوں؟ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس قدر تمہیں اور تمہارے اولاد کو ضرورت ہو لے لو (کیونکہ اتنا لینا تمہارا حق ہے۔ اور اس پر کوئی گناہ نہیں)۔

نوٹ:۔ مصنف علیہ الرحمۃ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ابوسفیان اگرچہ محفل میں حاضر نہ تھے۔ مگر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر یک طرفہ فیصلہ فرمایا۔ اور ترجمۃ باب قضاء علی الغیب سے یہی مراد ہے۔

اَلنَّهْيُ عَنْ أَنْ يُقْضَى فِي قَضَاءٍ بِقَضَائَيْنِ

ایک حکم میں دو فیصلے کرنا:۔

۵۴۲۶ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْضِيَنَّ أَحَدٌ فِي قَضَاءٍ بِقَضَائَيْنِ وَلَا يَقْضِي أَحَدٌ بَيْنَ خَصْمَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ.

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا! دو مقدموں کا فیصلہ کوئی شخص ایک فیصلے میں نہ کرے اور کوئی شخص غصے کی حالت میں دو کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔

مَا يَقْطَعُ الْقَضَاءُ

فیصلہ کرنے سے جو مال و متاع حاصل ہو

۵۴۲۷ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَإِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میرے فیصلہ کے لیے جھگڑے لاتے ہو۔ میں تو ایک انسان ہی ہوں۔ تم میں سے کوئی شخص زبان اور دلیل تیز ہوتی ہے میں دوسرے شخص سے سن کر ہی فیصلہ کروں گا؟ پھر اگر میں کسی شخص کو اس کے بھائی کا حق ناحق دلا دوں تو اس کے لیے وہ جائز نہ ہوگا) بلکہ میں اسے انگارے کا ٹکڑا دلاتا ہوں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ الْاَلَدِّ الْخَصِمِ

بہت زیادہ لڑاکا اور جھگڑالو

۵۴۲۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے برا شخص وہ ہے جو ہر ایک سے ناحق لڑائی جھگڑا کرتا رہے

اَلْقَضَاءُ فِيْمَنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ

جس جگہ گواہ نہ ہوں تو حکم کس طرح کیا جائے؟

۵۴۲۹ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَابَّةٍ لَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَضٰى بِهَا بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ۔

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ دو اشخاص نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جانور کے بارے میں جھگڑا کیا۔ اور کسی شخص کے پاس گواہ نہ تھا۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو نصف نصف دلایا دیا۔

عِظَةُ الْحَاكِمِ عَلَى الْيَمِيْنِ

قسم کھلاتے وقت حاکم کا نصیحت کرنا

۵۴۳۰ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ كَانَتْ جَارِيَتَانِ تَحْرِزَانِ بِالطَّائِفِ فَخَرَجَتْ اِحْدٰهُمَا وَيَدُهَا تَدْمِيْ فَزَعَمَتْ اَنَّ صَاحِبَتَهَا عَضَّتْهَا وَاَنْكَرَتِ الْاُخْرٰى فَكَتَبْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ ذٰلِكَ فَكَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ وَلَوْ اَنَّ النَّاسَ اُعْطُوْا بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ اَمْوَالَ نَاسٍ وَدِمَاءَهُمْ فَادْعُهَا وَاتْلُ عَلَيْهَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ حَتّٰى خَتَمَ الْاٰيَةَ فَدَعَوْتُهَا فَتَلَوْتُ عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَاَبَيْتُ اَنْ اُبَلِّغَهُ ذٰلِكَ نَسَرَهُ۔

سیدنا حضرت ابن ابو ملیکہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ طائف میں دو لڑکیاں جوتے سیتی تھیں جب ان میں سے ایک باہر نکلی تو اس کے ہاتھوں سے خون بہ رہا تھا اس نے کہا کہ میری سہیلی نے مجھے مارا۔ اور دوسری نے انکار کیا میں نے سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف لکھ بھیجا اور آپ نے جواب میں لکھا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فیصلہ کیا ہے۔ کہ قسم مدعا علیہ پر ہے۔ اور اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ کے مطابق مل جاتا تو لوگ دوسرے لوگوں کے اموال اور جانوں کا دعویٰ کرتے اور یہ آیت تلاوت کیجئے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ۔ آخر تک یعنی جو لوگ اللہ کے ساتھ کیے گئے عہد اور قسم کے عوض دنیا کے طمع سے جھوٹی قسم کھاتے ہیں۔ ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ یہاں تک کہ آپ نے آیت شریفہ کو ختم فرمایا۔ آیت سنانے سے غرض یہ تھی کہ عورت جھوٹی قسم کھانے سے باز آجائے۔ پھر میں نے اس عورت کو بلا کر یہ آیت سنائی تو اس نے اپنے قصور کا اقرار کیا اور جب یہ خبر ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو وہ خوش ہوئے

www.sirat-e-mustaqeem.com

كَيْفَ يَسْتَحْلِفُ الْحَاكِمُ

حاکم کس طرح قسم لے

۵۴۳۱ عَنْ أَبِي سَعِيدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ يَعْنِي مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِدِينِهِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِكَ قَالَ اللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَلِكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَإِنَّمَا أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ.

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حلقے پر باہر تشریف لائے! آپ نے دریافت فرمایا۔ تم کیوں بیٹھے ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ کہ ہم اللہ کی حمد کرتے ہیں اور اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنا دین بتایا اور آپ کو مبعوث فرما کر ہم پر احسان فرمایا۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم خدا کی کیا تم اسی لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا اللہ کی قسم ہم اسی لیے بیٹھے ہیں۔ آپ نے انہیں بتایا کہ ہم نے تم سے اس لیے قسم نہیں لی کہ تمہیں جھوٹا سمجھا ہے بلکہ اس لیے کہ جناب حضرت جبرئیل میرے پاس تشریف لائے۔ اور مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں سے فرشتوں پر فخر فرماتا ہے (یعنی دیکھو یہ میرے بندے ہیں۔ جو دنیا کی خواہشات کے باوجود میری یاد میں مصروف ہیں) آپ نے صحابہ کرام سے قسم لی (اور قسم لینے کا صحیح طریقہ بھی یہی ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی قسم نہیں لی جاتی)۔

۵۴۳۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ أَسَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ قَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَذَّبْتُ بَصَرِي.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جناب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا جو چوری کر رہا تھا۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا کیا تم نے چوری کی؟ اس نے کہا نہیں اس ذات اقدس کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ میں نے اللہ پر یقین کیا اور میں اپنی آنکھوں کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔

نوٹ:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سوا چوری کا کوئی شخص گواہ نہیں تھا۔ اگرچہ آپ نے اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرمایا تھا۔ لیکن خدا کا نام سن کر آپ کانپ اٹھے۔ اور فرمانے لگے کہ جب یہ شخص قسم کھاتا ہے۔ تو جھوٹی کس طرح؟ میری آنکھوں سے غلطی ہو سکتی ہے کہ وہ چوری کا مال نہ ہو اس کا مال ہو۔

آداب قاضی کے بارے میں کتاب ختم شد

آخر كِتَابِ آدَابِ الْقَاضِي

www.sirat-e-mustaqeem.com

كِتَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ

اللہ کی پناہ مانگنے کی کتاب

۵۴۳۳ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَصَابَنَا طَشٌّ وَظُلْمَةٌ فَانْتَظَرْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ بِنَا ثُمَّ ذَكَرَ كَلَامًا مَعْنَاهُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ بِنَا قَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِيْ وَحِيْنَ تُصْبِحُ ثَلَاثًا يَكْفِيْكَ كُلَّ شَيْءٍ۔

سیدنا حضرت معاذ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا۔ کہ کچھ بارش ہوئی اور اندھیرا چھایا تو ہم نے نماز پڑھانے کے لیے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کیا۔ بعدازاں کچھ کہا جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے بعد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھانے باہر تشریف لائے! آپ نے فرمایا۔ کہو میں نے عرض کیا۔ کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا۔ قل ھو اللہ احد۔ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس صبح و شام تین مرتبہ پڑھیے یہ آپ کو برائی سے بچائیں گی۔

۵۴۳۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَبِيْبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَلِّ مَكَّةَ فَاَصَابَتْ خَلْوَةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ قُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ مَا تَعَوَّذَ النَّاسُ بِاَفْضَلَ مِنْهُمَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن حبیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں مکہ مکرمہ کے راستے پر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ ایک دفعہ میں نے آپ کو اکیلا پایا۔ تو میں آپ کے قریب گیا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو۔ میں نے پوچھا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا۔ کہو میں نے پوچھا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا۔ کہو۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ کہ اسے ختم کیا۔ بعدازاں آپ نے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کو بھی ختم کیا۔ پھر فرمایا۔ لوگوں نے ان دو سورتوں سے بڑھ کر زیادہ پناہ نہیں مانگی!

۵۴۳۵ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ بَيْنَا اَنَا اَقُوْدُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاحِلَتَهُ فِيْ غَزْوَةٍ اِذْ قَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَاسْتَمَعْتُ ثُمَّ قَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَاسْتَمَعْتُ فَقَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ فَقَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَرَاَ السُّوْرَةَ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَرَاَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقَرَاْتُ مَعَهُ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَرَاَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَقَرَاْتُ مَعَهُ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ مَا تَعَوَّذَ بِمِثْلِهِنَّ

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک سفر جہاد میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو کھینچ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ اے عقبہ تم کہو۔ میں یہ سن کر خاموش رہا۔ پھر دوسری مرتبہ کہا اور پھر تیسری مرتبہ فرمایا۔ کہو۔ میں نے عرض کیا۔ کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا کہو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ پھر آپ نے سورت کو پڑھا۔ اور یہاں تک کہ ختم کیا۔ پھر قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور پھر قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھا۔ اور میں نے بھی آپ کے ساتھ پڑھا یہاں تک کہ ختم کیا۔ بعدازاں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَحَدٌ.

۵۴۳۶ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قُلْتُ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَأَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَمْ يَتَعَوَّذِ النَّاسُ بِمِثْلِهِنَّ أَوْ لَا يَتَعَوَّذُ النَّاسُ بِمِثْلِهِنَّ.

فرمایا۔ ان دو سورتوں کی طرح کسی سے پناہ نہیں مانگی گئی

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا کہو میں نے عرض کیا کیوں؟ آپ نے فرمایا کہو قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پھر انہیں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کسی شخص نے ان سورتوں کی طرح نہیں پڑھا، یا۔ ارشاد فرمایا۔ ان سورتوں کی مثل کسی نے پناہ نہیں مانگی۔ یا ان کی طرح لوگ پناہ نہیں مانگتے۔

نوٹ: یعنی ان سورتوں سے پڑھ کر پناہ مانگنے کا کوئی بہترین طریقہ نہیں ہے۔

۵۴۳۷ عَنِ ابْنِ عَابِسٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا ابْنَ عَابِسٍ أَلَا أَدُلُّكَ أَوْ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ مَا يَتَعَوَّذُ بِهِ الْمُتَعَوِّذُونَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ هَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ.

سیدنا حضرت ابن عابس جہنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے ارشاد فرمایا اے ابن عابس کیا میں تمہیں سب سے بہتر پناہ نہ بتاؤں جس سے پناہ مانگنے والے پناہ مانگتے ہیں انہوں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور ارشاد فرمایئے۔ آپ نے یہ دونوں سورتیں بتائیں۔ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس۔

۵۴۳۸ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ شَهْبَاءُ فَرَكِبَهَا وَأَخَذَ عُقْبَةُ يَقُودُهَا بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُقْبَةَ اقْرَأْ قَالَ وَمَا أَقْرَأُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اقْرَأْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَأَعَادَهَا عَلَيَّ حَتَّى قَرَأْتُهَا تَعْرِفُ أَنِّي لَمْ أَفْرَحْ بِهَا جِدًّا قَالَ لَعَلَّكَ تَهَاوَنْتَ بِهَا فَأَقَمْتُ يَعْنِي بِمِثْلِهَا.

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک سفید خچر پیش کیا گیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہوئے اور حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ اس کو کھینچتے ہوئے چلے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا۔ پڑھو! حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا پڑھوں؟ آپ نے فرمایا۔ پڑھو۔ قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق پھر آپ نے اسے دہرایا حتیٰ کہ میں نے اسے پڑھا۔ آپ کو معلوم ہو گیا کہ میں خوش نہیں ہوا۔ یہ دیکھ کر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ شاید تم نے اس کی قدر نہیں کی مجھے اس کی مثل کوئی سورت نہیں ملی۔

۵۴۳۹ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ قَالَ عُقْبَةُ فَأَمَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے معوذتین کے متعلق دریافت کیا عقبہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ بعد ازاں سرور عالم

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِهِمَا فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ .

۵۴۴۰ عَنْ عُقْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ بِهِمَا فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ .

صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کی امامت فرمائی اور انہی دونوں سورتوں کی تلاوت فرمائی تاکہ سب لوگ سن لیں!

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو سورتوں کو نماز میں تلاوت فرمایا۔

۵۴۴۱ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ اَقُوْدُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُقْبَةُ اَلَا اُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا فَعَلَّمَنِي قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَلَمْ يَرَنِي سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ صَلّٰى بِهِمَا صَلٰوةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَاَيْتَ

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ دوران سفر میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کھینچ رہا تھا۔ اس دوران سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے عقبہ! کیا میں آپ کو سب سے زیادہ بہترین تلاوت شدہ سورتیں نہ سکھاؤں؟ پھر آپ نے مجھے سکھلائیں! قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس آپ نے مجھے ملاحظہ فرمایا کہ میں زیادہ خوش نہیں ہوا۔ جب آپ صبح کی نماز کے لیے تشریف لائے تو آپ نے نماز میں یہی سورتیں تلاوت فرمائیں! جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے میری طرف متوجہ ہوئے اور دریافت فرمایا۔ اے عقبہ آپ نے کیسے پایا؟

۵۴۴۲ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَيْنَا اَقُوْدُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَقَبٍ مِنْ تِلْكَ النِّقَابِ اِذْ قَالَ اَلَا تَرْكَبُ يَا عُقْبَةُ فَاَجْلَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَرْكَبَ مَرْكَبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا تَرْكَبُ يَا عُقْبَةُ فَاَشْفَقْتُ اَنْ تَكُوْنَ مَعْصِيَةً فَنَزَلَ فَرَكِبْتُ هُنَيْهَةً وَنَزَلْتُ وَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ سُوْرَتَيْنِ مِنْ خَيْرِ سُوْرَتَيْنِ قَرَاَ بِهِمَا النَّاسُ فَاَقْرَاَنِي قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَتَقَدَّمَ فَقَرَاَ بِهِمَا ثُمَّ مَرَّ بِيْ فَقَالَ كَيْفَ رَاَيْتَ يَا عُقْبَةُ اِقْرَاْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتَ وَقُمْتَ .

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے جانور کی رسی بہت سی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں پکڑ کر لیے جا رہا تھا۔ اسی دوران سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے عقبہ کیا آپ سوار نہیں ہوتے؟ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور عظمت اور ادب کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی سواری مبارک پر کس طرح سوار ہو سکتا ہوں تھوڑی دیر کے بعد پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے عقبہ! کیا آپ سوار نہیں ہوتے؟ میں (نے الامر فوق الادب کو پیش نظر رکھتے ہوئے) آپ کے حکم کی تعمیل کی۔ تاکہ آپ کی نافرمانی سے گنہگار نہ ہوں! بعد ازاں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے نیچے اترے اور میں تھوڑی دیر کے لیے سوار ہوا۔ پھر میں سواری سے نیچے اترا اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے! سرور کونین

www.sirat-e-mustaqeem.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں تمہیں دو بہترین سورتیں سکھاتا ہوں لوگوں نے ان کی تلاوت کی ہے۔ بعد ازاں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو سورتیں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھائیں۔ اسی دوران نماز کی تکبیر ہوئی آپ آگے تشریف لائے! اور آپ نے یہی دو سورتیں تلاوت فرمائیں۔ بعدہٗ آپ میرے سامنے سے نکلے اور فرمایا۔ اے عقبہ آپ کیا سمجھے؟ ان دونوں سورتوں کی سوتے اور اٹھتے وقت تلاوت فرمائیں

۵۴۴۳ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَقُلْتُ مَاذَا اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ عَنِّيْ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ رُدَّدَهُ عَلَيَّ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَقَرَاَتْهَا حَتّٰى اَتَيْتُ عَلٰى آخِرِهَا ثُمَّ قَالَ قُلْ قُلْتُ مَاذَا اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَاَتْهَا حَتّٰى اَتَيْتُ عَلٰى آخِرِهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ مَا سَاَلَ سَائِلٌ بِمِثْلِهِمَا وَلَا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِيْذٌ بِمِثْلِهِمَا۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا اتنے میں آپ نے فرمایا۔ اے عقبہ کہو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا عرض کروں؟ آپ خاموش رہے۔ پھر فرمایا مجھے! اے عقبہ کہہ! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا عرض کروں؟ پھر خاموش ہو رہے۔ میں نے دل میں خیال کیا۔ خدا کرے آپ مجھے پھر ارشاد فرمائیں۔ کہہ۔ آپ نے فرمایا اے عقبہ کہہ! میں نے عرض کیا کیا کہوں! آپ نے فرمایا کہو قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ میں نے پڑھا یہاں تک کہ اسے ختم کیا بعد ازاں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہو! میں نے عرض کیا کہوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہو۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ میں نے اس کی تلاوت کی۔ آخر تک پھر آپ نے اس وقت ارشاد فرمایا۔ کسی طلب کرنے والے نے اس کے برابر نہیں مانگا۔ اور نہ ہی کسی پناہ طلب کرنے والے نے اس کے برابر پناہ چاہی ہے۔

۵۴۴۴ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِبٌ فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى قَدَمِهِ فَقُلْتُ اَقْرِئْنِيْ سُوْرَةَ هُوْدٍ اَوْ يُوْسُفَ فَقَالَ لَنْ تَقْرَاَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سوار تھے۔ میں نے اپنا ہاتھ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے آپ سورہ ہود اور سورہ یوسف پڑھائیے! تو آپ نے فرمایا تم اللہ کے نزدیک سورۃ فلق سے زیادہ بہتر سورۃ تلاوت نہ کرو گے!

نوٹ:۔ یعنی طلب پناہ کے لیے اس سے بہتر کوئی سورہ نہیں۔

۵۴۴۵ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُنْزِلَ عَلَيَّ اٰيَاتٌ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ پر کئی آیات نازل ہوئیں جن کی مثل دیکھنے میں نہیں آئی یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵۴۴۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ يَا جَابِرُ قُلْتُ وَمَاذَا اَقْرَأُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِقْرَأْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَأَتُهُمَا قَالَ اِقْرَأْ بِهِمَا وَلَنْ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ، راوی ہیں، کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے جابر پڑھیئے! میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان میں کیا پڑھوں؟ آپ نے

ارشاد فرمایا۔ پڑھئے! قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ۔ میں نے ان دونوں کی تلاوت کی۔ بعد ازاں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تلاوت کیجئے۔ آپ ان کی طرح ہرگز تلاوت نہیں کریں گے۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ

اس دل سے اللہ کی پناہ طلب کرنا جس میں اللہ کا خوف نہ ہو

۵۴۴۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم چار باتوں سے اللہ کی پناہ طلب فرمایا کرتے تھے۔ اس علم سے پناہ جو فائدہ مند نہ ہو۔ اس دل سے پناہ جو اللہ کا خوف نہ کرے۔ اس دعا سے اللہ کی پناہ جو مقبول اور منظور نہ ہو۔ اور اس نفس سے جو سیر نہ ہوتا ہو۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ فِتْنَةِ الصَّدْرِ

سینے کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگنا

۵۴۴۸ عَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نامردی بخیلی، سینے کے فتنے اور عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ

کان اور آنکھ کے فتنے سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

۵۴۴۹ عَنْ شَكْلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ تَعَوُّذًا اَتَعَوَّذُ بِهٖ فَاَخَذَ بِيَدِيْ ثُمَّ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَشَرِّ بَصَرِيْ وَشَرِّ لِسَانِيْ وَشَرِّ قَلْبِيْ وَشَرِّ مَنِيِّيْ قَالَ حَتَّى حَفِظْتُهَا قَالَ سَعْدٌ وَالْمَنِيُّ مَاؤُهُ۔

جناب حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے وہ تعوذ سکھلیے جس سے میں اللہ کی پناہ طلب کیا کروں؟ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا کہو۔ یا اللہ میں کان آنکھ، زبان، دل اور منی کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے یہاں تک یاد کر لیا۔ اور سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ منی سے مراد نطفہ ہے۔

نوٹ:۔ نطفہ کی برائی کا مطلب یہ ہے کہ اسے حرام میں بہایا جائے!

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْجُبْنِ

۵۴۵۰ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ يُعَلِّمُنَا خَمْسًا كَانَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ وَيَقُوْلُهُنَّ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

نامردی اور بزدلی سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

جناب حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ، نے فرمایا۔ ہمارے والد حضرت سعد بن ابی وقاص ہمیں پانچ باتوں کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ دعا فرمایا کرتے تھے۔ یا اللہ میں بخیلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور نامردی سے اور ذلیل ترین عمر تک زندہ رہنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (ذلیل عمر سے مراد وہ بڑھاپا ہے جس سے حواس اور عقل میں فرق آجاتا ہے) اور میں دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْبُخْلِ

۵۴۵۱ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

بخل سے پناہ مانگنا

سیدنا حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ، راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب فرمایا کرتے تھے۔ بخیلی، نامردی، ضعیف العمری، سینے کے فتنے سے اور عذاب قبر سے۔

۵۴۵۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغِلْمَانَ وَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَحَدَّثْتُ بِهَا مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ.

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت سعد اپنے بیٹوں کو یہ کلمات سکھاتے تھے جس طرح استاد بچوں کو سکھاتا ہے۔ اور فرماتے تھے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کو نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے۔ اے اللہ میں بخیلی، بزدلی، انتہائی ضعیف العمری، دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے حدیث ہذا جناب مصعب سے بیان کی تو آپ نے فرمایا سچ ہے۔

۵۴۵۳ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ یا اللہ میں عاجزی سستی، بخیلی، بڑھاپے، عذاب قبر اور زندگی و موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْهَمِّ

رنج سے پناہ مانگنا

۵۴۵۴ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتٌ لَا يَدَعُهُنَّ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں متعین تھیں جنہیں آپ نے کبھی بھی ترک نہیں فرمایا۔ آپ ارشاد فرماتے تھے یا اللہ میں رنج اور غم سے اور عاجزی و سستی، بخیلی اور بزدلی اور لوگوں کے مجھ پر غالب آنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۵۴۵۵ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتٌ لَا يَدَعُهُنَّ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ.

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں متعین تھیں اور آپ ان دعاؤں کو چھوڑتے نہیں تھے۔ یا اللہ! میں رنج و غم، عاجزی اور سستی، بخیلی اور نامردی قرض اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ (امام نسائی فرماتے ہیں کہ روایت ہذا درست ہے اور پہلی روایت غلط ہے)۔

۵۴۵۶ عَنْ اَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے یا اللہ میں سستی بڑھاپے، بزدلی بخیلی اور دجال کے فریب اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں

۵۴۵۷ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔ یا اللہ میں عاجزی سستی، بڑھاپے بخیلی بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور عذاب قبر اور زندگی و موت کے فتنے سے بھی تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْحُزْنِ

غم سے پناہ مانگنا

نوٹ: اوپر کے باب میں ہم نے یہی ترجمہ کیا ہے اور رنج و حزن کا ترجمہ ایک ہے۔ رنج اس پر ہوتا ہے۔ جو آئندہ واقع ہونے والا ہو۔ اور حزن جو واقع ہو چکا ہو

۵۴۵۸ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَعَا قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا فرمایا کرتے تو ارشاد فرماتے یا اللہ میں رنج و غم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ نیز عاجزی، سستی، بخیلی نامردی، قرضے کے بوجھ اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

نوٹ:۔ امام نسائی نے فرمایا۔ حدیث ہذا کی اسناد میں سعد بن سلمہ ضعیف ہے۔ اور ہم نے روایت ہذا کو اس لیے لکھا کیونکہ اس میں اسناد زائد ہے۔

بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ

جرمانے اور گناہ سے پناہ مانگنا

۵۴۵۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرُ مَا يَتَعَوَّذُ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَكْثَرَ مَا تَتَعَوَّذُ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ اِنَّهُ مَنْ غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اکثر قرض داری اور گناہ سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ قرضداری سے اکثر پناہ مانگتے ہیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مقروض ہوگا وہ جھوٹی بات کہے گا اور وعدہ خلافی کرے گا۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ

کان اور آنکھ کی برائی سے پناہ طلب کرنا۔

۵۴۶۰ عَنْ شَكْلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِي تَعَوُّذًا اَتَعَوَّذُ بِهِ فَاَخَذَ بِيَدِي ثُمَّ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَشَرِّ بَصَرِي وَشَرِّ لِسَانِي وَشَرِّ قَلْبِي وَشَرِّ مَنِيِّي قَالَ حَتّٰى حَفِظَهَا قَالَ سَعْدٌ وَالْمَنِيُّ مَاؤُهُ.

حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی تعوذ ارشاد فرمایئے جسے میں پڑھا کروں۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پھر ارشاد فرمایا کہو میں کان، آنکھ، زبان، دل اور نطفے (زنا) کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

۵۴۶۱ عَنْ شَكْلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي الدُّعَاءَ اَنْتَفِعُ بِهِ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَافِنِي مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلِسَانِي وَقَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي يَعْنِي ذَكَرَهُ.

جناب حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسی دعا ارشاد فرمایئے جس سے میں فائدہ اٹھاؤں! آپ نے ارشاد فرمایا کہو یا اللہ مجھے کان، آنکھ، زبان، دل اور ذکر کی برائی سے محفوظ رکھ۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْكَسَلِ

سستی سے پناہ مانگنا

۵۴۶۲ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ وَهُوَ ابْنُ مَالِكٍ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَنِ الدَّجَّالِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

سیدنا حضرت حمید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عذاب قبر اور فتنہ دجال کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ آپ نے بتایا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے یا اللہ میں سستی، بڑھاپے، نامردی، بخیلی، فتنہ دجال اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْعَجْزِ

عاجزی سے پناہ طلب کرنا

۵۴۶۳ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ لَا اُعَلِّمُكُمْ اِلَّا مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَعِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَدَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا.

سیدنا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ نے کہا میں تمہیں وہی سکھاتا ہوں جو ہمیں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سکھایا کرتے تھے۔ آپ ارشاد فرماتے تھے۔ یا اللہ میں عاجزی، سستی، بخیلی بزدلی، بڑھاپے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اے اللہ میرے نفس کو پرہیزگار بنا دے۔ اور اسے برائیوں سے پاک فرما اور تو سب سے اچھا پاک فرمانے والا ہے۔ اور اے اللہ تو ہی اس نفس کا مالک اور مختار ہے اے اللہ میں اس دل سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس میں درد نہ ہو۔ اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو۔ اور اس علم سے پناہ مانگتا ہوں جس میں فائدہ نہ ہو۔ اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔

۵۴۶۴ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ میں عاجزی، سستی، بخیلی بزدلی، بڑھاپے، عذاب قبر اور زندگی و موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الذِّلَّةِ

ذلت سے پناہ مانگنا۔

۵۴۶۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔ اے اللہ میں غربت و افلاس اور دین و دنیا کی ضرورتوں میں کمی، ذلت، کسی پر ظلم کرنے یا مجھ پر ظلم ہونے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

۵۴۶۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غربت و افلاس کمی، ذلت تمہارے ظلم کرنے اور کسی شخص کے تم پر ظلم ہونے سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔

۵۴۶۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْقِلَّةِ وَالْفَقْرِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔ یا اللہ میں کمی فقیری اور ذلت سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور خود ظلم کرنے یا مجھ پر ظلم ہونے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْقِلَّةِ

کمی سے پناہ مانگنا

۵۴۶۸ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنَ الْقِلَّةِ وَ الذِّلَّةِ وَاَنْ اَظْلِمَ وَاُظْلَمَ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فقیری، کمی، ذلت، ظلم کرنے یا ظلم ہونے سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْفَقْرِ

غربت و افلاس سے اللہ کی پناہ مانگنا

۵۴۶۹ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَنْ تَظْلِمَ اَوْ تُظْلَمَ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غربت و افلاس، کمی ذلت، ظلم کرنے اور ظلم ہونے سے اللہ کی پناہ طلب کرو

۵۴۷۰ عَنْ مُسْلِمٍ یَعْنِیْ بْنَ اَبِیْ بَکْرَةَ اَنَّهٗ کَانَ سَمِعَ وَالِدَهٗ یَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَجَعَلْتُ اَدْعُوْ بِهِنَّ فَقَالَ یَا بُنَیَّ اَیْنَ عَلِمْتَ هٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ قُلْتُ یَا اَبَتِ سَمِعْتُكَ تَدْعُوْ بِهِنَّ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ فَاَخَذْتُهُنَّ عَنْكَ قَالَ فَالْزَمْهُنَّ یَا بُنَیَّ فَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ بِهِنَّ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ ۔

سیدنا حضرت مسلم رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ آپ نے اپنے والد سے سنا کہ وہ نماز کے بعد دعا مانگا کرتے تھے! اے اللہ میں کفر، فقیری عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ تو وہ بھی دعا مانگنے لگے! ان کے والد نے پوچھا۔ بیٹا یہ دعا آپ نے کہاں سے سیکھی! تو انہوں نے بتایا۔ اے میرے والد میں نے ہر نماز کے بعد آپ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا۔ تو اسے میں نے بھی یاد کر لیا اس کے بعد ان کے والد نے کہا۔ اس دعا کو اپنے لیے لازم کر لیجئے۔ کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگتے تھے۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْقَبْرِ

قبر کے فتنے سے پناہ مانگنا

نوٹ:۔ قبر میں ایک فتنہ یا امتحان ہوگا بعض کے نزدیک فتنۂ قبر یہ ہے کہ جب مردہ قبر میں رکھا جاتا ہے تو اسے ایک لقمہ زمین زور سے دبوچتی ہے جس سے پسلیاں ادھر سے ادھر ہو جاتی ہیں۔ یہ اس لیے بھی ہے کہ پتا چلے مردہ مسلمان ہے یا کافر۔ اللہ تعالیٰ اس اہم ترین اور عظیم امتحان سے پاس کرے۔ آمین

۵۴۷۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَثِیْرًا مِمَّا یَدْعُوْا بِهٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ میں فتنہ جہنم عذاب جہنم، فتنہ قبر عذاب قبر اور فتنہ دجال، فتنہ غربت و تنگ دستی۔ امیری کے فتنے سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

الدَّجَّالِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَاءِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَاَنْقِ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا اُنْقِيَتِ الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔

تیری پناہ مانگتا ہوں اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال۔ اور میرے دل کو گناہوں سے اس طرح صاف فرما جیسے سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے اور مجھے گناہ سے اتنا دور کر دے جتنا مشرق مغرب سے دور ہے۔ اے اللہ میں سستی بڑھاپے گناہ اور قرض داری سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ

سیر نہ ہونے والے نفس سے پناہ مانگنا

۵۴۷۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے اے اللہ میں چار چیزوں سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں! اس علم سے جو فائدہ نہ دے اس دل سے جس میں خوف خدا نہ ہو۔ اس نفس جو سیر نہ ہو۔ اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْجُوْعِ

بھوک سے پناہ مانگنا

۵۴۷۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے اے اللہ میں بھوک سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ وہ بہت برا ساتھی ہے اور امانت میں خیانت کرنے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں بہت بری بات ہے چھپی ہوئی۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْخِيَانَةِ

خیانت سے پناہ مانگنا

۵۴۷۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَمِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔ یا اللہ میں بھوک سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جو بری بات رفیق ہے اور خیانت سے جو بہت بری خصلت ہے۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ

دشمنی نفاق اور برے اخلاق سے پناہ مانگنا

۵۴۷۵ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور

كَانَ يَدْعُوْا بِهٰذَا الدَّعْوَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَ دُعَآءٍ لَّا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هٰؤُلَآءِ الْاَرْبَعِ ۔

عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے یا اللہ میں اس علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو فائدہ نہ دے۔ اس دل سے پناہ مانگتا ہوں جس میں ڈر نہ ہو۔ اس دعا سے پناہ مانگتا ہوں جو قبول نہ ہو۔ اس نفس سے جو سیر نہ ہو۔ پھر آپ ارشاد فرماتے۔ اے اللہ میں ان چار برائیوں سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

۵۴۷۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ میں دشمنی نفاق اور بری عادات و خصائل سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْمَغْرَمِ

قرض سے پناہ طلب کرنا

۵۴۷۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ التَّعَوُّذَ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ فَقِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُكْثِرُ التَّعَوُّذَ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم گناہ اور قرضداری سے بہت پناہ مانگتے تھے۔ کسی نے عرض کیا حضور آپ قرض اور گناہ سے بہت پناہ طلب فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب آدمی مقروض ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الدَّيْنِ

قرض سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

۵۴۷۸ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَعْدِلُ الدَّيْنَ بِالْكُفْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ ۔

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ میں کفر اور قرض سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ ایک شخص نے عرض کیا کیا آپ قرض کو کفر کے برابر قرار دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

نوٹ:۔ قرض چونکہ حقوق العباد میں سے ہے اس کی معافی بھی مشکل ہے اس کے برعکس دوسرے گناہ توبہ سے معاف ہو سکتے ہیں۔

۵۴۷۹ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ تَعْدِلُ الدَّيْنَ بِالْكُفْرِ قَالَ نَعَمْ ۔

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ میں کفر اور قرض سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ ایک شخص نے عرض کیا کیا آپ قرض کو کفر کے برابر قرار دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ

قرض کے غلبہ سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

۵۴۸۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْا بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ میں قرضے اور دشمن کے غلبہ اور دشمنوں کی لعن طعن سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ ضَلَعِ الدَّيْنِ

قرض کے بوجھ سے پناہ مانگنا

۵۴۸۱ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ.

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے یا اللہ! میں رنج، غم، سستی، بزدلی، بخیلی قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَآءِ

امارت کے فتنے سے پناہ مانگنا

امارت اور مالداری کا فتنہ یہ ہے کہ آدمی دنیا کی لذت اور اس کے مزوں میں پڑ کر خدا کو بھول جائے اور عدل و انصاف ترک کر دے۔ راست بازی کو خیرباد کہہ دے۔

۵۴۸۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَآءِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔ یا اللہ میں عذاب قبر، فتنہ جہنم، قبر کے فتنہ، مسیح دجال کے فتنہ، امارت کی آزمائش غربت کے امتحان سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ میرے گناہوں کو برف اولوں کے پانی سے دھو ڈال۔ اور میرے دل کو برائیوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے سفید کپڑے کو میل کچیل اور غلاظت سے پاک صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ میں سستی، بڑھاپے، قرض اور گناہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا

دنیا کے فتنے سے پناہ مانگنا

۵۴۸۳ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُهُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَرْوِيْهِنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

سیدنا حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعدؓ آپ کو یہ دعا سکھاتے تھے اور اسے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے تھے یا اللہ میں بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ بزدلی، بڑھاپے تک زندہ رہنے سے اور دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

۵۴۸۴ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ قَالَا كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ يُعَلِّمُ الْمُكْتِبُ الْغِلْمَانَ وَيَقُوْلُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

جناب حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اور جناب حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہما دونوں سے مروی ہے کہ حضرت سعد اپنے بیٹوں کو یہ دعا سکھلاتے تھے جیسے استاد بچوں کو سکھاتا ہے اور فرماتے تھے۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ان دعاؤں کے ساتھ ہر نماز کے بعد پناہ مانگتے تھے آپ فرماتے یا اللہ میں بخل نامردی، بڑھاپے تک زندہ رہنے دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۵۴۸۵ عَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم، بزدلی، بخیلی، بڑھاپے، سینے کے فتنے اور عذاب قبر سے اللہ کی پناہ طلب فرمایا کرتے تھے۔

۵۴۸۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

سیدنا حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ میں بزدلی، بخیلی، ضعیف العمری سینے کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۵۴۸۷ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الشُّحِّ وَالْجُبْنِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

سیدنا حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ مجھے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے بتایا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بخیلی نامردی اور سینے کے فتنے اور عذاب قبر سے اللہ کی پناہ طلب فرمایا کرتے تھے۔

۵۴۸۸ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مُرْسَلًا.

جناب عمرو بن میمون سے مرسلاً ایسی ہی روایت مروی ہے۔

❊ ❊ ❊

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ الذَّكَرِ

ذکر کی برائی سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

۵۴۸۹ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكْلِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَافِنِيْ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَلِسَانِيْ وَقَلْبِيْ وَشَرِّ مَنِيِّيْ يَعْنِيْ ذَكَرَهٗ.

جناب شتیر بن شکل بن حمید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے اپنے والد سے سنا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسی دعا سکھلایئے جس سے میں فائدہ اٹھاؤں! سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہو یا اللہ مجھے کان، آنکھ، زبان، دل اور آلہ تناسل کی برائی سے محفوظ رکھ۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ الْكُفْرِ

کفر کی برائی سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

۵۴۹۰ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ فَقَالَ رَجُلٌ وَّيَعْدِلَانِ قَالَ نَعَمْ.

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔ یا اللہ میں کفر تنگ دستی، سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ایک شخص نے عرض کیا کیا دونوں میں کوئی فرق نہیں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہاں۔

نوٹ:۔ اس لیے کہ محتاجی فقر اور غربت بھی بعض اوقات انسان کو کفر کے قریب پہنچا دیتی ہے۔ جس سے بعض اوقات انسان خداوند تعالیٰ کا ناشکرا بن جاتا ہے اور روٹی، عہدہ وغیرہ کے لالچ اور طمع سے انسان حق کو ناحق اور ناحق کو حق کہنے لگتا ہے۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الضَّلَالِ

گمراہی سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

۵۴۹۱ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَزِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ.

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے باہر تشریف لاتے تو فرماتے (چلتے وقت) بسم اللہ۔ اے اللہ میں پھسلنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ راستہ بھولنے خود ظلم کرنے اور اپنے آپ پر ظلم ہونے جہالت کرنے اور کسی شخص کی مجھ پر جہالت ہونے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ غَلَبَةِ الْعَدُوِّ

دشمن کے غلبے سے پناہ مانگنا

۵۴۹۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْا بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ میں قرض کے غلبے، دشمن کے غلبے اور دشمنوں کی

www.sirat-e-mustaqeem.com

الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ.

ملامت سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ

دشمنوں کی ملامت سے پناہ طلب کرنا

۵۴۹۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْا بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

ترجمہ اوپر گزر چکا ہے

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْهَرَمِ

بڑھاپے سے پناہ مانگنا

۵۴۹۴ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْا بِهٰذِهِ الدَّعَوَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْعَجْزِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

سیدنا حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے یا اللہ میں سستی، بڑھاپے، نامردی، عاجزی زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

۵۴۹۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا اے اللہ میں سستی، بڑھاپے، قرضداری اور گناہ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ نیز دجال کی برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور عذاب قبر اور جہنم کے عذاب سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ

بری قضا سے پناہ طلب کرنا

۵۴۹۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ هٰذِهِ الثَّلٰثَةِ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَجَهْدِ الْبَلَاءِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ ثَلٰثَةٌ فَذَكَرْتُ اَرْبَعَةً لِاَنِّيْ لَا اَحْفَظُ الْوَاحِدَ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان تین چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب فرمایا کرتے تھے۔ بدبختی، دشمنوں کی ملامت، بری قضا اور سخت بلا سے، سفیان رحمۃ اللہ نے بتایا کہ حدیث میں تین چیزیں تھیں مگر میں نے چار بیان کیں کیونکہ مجھے یاد نہیں رہا کہ اس میں کون سی نہیں تھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ

بدبختی سے اللہ کی پناہ مانگنا

۵۴۹۷ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَسْتَعِیْذُ مِنْ سُوْٓءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ وَدَرَكِ الشَّقَآءِ وَجَهْدِ الْبَلَآءِ۔

ترجمہ اوپر گذرا

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْجُنُوْنِ

جنون سے پناہ مانگنا

۵۴۹۸ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَسَیِّئِ الْاَسْقَامِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے، اے اللہ میں جنون، جذام برص اور بری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ عَیْنِ الْجَانِّ

جنوں کی نظر سے پناہ مانگنا

۵۴۹۹ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنْ عَیْنِ الْجَانِّ وَعَیْنِ الْاِنْسِ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوٰی ذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم آدمیوں اور جنوں کی نظروں سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔ جب معوذتین (سورہ الفلق اور سورہ الناس) نازل ہوئیں تو آپ نے انہیں پڑھنا شروع کیا اور باقی سب کو چھوڑ دیا۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ سُوْٓءِ الْكِبْرِ

فخر و غرور کی برائی سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

۵۵۰۰ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ بِهٰٓؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ كَانَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْٓءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ سے پناہ مانگتے تھے آپ فرماتے تھے یا اللہ میں بڑھاپے اور سستی ناموری بخیلی غرور کی برائی فتنہ دجال اور عذاب قبر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ

انتہائی ضعیف العمری یعنی بری عمر سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

۵۵۰۱ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كَانَ یُعَلِّمُنَا خَمْسًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ بِهِنَّ وَیَقُوْلُهُنَّ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ

سیدنا حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کو سنا، وہ ہمیں پانچ باتیں سکھاتے تھے جن کے ساتھ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمایا کرتے تھے یا اللہ میں بخیلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، نیز بزدلی اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَرُدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

ضعیف العمری تک زندہ رہنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ سُوْءِ الْعُمُرِ

عمر کی برائی سے پناہ طلب کرنا

۵۵۰۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ بِجَمْعٍ أَلَا إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ سُوْءِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

سیدنا حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا اور آپ کو مزدلفہ میں فرماتے تھے جسے میں نے خود سنا۔ خبردار سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ میں بخل، بزدلی ضعیف العمری سینے کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ۔

نفع کے بعد نقصان سے پناہ طلب کرنا

نوٹ:۔ یعنی سب بنے بنائے کاموں کا اس کے بعد بگڑ جانا۔

۵۵۰۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَافَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ۔

۵۵۰۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ۔

ترجمہ دونوں کا ایک ہے حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم دوران سفر فرماتے یا اللہ میں سفر کی سختی، لوٹنے کے رنج، نفع کے بعد نقصان، مظلوم کی بددعا مال اور گھر میں اور اولاد میں بری بات دیکھنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ

مظلوم کی بددعا سے پناہ مانگنا

۵۵۰۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ۔

جناب حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو آپ سفر کی شدت اور سختی سے اللہ کی پناہ طلب فرماتے۔ (آخر تک جیسے اوپر گزرا)

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ كَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ

سفر سے واپس ہونے کے وقت اللہ کی پناہ طلب کرنا

۵۵۰۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ قَالَ بِإِصْبَعِهِ هٰكَذَا شُعْبَةُ قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ۔

کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور آپ سوار ہوتے تو آپ انگلی سے اونٹ پر ارشاد کرتے۔ (حضرت شعبہ نے اپنی انگلی کو طویل کیا) ہے بعد ازاں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے یا اللہ سفر میں تو ہی ہمراہی اور ساتھی ہے۔ اور گھر اور مال میں تو ہی خلیفہ ہے اے اللہ میں سفر کی سختی اور سفر سے واپس آنے کی مصیبت سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

نوٹ:۔ (۱) گھر اور مال کا خلیفہ تو ہے یعنی میرے مال اور گھر کا محافظ تو ہی ہے۔

(۲) سفر سے واپس آنے کی مصیبت اور سفر کی سختی کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ مجھے سفر میں بھی آرام کے ساتھ رکھیو اور جب واپس جاؤں تو خیریت و عافیت سے لوٹوں اور تمام رشتہ داروں اور عزیزوں کو صحیح اور سالم پاؤں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ جَارِ السُّوْءِ

برے پڑوسی سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

۵۵۰۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِي دَارِ الْمَقَامِ فَإِنَّ جَارَ الْبَادِي يَتَحَوَّلُ عَنْكَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا برے ہمسائے کے پاس رہنے کی جگہ میں اللہ کی پناہ طلب کرو۔ کیونکہ جنگل کا ہمسایہ ایک دو دنوں میں ہٹ جاتا ہے اگر برا بھی ہو تو برداشت اور بستی کا ہمسایہ اپنی جگہ پر جما رہتا ہے۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ

لوگوں کے بلوے سے پناہ مانگنا

۵۵۰۸ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ الْتَمِسْ لَنَا غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا۔ کہ اپنے بیٹوں میں سے ایک بیٹا میری خدمت کے لیے مقرر کر دو حضرت ابوطلحہ سواری پر پیچھے بٹھائے ہوئے مجھے لے کر نکلے میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا جب آپ اترتے تو میں آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنتا۔ یا اللہ میں بڑھاپے، رنج، عاجزی، سستی اور بخیلی، بزدلی اور قرض کے بوجھ اور لوگوں کے بلوے کے فساد سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

فتنۂ دجال سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

۵۵۰۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے